IVANHOE.

Reprinted from Taraqqi 1908 and 1909.

آئیون ہو

یعنی

سر والٹر سکاٹ کے مشہور و معروف

ناول کا ترجمہ

جسمیں

تاریخی واقعات اور رزم و بزم کے سین

نہائت ہی دلچسپ پیرایہ میں دکھائے گئے ہیں

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی لاہور

۱۹۱۰ء

. LAHORE. Reg. No. 1554.

معرفت غلام قادر مسیحی پرنٹر لاہور
نولکشور پریس لاہور میں چھپا

فہرست مضامین آئیون ہو

آئون ہو

سروالٹر اسکاٹ کا مشہور ناول

جنگل کا منظر

انگلستان جنت نشان کے اس دلفریب اور زندہ دل ضلع میں جسے دریائے ڈون سیراب کرتا ہے قدیم زمانہ میں ایک بہت وسیع اور گھنا جنگل تھا۔ یہ جنگل ملک کے اُس حصے کو گھیرے ہوئے تھا جو شیفیلڈ اور ڈون کاسٹر کے درمیان واقع ہے۔ اُس کے آثار آج تک کئی مقامات پر موجود ہیں۔ قدیم زمانہ میں وہ خونخوار اژدہا جو وانٹلے کا اژدہا کہلاتا ہے اور جس کا ذکر قصے کہانیوں میں پایا جاتا ہے اسی جنگل میں رہا کرتا تھا۔ یہیں "وارز آف روزیز" جیسی مشہور جنگ میں خونریز معرکہ آرائیاں ڈٹ ڈٹ کر ہوئی تھیں۔ اور یہیں قدیم زمانہ میں ان شیر دل جانباز اور سفاک غارتگروں کی جماعتیں سکونت رکھتی تھیں۔ جن کی ستمرانی کے کارناموں کو انگلستان میں گیتوں اور نظموں کا لباس پہنائے جانے کے بعد بیحد قبولیت اور ہردلعزیزی حاصل ہوسکی +

ہمارے قصے کا سین وہی ہے جو اوپر بیان ہوچکا ہے۔ اور اُس کا تعلق بلحاظ وقت شاہ رچرڈ اول الملقب بہ شیردل کے عہد حکومت کے آخری دور سے ہے جبکہ وہ لیوپولڈ نواب آسٹریہ کی قید میں تھا اور اس کی جاں نثار رعایا اُس کی رہائی اور آمد کے لئے ہمہ تن انتظار تھی۔ کیونکہ بیچاری رعایا کس میپرسی کی حالت میں تھے اور اُمرا اُس پر مظالم کی بھرمار کر رہے تھے۔ اُمرا جن کی طاقت شاہ اسٹیفن کے عہد میں انتہائے عروج پر پہونچ چکی تھی۔ اور جن کو ازخود شاہ ہنری دوئم جیسا عقلمند اور دوراندیش حکمران بھی بالکل نہیں گھٹا

سکا تھا ۔ اب پھر زور پکڑ گئے تھے ۔ اور انگلستان کی ملکی مجلس کی مداخلت یا ملے
کو خاطر میں نہیں لاتے تھے ۔ انھوں نے اپنے قلعوں کو از سرنو مستحکم و مضبوط
کر لیا تھا ۔ اپنی رعایا کی تعداد بڑھا لی تھی ۔ گرد و نواح کے لوگوں کو محکوم کر لیا تھا ۔
اور اتنی اتنی سپاہ رکھ لی تھی جس کے ذریعہ سے وہ قریب تر واقع ہونے والی
قومی ہل چل میں نمایاں درجہ پر نظر آ سکیں +

ادنےٰ درجہ کے امرا جو انگلستان کے نظام حکومت کی رو سے خود مختار
رہ سکتے اور فوجی خدمت کے صلہ میں کسی کے باجگذار بن کر نہیں رہ سکتے تھے
اُن کی حالت بہت مخدوش ہو گئی تھی یہ امرا عام طور پر اپنے نواح کے کسی چھوٹے
بادشاہ کے سایۂ عاطفت میں رہتے ۔ اُس کے جاگیرداروں میں شامل ہو جاتے
یا باہمی دوستی اور امداد کے عہد و پیماں کے ذریعہ سے اُس کی مدد کرتے اور اُس
کی حفاظت میں امان لیتے تھے ۔ یہ سب کچھ محض عارضی راحت کے لئے کیا جاتا تھا ۔
اور اُس خود مختاری اور آزادی کا خون کر کے جو انگلستان کے ہر شخص کو عزیز تھی ۔ اور
نیز اُس خطرے کو اوڑھ کر جو اُس حکمراں کی مہم سے پیدا ہوتا تھا ۔ بعض اوقات مہم
بالکل عجلت اور نا عاقبت اندیش پر مبنی اور حکمراں کے حوصلہ یا ارادے پر منحصر ہوتی
تھی ۔ چھوٹے چھوٹے امرا کی حالت کا ایک پہلو تو یہ تھا ۔ مگر دوسرا پہلو اور زیادہ
ناگوار تھا ۔ بڑے بڑے امرا کے پاس ستمرانی کے ذرائع بہت وسیع تھے ۔ جن کو
وہ بلا حیلے اور بعض اوقات بلا ارادے کسی ماتحت امیر کو جو اُن کی دائرہ حکومت
سے علیحدہ ہونے کے لئے کوشش کرتا اور کسی خطرے کے وقت اپنی حفاظت
کے لئے اپنی ہی بے ضرر طاقت ۔ روش اور ملکی قوانین پر بھروسہ کرتا بالکل تباہ
کر ڈالتے تھے +

ولیم ڈیوک آف نارمنڈی کی فتح کا نتیجہ یہ ہوا کہ بڑے بڑے امرا چھوٹے
چھوٹے امرا پر جور و ستم کے پہاڑ ڈھانے لگے ۔ آخر الذکر امرا نے اس جور و ستم سے
مخلصی حاصل کرنے کے لئے کوشش کی ۔ جس کی ابتدا تک نارمن قوم کے لوگوں کو
انگلستان میں سہ پشتیں گزر چکی تھیں ۔ لیکن اُس کا پورا پورا میل جول اینگلو سیکسن قوم

کے ساتھ نہیں ہو سکا تھا۔ نارمن قوم کے لوگ اپنے آپ کو فاتح اور حکمران سمجھتے تھے اور اینگلو سیکزن قوم کے لوگ ستم کش۔ کل طاقت و اختیار نارمن قوم کے ہاتھوں میں تھا۔ جنہوں نے اینگلو سیکزن قوم کے امرا کی طاقت کو بالکل کمزور کر دیا اور اُن کو اسقدر مٹایا کہ اُن میں سے صرف چند کا نام ونشان باقی رہ گیا تھا۔ مزید براں جن لوگوں کو وراثتاً آراضیاں ملی تھیں اُن کی تعداد بھی کم رہ گئی تھی حکمران فرقہ کی حکمت عملی یہ تھی کہ جائز و ناجائز دونوں ہی طریقوں سے اینگلو سیکزن قوم کو کمزور کرتے کرتے اسقدر پست کر دیا جائے کہ اُن میں دوبارہ اُٹھنے کی سکت ہی نہ رہے اسلئے نارمن قوم کو ہر طرح زوردار اور خوشحال بنایا جاتا تھا۔ شکار کا قانون اور نیز دیگر قوانین جن سے اینگلو سیکزن ناواقف تھے وہ اُن پر لگائے گئے۔ اُنکے ذریعے سے جاگیرداری کا جوآ زیادہ بوجھل ہو گیا۔ عدالتوں اور امرا کے مسکنوں میں عام زبان نارمن یا فرنچ تھی۔ عزت۔ بہادری اور انصاف کے متعلق ساری کارروائی فرنچ زبان ہی میں کی جاتی تھی۔ البتہ دیہاتیوں اور ادنٰے لوگوں کی زبان اینگلو سیکزن تھی۔ مالکان آراضی اور کاشتکاروں کے باہمی تعلقات و ضروریات کے اظہار کیلئے ایک ایسی رلی ملی زبان بولی جاتی تھی جس میں اینگلو سیکزن اور فرنچ زبانیں شامل تھیں۔ اس ہی زبان سے انگریزی زبان پیدا ہوئی +

ملکی حالت کا جو مختصر خاکہ ناظرین کے نذر کیا گیا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ ولیم دویم کے عہد حکومت کے بعد اینگلو سیکزن قوم اپنے کو ایک علیحدہ قوم تصور کرنے لگی تھی۔ اس کا سبب کوئی تاریخی واقعات مثلاً جنگ یا بغاوت نہیں تھے۔ بلکہ یہ کہ دونوں اقوام میں قومی خصائص جداگانہ قسم کے تھے۔ اور نیز اینگلو سیکزن قوم کا یہ خیال تھا کہ پہلے وہ کیا تھے اور جس زمانہ سے یہ قصہ متعلق ہے اُسمیں وہ کس بُری حالت کو پہونچ گئے۔ یہ خیال اَیڈورڈ سویم کے عہد تک قائم رہا۔ اور اینگلو سیکزن قوم کے اُن زخموں کو تازہ کرتا رہا جو اُنکو نارمن قوم کی فتوحات سے لگے تھے یہی خیال فاتح اور مفتوح قوم کے درمیان ایک جدائی اور امتیاز کا باعث بنا رہا +

جس ہرے بھرے جنگل کا ہم ذکر کر چکے ہیں اُس میں آفتاب غروب ہو رہا

ہے بلوط کے سیکڑوں گھنے اور جھاؤنرے درخت جنہوں نے شاید رومی سپاہ کی شاندار نقل وحرکت کو دیکھا ہوگا اپنی گھٹیلی شاخوں کو سبزہ کے نہایت نرم و نازک مخملی فرش پر ڈال رہے تھے۔ بعض بعض جگہ بلوط کے درختوں کے درمیان اور اور قسم کے درخت بھی تھے۔ اور اس قدر پاس پاس کہ ڈوبتے ہوئے آفتاب کی ترچھی شعاعوں کے سبزہ کے فرش تک پہونچنے میں سدراہ ہوتے تھے۔ اور بعض مقامات میں یہ درخت ایک دوسرے سے اس قدر دور تھے کہ اُن کے درمیانی منظر میں ہو کر نگاہ دور تک کھیلتی اور لطف اُٹھاتی ہوئی چلی جاتی۔ اور تصور اُن کو کسی سکون بخش تنہائی کا راستہ سمجھتا تھا۔ ایسی جگہوں میں آفتاب کی وہ پھیکی شعاعیں جو درختوں کی شاخوں پر پھیلی ہوئی تھیں کچھ کچھ پڑتی اور سبزے کے ٹکڑوں کو جن تک کہ اُن کی رسائی ہوتی تھی روشن کرتی تھیں۔ اس سبزہ زار کے درمیان ایک وسیع ٹکڑہ قدیم زمانہ میں وحشی باشندوں کے توہمات سے متعلق رسوم ادا کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ کیونکہ ایک پہاڑی ٹیلے کی چوٹی پر کچھ گڑھے ہوئے بڑے بڑے پتھروں کے حلقے کا ایک حصہ اب تک موجود تھا۔ اُن میں سے سات تو سیدھے کھڑے ہوئے تھے۔ اور باقیوں کو کسی نو مرید اور پرجوش عیسائی نے اُن کی اصلی جگہ پر لٹا دیا اور بعض کو پہاڑی کے پہلو پر ڈھکیل دیا تھا۔ مگر ایک پتھر ٹیلے کی تلی میں پہونچکر ایک چھوٹے سے چشمہ میں جا پڑا تھا۔ جس سے چشمہ کی دھار سست پڑ گئی اور اُس کے زیروبم کی آواز مدھم +

اس وقت اس جنگل میں صرف دو انسان دکھائی دیتے ہیں جو پرانی وضع قطع کے شخص ہیں۔ وہ بیٹھے ہوئے آپس میں کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ اُن کی اس وقت کی گفتگو آگے چل کر نذر ناظرین کی جائیگی۔ دونوں کے لباس میں کچھ بڑا فرق نہیں ہے۔ تاہم ایک کا لباس دوسرے کے لباس سے کسی قدر قیمتی ہے۔ دونوں کی پوشاک شکل وصورت۔ ہیئت۔ وضع قطع اور انداز و اطوار سے وہ وحشت گنوارپن اور دہقانیت ٹپک رہی ہے جو اس زمانہ میں ویسٹ رائڈنگ واقع یارک شایر کے جنگل کے گرد و نواح کے لوگوں کا خاص خاصہ تھا +

دو غلاموں کی گفتگو

دو دہقانی جن کا ذکر مجملاً گزشتہ باب میں ہو چکا ہے اُن میں سے ایک کا نام گرتھ اور اُس کا پیشہ سؤر پالنا اور چرانا تھا۔ اُس کی شکل بھیانک اور متوحش تھی۔ اور چہرے سے غیظ و غضب کے آثار نمایاں تھے۔ اُس کا پیرہن بالکل سادہ تھا۔ چنانچہ اُسکے جسم پر گردن سے لیکر گھٹنوں تک نیچا آستین دار مگر چست کُرتہ تھا۔ جو کسی سمور دار جانور کی کھال سے بنایا گیا تھا۔ مگر یہ معلوم کرنا دشوار تھا کہ وہ تھا کس جانور کی کھال کا۔ کیونکہ کثرت استعمال سے اُس کی سمور قریب قریب بالکل اُڑ گئی تھی۔ گریبان صرف اس قدر لمبا تھا جس میں ہو کر سر باہر نکل سکے۔ اُس کے پاؤں میں لکڑی کے کھڑاؤں تھے جو تسموں کے ذریعے بندھے ہوئے تھے۔ ٹخنہ سے لیکر پنڈلیوں کے بالائی سرے تک تسمے لپٹے ہوئے تھے۔ اور اسکاٹ لینڈ کے کوہستانی باشندوں کی مانند اُسکے گھٹنے بالکل برہنہ تھے۔ کُرتہ کو جسم سے چپٹا ہوا رکھنے کے لئے کمر میں پیتل کے بکسوے دار چرمی پیٹی لگی ہوئی تھی۔ جس میں ایک طرف ایک تھیلی اور دوسری طرف ایک نرسنگھا لٹک رہا تھا۔ پیٹی ہی میں ہرن کے سینگ کے دستہ کا ایک دو دھارا چاقو شیفیلڈ کا بنا ہوا لٹک رہا تھا۔ اُس کا سر برہنہ تھا۔ اور گھنے گھنگرالے اور اُلجھے ہوئے بالوں سے ڈھکا تھا۔ اور ڈاڑھی جس سے رخسارے تک چھپے ہوئے تھے بہت لمبی اور تل چھانوں کی تھی گردن میں کُتے کے پٹے کی مانند پیتل کا ایک حلقہ پڑا ہوا تھا۔ جو گلے سے سیا ہوا تھا اور سوائے ریت کر اُتارنے کے اور کسی طرح پر نہیں اُتر سکتا تھا۔ اس حلقہ پر اُس کا نام ان الفاظ میں کھدا ہوا تھا کہ "گرتھ ابن بیو ولف۔ سیڈرک ساکن" اوتھروڈ کا خانہ زاد غلام"۔

دوسرے شخص کا نام وَمبہ تھا۔ وہ گرتھ سے کوئی دس سال چھوٹا تھا۔ اُسکا لباس اگرچہ اُس طرز کا تھا جیسا کہ گرتھ کا۔ لیکن کھال کا نہیں۔ تاہم عجیب قسم کا۔ اُس کا کرتہ شوخ ارغوانی رنگ کا تھا۔ اور اُس پر مختلف رنگوں سے کچھ نقش و نگار بنائے گئے تھے۔ کرتے کے اوپر وہ ایک طرح کا لبادہ پہنے تھا۔ جو اُس کی رانوں تک نیچا تھا۔ اُس کا رنگ قرمزی تھا

اگرچہ لبادہ کثرت استعمال سے میلا ہوگیا تھا۔ تاہم اُس پر جوشوخ زرد رنگ کی دھاریاں اچھی طرح نظر آتی تھیں۔ لبادہ گو لمبائی میں کم تھا۔ تاہم بہت ڈھیلا ڈھالا۔ اُس کے بازوؤں پر چاندی کے پتلے پتلے جوشن تھے اور گلے میں پیتل کا حلقہ تھا۔ جس پر اُس کا نام کندہ تھا۔ یعنی "ومبہ ابن وہیٹلیس۔ سیڈرک ساکن اوتھرووڈ کا خانہ زاد غلام"۔ یہ شخص بھی گرتھ کے سے کھڑاؤں پہنے تھا۔ مگر اُس کی پنڈلیوں پر تسمے نہیں لپٹے ہوئے تھے۔ بلکہ ایک قسم کی پٹیاں۔ جن میں سے ایک سُرخ تھی اور دوسری زرد۔ وَمبہ کے سر پر ٹوپی بھی تھی جس میں بہت سی چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں جو سر کی جنبش سے ہل ہل کر بجتی تھیں۔ چونکہ یہ غلام بیحد چنچل تھا اور دم بھر بھی ایک حالت میں نچلا نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ اس لئے سر کی مسلسل جنبش سے گھنٹیاں بجتی رہتی تھیں اور آواز کا تار نہیں ٹوٹتا تھا۔ ٹوپی کے کنارے پر سخت چمڑے کا ایک برت لگا ہوا تھا۔ جس کے بالائی سرے پر کنگرے بنے ہوئے تھے۔ جن کے باعث ٹوپی شکل میں تاج نما ہوگئی تھی۔ ان کنگروں کی باڑ کے اندر سے ایک تھیلی سی نکل کر ایک شانہ پر پڑی ہوئی تھی۔ گویا وَمبہ کی ٹوپی اس قسم کی تھی جیسی کہ آجکل ہوزار پلٹن (ایک قسم کا رسالہ جس کے جوان ہلکے ہتیار لگاتے ہیں اور تعداد میں کم) کے جوانوں کی ہوتی ہے۔ اُسکے بُشرے سے عیاری اور تمسخر عیاں تھا۔ وہ اُن ملازموں میں سے تھا جو اُس زمانہ کے دولتمندوں کے مسخروں کی خدمت انجام دیتے تھے۔ کیونکہ اُس زمانہ کے امرا کا زیادہ تر وقت گھر کے اندر ہی گزرتا تھا۔ اور بیکاری میں پس اُن کے پاس ایک مسخرہ بھی رہتا تھا تاکہ وہ اُنہیں ہنساتا رہے اور وقت کا گزارنا بار خاطر نہ ہو۔ وَمبہ بھی گرتھ کی سی ایک پیٹی کمر میں لگائے رہتا تھا۔ لیکن نہ تو اُس کے پاس نرسنگھا تھا اور نہ خنجر۔ کیونکہ مسخروں کو اکثر ایسی حرکات کرنی پڑتی ہیں کہ جن میں خنجر کا پاس ہونا خطرناک ہوتا ہے۔ تاہم خنجر کی جگہ اُس کی کمر میں لکڑی کی تلوار تھی۔ وہ بھی اُس قسم کی جیسی کہ تماشہ گاہ میں ایکٹر باندھتے ہیں؀

ان دونوں شخصوں کی ظاہر اشکل اور وضع میں اس قدر اختلاف نہیں تھا جس قدر کہ اُن کی صورت اور انداز میں۔ گرتھ مغموم اور گُمند تھا۔ اور نیچے کو سر جھکائے ہوئے اداس بیٹھا تھا۔ اُس کی ادا اسی ظاہر کر رہی تھی کہ وہ بالکل مردہ دل ہے۔ اُس کی آنکھوں میں

سُرخی تھی۔ جو پتہ دے رہی تھی کہ اُس کی مایوسی اور اسی کے اندر ستمرانی کا خیال اور قوت مقابلہ دبی ہوئی ہیں۔ اور یہ کہ قوت مقابلہ جو اُس وقت خوابیدہ تھی موقع پر بیدار ہو کر کچھ کر سکتی تھی۔ برعکس اس کے وضع کے انداز سے جیسا کہ اُسکے ہم پیشہ لوگوں کا خاصہ تھا یہ بات ٹپک رہی تھی کہ اُس کی طبیعت میں لاپروائی اور عجب چلبلا پن اور جھنجلاہٹ تھی اُسکی طبیعت کو قرار ہی نہیں تھا۔ اور اُسے اپنی حالت اور وضع قطع دونوں ہی کی طرف سے ایک اطمینان قلب حاصل تھا۔ یہ دونوں اینگلوسیکزن زبان میں جو اُس زمانہ میں ادنے طبقہ کے لوگوں میں رائج تھی بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ اُن کی اُس موقع کی گفتگو ذیل میں نذر ناظرین کی جاتی ہے +

گرتھ:۔ "ان جہنمی سوُروں پر سینٹ وِد ہولڈ کی مار" یہ جملہ گرتھ نے نرسنگھا پھونکنے کے بعد کہا۔ نرسنگھا پھونکنے کے ذریعے وہ سوُروں کو جبکہ وہ تتر بتر ہو جاتے تھے ایک جگہ جمع کیا کرتا تھا۔ مگر سوُر بھی ایسے نڈر تھے کہ وہ باوجود بار بار اور لگاتار نرسنگھا پھونکے جانے کے نہ تو چشمہ کے کنارے والی کیچڑ میں سے اُٹھتے تھے اور نہ جنگلی درختوں کے پھلوں کو جن کو وہ کھایا کرتے تھے چھوڑتے تھے۔ جب وہ نرسنگھے کی آواز سُنکر بھی نہیں آئے تو گرتھ کہنے لگا کہ "شیطان کی مار ان پر اور مجھ پر بھی۔ اگر آج شام سے پیشتر کوئی دو ٹانگ والا بھیڑیا (حریص انسان) ان میں سے ایک کو نہ اڑا لے جائے تو میرا نام نہیں"۔ اور ایک لمحہ بعد "فینگس! فینگس! ابے ادھر آ" یہ اُس نے ایک کُتے سے کہا جس کی شکل بھیڑیے کی سی تھی۔ یہ کُتا دوغلا تھا۔ یعنی اُس میں گرے ہاونڈ اور اور ماسٹف کُتوں کا میل تھا۔ وہ بڑا گھاتیا تھا۔ اور شکار پکڑنے کے لئے گھنٹوں گھات میں لگا رہتا تھا۔ گرتھ کی آواز سُنتے ہی فینگس سوُروں کے جمع کرنے کے لئے لنگڑاتا ہوا دوڑا۔ لیکن یا تو گرتھ کے اشاروں کو نہ سمجھنے کے باعث یا اپنے فرائض سے ناواقف ہونے کے سبب اور یا شرارت سے جسے وہ پہلے ہی سے سوچ بیٹھا تھا اُن کو جمع کرنے کی جگہ پراگندہ اور تتر بتر کرنے لگا۔ کُتے کی حالت دیکھکر گرتھ نے غصے سے کہا کہ "اس پر شیطان کی مار۔ ابلیس اِس کے دانت توڑے۔ اور شرارت کی ماں جنگل کے نگہبان کی عقل مارے۔ جو کہ ہمارے کُتوں کے اگلے پنجے

کاٹ کر اُن کو بیکار کر دیتا ہے - وَمبہ - ارے یار اگر تو انسان ہے تو ذرا اُٹھ اور میری مدد کر - ذرا اس پہاڑی ٹیلے کے پیچھے ہو کر جا اور ان بدذاتوں کو ادھر ہانک لا - جب تو ٹھیک مقام پر پہنچ جائیگا تو انکو ہانک لائیگا - اور وہ بھولی بھیڑوں کی مانند چلے آئینگے ۔

وَمبہ (اپنی جگہ سے بغیر ہلے ڈُلے) "درست! میں اس بارہ میں اپنی ٹانگوں سے پہلے ہی مشورہ کر چکا اور پوچھ چکا - وہ کہتی ہیں کہ میری خوشنما پوشاک کو ان کیچڑ بھرے ہوئے گڈھوں میں ہو کرلے جانا میرے شاہی جسم اور شاہی لباس کے ساتھ دشمنی کرنا ہے - اس لئے دوست میری رائے ہے کہ تو فینگس کو تو واپس بُلالے - اور ان بدذات سؤروں کو اُن کی تقدیر پر چھوڑ دے - خواہ وہ بھاڑ میں جائیں خواہ چولھے میں - خواہ وہ سافر سواروں کے ہتھے چڑھیں یا بدمعاشوں کے یا کسی اَور کے - صبح ہونے سے پیشتر یہ جہنمی حیوان اور کچھ تو نہیں - مگر نارمن ہو جائینگے - اور تجھے بیحد راحت دینگے"۔

گرتھ "یہ سؤر اور میرے آرام کے لئے نارمن ہو جائیں - وَمبہ تُو تو معموں میں باتیں کرتا ہے - اور نہ مجھ میں اس قدر عقل اور نہ ایسا دماغ ہے کہ معموں کو حل کر سکوں - مہربانی فرما کر جو کچھ کہ تو نے کہا ہے ذرا اُس کی تشریح کر دے"۔

وَمبہ "کہو تم کن الفاظ سے ان جانوروں کو جو ٹانگوں کے بل گھر گھراتے ہوئے

ف سیکزن قوم کے قوانین جو جنگلات اور شکار سے متعلق تھے وہ بہت ملائم تھے - مگر نارمن قوم کے یہ قوانین بہت سخت تھے - اس امر کی شہادت ولیم فاتح کے شکار کے شوق سے ثابت ہوتی ہے جس نے محض شکار کی خاطر ملک کا ایک بڑا آباد حصہ "نیو فارسٹ" کے نام سے جنگل بنا دیا تھا - نارمن قوم کے عہد حکومت میں ایک افسر حلف دینے کے بعد جنگل کا نگہبان مقرر کیا جاتا تھا - جو جنگل میں گشت لگاتا تھا - اور اُن جانوروں کو واپس حاصل کرتا تھا جو جنگل کی حد سے باہر چلے جاتے تھے - وہ ہرنوں کی خاص طور پر نگہبانی کرتا تھا - اور قوانین جنگلات اور شکار کی خلاف ورزی کرنے والوں کو عدالت کے آیندہ اجلاس میں پیش کرتا تھا - نارمن قوم کے عہد حکومت میں قوانین جنگلات کے مطابق یہ بھی لازمی قرار دیا گیا تھا کہ جنگل کی حدود کے اندر سوائے ماسٹف کتّے کے اور کسی قسم کا کتّا نہیں رہنے پاتا تھا - اور اس کتّے کے بھی اگلے پنجوں کے تین تین ناخون کاٹ دئے جاتے تھے - جنگل کا نگہبان ہر تیسرے سال کتّوں کی بابت تحقیقات کرتا اور اُن کے ناخون کٹواتا تھا - اگر اس وقت کوئی کتّا ناخون والا پایا جاتا تو اُسکے مالک سے تین شلنگ جرمانہ لیا جاتا ۔

بھاگتے پھرتے ہیں پکارتے اور بلاتے ہو"؟
گرتھ۔ "سؤرو۔ او بیوقوف سؤرو۔ ان الفاظ کو تو ہر بیوقوف جانتا ہے"۔
ومبہ (تمسخر سے)۔ "زندہ سؤر تو ایک نیک سیکزن ہوتی ہے۔ لیکن تم سؤر کو اُس وقت کن الفاظ سے یاد کرتے ہو جبکہ اُس کی کھال کھینچ لی جاتی ہے۔ اُس کا شکم چاک کرایا جاتا ہے۔ اُس کے پارچے کر دئے جاتے ہیں اور وہ ایک دغاباز کی مانند اُلٹی ٹانگ دی جاتی ہے"؟
گرتھ۔ "لفظ پورک (سؤر کے گوشت) سے"۔
ومبہ۔ "اس لفظ کو تو ہر بیوقوف جانتا ہے۔ میرے خیال سے پورک ایک نیک نارمن ہوتا ہے۔ پس جب سؤر زندہ ہوتا اور کسی سیکزن کی نگہبانی میں ہوتا ہے تب تو وہ سیکزن نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ لیکن جب اُسے حلال کیا جاتا ہے اور امراکی دعوتوں میں پکا کر پیش کیا جاتا ہے تو وہ نارمن لفظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ اب کہو دوست گرتھ کہ اس بارہ میں تمہاری رائے کیا ہے؟
گرتھ۔ "دوست ومبہ تیری بات بالکل سچی ہے۔ نہ معلوم وہ تیرے دماغ میں کیونکر آ گئی"؟
ومبہ۔ "ابے میں تجھے اور باتیں بتاتا ہوں" یہ کہہ کر ومبہ نے اور بہت سی تمسخر انگیز باتیں گرتھ کو سنائیں اور گرتھ کو خوب ہنسایا۔
گرتھ۔ "یار تیری باتیں ہیں تو سچی۔ مگر دل آزار ہیں۔ کیونکہ وہ ستم کشی کا مزہ دوبالا کر دیتی ہیں اور دُکھ درد کی جو ہمیں سہنا پڑتا ہے یاد دلاتی ہیں۔ سوائے ہوا کے ہمارے لئے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ بھی ہمیں اس لئے دی جاتی ہے کہ جو بارِ محنت ہمیں اُٹھانا پڑتا ہے اُسے آسانی کے ساتھ برداشت کر سکیں۔ چرب۔ مرغن اور لذیذ چیزیں تو وہی لوگ اُڑاتے ہیں۔ نہایت آرام بخش بستروں پر سوتے ہیں۔ ہماری قوم کے بہادر لوگ اُن کے ہاں سپاہی کی خدمات انجام دیتے ہیں۔ اور دور دراز ملکوں میں جا کر اُن کی خاطر اپنی ہڈیاں پھیلتے ہیں۔ صرف ہم میں سے چند ہی لوگ یہاں رہ جاتے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن میں ہم لوگوں کو بچانے کی یا تو طاقت ہوتی ہے اور یا ارادہ۔ خدا ہمارے

آقا وسیڈرک کا حامی ومددگار رہو جو آڑے وقت میں ہمارے کام آیا اور جس نے ہماری بیحد مدد کی۔ لیکن ریجینالڈ فرنٹ ول بوف بذات خود اس ملک میں آنے کو ہے۔ اور ہمیں وہ دن دیکھنا نصیب ہوگا جسے خدا نہ دکھلائے۔ اُس وقت سیڈرک کی محنت وکوشش بیکار رجائیگی" اور آواز بدل کر زور سے" شاباش۔ شاباش فینگس۔ تُو تو اُن کو ہانک کر لے آیا"+

ومبہ" میں خیال کرتا ہوں کہ تو مجھے بیوقوف سمجھتا ہے۔ ورنہ تو احمق پن سے اپنا سر میرے ہاتھ میں نہ دے دیتا۔ تونے ریجنالڈ کی شان میں جو بُرے الفاظ کہے ہیں وہ بغاوت کی حد میں آسکتے ہیں۔ گویا تو نارمن قوم کے خلاف باغی ثابت ہوسکتا ہے۔ تو ایک ناکارہ شخص ہے۔ تو ان درختوں میں سے کسی میں لٹکایا جائیگا۔ تاکہ امرا کے خلاف زبان کھولنے والوں کے لئے عبرت کا باعث ہو"+

گرتھ" ابے گدھے۔ تُوہی نے تو ان باتوں کی ابتدا کی اور مجھ سے بھی کرائی۔ تیری باتوں ہی کے اثر سے تو میں نے بھی ایسی باتیں زبان سے نکالیں۔ اب کہیں تو مجھے دھروا نہ دینا"+

ومبہ" دھروا نہ دینا۔ نہیں۔ یہ تو کسی عقلمند کا کام ہے۔ مگر خاموش۔ دیکھ تو کون آرہا ہے؟" یہ بات اُس نے گھوڑوں کے قدموں کی آواز سُن کر کہی"+

گرتھ" کوئی ہوگا۔ اُس کی کچھ پرواہ نہ کرو" یہ بات کہہ کر اُس نے سؤروں کی ریوڑ یعنی گلہ کو آگے کو ہانکنا شروع کیا+

ومبہ" پرواہ کچھ بھی نہیں ہے۔ مگر میں تو آنے والوں کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ شائد وہ پرستان سے آئے ہوں۔ اور شاہ پرستان کی طرف سے کوئی پیغام لائے ہوں"+

گرتھ" تجھے ڈھائی گھڑی کا ہیضہ آجائے۔ یا پلیگ ہوجائے۔ دیکھ تو وہ سامنے آندھی پانی کا طوفان چلا آرہا ہے۔ اور تو ایسی باتیں کر رہا ہے؟ سُن تو بجلی کس زور سے کڑک رہی ہے۔ اور بادل کیسے گرج رہے ہیں۔ گرمی کے موسم میں بارش ایسے زور سے کبھی نہیں ہوئی۔ دیکھو کیسی بڑی بڑی بوندیں پڑرہی ہیں۔ بلوط کے درختوں کی شاخیں بچک اور کڑک رہی ہیں۔ یہ بھی طوفان کی آمد کا پتہ دے رہی ہیں۔ آؤ طوفان شروع ہونے

سے پیشتر ہی گھر پہنچ جائیں کیونکہ آج کی رات بڑی خطرناک ہوگی"۔
وہبہ نے گرتھ کی اس بات کو قبول کر لیا اور اپنا عصا اُٹھا کر جو زمین پر پڑا ہوا تھا اپنے رفیق کے ساتھ ہو لیا۔ اور گرتھ اپنے کُتّے فینگس کی مدد سے اپنے گلّے کو ہانکتا ہوا آگے کو بڑھا۔

مہنت اور اُسکے ہمراہی

اگرچہ گرتھ اپنے رفیق وہبہ کو بار بار تیز قدمی اختیار کرنے کے لئے بُرا بھلا کہتا جاتا تھا۔ لیکن وہبہ نے مطلق خیال نہ کیا۔ بلکہ وہ ہر بہانہ سے جو ہاتھ لگ جاتا تھا بار بار ٹھٹک جاتا تھا۔ کبھی راستہ کے کنارے والی جھربیریوں میں سے بیر توڑنے لگتا۔ اور کبھی کسی دہقانی جوان عورت کو کن انکھیوں سے تاکنے لگتا۔ اس لئے سواروں نے اُنہیں جلد جا لیا۔
یہ لوگ تعداد میں دس تھے۔ جن میں سے وہ دو جو سب کے آگے تھے وہ معزز اور صاحب رُتبہ معلوم دیتے تھے۔ اور باقی اُن کے ملازم۔ اُن دونوں میں سے ایک کی حیثیت اور خصلت کا صحیح اندازہ لگانا کچھ دشوار نہ تھا۔ وہ کسی اعلےٰ درجہ کے دینی منصب پر مامور تھا۔ کیونکہ اُس کی پوشاک سسٹرسیئن[ل] فرقہ کے راہب کی سی تھی۔ مگر جس کپڑے کا رواج اُس فرقہ کے قواعد کے مطابق تھا اُسکی نسبت اس راہب کی پوشاک کا کپڑہ زیادہ باریک تھا۔ اُس کی اوڑھنی اور لبادہ فلانڈرس کی ساخت کے نہایت عمدہ کپڑے کا تھا۔ اُس کی پوشاک اُس کے خوبصورت اور

ل یہ فرقہ ۱۰۹۸ء میں فرانس کے جنگل سٹی اوکس میں قائم کیا گیا تھا۔ اس لئے اُس کا نام سسٹرسیئن پڑ گیا۔ دراصل وہ راہبوں کے اُس فرقہ کی ایک شاخ تھا جسے بینی ڈکٹائنز کہتے ہیں۔ مغربی یورپ میں اور خاصکر انگلستان میں اس فرقہ کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی۔ یورکشائر میں اُن کی آبادی زیادہ تھی۔ اس فرقہ کے راہب اپنی پوشاک کے باعث "سفید راہب" کہلاتے تھے۔ چنانچہ اُن کی پوشاک ایک سفید جُبّہ ہوتی تھی۔ جس میں سیاہ پٹی لگی ہوتی تھی اور کمر میں ایک اُونی پٹکا ہوتا تھا۔

موٹے جسم پر سجی ہوئی تھی۔ جس قدر زیادہ اُس کی وضع قطع دُنیوی شان وشوکت سے تنفر کا اظہار کر رہی تھی اُسکے چہرے سے اُسی قدر کم علامات نفس کشی کی پائی جاتی تھیں گویا وہ دُنیوی شان وشوکت۔ خود فروشی اور لغویات کا دلدادہ تھا۔ اگر اُسکی آنکھوں کے پردوں میں سے وہ مکارانہ نفسانی خواہش نہ ظاہر ہوتی جو ایک پُر احتیاط نفس پرستی اور عیش پسندی کی علامت تھی تو اُس کی صورت اور خط وخال خوبصورت اور خوشنما کہے جا سکتے تھے۔ اَور اَور باتوں کے اعتبار سے اُس کے پیشہ اور اُس کے منصب نے اُسے یہ سکھا دیا تھا کہ وہ اپنی صورت کو جب چاہے اور جس طرح پر چاہے بنا سکے۔ چنانچہ وہ حسب ضرورت یا خواہش اپنی صورت کو بالکل متین وسنجیدہ اور بزرگوار دں کی سی بنا لیتا تھا۔ حالانکہ اُس کی طبیعت یا اُس کا فطرتی مزاج اس امر کا صاف صاف پتہ دیتا تھا کہ وہ ایک خوش طبع۔ ظریف مزاج۔ محبت پسند۔ مجلسی اور عیش پرست شخص تھا۔ اپنے فرقہ کے قواعد وضوابط اور پوپ اور مسیحی مجلس کے احکام کے خلاف اس دینی پیشوا کی آستینیں لوٹی ہوئی تھیں۔ اور اُن پر بیش قیمت سمور لگا ہوا تھا۔ اُسکے لبادہ کے گریبان میں ایک طلائی کانٹا لگا تھا۔ اگرچہ اُس کا لباس اُسکے فرقہ والوں کا سا تھا۔ لیکن بہت مرصّع اور عمدہ اور زیبائش بناؤ اور خوبصورتی کے اعتبار سے وہ زمانۂ حال کے کوئکر فرقہ کی عورت کے لباس سے کسی طرح کم نہیں تھا۔ اس فرقہ کی عورتیں اپنے فرقہ کا مقرر کردہ سادہ لباس پہنتی ہیں۔ مگر اُس کو تراش خراش اور متعدد چیزوں کے ذریعے اور اس قسم کا بنا لیتی ہیں کہ اُس میں کرشمہ سازی۔ عشوہ گری چوچلہ بازی کا انداز پیدا ہو جاتا ہے اور دُنیوی لغویات کی شان آجاتی ہے ؛

یہ دینی پیشوا ایک موٹے تازے دوگامہ خچر پر سوار تھا۔ جس کا ساز نہایت مرصّع اور قیمتی تھا۔ اور جس کی لگام میں اُس زمانہ کے رواج کے مطابق نقرئی گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ سوار کے انداز میں کوئی بات راہبوں کی سی نہیں تھی۔ بلکہ وہ ایک عمدہ شہسوار کی مانند خوشنما انداز میں جا ہوا بیٹھا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خچر جیسی ناچیز سواری کو چاہے وہ کیسا ہی مرصّع تھا اور کتنا ہی اچھا نکلا ہوا اور آرام دہ رہوار تھا راہب بسفر میں استعمال کرتا تھا۔ ایک اور شخص جو کسی راہب خانہ کا خادم تھا۔ لیکن مطالعہ اور راہبوں کی سی خدمات

سے بری تھا۔ راہب کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا وہ ایک نہایت خوبصورت اسپینی گھوڑے پر جو اندلس میں دستیاب ہو سکتا تھا اور جسے تاجر بڑی وقت اور خطروں سے صاحب رتبہ اور دولت مند لوگوں کے لئے لایا کرتے تھے سوار تھا۔ اس شاندار جانور کی زین اور ساز پر ایک جھول پڑی ہوئی تھی۔ جو زمین تک پہنچتی تھی اور جس پر صلیبوں اور اسقفوں کے تاجوں اور دیگر مذہبی نشانوں کی تصاویر کارچوبی اور زردوزی کے کام کی بنی ہوئی تھیں۔ ایک اور خادم ایک بار برداری کے خچر پر سوار تھا۔ اُن کے بعد دو اور راہب اُسی فرقہ مگر کمتر درجہ کے گھوڑوں پر سوار اور اُس دستہ کے باقی لوگوں کی طرف سے بالکل لاپرواہ ہوکر خوب ہنستے بولتے جا رہے تھے۔

راہب کے برابر ہی جو شخص سوار جا رہا تھا اُسکی عمر کوئی ۴۰ سال سے زیادہ تھی وہ دُبلا۔ دراز قد۔ مضبوط اور قوی الجثہ تھا۔ اُس کی شکل سے ظاہر تھا وہ کسرتی جوان تھا۔ مسلسل ورزش اور مُدّت دراز کی محنت سے اُسکے چہرے اور جسم پر نرمی اور نزاکت کا نشان تک باقی نہیں رہا تھا۔ بلکہ سختی اور روکھاپن آگیا تھا۔ اعصاب۔ ہڈیاں اور رگ و پٹھے نمایاں ہوگئے تھے۔ جو اس امر کی شہادت دے رہے تھے کہ وہ ہزاروں تکالیف و مصائب جھیل چکا ہے اور ہزاروں کے جھیلنے کے لئے آمادہ ہے۔ اُسکے سر پر ارغوانی رنگ کی ایک ٹوپی تھی جس کی شکل اُلٹے کھرل کی سی تھی۔ اس لئے اُس کا چہرہ مہرہ خوب اچھی طرح دکھائی دیتا تھا اور چہرہ کے انداز سے اجنبیوں پر اگرچہ دہشت نہیں۔ تاہم ایک قسم کا خوف سوار ہوتا تھا۔ اُسکے خط و خال تن سے شہ زوری عیاں تھی وہ گرم ملک کی دھوپ میں متواتر چلنے پھرنے سے سیاہ ہوگئے اور اُس کی رنگت حبشیوں کی سی ہوگئی تھی۔ اُن سے یہ بھی پتہ چلتا تھا کہ اُس جوان کو جذبات کے طوفان سے ابھی مخلصی ملی ہے۔ تاکہ اُس کی پیشانی کی اُبھری ہوئی رگیں اوپر کا موٹا ہونٹھ اور گھنی سیاہ موچھیں زبانِ حال سے گویا تھیں کہ ذراسی درد آمیز تحریک یا جذبہ کے غلبہ سے اُس کے جذبات میں پھر آسانی سے ایک جوش و خروش پیدا ہو سکتا ہے۔ اُس کی تیز سیاہ آنکھیں کہہ رہی تھیں کہ اُس نے بارہا خطرات کا مقابلہ اور اُنہیں مغلوب کیا ہے۔ اُس کی پیشانی پر کا ایک نشان اُس کے چہرے کی سختی میں اور اضافہ کرتا تھا۔ اور اُس کی ایک آنکھ جس میں

کسی موقع پر کسی واردات کے ذریعے نقص پیدا ہو گیا تھا اُس کی روشنی سے شرارت نمایاں تھی +

اس شخص کا بالائی لباس شکل اور وضع کے اعتبار سے اُس کے رفیق کا سا تھا وہ راہبوں کا سا لمبا لبادہ تھا۔ لیکن اُس کا سُرخ رنگ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ راہبوں کے چار باقاعدہ فرقوں میں سے نہیں تھا۔ لبادہ کے سیدھے شانہ پر سفید کپڑے کی ایک خاص شکل کی صلیب بنی ہوئی تھی۔ اوپر کا لباس یا عبا اُس شے کو نگاہ سے پوشیدہ کر لیتا تھا جو اُسکے لباس کی وضع کی منافی تھی۔ یہ شے ایک زرہ تھی جو فولادی زنجیروں کی کڑیوں سے بنائی گئی تھی۔ آستین اور دستانے بھی فولادی کڑیوں کے تھے۔ جو لچکدار تھیں اور آسانی کے ساتھ مُڑ سکتی تھیں۔ اُس کی رانوں کے اگلے حصّے جو لبادہ کے پرت کھُلنے سے نظر آتے تھے اُن پر بھی فولادی کڑیوں کی زرہ تھی۔ اور گھُٹنے اور پاؤں فولادی بکتر سے ڈھکے ہوئے تھے۔ جو بہت پتلا تھا۔ زرہ کی جُراب جو ٹخنوں سے لیکر گھٹنوں تک تھی اُن کے ذریعے ٹانگیں بالکل محفوظ تھیں۔ اس جوان شخص کا حفاظتی اور سپاہیانہ لباس اوپر کی چیزوں پر مشتمل تھا۔ اُس کی کمر میں ایک لمبا اور دو دھارا خنجر لگا ہوا تھا جس کے ذریعے وہ اپنے کو بچا سکتا اور دوسروں پر وار کر سکتا تھا +

یہ شخص اپنے رفیق کی مانند خچر پر نہیں سوار تھا۔ بلکہ ایک مضبوط گھوڑے پر۔ اُس کا دلیر جنگی گھوڑا ایک سردار تھامے ہوئے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔ یہ گھوڑا سامان جنگ سے آراستہ تھا کیونکہ اُس کے سر کا اگلا حصہ ایک جنگی خود سے ملبّس تھا۔ اور اُس کی پیشانی پر سے ایک چھوٹی سی برچھی آگے کو نکلی ہوئی تھی۔ زین کے ایک جانب ایک چھوٹا سا جنگی تبر لٹک رہا تھا۔ تبر پر دمشقی نقش و نگار تھے۔ اور دوسری طرف سوار کی پردار ٹوپی اور زرہ دار اوڑھنی اور ران کے برابر ہی دُہرے دستہ کی ایک تلوار جسے اُس زمانہ کے جنگی سوار استعمال کرتے تھے۔ ایک اور سردار اپنے اس آقا کی برچھی لئے ہوئے تھا جس کے پھل کے پاس ہی ایک جھنڈی کا سا پھریرہ لگا ہوا تھا۔ اور اُس پھریرے پر اُسی قسم کی صلیب بنی ہوئی تھی جس قسم کی کہ خود جنگجو آقا کے لبادے پر۔ اس سردار کے پاس مثلث نما ڈھال بھی تھی جو چوٹی پر اس قدر چوڑی تھی کہ سینہ

کو بچا سکے۔ اور وہاں سے نیچے کی طرف کو گھٹتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ایک زاویہ پر ختم ہو گئی۔ ڈھال پر سرخ رنگ کا غلاف چڑھا ہوا اور اُس کے نقش و نگار کو چھپائے ہوئے تھا۔

ان دونوں سرداروں کے عقب میں دو ملازم تھے۔ جن کی سیاہ رنگت۔ سفید عمامے۔ اور مشرقی طرز کی پوشاک بتا رہی تھی کہ وہ کسی دور دراز مشرقی ملک کے باشندے تھے۔ جو غالباً حبشی غلام ہونگے۔ اس سورما اور اُس کے ہمراہیوں کی ظاہری وضع وحشیانہ اور غیر ملکی معلوم ہوتی تھی۔ مگر اُس کے سرداروں کا لباس زرق برق تھا۔ اور اُس کے ملازموں کے گلے میں نقرئی حلقے پڑے ہوئے تھے۔ اور پاؤں میں بھی نقرئی بیڑے اور کڑے تھے۔ کہنیوں سے لیکر پہنچوں تک اُنکے ہاتھ اور رانوں کے بیچ سے لیکر ٹخنوں تک پاؤں بالکل برہنہ تھے۔ وہ کارچوبی کے کام کی ریشمی زرق برق پوشاکیں زیب بدن کئے ہوئے تھے جو اس امر کی علامت تھی کہ اُن کا آقا کوئی بڑا دولتمند اور صاحب مرتبہ شخص تھا۔ ان ملازموں کی پوشاک کے مقابلہ میں خود آقا کی پوشاک بہت ہی سیدھی سادی تھی۔ ملازموں کے پاس اک دھاری ہلالی تلوار تھی۔ جس کے دستہ اور پرتلے پر سنہری کام کیا گیا تھا۔ یہ تلواریں ترکی خنجر کا جو زیادہ قیمتی اشیاء سے بنائی جاتی ہیں مقابلہ کر سکتی تھیں۔ ہر شہسوار کی زین کی محراب میں چند نیزے لگے ہوئے تھے۔ جو لمبائی میں کوئی چار فیٹ تھے۔ اُن میں تیز فولادی پھل لگے تھے۔ یہ ہتھیار مسلمانوں میں بکثرت رائج تھے۔ اور اب تک مشرقی ممالک میں اُن فوجی کرتبوں کی مشق میں استعمال کئے جاتے ہیں جو الجرید کہلاتی ہے۔

سورما کے ہمراہیوں کے گھوڑے بھی اُن کی ظاہری ہیئت اور لباس کی مانند غیر ملکی تھے۔ وہ مسلمانی النسل گویا عربی نسل سے تھے۔ وہ پتلے دُبلے چست اور سبک رفتار تھے۔ اُن کی ایال چھوٹی تھی۔ وہ اُن گھوڑوں سے بالکل ہی مختلف تھے جن کے اعضا اور جوڑ بند موٹے اور گٹھیلے۔ اور جسم بھاری ہوتے ہیں گھوڑوں کی یہ نسل فلانڈرس اور نارمنڈی میں بکثرت پرورش کی جاتی تھی اور انپر

اُس زمانہ کے سپاہی مع بھاری ہتیاروں اور زرہ وغیرہ سے ملبس ہوکر سوار ہوتے تھے اور جن کے مقابلے میں یہ مشرقی بادپا راہوار بالکل پدّی نظر آتے تھے *

سواروں کے اس عجیب وغریب دستے کی شکل وہیئت کچھ اس طرح کی تھی کہ اُس نے اپنی طرف نہ صرف وَمبہ کی توجہ کو منعطف کرلیا۔ بلکہ اُس کے چھوٹ ہمراہی گرتھ کی توجہ کو بھی۔ اُس راہب کو تو اُس نے فوراً ہی شناخت کرلیا۔ کیونکہ وہ جروائکس کے راہب خانہ کا مہنت یعنی راہبوں کا پیشوا تھا۔ اور اُس گردونواح میں اپنے شکاری شوق۔ پُرتکلف دعوتوں کے لئے اور اگر اُس کی شہرت اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی تو دیگر دُنیوی مشاغل کے لئے جو اُس کی راہبانہ زندگی کے خلاف تھیں مشہور تھا *

اُس زمانہ کے لوگوں کے خیالات ایسے پیشواؤں کے چال وچلن کی نسبت ایسے بودے۔ بے قید اور آزادی سے لبریز تھے (یہ خیالات چاہے دینی امور سے متعلق تھے یا دُنیوی سے) کہ اُن کی رُو سے یہ مہنت جس کا نام ایمر تھا اپنے راہب خانہ کے گردونواح میں خوش چلن مشہور تھا۔ اُس کی آزادمزاجی اور خوش طبعی اور مستعدی نے جن کے باعث وہ لوگوں کو اقرار کرنے پر معمولی گناہوں کی معافی دے دیتا اُسے امرا اور شرفا میں جن میں سے پیدائشی طور پر وہ بہتوں کا رشتہ دار بھی تھا۔ کیونکہ وہ نارمنڈی کے ایک اعلےٰ خاندان کا رکن تھا بیحد ہردلعزیز بنا دیا تھا۔ خاص کر عورتیں ایک ایسے شخص کے چال وچلن اور عادات واطوار کی زیادہ محققانہ نظر سے جانچ پڑتال نہیں کرتی تھیں جو اُن کی جنس کا ایک مسلمہ ہواخواہ تھا۔ اور جس کے پاس اُس کاہلی اور بدمزگی کے رفع کرنے کے بہت سے ذریعے تھے جو بادشاہ کے اُن ماتحت امرا کے مکانوں اور قلعوں میں پائی جاتی تھی جو فوجی خدمات کے صلہ میں جاگیردار اور منصب دار تھے۔ الغرض یہ کہ راہبوں کا مہنت ایمر ہر طرح پر دُنیوی باتوں کا والہ وشیدا تھا۔ حالانکہ وہ اس کے چھپانے کی کوشش کرتا تھا *

سیڈرک کے قلعہ کا راستہ

مہنت جس کا کچھ ذکر گزشتہ باب میں بھی آچکا ہے شکار کا بہت ہی شائق تھا۔ اُس کے پاس عمدہ شکاری کتے اور باز بھی تھے۔ جن کے رکھنے کے باعث وہ جوان العمر امرا میں ہر دلعزیز تھا۔ عمر لوگوں میں ہر دلعزیز بننے کے لئے اُس کا علم کافی تھا۔ حالانکہ وہ کوئی بڑا زبردست عالم نہیں تھا۔ اُس کا سنجیدہ انداز اُس کا طرز بیان اور لن ترانیاں جن کے ذریعے وہ کلیسیا اور پیشوایانِ دین کے تقدس کا سکہ بٹھاتا تھا اُسے بوڑھوں میں بیحد مقبول بنا دیتے تھے۔ جو لوگ اپنے سے افضل ترین لوگوں کے چال چلن پر سخت نکتہ چینیاں کرتے تھے وہ بھی مہنت صاحب کی حماقتوں کے ساتھ ہمدردی کرتے تھے۔ مہنت صاحب بڑے فیاض تھے۔ اور فیاضی جیسا کہ مشہور ہے سیکڑوں گناہوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ مگر اُس معنی میں نہیں جو کہ فیاضی کے کتاب مقدس میں آئے ہیں۔ بلکہ دیگر معنوں میں۔ اُس کے راہب خانہ کی آمدنی جس کا ایک بڑا حصہ اُس کے قبضۂ اختیار میں تھا اور جسے وہ حسب مرضی خرچ کر سکتا اور لُٹا سکتا تھا اُس کے اخراجات کی کفیل ہوتی تھی۔ اُسی میں سے وہ کسانوں کی امداد کرتا اور مظلوموں کی دستگیری۔ اگر مہنت ایمر دیر تک شکار میں مصروف رہتا۔ یا زیادہ دیر تک جشن دعوت میں شریک رہتا۔ یا نور کے تڑکے اپنی خانقاہ میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیتا۔ جبکہ وہ کسی جشن سے فارغ ہو کر واپس آیا ہوتا تو لوگ اُسے دیکھ کر اپنے شانے سکوڑنے لگتے۔ اور اُن کے دلوں میں اس بات کی یاد کہ اُس کے فرقے کے اور لوگ بھی جو فیاضی کی صفت سے بے بہرہ تھے۔ اُسی کی مانند حماقتیں کرتے ہیں بالکل تازہ ہو کر مہنت کے عیوب کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچ دیتی۔ الغرض یہ کہ مہنت صاحب اور اُس کے چال و چلن سے سیکزن قوم کے دونوں غلاموں گرتھ اور ومبہ کو جنہوں نے مہنت صاحب کو گنوار پن کے ساتھ سلام کیا اور اُسکے عوض میں اُن سے یہ دعائے خیر حاصل کی کہ "اے میرے بچو تم پر خدا کی برکت ہو" خوب اچھی طرح واقف تھے۔ چونکہ مہنت کے رفیق کی قطع وضع انوکھی تھی۔ اس لئے اُسے دونوں غلام

بڑے غور کے ساتھ ملاحظہ کرنے لگے۔ اور جب اُس نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا نزدیک کوئی ایسا مقام ہے جہاں وہ رات بسر کر سکیں اور طوفان میں جو اُمڈا چلا آتا تھا پناہ لے سکیں تو اُنہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ مہنت کے رفیق کی وضع کچھ تو زاہدوں کی سی تھی اور کچھ سپاہیوں کی سی۔ اور بالکل مشرقی طرز کی۔ یہ یقینی ہے کہ جب مہنت نے غلاموں کو دعائے خیر دی تو وہ نہ تو اُن کی سمجھ میں آئی اور نہ اُن کے کانوں کو اچھی لگی ٭

مہنت کا رفیق (اُس بولی میں جو نارمن اور سیکزن قوم کے لوگوں کے درمیان گفتگو کا ذریعہ تھی) "اے صاحبزادو۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا اس نواح میں کوئی ایسا نیک شخص بھی ہے جو خداوند کی محبت اور کلیسیا کی وقعت کے خیال سے ہم دونوں دینی خادموں اور اُنکے ہمراہیوں کو اپنے گھر پر رات گزار لینے دے اور ہمیں رُکھا سوکھا کھانا بھی دے"٭

وَمبہ نے مُنہ ہی مُنہ میں یہ جُملہ بُڑبڑایا کہ "کلیسیا کے دو مسکین خدمتگزار۔ میں اس کلیسیا کے خانساماں۔ اُس کے باورچی اور ملازموں کو دیکھنا چاہتا ہوں"۔ اس کے بعد وَمبہ نے نگاہیں اوپر کو اُٹھائیں اور مہنت کے سوال کا جواب دیا ٭

ومبہ "اگر آپ دونوں پیشوایان دین عمدہ کھانا۔ اور ملائم بستر چاہتے ہیں تو برنکس ورتھ کی خانقاہ میں تشریف لے جائیں جو یہاں سے چند میل کے فاصلے پر ہے۔ جہاں آپ کا کھلے دل سے استقبال کیا جائیگا۔ یا اگر آپ رات کو ذکر اذکار اور روزہ اور دیگر زاہدانہ رسوم میں گزارنا چاہیں تو سامنے کی گھاٹی میں سے اُتر کو پھین ہرسٹ کی خانقاہ کو چلے جائیں۔ جہاں کا مہنت آپ کو اپنے ہاں رات بھر کے لئے سامان آرام مہیا کرے اور آپ کے لئے دُعائے خیر بھی کریگا"٭

مہنت (سر ہلا کر جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اُسے دونوں میں سے ایک بھی تجویز منظور نہیں ہے) "اگر تیری ان گھنٹیوں کے شور نے تیرا دماغ مختل نہیں کر دیا ہے تو تجھے ضرور معلوم ہوگا کہ جو کلیسیا کے خادم ہیں وہ ایک دوسرے کے ہاں مہمان رہ کر اُن کے ذخیرہ کو ضائع نہیں کرتے۔ بلکہ ہم تو دُنیاداروں کے ہاں قیام کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس سے دُنیاداروں کو خدا کے مقرر کردہ خادموں کی مدد کرنے اور اُنکی عزت کرنے اور اس طرح خدا کی خدمت کرنے کا موقع مل سکتا ہے"٭

ومبہ "یہ درست ہے کہ میں ایک گدھا ہوں۔ اس لئے مجھے آپکے خچر کی سی گھنٹیاں پہننے کی عزت

دی گئی ہے۔ تاہم میرا خیال ہے کہ کلیسا کی اور اُسکے خادموں کی فیاضی کی ابتدا دیگر فیاضیوں کی مانند گھر ہی سے ہونی چاہیئے"۔

مسلح جوان (چلاکر)۔ اپنی گستاخ زبان بند رکھ۔ اور بتا کہ تُو ——— کا راستہ جانتا ہے"۔ اور مہنت سے مخاطب ہوکر "کیا آپکو اُس شخص کا نام اور مقام معلوم ہے"؟

مہنت۔ "اُس کا نام سیڈرک ہے"۔ اور ومبہ سے "ارے بھئی اگر تجھے معلوم ہے تو بتا دے کہ اُس کا مکان کتنی دُور ہے۔ اور یہ کہ وہاں کس راستہ سے پہنچ سکتے ہیں"؟

گرتھ۔ راستہ آسانی سے نہیں ملیگا۔ مزید براں سیڈرک اور اُسکا خاندان سویرے سو جاتے ہیں"۔

مسلح جوان۔ دُھشت۔ وہ تو آسانی کے ساتھ اُٹھیگا اور رہم سے مسافروں کے لئے جو عاجزی کے ساتھ کسی کے مہمان بننے کا حق نہیں رکھتے۔ بلکہ حکومت کے ساتھ اس امر کا اختیار رکھتے ہیں آرام کا سامان مہیا کریگا"۔

گرتھ۔ "میں نہیں جانتا کہ مجھے اپنے آقا کے مکان کا راستہ اُن لوگوں کو بتا دینا چاہیئے جو پناہ کو عاجزی کے ساتھ حاصل کرنے کی جگہ جبراً حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔

مسلح جوان۔ "ابے غلام کیا تو مجھ سے ردّ و بدل کرتا ہے"۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنے گھوڑے میں ایڑ لگائی اور عصا جو اُسکے بائیں ہاتھ میں تھا اُسے اُٹھایا تا کہ گرتھ کو اُس کی زباں درازی اور گستاخی کا مزہ چکھائے۔

گرتھ نے اُسے وحشیانہ حقارت اور غیظ و غضب کی نگاہوں کے ساتھ دیکھا اور کچھ پس و پیش کے ساتھ اپنے خنجر پر ہاتھ ڈالا۔ لیکن مہنت نے اپنا خنجر دونوں کے درمیان ڈال کر دونوں کو دست و گریبان ہونے سے بچا لیا۔

مہنت۔ "مقدس مریم کی قسم بھائی برائن تم یہ نہ سمجھو کہ تم فلسطین میں ہو۔ اور ترکوں اور مسلمانوں کے اوپر زور چلا رہے ہو۔ اس جزیرہ کے لوگ لڑائی کو پسند نہیں کرتے۔ البتہ اُس لڑائی کو جس کا نام کلیسا کا تازیانہ ہے۔ جسے کلیسا سزا دینا چاہتی ہے اُسے ضرور دیتی ہے۔ یہ کہہ کر مہنت نے ومبہ کو ایک روپیہ نذر کیا اور کہا کہ" ہمیں سیڈرک کے مکان کا راستہ بتا دے۔ تم اُس سے ضرور واقف ہو۔ اور تمہارا یہ فرض ہے کہ تم راستہ بھولے ہوئے اُن لوگوں کو جو وضع قطع میں تم سے بھی کم تقدس کا اظہار کرتے ہوں راستہ بتاؤ"۔

وُمبہ ؔ "اے قابلِ عزت پیشوائے دین یہ بالکل درست ہے کہ آپکے تقدس مآب رفیق کی مسلمانوں کی سی عقل اور مسلمانوں کے سے جوش نے مجھے گھر کا راستہ بھی بُھلادیا۔ اور اب مجھے یقین نہیں کہ میں آج رات کو گھر پہنچ بھی سکتا ہوں"۔

مہنت۔ "دُھشت۔ اگر تو چاہے تو راستہ ضرور بتا سکتا ہے۔ یہ میرا رفیق جو پیشوایانِ دین میں سے ہے تمام عمر بیت المقدس کو خلاصی دلوانے کے لئے مسلمانوں سے جنگ کرتا رہا ہے۔ وہ نائٹ ٹیمپلروں[1] کے فرقہ میں سے ہے۔ جو راہبوں اور سپاہیوں دونوں ہی کی صفات رکھتے ہیں"۔

وُمبہ۔ "اگر وہ نصف راہب ہے تو اُسے اُن لوگوں کے ساتھ بدسلوکی نہیں کرنا چاہئے جو اُسے راستہ میں مل جائیں اور جو اُن سوالوں کا جواب فی الفور نہ دینا چاہے جن کا انکی ذات سے کوئی تعلق نہ ہو"۔

مہنت "میں تیری ظرافت کو معاف کرتا ہوں بشرطیکہ تو ہمیں سیڈرک کے مکان کا راستہ بتادے"۔

وُمبہ۔ "اچھا آپ اسی راستے پر چلے جائیں۔ آگے آپکو ایک صلیب زمین میں گڑی ہوئی ملیگی۔ وہاں سے بائیں ہاتھ کو مُڑ جائیے۔ اور طوفان برپا ہونے سے پیشتر ہی آپ مقامِ مقصود پر پہنچ جائینگے"۔

مہنت نے وُمبہ کا شکریہ ادا کیا اور مع اپنی ٹولی کے آگے بڑھا۔ اور تیز قدمی کے ساتھ چل دیا۔ جب وہ اس قدر دُور نکل گیا کہ گھوڑوں کے قدموں کی آواز سُنائی دینے سے رہ گئی تو گرتھ نے کہا کہ "اگر مہنت صاحب نے تیری رائے پر عمل کیا تو وہ آج رات کو تو رَوتھروڈ نہیں پہنچ سکتے"۔

وُمبہ (دانت پیس کر) "بیوقوف۔ رَوتھروڈ تو نہیں۔ البتہ شیفیلڈ ضرور جا پہنچینگے۔ وہ مقام اُنکے لائق ہے۔ میں ایسا احمق تھوڑے ہی ہوں کہ کُتوں کو یہ بتادوں کہ ہرن یعنی شکار کہاں ملیگا جبکہ میں ہرن کا شکار کروانا نہ چاہوں"۔

گرتھ "تیرا خیال درست ہے۔ اگر مہنت صاحب لیڈی رَوَوِینہ کو دیکھ لیتے تو بُرا ہوتا۔ اور اگر سیڈرک کا جھگڑا اس مسلح جوان سے ہو جاتا جیسا کہ یقینی اور ظاہر ہے تو اور بھی بُرائی ہوتی۔ مگر نیک خادموں کی مانند ہمیں صرف سُننے اور دیکھنے ہی پر قناعت کرنی چاہئے اور کچھ نہ کہنا چاہئے"۔ یہ کہہ کر دونو آگے بڑھ گئے۔

[1] یہ ایک فرقہ ہے جسکے لوگوں میں سپاہیوں اور راہبوں دونوں کی صفات پائی جاتی ہیں۔ وہ یروشلم یعنی بیت المقدس میں بارھویں صدی کے شروع میں یروشلم جانے والے زائروں کی حفاظت اور یروشلم کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکالنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اُن کا لقب ٹیمپلر اس لئے پڑ گیا کہ وہ اُس عمارت میں رہتے تھے جو اُنہیں "ٹیمپل آف یروشلم" یعنی یروشلم کی ہیکل کے سردار راہب نے دی تھی۔ اصل میں اس فرقہ کا نام لوگوں نے "مقدس شہر کے غریب سپاہی" رکھا تھا۔

مہنت کی جماعت سیڈرک کے قلعہ پر پہنچ گئی

اب ہم سواروں کے اُس دستہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جو مہنت کے ساتھ تھا۔ جب یہ دستہ دونوں غلاموں کو پیچھے چھوڑ کر سیڈرک کے قلعہ کی طرف بڑھا تو مہنت اور اُس کے ساتھی جنگجو سورما میں نارمن اور فرینچ ملی جُلی زبان میں گفتگو شروع ہوئی۔ جس کا عطر ہم ذیل میں ناظرین کی دلچسپی کے لئے کھینچے دیتے ہیں:۔

سورما۔"ان بدمعاشوں کی گستاخانہ حرکات کا مقصد کیا تھا؟ اور آپ نے مجھے اُن کو گستاخی کا مزہ چکھانے سے کیوں روکا"؟

مہنت ۔" بھائی صاحب۔ اُن میں سے ایک تو بیوقوف تھا۔ اُس کی حماقت پر جانا فضول تھا۔ دوسرا نرا وحشی تھا۔ وہ مفتوحہ قوم یعنی سیکزن کی نسل سے ہے۔ اس قوم کے لوگوں کو سب سے بڑی مسرت اس بات میں حاصل ہوتی ہے کہ وہ فاتح قوم کے لوگوں کے ساتھ حقارت کا برتاؤ کریں۔ ایسے لوگوں کی خفیف حرکات کی طرف توجہ دینا مناسب نہیں"

سورما۔" میں ان احمقوں کو مار مار کر ابھی سیدھا کر دیتا اور اُن کی عقل درست کر کے اُن کو مودب بنا دیتا۔ مجھے ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ میں اُنہیں ٹھیک کرنا جانتا ہوں۔ ہمارے ترکی قیدی بڑے خونخوار ہیں اور قابو میں آنے والے نہیں۔ لیکن جب وہ میرے گھر میں آگئے اور میرے نوکر کی ماتحتی میں دو ماہ رہ چکے تو مطیع ۔ مسکین اور کار آمد ہو گئے۔ اور ہماری مرضی پر اور ہمارے اشاروں پر چلنے لگے حضرت آپ دو چیزوں سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ ایک زہر۔ دوسرا خنجر۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں جب موقع ملتا ہے تو اپنی مرضی کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اور مطلق گئی نہیں کرتے"

مہنت ۔" درست۔ مگر ہر مُلکے ہر رسمے۔ اگر ہم ان لوگوں کو مارتے پیٹتے تو ہمیں سیڈرک کے قلعہ کا راستہ بھی معلوم نہ ہوسکتا۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں نے آپ سے یہ کہا تھا کہ سیڈرک ایک مغرور۔ ایک خونخوار۔ ایک حاسد۔ ایک تند خو اور نارمن اُمرا کا سخت مخالف ہے۔ اور اپنے دونوں ہمسایوں رجینالڈ فرنٹ ڈی بیوف اور فلپ مالووازم سے جو بڑے شہ زور اور صاحب طاقت ہیں سخت نفرت اور دشمنی رکھتا ہے۔ وہ اپنی قوم کے

حقوق کا ایسا حامی ہے اور اُسے اپنی نسل پر اس قدر فخر ہے کہ اپنے نام کے ساتھ سیکزن کے لفظ کا استعمال کرتا ہے۔ وہ اپنے کو فخریہ ایسوں کی نسل میں بتاتا ہے جنسے دوسرے چھپانا چاہتے ہیں تاکہ اُن پر فاتح قوم کے لوگ سختیاں نہ کریں"۔

سورما۔" مہنت صاحب آپ ایک بہادر ہیں۔ آپ حسن وجمال کے پرکھنے کی کسوٹی ہیں۔ اور عشق کے معاملات کے متعلق جتنے فیصلہ جات ہیں آپ اُن میں نغمہ پرداز شاعروں کی مانند یکتائے روزگار۔ مگر مجھے اُمید کہ یہ خاتون رووینہ جسکے حسن وجمال کا شہرہ ہے واقعی پربجمال ہوگی۔ اور مجھے اُسکے حسن وجمال کے باعث اُسکے باغی مزاج باپ سیڈرک کی عنایت حاصل کرنے کے لئے بہت کچھ خودانکاری اور برداشت کرنی پڑیگی"۔

مہنت۔" سیڈرک اُس کا باپ نہیں ہے۔ بلکہ اُس کا دُور کا رشتہ دار ہے۔ وہ سیڈرک کی نسبت زیادہ نجیب الطرفین ہے۔ وہ اُس کا مربی اور سرپرست ضرور ہے۔ لیکن وہ اس پربجمال کو اُس سے زیادہ پیار کرتا ہے جتنا کہ خود اپنی اولاد کو کرتا۔ تم اُسکا حسن و جمال خود ہی تھوڑی دیر بعد دیکھ لوگے۔ اور میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ اُسے دیکھ کر اُسکی رنگت۔ اُس کی نیلگوں رسیلی آنکھوں اور اُس کی زلف کے آگے فلسطین کے حور لقا معشوقوں اور بہشتی حوروں کو نہ بھول جائیں تو میں مہنت نہیں۔ اور تم میرا نام بدل کر رکھ دینا۔

سورما۔" اگر آپ کی یہ ممدوح حسن وجمال میں کمتر نکلی تو آپ کو معلوم ہے کہ کیا انعام ملیگا؟

مہنت۔ بھئی میں عمدہ شراب کی جسے روح افزا شراب کہنا چاہیئے دس صراحیاں دونگا"۔

سورما۔" اور میں خود ہی اُس کے حسن وجمال کا فیصلہ کروں۔ اور میں اپنی ہی رائے کی بنیاد پر یہ اقرار کروں کہ میں نے مدت سے ایسی حسینہ نہیں دیکھی۔ بھئی ایسا تو نہیں ہونا چاہیئے۔ تقدس مآب مہنت صاحب آپ کا کالر (وہ ہتیار جو گلے کی حفاظت کے لئے پہنا جاتا ہے) خطرے میں ہے۔ اب میں اُسے اُس اکھاڑے میں پہنونگا جو ایشبی کے قلعہ میں ہے"۔

مہنت۔" تو آپ اُسے ایمانداری سے لیں۔ اور جس طرح آپ کی مرضی ہو اُسے پہنیں۔ مجھے

یقین ہے کہ آپ ایک دینی خادم اور ایک سورما کی مانند سچا انصاف کرینگے۔ لیکن ایک بات آپ میری مانیں۔ آپ میں مشرقی غلاموں پر حکومت کرنے کا مادہ زیادہ ہے۔ آپ ذرا تحکم کو چھوڑ دیں اور سیڈرک کے ہاں ذرا اخلاق اور نرمی کو روا رکھیں۔ وہ بڑا بگڑے دل آدمی ہے۔ اگر وہ ناخوش ہوگیا تو نہ آپ کی سورمائی کا لحاظ کریگا اور نہ میرے تقدس کا۔ دونوں کو فی الفور گھر سے نکال باہر کریگا۔ ذرا یہ بھی احتیاط رکھنا کہ روینہ کو تمہیں کن نگاہوں سے دیکھنا چاہیئے۔ کہتے ہیں کہ کہیں اُس کے بیٹے نے روینہ کو محبت کی نگاہوں سے دیکھا تھا تو سیڈرک نے اُسے گھر سے نکال دیا۔ کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ اس نازنین کا دُور ہی سے دیدار کیا جائے۔

سورما۔ آپ اُس کی بہت کچھ تعریف کرچکے ہیں۔ میں ایک رات ضبط ہی سے کام لونگا۔ اور ایک کنواری لڑکی کی طرح رہونگا۔ اگر وہ ہمیں گھر سے نکالے تو ہم اس بے عزتی کے لئے آپ کی مدد کرینگے۔ یقین مانئے کہ ہم اس قدر مضبوط ہیں کہ اُس کے گھر سے نہیں نکلینگے۔"

مہنت۔" خیر ہم ایسا موقع تو آنے ہی نہ دیں۔ دیکھئے وہ صلیب تو آگئی جس کا ذکر غلاموں نے کیا تھا۔ مگر اندھیرا اس قدر ہے کہ راستہ بمشکل نظر آتا ہے۔ اُنہوں نے کہا تھا کہ صلیب پر پہنچ کر بائیں ہاتھ کو مڑنا چاہیئے۔"

سورما۔" مجھے خوب یاد ہے کہ سیدھے ہاتھ کو مڑنا چاہیئے۔"

مہنت۔" بائیں ہاتھ کو۔ اُس نے لکڑی کی تلوار سے ایسا ہی اشارہ کیا تھا۔"

سورما۔" مگر تلوار تو اُس کے بائیں ہاتھ میں تھی۔ اور اُس کا اشارہ سیدھے ہاتھ کی طرف ہوا تھا۔" دونوں اپنی اپنی رائے کی تائید کرتے رہے۔ پھر اُنہوں نے ساتھیوں سے پوچھا۔ مگر وہ چونکہ غلاموں سے گفتگو کے وقت نزدیک نہ تھے اس لئے کچھ بھی نہ کہہ سکے۔ اتنے ہی میں سورما کو معلوم ہوا کہ کوئی شخص زمین پر سو رہا ہے۔ اُس نے ایک ساتھی سے کہا کہ اس شخص کو بیدار کرو۔

خیر اُس شخص کو بیدار کیا گیا۔ وہ فرنچ زبان میں یوں بڑبڑاتا ہوا اُٹھا کہ "چاہے تم کوئی سہی۔ لیکن میرے خیالات میں رخنہ انداز ہونا خلاف اخلاق ہے۔"

مہنت۔" ہم تم سے صرف روتھروڈ کا راستہ پوچھتے ہیں۔ کیونکہ سیڈرک کے ہاں

جانا چاہتے ہیں"
وہ شخص "میں وہاں خود جانا چاہتا ہوں۔ اگر میرے پاس گھوڑا ہوتا تو میں آپ کی رہبری کرتا۔ راستہ بہت پیچیدہ ہے"
مہنت "تمہیں انعام ملیگا اور شکریہ بھی۔ بشرطیکہ تم ہمیں وہاں پہنچا دو"
یہ کہہ کر مہنت نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ وہ گھوڑے سے اُتر کر پیدل چلے۔ اور گھوڑا اُس شخص کو دیدے۔ وہ شخص گھوڑے پر سوار ہوا اور جو راستہ کہ وَمبہ نے بتایا تھا اُسکے مقابل کے راستہ پر ہولیا۔ ذرا ہی دُور چل کر راستہ ایک گھنے جنگل میں داخل ہوا۔ اور کئی چشمے عبور کرنے پڑے۔ اور دلدلوں کی وجہ سے چشموں تک پہنچنا ذرا دشوار تھا۔ لیکن رہبر راستہ سے خوب واقف تھا۔ وہ مہنت کی جماعت کو اُن سے پار کرا کر ایک سڑک پر لے پہنچا جس کے دونوں طرف درخت تھے۔ اور اشارے سے مہنت سے کہنے لگا کہ 'سیڈرک کا قلعہ وہ سامنے ہے'
مہنت جو دلدلوں میں ہوکر گزرتے وقت بہت خوف زدہ تھا اب اُس کی جان میں جان آگئی۔ اُس وقت اُس نے رہبر سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے اور کیا کرتا ہے۔ رہبر نے کہا کہ "میں زائر ہوں اور یروشلم سے آرہا ہوں"۔ مہنت نے کہا کہ 'تم کو تو وہاں ابھی ٹھیرنا اور یروشلم کی فتح کے لئے کوشش کرنا چاہئے تھی'۔ رہبر نے جواب دیا کہ 'درست۔ لیکن جب وہی لوگ جنہوں نے یروشلم کو فتح کرنے کے لئے عہد کیا تھا وہاں سے چلے آئے تو کیا آپ کو یہ سُن کر تعجب ہوگا کہ مجھ سا ایک غریب کسان اُس مقام پر ڈٹا رہے'
سورما نے اس کا جواب نہایت غصہ کے ساتھ دیا ہوتا۔ لیکن مہنت نے اُسے روک دیا۔ اور کہنے لگا کہ یہ شخص اس مقام اور اُس کے راستوں سے اچھی طرح واقف ہے
وہ شخص "میں اس ہی جگہ پیدا ہوا تھا" ابھی یہ کلمہ اُس کی زبان سے نکلا ہی تھا کہ مہنت اور اُس کی جماعت سیڈرک کے قلعہ کے سامنے جا پہنچی

سیڈرک کا تفکر

ایک کمرے میں جس کے بڑے عرض وطول کے باعث بلندی کی خوشنمائی میں فرق آگیا تھا بلوط کے ان گڑھے تختوں کی جو جنگل میں سے کاٹ کرلائے گئے تھے ایک لمبی بھدی میز جس پر روغن تک نہ تھا سیڈرک کے شام کے کھانے کے لئے آراستہ کی گئی تھی - کمرے کی چھت جس میں شہتیروں - کڑیوں - تختوں اور پٹاؤ کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا اُس کے دونوں جانب ایک ایک بڑا آتش کدہ تھا - مگر اُس کا دھواں کش چونکہ درستی کے ساتھ نہیں بنایا گیا تھا - اس لئے بہت سا دھواں کمرہ میں آتا تھا - اور اُس سے شہتیر اور کڑیاں سیاہ پڑگئی تھیں - کمرے کی دیواروں میں جنگ وجدل اور شکار کے اسلحہ ٹنگے ہوئے تھے - اور ہر گوشہ پر ایک دُہرا دروازہ دوسرے کمرے میں جانے کے لئے لگایا گیا تھا +

کمرے کا اور سامان جس پر سیڈرک کو بڑا فخر تھا سیکزن زمانہ کی اور چیزوں کی مانند سادہ اور بھدّا تھا - فرش چونہ اور مٹی کوٹ کر بنایا گیا تھا جیسا کہ فی زمانہ یورپ کے کھلیانوں میں ہوتا ہے - کمرے کی کوئی چوتھائی عرض وطول کی برابر جگہ میں ایک قدرے اونچا چبوترہ تھا اُسپر کھانے کی وہ میز لگی ہوئی تھی جس کا ذکر ہو چکا - یہ میز جسپر زردوزی کے کام کی ایک عنابی چادر یا دسترخوان بچھا ہوا تھا - سیڈرک کے خاندان کے لوگوں اور ذی رُتبہ مہمانوں کے لئے مخصوص تھی - چبوترے سے نیچے کو خانگی ملازموں اور دیگر لوگوں کے کھانے کے لئے میزیں لگائی گئی تھیں - سیڈرک وغیرہ کی میز کے گرداگرد کرسیاں اور اونچے پُشتے کی لمبی بنچیں لگی تھیں - میز اور کرسیوں کے اوپر ایک چھت گیری تھی جو کھانا کھانے والوں کو موسمی اثرات اور خصوصاً بارش سے جو کہیں کہیں سے چھت میں سے ٹپکتا تھا بچاتی تھی +

جہاں تک چبوترہ تھا وہیں تک کمرے کی دیواروں پر پردے پڑے اور فرش پر قالین بچھے ہوئے تھے جو زینتی اور شوخ رنگوں اور زربفت کے کام سے مرصع تھے - کمرے کا باقی فرش اور دیواریں بالکل خالی تھیں - اور بینوں کے

گرد بھدّی ہنچیں تھیں +

سیڈرک کی میز کے ایک طرف بیچوں بیچ میں دو کرسیاں جو باقی کرسیوں سے بلند تھیں وہ سیڈرک اور خاتون روونیہ کے لئے تھیں۔ جو کھانے کے وقت میزبانی کا فرض ادا کرتے تھے۔ اسی لئے تعظیماً اُن کو "روٹی تقسیم کرنے والے" کا لقب دیا گیا تھا۔ دونوں کرسیوں کے سامنے پائدان تھے۔ جن پر نقش کرکے ہاتھی دانت جڑا گیا تھا۔ ایک کرسی خالی تھی۔ اور دوسری پر سیڈرک متمکن تھا۔ اگرچہ وہ ادنےٰ درجہ کا امیر تھا۔ لیکن کھانے میں دیر ہوجانے کے باعث اس قدر غصّے اور بے چینی کا اظہار کر رہا تھا جو ایک امیر کبیر کی شان کے شایاں تھی +

صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ سیڈرک کھلا ڈلا اور بیباک۔ مگر جلد باز اور زود رنج تھا۔ اُس کا قد میانہ۔ شانہ اور سینہ چوڑا چکلا۔ ہاتھ لمبے اور بازو مضبوط تھے جیسے کہ کسی بڑے مبارز یا شکاری کے ہوتے ہیں۔ چہرہ تنباخ ساچوڑا آنکھیں بڑی اور نیلگوں تھیں۔ دانت صاف۔ سر گول اور سڈول تھا۔ اور ان اعضا سے صاف طور پر نمایاں ہوتا تھا کہ وہ بیباک۔ ظریف۔ مگر جلد باز طبیعت رکھتا تھا۔ اُس کی آنکھوں سے حسد و غرور ترشح تھا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اُسکی زندگی اُن حقوق کی حفاظت میں گزری تھی جن پر حملے کئے جاتے ہیں۔ اُسکے رتبے شان اور حالت کے باعث اُس میں ایک مستعدی۔ تند مزاجی اور استقلال پایا جاتا تھا۔ اُسکے بالوں میں جو شانوں تک لٹکے ہوئے تھے مانگ نکلی ہوئی تھی۔ اور حالانکہ اُسکی عمر ۶۰ سال کے لگ بھگ تھی لیکن بالوں میں سفیدی نہیں تھی +

سیڈرک کی پوشاک یہ تھی:۔ سبز رنگ کا نیچا کرتہ جس کے کفوں اور گریبان میں گلہری کا سمور لگا ہوا اور گریبان کھلا ہوا تھا۔ کرتے کے نیچے ارغوانی رنگ کا ایک چست کپڑا تھا۔ گھٹنوں سے اوپر تک کا ایک جانگیا۔ پانوؤں میں کسانوں کے سے کھڑاؤں جو سنہری تسموں سے بندھے تھے۔ بازوؤں میں سنہری جوشن اور گلے میں سنہری طوق۔ کمر میں ایک مرصّع پیٹی۔ اور پیٹی میں ایک چھوٹی سیدھی دو دھاری تلوار جس کی نوک تیز تھی اور ایک پہلو سے لٹک رہی تھی۔ اُسکی کرسی

کے پیچھے سُرخ کپڑے کا لبادہ جس کے نیچے سمور تھی ٹنکا ہوا تھا۔ لبادہ کے اوپر ایک سُرخ سموری ٹوپی زردوزی کے کام کی تھی۔ ان دونوں کو سیڈرک گھر سے باہر جانے کے موقع پر پہنتا تھا۔ اُس کی کرُسی کی پشت سے ایک چھوٹی برچھی لگی ہوئی تھی جسے وہ گھر سے باہر ہاتھ میں بطور عصا کے رکھتا تھا +

کئی خادم جو طرح طرح کی پوشاک سے ملبس تھے اُس کی نگاہوں اور حکم کے منتظر تھے۔ جن میں دو تین ذی رُتبہ ملازم چبوترہ کے پیچھے بھی کھڑے تھے۔ اور باقی چبوترے کے نیچے۔ پاس ہی دو تین بڑے شکاری اور بہت سے چھوٹے چھوٹے کُتے کھانے کا بے صبری کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ اور ایک بڑا مگر بوڑھا کُتا کرُسی کے پاس بیٹھا تھا۔ جو کبھی کبھی سیڈرک کے پاؤں پر منہ رکھ دیتا تھا یا سر۔ مگر سیڈرک جو اُس وقت کسی قدر غصہ میں تھا اُسے یہ کہہ کر روک دیتا تھا "بالڈر۔ نچلا بیٹھ۔ اس وقت میرا جی کھیل کی طرف مائل نہیں" +

بلاشک اس وقت سیڈرک کی طبیعت مطمئن نہ تھی۔ کیونکہ لیڈی رووینہ جو پاس والے گرجے میں نماز کے لئے گئی تھی اور واپسی پر بارش سے بھیگ گئی تھی کپڑے بدل رہی تھی۔ گرتھ اور سوروں کا گروہ جو جنگل میں گیا تھا واپس نہیں آیا تھا۔ اس لئے خیال ہوتا تھا کہ کسی غارت گر یا نارمن امیر نے اُس پر ہاتھ صاف نہ کیا ہو۔ مزید براں وَمبہ مسخرہ بھی جو شام کے کھانے کے وقت سیڈرک جو اپنی ظریفانہ باتوں اور حرکتوں سے خوش کرتا تھا اور کھانے کو ذرا خوشگوار بناتا تھا اور اُسکے ساتھ ڈٹ کر شراب اُڑاتا تھا حاضر نہ تھا۔ اُس روز سیڈرک نے دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ اور شام کے کھانے کو بھی دیر ہوگئی تھی۔ یہ ایسی باتیں تھیں جو ایک امیر کی ناخوشی کا باعث ہوتی ہیں۔ اس ناخوشی کا اظہار وہ ادھورے جملے تھے جنکو سیڈرک مُنہ ہی مُنہ میں کہتا تھا۔ یہ جملے کچھ تو اپنی طرف تھے اور کچھ ملازموں کی۔ اور خصوصاً ساقی کی طرف جو بار بار اُسے جام شراب دیتا تھا +.

سیڈرک (ایک خادمہ سے) "لیڈی رووینہ کیوں دیر کر رہی ہے؟"

خادمہ (اطمینان کے ساتھ) "وہ لباس تبدیل کر رہی ہے" +

سیڈرک "خوب۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر آئندہ مطلع صاف ہو تو رووینہ گرجے جائے"
اور ساقی سے "شیطان کی مار آج گرتھ کیوں اور کہاں مرگیا۔ غالباً آج سوروں کے ریوڑ پر کوئی آفت آگئی۔ گرتھ تو نمک حلال اور ہوشیار نوکر ہے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اُسے جلوہ برداروں میں شامل کرلیتا"

ساقی۔ ابھی تو شام کا گھنٹہ بجے ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا"

سیڈرک "گھنٹے اور اُسکے ظالم حرامی موجد اور اُس غلام کو جس نے اس گھنٹے کا نام سیکزن زبان میں رکھا شیطان غارت کرے۔ یہ گھنٹہ نیک لوگوں کو مکان کا چراغ بجھانے پر مجبور کرتا ہے تاکہ چور اور رہزنوں کو دست برد کا موقع ملے۔ اُسکے استعمال سے سارے نارمن امرا واقف ہیں۔ میرے خیال سے آج ریوڑ کو بٹمار لے گئے اور گرتھ مارا گیا۔ اور ہاں ومبہ کہاں ہے۔ کسی نوکر نے کہا تھا کہ وہ بھی گرتھ کے ہمراہ گیا ہے"

ساقی "جی ہاں یہ بات درست ہے"

سیڈرک "خوب ہوا۔ رہزن اُسے بھی لے گئے۔ اب وہ نارمن امرا کو اپنی ظرافت سے خوش کریگا۔ لیکن میں اس نقصان کا بدلہ لیکر دم لونگا۔ اور مجلس اعلیٰ میں شکایت کرونگا۔ میرے بہت طرفدار ہیں۔ اگرچہ میں بوڑھا ہوں۔ لیکن میری رگوں میں ہئیروارڈ کا خون ہے۔ اب بھی میں نارمن دلاوروں کے دانت کھٹے کرسکتا ہوں" اور بیٹے سے "ولفرڈ! ولفرڈ! کیا تو یہ برداشت کرسکتا ہے کہ تیرا باپ بیکس بن کر رہے! ۔ اگر تو اپنے نامعقول جذبات اور خواہشوں کو قابو میں رکھتا تو تیرا یہ بوڑھا باپ اپنی اس ضعیف العمری کے وقت بلوط کے ایک ایسے درخت کی مانند تنہا نہ ہوتا جو اپنی منتشر اور غیر محفوظ شاخوں کو ایک تند اور سخت طوفان کے مقابلہ میں لانا چاہتا ہے"!

اس خیال سے اُس کے پُر آشوب جذبات پر ایک اُداسی اور غم سا چھا گیا۔ اُس نے اپنا عصا ایک طرف رکھ دیا۔ اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا اپنی نگاہیں نیچی کرکے زمین کی طرف دیکھنے لگا۔ اور بظاہر ناشاد خیالات میں ہمہ تن مصروف کیا۔ بلکہ غرق ہوگیا۔

سامانِ دعوت

جس وقت سیڈرک متوہم خیالات میں مستغرق تھا تو نرسنگھے کی آواز سُنائی دی ج سیڈرک کے کتوں نے اُسکے جواب میں بھونکنا اور باہر کی طرف کو لپکنا شروع کیا ❖

سیڈرک (غلاموں سے)۔ بدمعاشو دیکھو تو دروازے پر کون ہے؟ ❖

غلام (واپس آکر) "ماہنت ایمر اور سور ما براین ڈی بوئس گلبرٹ مع مختصر بدرقہ کے آئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ رات کی رات اُن کو قیام کرنے کی اجازت ملے۔ وہ صبح اُس دنگل میں شریک ہونگے جو ایشبی میں پرسوں ہونے والا ہے" ❖

سیڈرک (بڑبڑا کر) "ماہنت ایمر اور سورما گلبرٹ۔ دونوں نارمن ہیں۔ خیر کوئی سہی۔ مجھ پر میزبانی واجب ہے۔ جب وہ ٹھیرنا چاہتے ہیں تو شوق سے ٹھیریں۔ اگر وہ یہاں نہ آتے تو اچھا ہی تھا۔ لیکن جب آگئے تو اُنہیں رات بھر کے لئے مکان اور کھانا دینا ہی چاہئے" اور ایک نوکر سے "ارے ہنڈی برٹ جا۔ ۶ نوکروں کو ہمراہ لے جا۔ اور مہمانوں کو مہمان گاہ میں ٹھیرا۔ اُن کے گھوڑوں کے لئے چارہ دلوا اور اُنکی آسائش کا سامان کر کسی بات کی کمی نہ رہے۔ پانی۔ آگ۔ اور کپڑے (بشرطیکہ اُنکی ضرورت ہو) اُن کو مہیا کر۔ شراب وغیرہ بھی دے۔ اور باورچی سے کہو۔ کہ اور جو کچھ ہوسکے وہ جلدی تیار کرے۔ اُن سے یہ کہدے کہ میں اُن کا استقبال تو کرونگا۔ مگر اپنے عہد کے مطابق چبوترہ سے صرف تین قدم بڑھکر۔ جا۔ جلد جا" ❖

نوکر حکم سُنتے ہی مع چند اور ملازموں کے تعمیل حکم کرنے کے لئے چلا گیا۔ اُس وقت سیڈرک نے خود بخود یہ کہا کہ "مہنت ایمر! اگر میری یاد خطا نہیں کرتی تو وہ گائلز ڈی موبویر کا جو آجکل مڈل ہیم کا نواب ہے بھائی ہے"۔ یہ کہتے وقت وہ اپنے خادم اُدسوالڈ کی طرف دیکھتا رہا۔ خادم نے یہ سمجھ کر کہ اُس کا آقا اُسی سے مخاطب ہے اظہار پسندیدگی کے طور پر سر ہلا دیا ❖

سیڈرک (سلسلۂ بڑ جاری رکھکر) "اُس کا بھائی ایک بہتر نسل کی میراث کو غصب کرکے اُڑا رہا ہے۔ اور اُس ہی کی گدّی پر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ الفکر کی گدّی پر قابض ہے

لیکن نارمن قوم کے اور اُمرا بھی کیا کچھ نہیں کرتے۔ وہ بھی یہی کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مہنت ایک آزاد اور زندہ دل آدمی ہے۔ وہ نماز کی کتاب اور گرجے کے گھنٹے سے شکاری نرسنگھے اور جام شراب کو زیادہ اچھا سمجھتا ہے۔ خوب وہ آئے تو سہی۔ میں خوب خاطر کرونگا۔ تم نے مذہبی سورما کا کیا نام لیا تھا؟"

ایک نوکر۔ برائن ڈی بوئس گلبرٹ۔"

سیڈرک "بوئس گلبرٹ! یہ نام تو دُور دور تک بُرائی اور بھلائی دونوں ہی کے لئے مشہور ہو گیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اپنے فرقے کے لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر ہے لیکن اُس کا دامن اُن بُرائیوں سے آلودہ ہے جو اُسکے فرقہ والوں میں عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ وہ مغرور۔ بد دماغ۔ ظالم اور عیاش ہے۔ ایسا سنگدل ہے کہ اُسے نہ دُنیا والوں کا خوف ہے اور نہ خدا کا۔ جو جنگجو فلسطین سے زندہ واپس آئے ہیں وہ یہی کہتے ہیں۔ خیر ایک رات کے لئے تو میں اُس کی بھی خاطر کرونگا۔ او سوالڈ۔ سب سے پُرانا خم کھول ڈالو۔ عمدہ قسم کی پُرانی۔ خوش ذائقہ اور خوشبودار شرابیں مثلاً میڈ۔ ایل۔ موریٹ۔ سائڈر میز پر لگا دو۔ صراحیاں لبالب بھر دو۔ مہنت اور سورما عمدہ اور مقدار میں زیادہ شراب سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ الگتھا۔ جاؤ تم لیڈی روونیہ سے کہدو کہ آج رات اُس کا اس جگہ آنا مناسب نہیں۔ کم از کم اُس وقت تک تو نہیں جب تک کہ اُس کی ایسی خواہش نہ ہو۔"

الگتھا (تُرت) "وہ ضرور یہاں آنے کی خواہش کریگی۔ کیونکہ وہ فلسطین کی تازہ خبریں سُننے کی بہت شائق ہیں۔"

اس پر سیڈرک نے اُس حاضر جواب خادمہ کو غصہ کی نگاہوں سے دیکھا لیکن روونیہ اور جو کچھ اُس سے متعلق تھا وہ سیڈرک کے غصے سے بالکل بری تھا۔ اس لئے سیڈرک نے خادمہ سے صرف یہ کہا کہ "اے خادمہ خاموش۔ تیری زبان تیری عقل کو ظاہر کرتی ہے۔ تو اپنی بیگم کو میرا یہ پیغام دیدے۔ پھر جو اُسکے جی میں آئے سو کرے۔ کم از کم اس گھر میں تو الفریڈ کی نسل کا ایک شخص ایک شاہزادی پر حکومت کرتا ہے۔"

یہ کلمے سُنتے ہی الگتھا وہاں سے چلی گئی۔

سیڈرک (بدستور سابق بڑبڑانے لگا) "فلسطین! فلسطین! جو خبریں کُل بدذات مجاہد یا مکار زائر اُس مہلک ملک سے لاتے ہیں اُن کے سُننے کے کتنے لوگ مشتاق ہیں! خود میں اُن جھوٹی باتوں کو دریافت کرتا ہوں۔ اور دھڑکتے ہوئے دل سے سُنتا ہوں جن کو سُنا کر بدذات اور عیّار مسافر ہمارے مہمان بنتے ہیں۔ لیکن نہیں۔ جس بیٹے نے میری عدول حکمی کی تھی۔ وہ اب میرا بیٹا نہیں رہا۔ اور نہ میں اب آئندہ اُسکی تقدیر سے کوئی واسطہ اُس سے زیادہ رکھونگا جس قدر کہ لوگ اُن لوگوں سے رکھتے ہیں جو نہایت ابتر قسم کے ہوتے ہیں اور اپنے شانوں پر صلیب کے نشان بناتے اور کشت و خون میں شریک ہوتے اور اپنی حماقت کو خدا کے حکم کی تعمیل بتلاتے ہیں"

یہ کہہ کر سیڈرک نے پیشانی پر شکن ڈال لی۔ اور ایک لمحہ تک زمین کی طرف تاکتا رہا۔ جوں ہی اُس نے نگاہیں اوپر اُٹھائیں تو ملازم نے آکر دروازہ کھولا۔ اُس کے پیچھے پیچھے چار نوکر ہاتھوں میں مشعلیں لئے ہوئے مع مہمانوں کے کمرے میں داخل ہوئے ❖

پُر تکلّف دعوت

مہنت آئمر کو جو ذرا سا موقع ملا تو اُس نے اپنا سواری کا لباس بدل کر ایک زیادہ قیمتی پوشاک زیب بدن کی۔ اُس کے اوپر اُس نے ایک چغہ پہنا جس پر زردوزی کا عجیب و غریب اور نایاب کام تھا۔ اُس کے ہاتھ کی اُنگلی میں علاوہ اُس بڑی انگوٹھی کے جس میں اُس کی مہر تھی اور جو اُسکے دینی منصب کا نشان تھی کئی اور جواہرات سے جڑی ہوئی بیش قیمت انگوٹھیاں تھیں۔ یہ اُسکے فرقہ کے قانون کے برعکس تھیں۔ اُسکے جوتے بھی قیمتی چمڑے کے تھے جو اسپین سے منگایا جاتا تھا۔ اُسکی ڈاڑھی ترشی ہوئی تھی اور اس قدر چھوٹی تھی کہ اُسکے فرقہ میں روا رکھی جائے۔ اُسکی گھٹی ہوئی کھوپڑی ایک ارغوانی ٹوپی سے جس پر زربفت کا کام تھا ڈھکی ہوئی تھی۔ سورما نے بھی اپنی ہیئت بدل لی۔ اگرچہ اُس کی پوشاک میں زیادہ زیبائش نہیں تھی۔ تاہم اُس کا کپڑا اُتنا ہی قیمتی تھا جتنا کہ اُسکے رفیق مہنت کی پوشاک کا۔ مگر اُس کی شکل و

وضع مہنت کی وضع قطع سے زیادہ بارعب اور شاندار تھی۔ سورما نے زرہ کی جگہ گہرے ارغوانی رنگ کے ریشم کا ایک کُرتہ پہن لیا۔ جس میں سمُور لگی ہوئی تھی۔ اور اوپر سے ایک سفید لبادہ پہنا جس میں کثرت سے چُنٹ تھی۔ اور آٹھ گوشہ والی صلیب جو اُسکے فرقہ کا نشان تھی اُس کے لبادے کے ایک شانہ پر سیاہ مخمل سے بنی ہوئی تھی۔ اُس کے سر پر ٹوپی ندارد تھی۔ اور چھوٹے چھوٹے گرگھنے اور گھنگریلے بال کنڈلی مارے ہوئے پیشانی پر پڑے تھے۔ اُن کا اور اُس کے چہرے کا رنگ یکساں تھا۔ اُسکی چال اور اُس کا انداز بشرطیکہ وہ اُس غرور اور برتری سے مبرّا ہوتا جو بے لگام اختیار کے باعث آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتی ہے تو نہایت شاندار اور دلفریب ہوتا ۔

ان دونوں عالی مرتبہ اور وجیہ اصحاب کے پیچھے اُن کے خادم تھے۔ اور اُن سے بھی دُور فاصلے پر اُن کا رہبر تھا۔ جس کی شکل معمولی زائروں کی سی تھی۔ اُس کے جسم پر ایک لبادہ موٹی اور سیاہ سرج کا تھا۔ وضع قطع کے اعتبار سے یہ لبادہ آجکل کی ہسار فوج کے سپاہیوں کا سا تھا۔ اُسکے پاؤں میں موٹے کھڑاؤں تسموں سے بندھے ہوئے تھے۔ سر پر ایک چوڑی سایہ دار ٹوپی تھی جس کے کنارے کنارے کوڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ ہاتھ میں ایک لمبا عصا تھا۔ جسکے نچلے سرے میں لوہے کا گولا لگا تھا اور اوپر والے سرے میں کھجور کے پتّے بندھے ہوئے تھے۔ جب مہمانوں کی قطار اندر داخل ہو کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تو رہبر بھی داخل ہوا۔ اور یہ دیکھکر کہ دسترخوان پر کافی جگہ نہ تھی وہ ایک طرف کو ایک آتشدان کے پاس بیٹھ کر اپنے کپڑے سُکھانے لگا۔ اور اس انتظار میں رہا کہ اگر کہیں جگہ مل جائے تو وہ بھی جا بیٹھے یا یہ کہ میزبان کا خانساماں اُسے وہیں کچھ کھانے پینے کے لئے دیدے جہاں کہ وہ بیٹھا ہوا تھا۔ سیڈرک ایسے انداز سے جس سے شانِ مہماں نوازی مترشح تھی مہمانوں کے استقبال کے لئے اُٹھا۔ اور چبوترے پر سے اُتر کر تین قدم آگے بڑھا۔ اور مہمانوں کے نزدیک آنے کا منتظر رہا ۔

سیڈرک ''پیر و مرشد مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے عہد کے مطابق ایسے مہمانوں کے استقبال کے لئے بھی جیسے کہ آپ اور سورما صاحب ہیں اپنے بزرگوں کے اس

چبوترہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ غالباً میرے داروغہ نے آپ سے میری اس ظاہرا کج خلقی کا سبب بیان کر دیا ہوگا۔ میں یہ بھی استدعا کرتا ہوں کہ میں اپنی مادری زبان میں آپ سے گفتگو کروں۔ اور یہ کہ اگر آپ میری زبان میں کافی مہارت رکھتے ہوں تو آپ بھی اسی زبان میں گفتگو کریں۔ اگر مہارت نہ ہو تو اپنی مادری زبان ہی سہی۔ میں نارمن زبان میں اس قدر مہارت رکھتا ہوں کہ بات چیت کا مطلب سمجھ لوں۔ اُمید کہ آپ مجھے ان دونوں باتوں کے لئے معذور سمجھینگے"۔

مہنت "اے معزز فرینکلن (سردار) یا اگر آپ کی اجازت ہو تو میں آپ کو تہین (سردار) کے لقب سے مخاطب کروں حالانکہ یہ لفظ اب خارج از استعمال ہے۔ عہدوں کو توڑ دینا چاہئے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا۔ عہد کیا ہیں رشتے ہیں جو ہمیں آسمان (خدا) کے ساتھ منسلک کرتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ قربانیوں کو مذبح کے سینگوں تک رسیوں سے باندھتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نذر کا تعلق قربانگاہ سے پیدا کرتے ہیں۔ اور اس لئے اُن کو توڑ دینا یا کھول ڈالنا چاہئے۔ تاوقتیکہ ہماری ماں مقدس کلیسیا اسکے خلاف فتوے نہ دے۔ رہی زبان سو میں بخوشی اُس زبان میں گفتگو کرونگا جس میں میری بزرگ اور قابل تعریف نانی ہلڈا بات چیت کرتی تھی۔ اور جو بڑے تقدس کے ساتھ اپنے ہم نام مقدس ہلڈا ساکن وہیٹی کی مانند فوت ہوئی۔ خدا اُس کی روح پر اپنا فضل کرے"!

سورما "میں تو ہمیشہ فرانسیسی زبان جو شاہ رچرڈ اور اُس کے امرا کی زبان ہے بولتا ہوں۔ لیکن میں انگریزی زبان بھی اتنی تو جانتا ہوں کہ اس ملک کے باشندوں سے اُس میں بات چیت کر سکوں"۔

سیڈرک نے سورما کی طرف جلدی سے ایک ایسی بیقرار نگاہ کی جو اکثر دو رقیب اقوام کے لوگوں میں بمقابلہ پر ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن مہمان نوازی کے فرض سے اُس نے آثار ناخوشی کو روک لیا۔ اور ہاتھ کے اشارے سے اپنے مہمانوں کو بلا کر اُن دو کرسیوں پر بٹھا دیا جو اُس کی کرسی کے پاس ہی، مگر اُس سے نیچی تھیں۔ اور غلام کو اشارہ کیا کہ کھانا لایا جائے۔ نوکر کھانا لانے کے لئے چلے ہی تھے کہ سیڈرک کی نظر گرتھ اور وَمبہ

پر جا پڑی" جو کوئی لمحہ ہی پیشتر اندر داخل ہوئے تھے۔ پس اُس نے بلند آواز سے کہا کہ" ان احمقوں کو جلد ادھر بھیجو"۔ اور جب وہ چبوترے کے سامنے آئے تو کہنے لگا کہ "بدمعاشو کیا سبب ہے کہ آج تم اس قدر دیر سے آئے ہو۔ ابے گرتھ کیا تو ریوڑ کو صحیح سلامت لایا یا اُن کو رہزنوں کے حوالے کر آیا"؟ +

گرتھ "حضور ناخوش نہ ہوں ریوڑ صحیح سلامت آ گئی"+

سیڈرک "مگر میں اس بات سے خوش نہیں ہوں کہ میں دو گھنٹے تک اس کے برعکس خیالات میں مبتلا رہوں اور سمجھوں کہ ریوڑ پر ضرور کوئی آفت آگئی۔ اور یہاں بیٹھا اپنے پڑوسیوں کی نسبت یہ خیال کرتا رہوں کہ انہوں نے میری ریوڑ پر چھاپہ مارا جبکہ وہ اس بات کے مرتکب نہ ہوں اور یہ کہ اُن سے انتقام لینے کی تجویزیں اور ترکیبیں سوچتا رہوں۔ میں صاف کہتا ہوں کہ اگر آئندہ اسقدر دیر ہوئی تو تمہیں سزا کے طور پر پابزنجیر جیل خانہ کا مُنہ دیکھنا پڑیگا"+

گرتھ تو اس خیال سے خاموش رہا کہ وہ سیڈرک کے مزاج سے واقف تھا۔ لیکن مسخرہ وَمبہ جواب میں بول ہی اُٹھا۔ اور باتوں باتوں ہی میں جب کہ سیڈرک نے یہ حکم دیا کہ اگر دیر کُتّے کے سبب سے ہوئی تو اُسے ہلاک کردو وَمبہ کہنے لگا کہ کُتّے کا بھی کچھ قصور نہیں۔ بلکہ خطاوار تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُسکے دو اگلے پنجوں کو کاٹ ڈالا +

سیڈرک (غضبناک ہوکر) "اور یہ جرأت کس نے کی کہ میرے غلام کے کُتّے کے پنجے کاٹ دئے"؟ +

وَمبہ "بندہ نواز فلپ ڈی میلوڈے بن کے ملازم نے جو شکار کی حفاظت کرتا ہے۔ اُس نے کہیں کُتّے کو جنگل میں پھرتے دیکھ لیا تھا۔ اور کہتا تھا کہ کتا اُسکے آقا کے حق کے خلاف جنگل میں ہرن کا تعاقب کر رہا تھا"+

سیڈرک "میلوڈے بن اور اُسکے ملازم دونوں پر شیطان کی مار۔ میں اُنکو بتاؤنگا کہ یہ جنگل فرمان جنگلات کی رو سے جنگل نہیں رہا۔ خیر اس وقت تو معاملہ جانے دو۔ ابے وَمبہ جا اپنی جگہ پر بیٹھ۔ اور گرتھ تو دوسرا کُتا لا۔ اگر وہ بدذات اُسے ہاتھ بھی لگائے تو میں اُسکی تیر اندازی مٹا دونگا۔ مجھ پر بزدلوں کی مار ہو جو میں اُس کے

سیدھے ہاتھ کی اُنگلیاں نہ اُڑادوں۔ تاکہ وہ پھر کمان کو کھینچ ہی نہ سکے۔ اے معزز مہمانو آپ مجھے ذرا معاف فرمائینگے۔ مجھے یہاں اُن ہمسایوں سے بُرا واسطہ پڑا ہے جو ارض مقدس میں کافروں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ لیجئے ماحضر آپ کے سامنے موجود ہے۔ اسے کھائیے۔ کل جو ہوگا وہ دیکھا جائیگا"۔

سیڈرک کا کھانے کی نسبت عاجزی آمیز کلمات استعمال کرنا درست نہ تھا۔ کیونکہ کھانا نہایت عمدہ اور بہ افراط تھا۔ ہرن۔ بکری۔ خرگوش کا گوشت۔ پالتو اور صحرائی پرندوں کے کباب۔ کئی قسم کی مٹھائیاں جو شہد اور پھلوں سے بنائی گئی تھیں۔ دسترخوان پر موجود تھیں۔ ہر ذی رتبہ شخص کے سامنے شراب کی صراحیاں تھیں۔

مہمان کھانے پر ہاتھ بڑھانے ہی کو تھے کہ ناظم خانہ نے اپنا عصا اُٹھا کر کہا "خبردار روونیہ بیگم تشریف لاتی ہیں" فی الفور کمرے کا ایک دروازہ کھلا اور بیگم مع چار کنیزوں کے داخل ہوئی۔ سیڈرک بعجلت تمام اُسکے استقبال کے لئے لپکا۔ اور اُسے نہایت عزت کے ساتھ چبوترہ تک لاکر اپنے داہنے ہاتھ کو اُس کرسی پر بٹھا دیا جو اُسکے لئے مخصوص تھی۔ سارے حاضرین اُس کی تعظیم کے لئے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ روونیہ نے نہایت اخلاق کے ساتھ اشاروں سے اُن کا سلام لیا اور اپنی جگہ پر رونق افروز ہونے کے لئے بڑھی مگر ابھی وہ بیٹھنے نہ پائی تھی کہ سورما صاحب مہنت صاحب سے دبی زبان سے فرمانے لگے کہ "میں کل تمہارا کالر نہ جیت سکونگا۔ شراب بھی تمہاری تمہیں مبارک"۔ جواب میں مہنت نے کہا کہ "کیوں میں نے کہا نہ تھا کہ روونیہ سرآمد حسینان ہے۔ لیکن اپنی خوشی کو ضبط کرو۔ سیڈرک تمہاری حرکات کو بغور دیکھ رہا ہے"۔

سورما نے مہنت کی فہمائش کا کچھ لحاظ نہ کیا۔ چونکہ وہ اپنی خواہشوں کی فوری تحریک پر چلنے کا عادی تھا۔ اس لئے بیگم روونیہ کو ٹکٹکی باندھکر دیکھتا رہا۔ اس لئے کہ اس حسینہ کا حسن وجمال مشرقی بیگمات کے حسن وجمال سے بڑھ چڑھکر تھا۔

روونیہ عورتوں میں کئی وجوہات سے ممتاز تھی۔ اُس کا جسم سڈول تھا گویا اسے صانع قدرت نے خود اپنے ہاتھوں سے گڑھا تھا۔ قامت کشیدہ۔ مگر بہت

بلند نہیں جسے لوگ حیرت سے دیکھتے ہوں۔ رنگ نہایت صاف۔ سر گردن اور
خط و خال ایسے موزوں جن سے شان معشوقی ٹپکتی اور حسن و جمال میں ایک شیرینی
اور دلفریبی پیدا کرتے تھے۔ آنکھیں شفاف اور نیلگوں۔ بھویں خوشنما اور بھوری۔
پیشانی کشادہ۔ جس سے رحمدلی۔ شفقت۔ محبت اور نرم دلی۔ تحمل اور انکساری سب ہی
عیاں تھے۔ اور سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ نزاکت اور نرم دلی اسکے لئے ایک قدرتی
خاصہ بن گئی تھی۔ اور چونکہ روؔوینہ برتری کی عادی اور عام لوگوں کی طرف سے عزت یافتہ
تھی۔ سب اُس کا ادب و لحاظ کرتے تھے۔ اس سے اُس کی خصلت میں ایک اور شان
پیدا ہو گئی۔ بال گھنے تھے اور سنہری۔ وہ نہایت خوبصورت و خوشنما اور دلفریب طریقہ
میں سنوارے گئے۔ اُن میں بل پڑے ہوئے۔ زلفوں میں موتی پروئے تھے۔ زلفیں
چھٹی ہوئی تھیں۔ جن سے عیاں تھا کہ وہ بڑی عالی خاندان اور آزاد طبع ہے۔
گردن میں ایک طلائی زنجیر تھی۔ بازو برہنہ تھے۔ اور کلائیوں کی زینت کے لئے
کنگن پہنے گئے تھے۔ جسم پر فیروزی ریشم کا ایک گون تھا۔ اور ایک ارغوانی ڈھیلا
ڈھالا لبادہ جو زمین تک لٹک رہا تھا۔ اُس کی آستینیں بڑی فراخ تھیں۔ جو کہنیوں
سے نیچی تھیں۔ چہرے پر ایک ریشمی نقاب جس میں زربفت کا کام تھا پڑا ہوا تھا۔ یہ
نقاب کچھ اس انداز سے پہنا تھا کہ جی چاہے تو اُسے چہرے پر کر لیا۔ جی چاہے
سینے پر ڈال لیا۔ اور جی چاہے تو شانوں پر کھینچ لیا جاتا۔ جب روؔوینہ نے یہ معلوم
کر لیا کہ سورما کی نگاہیں اُس پر نہایت ذوق و شوق کے ساتھ لگی ہوئی ہیں تو اُس
نے ایک شان محبوبی اور تمکنت کے ساتھ اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا۔ یہ اس بات
کی علامت تھی کہ سورما کی نگاہیں جو آزادی کے ساتھ اُس کی طرف لگی ہوئی تھیں
اُسے ناگوار گزرتی تھیں۔ جب سیڈرک نے روؔوینہ کی یہ حرکت دیکھی اور اُس کی وجہ
دریافت کر لی تو سورما سے مخاطب ہوا:۔

سیڈرک "۔ سورما صاحب ہماری سیکزن قوم کی معزز خواتین کے رخساروں نے
آفتاب کو بہت ہی کم دیکھا ہے۔ اس لئے وہ یہ تاب نہیں لا سکتے کہ ایک مجاہد
کی کڑی نگاہوں کی برداشت کر سکیں "۔

سورما۔ اگر میرے نظارہ سے کوئی ہرج ہوا تو میں معافی مانگتا ہوں۔ میں معافی بیگم رووینہ سے بھی مانگتا ہوں۔ کیونکہ میری انکساری مجھے اس سے زیادہ نہیں گھٹا سکتی"
مہنت "۔ بیگم رووینہ کا میرے دوست کو تنبیہ کرنا گویا ہم سب کو تنبیہ کرنا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ بیگم صاحبہ ان سورماؤں سے جو اُنہیں دنگل میں بکثرت نظر آئینگے ذرا نرمی کا سلوک کرینگی"
سیڈرک ۔ ہمارا وہاں جانا یقینی نہیں ہے۔ میں ان فضولیات کو پسند نہیں کرتا۔ ہمارے بزرگ تو اُس زمانہ میں جبکہ انگلستان آزاد تھا ان باتوں سے واقف نہ تھے"
مہنت "۔ مگر ہمیں یہ اُمید رکھنی چاہیئے کہ شائد ہم لوگوں کے باعث آپ وہاں چلنے کا ارادہ کرلیں۔ کیونکہ راستہ پُرامن ہے۔ اور سر برائن کا بدرقہ جس سے نفرت نہیں کرنا چاہیئے ہمراہ ہوگا"
سیڈرک "۔ پیرو مرشد۔ اس ملک میں مجھے اب تک جہاں کہیں جانے کا اتفاق ہوا ہے تو میں اپنی تلوار اور اپنے وفادار ساتھیوں کے بل پر گیا ہوں۔ اور دوسروں کی امداد کی کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ اگر آجکل درحقیقت سروست ہمیں ایشبی جانے کی ضرورت ہوتی ہے تو میں اپنے ہمسایہ اور اہل وطن ایتھلسٹن ساکن کوننگسبرگ اور ایسی جماعت کے ہمراہ جاتے ہیں جو بدمعاشوں اور دشمنوں کو پاس بھی نہ پھٹکنے دے۔ مہنت صاحب میں آپ کا یہ جام صحت نوش کرتا ہوں۔ اُمید کہ یہ شراب آپکو خوش ذائقہ معلوم دیگی۔ ساتھ ہی میں آپکی خوش خلقی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر آپ ایسے ہی محتاط ہیں کہ آپ اپنے فرقہ کے اصول کو نہیں توڑ سکتے اور چھاچھ ہی کو ترجیح دیتے ہیں تو مجھے اُمید ہے کہ آپ رسم و رواج کی پابندی کرینگے"
مہنت "۔ نہیں۔ نہیں۔ ہم چھاچھ اور دودھ پر تو صرف خانقاہ کے اندر ہی قناعت کرتے ہیں۔ لیکن دُنیاداروں کی صحبت میں آکر ہم دُنیا کے رسم و رواج پر چلتے ہیں۔ اس لئے میں جواب میں آپ کا جام صحت پیتا ہوں۔ اور ہلکی شراب اپنے بھائی سورما صاحب کے لئے چھوڑے دیتا ہوں"
سورما "۔ اور میں اس جام کو لبریز کرکے اور حسینہ رووینہ سے یہ کہکر

"عمرت دراز باد" چڑھائے جاتے ہیں۔ کیونکہ جب سے رووینہ کی ہمنام نے اس جملہ کو سرزمین انگلستان میں رواج دیا ہے سوائے ہماری موجودہ رووینہ کے کوئی دوسری خاتون اس جملہ کی مستحق نہیں ہوئی۔ ایمان کی قسم میں بدنصیب ورٹیجرن معاف کر دیتا بشرطیکہ اُس کا مدعا اس سے نصف بھی ہوتا جو کہ ہم اس وقت اُسکی سلطنت اور اُسکی تباہی کا موجب دیکھ رہے ہیں"۔

رووینہ (جام شراب پیتے وقت نہایت شان سے۔ مگر بے نقاب ہوئے بغیر)۔ "میں آپ کے اخلاق سے اُمید رکھتی ہوں۔ یا یوں کہئے کہ آپ کے اخلاق پر یہ بار ڈالتی ہوں کہ آپ ہمیں فلسطین کی تازہ خبریں اور واقعات سُنائیں۔ کیونکہ ہم انگریز ہیں۔ اور ہمارے کانوں کو آپ کی اُن اخلاقی باتوں کی نسبت جو آپ کو آپ کی فرانسیسی پیدائش سکھاتی ہے ایسی خبریں زیادہ خوشگوار ہیں"۔

سورما۔ "خاتون میرے پاس کوئی مزے دار یا اہم خبر تو نہیں ہے۔ سوائے اسکے کہ سلطان صلاح الدین کے ساتھ صلح ہو گئی۔ اور یہ خبر عام لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے"۔

ابھی وہ یہ کہنے ہی پایا تھا کہ ومبہ جو اپنے آقا سے دو قدم نیچے بیٹھا ہوا تھا مخل ہوا۔ سیڈرک اُسے اپنے برتن میں اکثر چیزیں کھانے کی دیتا جاتا تھا۔ یہ ایک عنایت تھی جس میں وہ اُن کتوں (ملازموں) کے ساتھ شریک تھا جو سیڈرک کے ہاں بکثرت موجود تھے۔ اور جن کا ذکر ہو چکا۔ ومبہ ایک میز اپنے سامنے لگائے اور میز کے ڈنڈوں پر پاؤں رکھے بیٹھا تھا۔ اُسکے رخسارے اسقدر سکڑے ہوئے تھے

ف انگلستان میں شاہ ہینجسٹ کی لڑکی رووینہ نے جو اپنے زمانہ کی ایک حسینہ تھی ایک مرتبہ شاہ کی آمد کی خوشی میں دو زانو ہو کر شاہ کو جام شراب دیتے وقت یہ جملہ کہا تھا کہ "عمرت دراز باد" ورٹیجرن اُس زمانہ میں انگلستان کے ایک فرقہ کا نواب تھا۔ اُس کی بابت بہت سے افسانے مشہور ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس نے رووینہ کے ساتھ شادی کی تھی۔ بقول نینیئس وہ آسمان سے نازل ہونے والی آگ سے ہلاک ہوا۔ اور بقول گوڈفرے اپنے قلعہ کے اندر آگ میں جل کر مر گیا۔ وہ رووینہ کا عاشق تھا۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ اُس کا عشق ہی اُس کی جان لینے کا موجب ہوا۔

کہ اُس کے جبڑے شروتے کی مانند معلوم ہوتے تھے۔ اُس کی آنکھیں نیم بند تھیں۔ مگر بڑی پھرتی سے ہر ایسی بات کو تاڑ اور دیکھ رہی تھیں جس پر اُسے تمسخر اور ظرافت دکھانے کا موقع مل سکے۔

وسبہ (بلاکسی خوف و لحاظ کے) "ان کفار سے صلح کرتے کرتے میں تو بوڑھا ہو گیا۔"

سیڈرک (ایسے انداز سے جو یہ ظاہر کرتے تھے کہ وہ ایسے تمسخر کے سُننے کے لئے تیار تھا) "ادھر آ شریر۔ ابے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

وسبہ "اس لئے کہ مجھے یاد ہے کہ میری عمر میں تین بار تو صلح ہو چکی ہے۔ اور ہر صلح کوئی ۵۰ سال قائم رہی ہے۔ اس حساب سے تو میں بہت ہی بوڑھا ہوں گویا میری عمر کم از کم ۱۵۰ سال کی ہوگئی۔"

سورما (پہچان کر کہ یہی مسخرہ جنگل میں ملا تھا) "اگر تم راہگیروں یا مسافروں کو اسی طرح راستہ بتاؤ گے جس طرح کہ آج شام کو تم نے مہنت صاحب کو اور مجھے بتایا ہے تو میں نہیں اس بڑھاپے کی موت سے نجات دلاؤنگا۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ سوائے سختی کی موت کے تمہیں اور کوئی موت نہ آئیگی۔ یعنی تم کسی کے ہاتھ سے مارے جاؤ گے۔"

سیڈرک "ابے بیوقوف یہ کیا؟ تو مسافروں کو راستہ ٹھیک طور پر نہیں بتاتا۔ تیرے دُرّے لگوانا چاہئیں۔ تو کم از کم اتنا ہی بدمعاش ہے جتنا کہ احمق ہے۔"

وسبہ (از راہ ظرافت) "چچا جان میں التجا کرتا ہوں کہ میری حماقت کو ایک دفعہ میری بدمعاشی کی حفاظت کر لینے دو۔ میں نے واقعی غلطی کی۔ کیونکہ میں اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ میں تمیز نہ کر سکا۔ اور جس شخص نے کہ ایک احمق کو اپنا مشیر اور رہبر بنایا وہ تو اس سے بھی بڑھکر معافی دے سکتا ہے۔"

ان مزیدار باتوں میں دربان کے غلام نے خلل ڈال دیا۔ کیونکہ اُس نے آتے ہی یہ اطلاع کی کہ ایک مسافر آیا ہے۔ وہ رات بھر قیام کرنے کی اجازت چاہتا ہے۔

سیڈرک "چاہے وہ کوئی ہو اور کیسا ہی ہو۔ اُسے ٹھہراؤ۔ ایسی رات اور ایسا طوفان جیسا کہ اس وقت ہے صحرائی جانوروں کو بھی پالتو جانوروں کے ساتھ بسر

کو نے پر اور آندھی پانی سے مرنے کی جگہ انسانوں سے جو اُن کے دشمن جانی ہیں پناہ مانگنے پر مجبور کرتا ہے۔ دیکھو اُس کی ساری ضروریات پوری کی جائیں اوسوالڈ جاؤ۔ اُس کی خاطر و مدارات اور راحت و آرام کی فکر کرو" +
یہ سُنتے ہی داروغہ دعوت کے کمرے میں سے اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے چلا گیا +

مزہ دار گفتگو

اوسوالڈ نے چند ہی منٹ میں واپس آکر اپنے آقا کے کان میں کہا کہ "وہ تو ایک یہودی ہے۔ وہ اپنا نام اسحاق بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ یورک کا رہنے والا ہے۔ کیا یہ مناسب ہے کہ میں اُسے باعزت اس جگہ لے آؤں"؟ +
ومبہ (معمولی گستاخی کے ساتھ) "اوسوالڈ تو اپنا کام گرتھ کے سپرد کردے۔ یہودی کے لئے تو سُور خانہ بہتر جگہ ہوگی" +
ممنت (صلیب کا نشان بنا کر) "مقدس مریم کی قسم! ایک بیدین یہودی اور اس کمرے میں لایا جائے"! +
سورما (گرج کر) "ایک یہودی کُتا۔ اور مقدس ہیکل کے بچانے والے کے پاس آسکے" +
ومبہ "ایمان کی قسم یہ صاف ظاہر ہے کہ صلیبی سورما یہودیوں کی صحبت سے اُنکے مال و اسباب کو زیادہ چاہتے ہیں" +
سیڈرک "اے میرے معزز مہمانو ذرا صبر کرو۔ میری مہماں نوازی پر آپ کی نفرتوں کی قید نہیں لگنی چاہئے۔ اگر ان بیدین گردن کشوں کی برداشت خدا اُس سے زیادہ سالوں تک کرتا رہا ہے جتنے سالوں کا شمار کہ ایک دُنیادار کر سکتا ہو تو ہم ایک یہودی کی صحبت کو صرف چند گھنٹے تو ضرور برداشت کرسکتے ہیں۔ لیکن میں کسی کو بھی اُس کے ساتھ بات چیت کرنے یا کھانے پینے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ اُس کے لئے علیحدہ ایک دسترخوان پر کھانا دیدینا چاہیے" اور ہنس کر

"ورنہ یہ عمامہ پوش (مسلمان جو سورما کے ساتھ ملازموں کی حیثیت سے تھے) مسافر اُسے اپنی صحبت میں قبول کرلینگے"۔

سورما "جناب نواب صاحب۔ میرے یہ مسلمان غلام پکے مسلمان ہیں۔ اور ایک یہودی سے بات چیت کرنے میں وہی نفرت کرتے ہیں جو ایک عیسائی کرتا ہے"۔

ومبہ۔ ایمان کی قسم اب میں نہیں دیکھ سکتا تھا کہ محمد صاحب اور ٹرما گونٹ (مسلمانوں کا ایک فرضی بُت جس کا ذکر قدیم ناٹکوں وغیرہ میں ہے) کے معتقد ایسے لوگوں پر فوق رکھتے ہوں جو کبھی خداوند کی برگزیدہ قوم تھے"۔

سیڈرک "ابے احمق وہ یہودی تیرے ساتھ بیٹھ کر کھانے پڑے گا۔ ایک احمق اور دوسرا بدمعاش۔ دونوں کی خوب گزریگی"۔

ومبہ (سوٗر کی بچی کھچی ران اٹھاکر) "احمق یہ احتیاط کریگا کہ اس کے ذریعے اپنے اور بدمعاش کے درمیان ایک قلعہ بنالے گا"۔

سیڈرک "خاموش! دیکھ وہ آگیا"۔

چونکہ اس نووارد کے ساتھ زیادہ تپاک نہیں روا رکھا گیا۔ اس لئے وہ پس وپیش اور خوف کے ساتھ اور کئی بار انکساری کے ساتھ ادب بجالاتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ پتلا دُبلا اور بُوڑھا تھا۔ اور بار بار تعظیم دینے کی عادت کے باعث اُس کا طویل قامت کسی قدر نیچا ہوگیا یا گھٹ گیا تھا۔ وہ بڑھتے بڑھتے چبوترے کے کنارے تک آن پہنچا۔

یہودی کے خط وخال موزوں تھے۔ ناک عقابی۔ آنکھیں رسیلی۔ پتلیاں سیاہ پیشانی اونچی۔ جس پر چین پڑی ہوئی تھیں۔ بال لمبے اور بھورے۔ ڈاڑھی نیچی۔ ان سب باتوں کے اعتبار سے وہ نہایت خوبصورت شخص مانا جاتا بشرطیکہ یہ باتیں ایک ایسی قوم کی قیافہ شناسی کی علامات نہ سمجھی جاتیں جن سے اُس تاریک زمانہ میں سریع الاعتقاد اور متعصب دونوں ہی یکساں نفرت کرتے تھے۔ اور جن کو حریص اور غارت گر اُمرا ستاتے تھے۔ شائد اس نفرت اور ظلم ہی کے باعث یہودیوں نے ایک ایسی قومی خصلت اختیار کی تھی جس میں بہت کچھ کمینہ پن اور سرد مہری

پائی جاتی تھی +

یہودی کا لباس اور وضع قطع بالکل اُس کی قوم کی سی تھی تاکہ وہ عیسائیوں سے تمیز کیا جاسکے۔ وہ ایک عجیب طرز کی چوگوشہ ٹوپی پہنے ہوئے تھا جسے اُس نے دروازہ میں گھستے ہی تعظیم کے طور پر اُتار لیا تھا۔ سیڈرک کے ہاں اُس کا استقبال کچھ ایسے طریقے میں کیا گیا جس سے بنی اسرائیل کے سخت سے سخت اور متعصب ترین دشمن کو بھی تسکین ہو جاتی۔ خود سیڈرک نے اُس کے اداب کا جواب سر کے اشارے سے اور نہایت رُکھائی سے دیا۔ اور اُسے میز کے نچلے سرے پر بیٹھ جانے کے لئے اشارہ کیا۔ مگر وہاں بھی کسی نے اُسے جگہ نہ دی۔ برعکس اس کے جب وہ لوگوں کی قطار کے پاس سے ڈرتی ہوئی اور پُرعجز نگاہوں سے اُن لوگوں کی طرف دیکھتا ہوا آگے بڑھا جو میز کے نچلے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے جو سیڈرک کے ملازم تھے اپنے شانے اکڑ کر کشادہ کر دئے۔ گویا خوب پھیل پھوٹ کر بیٹھ گئے۔ اور اپنا کھانا بڑے استقلال و اطمینان کے ساتھ کھاتے رہے اور کسی نے اُس نووارد کی حاجت اور ضرورت کا خیال نہیں کیا۔ مہنت کے رفیقوں نے ایک خوف آمیز تقدس کے ساتھ اپنے جسموں پر صلیب کے نشان بنائے۔ اور مسلمانوں نے جو سورما کے ہمراہ تھے یہودی کے نزدیک پہنچتے ہی غصہ سے مونچھوں پر تاؤ پھیرنا شروع کر دیا۔ اور اپنے ہاتھ خنجروں تک لے گئے۔ گویا وہ جبر یہ طریقہ سے یہودی کے پاس آنے سے ناپاک ہو جانے کے فرضی خیال کی بنا پر اُس بندۂ خدا کو ہلاک کرنے پر آمادہ تھے +

نواب سیڈرک نے اس یہودی کو جس اخلاق سے اندر بُلایا تھا وہ اُسی اخلاق کے ذریعے سے اپنے ملازموں کو اُس کے لئے جگہ چھوڑنے پر مجبور کر سکتا تھا۔ لیکن اُسی وقت مہنت نے شکاری کتوں کی نسل اور اُن کی پیدائش سے متعلق ذکر اذکار چھیڑ دیا۔ اس قسم کی گفتگو کو سیڈرک ایک یہودی کے مقابلے میں زیادہ ضروری سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے یہودی کا کچھ خیال نہ کیا۔ بیچارہ یہودی علیٰحدہ ایک مردود کی مانند کھڑا رہا۔ غالباً اُسے اُس شب نہ تو کچھ کھانے کو

ملتا اور نہ آرام کرنے کے لئے کوئی جگہ ملتی۔ لیکن سورما کے اُس ساتھی نے جو آتشدان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور کھانا کھا چکا تھا اپنی جگہ پر یہودی کو بٹھا دیا۔ اور میز پر سے کچھ کھانا لے کر اُس کے آگے رکھ دیا اور وہاں سے ہٹ کر دوسری جگہ جا بیٹھا اگر اُس زمانہ میں مصوری کا فن ہوتا تو یہی یہودی جبکہ وہ آگ کے سامنے جُھکا ہوا اور ہاتھ پھیلائے کپکپاتا ہوا بیٹھا تھا موسم سرما کی ایک نہایت پُراثر مجسّم تصویر مانا جاتا اور اُس کی تصویر اُتاری جاتی۔ جب اُس کے بدن میں گرمی آگئی تو وہ کھانے کی طرف متوجہ ہوا اور جلدی جلدی اور بظاہر بڑے ذائقہ کے ساتھ کھانا کھانے لگا۔ اُس کی تعجیل اس بات کی علامت تھی کہ بیچارے کو بڑی دیر سے کچھ کھانے پینے کو نہیں ملا تھا۔

جب تک یہودی کھانا کھاتا رہا تب تک مہنت صاحب اور سیڈرک شکار سے متعلق بات چیت کرتے رہے۔ بیگم رووینہ اپنی ایک سہیلی سے باتیں کرتی رہی اور سورما صاحب جن کی نگاہیں کبھی یہودی پر جا لگتی تھیں اور کبھی رووینہ پر اُن خیالات میں محو تھے جن میں اُن کو بظاہر بڑا لطف آ رہا تھا۔

مہنت (اثنائے گفتگو میں) "نواب سیڈرک مجھے حیرت ہے کہ چونکہ آپ اپنی مردانہ زبان (بولی) کے بڑے ہی طرفدار اور حامی ہیں۔ مگر آپ اُس زبان پر جو نارمن اور فرینچ زبان سے مشترک ہے زیادہ عنایت نہیں کرتے۔ کم از کم اُس حد تک نہیں جس سے شکار کے اسرار متعلق ہیں۔ فی الواقع کسی زبان میں شکار اور صحرا کے متعلق اس قدر جملے اور الفاظ نہیں پائے جاتے جس قدر کہ ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ شکاری اپنے فن کا اظہار کر سکے"۔

سیڈرک "پیرو مرشد۔ واضح ہو کہ میں ان غیر ملکی لطیف باتوں کی جن کے بغیر ہی صحرا اور شکار کا لطف کافی طور پر اُٹھا سکتا ہوں زیادہ پرواہ نہیں کرتا۔ میں نرسنگھا خوب اچھی طرح بجا سکتا یا پھونک سکتا ہوں۔ حالانکہ میں الفاظ کو نرسنگھے کے ذریعے ادا نہیں کر سکتا جن کو نو شکاری کُتّوں کے لئے شکار کا پیچھا کرنے یا شکار کے نشانہ لگ کر گر جانے کے لئے ادا کرتے ہیں۔ میں اپنے کُتّوں کا دل بڑھا کر

شکار پر للکار سکتا ہوں - میں شکار کی کھال اُتار سکتا ہوں - میں شکار کئے ہوئے جانور کے جسم کی کاٹ چھانٹ کر سکتا ہوں - اور ان کاموں کو میں اُن نوایجاد شدہ الفاظ کے استعمال کئے بغیر کر سکتا ہوں جن کو اور شکاری استعمال کرتے ہیں - میں سر ٹریسٹریم کے سے الفاظ استعمال کئے بغیر اپنا کام نکال لیتا ہوں" یہ شخص انگلستان میں شکار اور شکاری اصطلاحوں کا بڑا ماہر اور موجد خیال کیا جاتا ہے +

سورما (اپنے تحکمانہ اور پُرغرور لہجہ سے جس کا وہ عادی تھا) "نہ صرف شکار ہی کے لئے فرانسیسی ایک قدرتی زبان ہے - بلکہ عشق و محبت کی باتوں اور جنگ وجدل کی باتوں کے لئے بھی - اسی زبان کے ذریعے سے خواتین کا دل پھُسلایا جاتا اور دشمنوں کو للکارا جاتا ہے"+

سیڈرک "مہربانی فرماکر ایک جام شراب سے مجھے ممنون کریں اور دوسرا جام بھر کر پیر ومرشد مہنت کی نذر کریں - اور مجھے ذرا آج سے کوئی تیس سال گزشتہ کے زمانے پر ایک نگاہ کر لینے دیں - پھر میں آپ کو ایک نہایت دلفریب کہانی سناؤنگا - سیڈرک کی صاف انگریزی کہانی کو فرانسیسی باتوں سے جلا حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی - کیونکہ نارتھیلرٹن کا میدان اور اسٹینڈرڈ کی جنگ بتا سکتی تھی کہ آیا انگریزی نعرۂ جنگ اسکاچ فوج کے اندر نہیں سُنائی دیتا تھا - جیسا کہ فرانسیسی نعرۂ جنگ نارمن امرا کا سُنائی دیتا تھا -

اس کے بعد سیڈرک اور مہنت وغیرہ نے جام شراب پی لیا اور پھر سیڈرک بڑی گرمجوشی کے ساتھ اپنی کہانی سُنانے کے ہمہ تن آمادہ ہوگیا - اُس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی اُس کہانی کو جسے وہ مہنت صاحب کو سُنانا چاہتا تھا نہایت خوبی سے بیان کریگا - اور یہ کہ وہ کہانی معقول اور پُراثر ہوگی - اُسے سُن کر مہنت صاحب کو لطف آئیگا +

ایک شرط

سیڈرک اور مہنت کی گفتگو کا ایک حصہ گذشتہ باب میں نذر ناظرین ہوچکا ہے۔ باقی حصہ اب پیش کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ:-

"وہاں وہ بھی عجب جدال و قتال کا دن تھا جبکہ برچھیوں کے واروں سے ڈہالوں کے سینہ چھن چھن گئے۔ اور بہادروں کے سروں پر جھنڈے لہرا رہے تھے۔ پیٹھ دکھانے کی نسبت موت بہتر سمجھی جاتی تھی اور چاروں طرف خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ سیکزن قوم کے ایک بھاٹ نے اس دن کا نام "تلواروں کی دعوت" رکھا ہے۔ اس روز گدوں کی چڑہ بنی تھی۔ لیکن اب تو ہمارے بھاٹ رہتے ہی نہیں۔ ہمارے کارنامے ایک اور ہی قوم کے کارناموں کے باعث ماند ہوگئے۔ اور اب ہماری زبان اور ہمارا نام زوال کی طرف چلا جارہا ہے۔ اور سوائے ایک گوشہ نشین بوڑھے کے کسی کو بھی اس کا غم نہیں"۔ اور ساقی سے مخاطب ہوکر "اے ساغر لبریز کر۔ جناب سورما اُن بہادروں میں (چاہے اُن کی زبان اور قومیت کچھ ہی ہو) جو آج کل سرزمین فلسطین میں، مجاہدین صلیب کے گروہ میں شامل ہیں کون قوم زیادہ بہادر ہے"۔

سورما "جو شخص کہ اس تمغہ کو پہنے ہوئے ہے اُسے زیب نہیں دیتا کہ وہ آپ کے سوال کا جواب دے۔ لیکن ہیکل کے مسلمہ بہادروں اور محافظوں میں جو لوگ کہ مجاہدین صلیب ہیں۔ اُن سے زیادہ اور کون بہادر ہوسکتا ہے"۔

مہنت "نائٹ ہوسپیٹیلرس[۱] سورماؤں کے اس گروہ کا ایک شخص میرے

[۱] نائٹ ہوسپیٹیلرس۔ انکا دوسرا نام برید رن آف سینٹ جان بیپٹسٹ بھی ہے۔ یہ سینٹ جان یروشلم میں گزرا ہے۔ مجاہدین صلیب کے دو گروہ تھے۔ ان میں سے ایک یہ ہوسپیٹیلرس تھے۔ انکا یہ نام اس مکان کے باعث پڑگیا جو یروشلم میں زایروں کے آرام کیلئے بنایا گیا اور سینٹ جان کے نام پر تہدید یا معنون کیا گیا۔ اس گروہ پر یروشلم کے اول دو بادشاہ۔ اور لوبان اور بالڈون کے نواب گوڈفرے بیحد مہربان تھے۔ انگلستان میں بھی انکو جلد تر بہت سی جائدادیں مل گئی تھیں۔ اور اس گروہ کی ہر آبادی کا ایک سپہ سالار ہوتا تھا۔ جو ٹیمپلر گروہ کے پریسیپٹر (سرغنہ) کی مانند ہوتا تھا اس فرقہ کے لوگ سینٹ اغسطوس کے اصول کے پابند تھے اور سیاہ لباس پہنتے تھے۔ اور ان پر صلیب کا نشان لگاتے تھے۔

پاس ہے +

سورما ۔ "میں اُن کا نام بدنام نہیں کرتا - باوجودیکہ ۔"

ومبہ (مخل ہوکر) "دوست سیڈرک میرے خیال سے اگر شاہ رچرڈ شیر دل اس قدر عقلمندی کرتا کہ وہ ایک بیوقوف کی بات مان لیتا تو اپنے ملک ہی میں رہتا اور انگریزوں کے ساتھ جو اُس کے ہم قوم ہیں لطف اُڑاتا - اور یروشلم کی فتح کا کام ان مجاہدین ہی کے ذمہ چھوڑ دیتا جن کے باعث یروشلم پر عیسائیوں کا قبضہ ہو ہی نہ سکا" +

روونیہ "تو کیا اُس وقت انگلستان کی فوج میں کوئی ایسے لوگ نہ تھے جن کے نام اس قابل نہیں کہ اُن کو ٹیمپلر یا ہوسپٹیلر مجاہدین کے نام کے ساتھ لیا جا سکے؟" +

سورما "خاتون آپ مجھے معذور سمجھیں - اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ شاہ انگلستان سرزمین فلسطین میں ایک بڑی جرار اور کثیر فوج لے گیا - جو صرف اُس جماعت سے دوسرے درجہ پر تھی جس کے لوگوں کے سینہ ارض مقدس کے لئے موروچوں کا کام دیتے رہے تھے" +

ایک زایر (جو پاس ہی کھڑا تھا) "خاتون رچرڈ کی فوج سب سے اعلےٰ درجہ کی تھی - اس سے میری مراد یہ ہے کہ انگریزی سالہ اُن رسالوں میں سب سے اول درجہ کا تھا - جنہوں نے ارض مقدس میں تلوار چلائی - میں نے یہ بھی دیکھا کہ رچرڈ اور اُس کے پانچ سورماؤں نے سارے مجاہدین صلیب کے مخالفوں کو جنگ کا پیغام دیا - اُس روز ہر سورما نے تین تین مخالفوں کو گرایا - اُن میں سے بہت سے سورما فرقہ ٹیمپلرز کے تھے - اور ہمارے سورما گلبرٹ صاحب اس واقعہ سے واقف ہیں" +

اس بات کو سُنکر سورما صاحب کا رنگ فق ہو گیا - کیونکہ وہ بھی ٹیمپلرز فرقہ سے تھے - اور غصہ کے مارے اُن کے ہونٹھ کانپنے لگے - اُن کا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر چلا گیا - اور اگر اُن کو یہ خیال نہ آجاتا کہ اُس موقعہ پر کوئی زیادتی روا نہیں ہو سکتی تھی تو شاید وہ قبضہ پر سے ہاتھ واپس نہ لاتے - سیڈرک کو اس اپنے ہموطنوں کی شوکت پر بڑی ہی خوشی حاصل ہوئی +

سیڈرک "اے زایر میں تجھے یہ زریں کنگن دونگا - بشرطیکہ تو ان سورماؤں کے نام بتائے جنہوں نے انگلستان کی شہرت کو ایسی شوکت کے ساتھ قائم رکھا"۔
زایر "میں بلا کسی انعام کے بخوشی نام بتاؤنگا - مگر میرا عہد مجھے کسی زریں چیز کے قبول کرنے سے روکتا ہے"۔
ومبہ "اگر تو نہ لیگا تو مجھے دیدینا"۔
زایر "سب سے اول اور مشہور تو خود رچرڈ شیر دل تھا"۔
سیڈرک "میں اُس کا نام نہیں سننا چاہتا - کیونکہ وہ ظالم ڈیوک ولیم کی نسل سے تھا"۔
زایر "دوم درجہ پر ڈیوک آف لنکاسٹر تھا - اور تیسرے درجہ پر سر ٹامس ملٹن ساکن گلس لینڈ"۔
سیڈرک (خوشی سے) "کم ازکم یہ تو سیکزن نسل سے تھا"۔
زایر "چوتھے درجہ پر سر فوک ڈوئلی"۔
سیڈرک "یہ ماں کی طرف سے سیکزن تھا - اور پانچواں کون تھا؟"
زایر "سر ایڈون ٹرنیہم"۔
سیڈرک (بآواز بلند) "ہینجسٹ کی روح کی قسم - یہ خالص سیکزن تھا - اور چھٹا کون تھا - اُس کا کیا نام ہے؟"
زایر (ذرا سوچکر) "یہ سورما کمتر درجہ کا تھا اور بہت مشہور نہ تھا - اس کا نام مجھے یاد نہیں رہا"۔
سورما گلبرٹ "حضرت زایر یہ ظاہرا فراموشی تمہارے مدعا کو فوت کردے گی۔ وہ وہ سورما تھا جس کی برچھی کے اقبال کے آگے اور اپنے گھوڑے کی خطا سے میں گھوڑے سے گرا تھا - لیکن یہ بات میں بآواز بلند کہونگا کہ اگر وہ اب سرزمین انگلستان میں ہوتا تو میں اُسے بتا دیتا اور جیت میری رہتی"۔
زایر "اگر آپ کا مدمقابل اسوقت موجود ہوتا تو وہ آپ کے دعوے کا جواب دیتا - اب تو معاملہ ہی اور ہے - اس لئے آپ جنگ کے پیغام اور لاف زنی

سے درگذر کریں۔ اگر آئیون ہو کبھی سرزمین فلسطین سے واپس آیا تو میں وعدہ سے کہتا ہوں کہ وہ ضرور آپ کا مقابلہ کریگا +

گلبرٹ سورما "مگر تم وعدہ وفائی کی ضمانت میں کیا دیتے ہو؟" +

زایر (ایک ڈبیہ نکال کر جس میں کوہ کرمل پر کی ایک صلیب کا ٹکڑہ تھا) "اجی میں تو یہ دونگا" +

مہنت صاحب نے صلیب کا ٹکڑہ دیکھتے ہی صلیب کا نشان جسم پر بنایا۔ اور خداوند کی دعا پڑھنے لگے۔ سوائے یہودی اور مسلمانوں کے سارے حاضرین نے بھی دعا کو دہرایا۔ مگر سورما صاحب نے قدرے بے ادبی سے اپنے گلے سے طلائی زنجیر نکال کر میز پر پھینکدی اور کہنے لگے کہ "اے زنجیر اور اس آوارہ گرد و گمنام زایر کا تحفہ مہنت صاحب کے پاس رہنا چاہئے۔ اس بات کی علامت کے طور پر کہ جب سورما آئیون ہو انگلستان آئے تو میں اُسے مقابلہ کے لئے پیغام دونگا۔ اگر وہ جواب نہ دیگا میں اُسے بزدل قرار دیکر اُس کا نام یورپ بھر میں فرقہ ٹیمپلرز کے سکنوں کی دیواروں پر لکھوا دونگا" +

روّوینہ (مُہر سکوت توڑ کر) "خیر اس کی تو ضرورت ہی نہ پڑیگی۔ اگر حاضرین میں اور کوئی آئیون ہو کی غیر حاضری میں اُس کی طرفداری میں زبان نہ کھولیگا تو میں کھولوں گی۔ میں دعوے سے کہتی ہوں کہ وہ ہر پیغام کو قبول کریگا۔ اگر میرا عاجزانہ اقرار اور وعدہ اس زایر کے بیش قیمت اقرار کا ضامن ہو سکتا ہے تو میں اپنے نام اور اپنی عزت و شہرت کو ضامن دیکر کہتی ہوں کہ آئیون ہو اس مغرور سورما کی خواہش کے مطابق اُس کا ضرور مقابلہ کریگا" +

جب تک بحث جاری رہی تب تک سیڈرک متفکر سا رہا اور خاموش۔ غرور۔ غصہ۔ پریشانی کا اُس کی صورت سے اظہار ہوتا رہا۔ اُس کے نوکروں کے دلوں پر آئیون ہو سورما کے نام نے مقناطیسی اثر کیا۔ لیکن روّوینہ کی گفتگو سنتے ہی وہ چونک پڑا +

سیڈرک "خاتون یہ مناسب بات ہے۔ اگر مزید ضمانت کی ضرورت ہوتی تو جیسا کہ

یں اسوقت ازروئے انصاف ملول ہوں تو کیا تم میری عزت کو آئیون ہو کی عزت کی خاطر داؤں پر لگا دوگی۔ لیکن جنگ کی یہ شرط نارمن سورماؤں کی دیوانگی آمیز رسوم کے مطابق بھی کافی ہے۔ کہئے مہنت صاحب کیا میری بات درست نہیں؟"

مہنت "بالکل درست۔ اور جب تک کہ یہ شرطیہ جنگ کا نتیجہ نہ نکلیگا اُس وقت تک کے لئے میں دونوں چیزوں کو اپنے راہب خانہ کے خزانہ میں امانت رکھونگا"

اس کے بعد مہنت صاحب نے کئی بار صلیب کا نشان بنایا اور مُنہ ہی مُنہ میں کچھ دُعا بڑبڑائی۔ صلیب تو ایک راہب کو دے دی اور زنجیر اپنے بٹوے میں رکھ لی۔ اور سیڈرک سے یوں مخاطب ہوئے "جناب نواب۔ آپ کی شراب بڑی کڑی تھی۔ اُس کے نشہ سے میری کنپٹیاں نکلی جاتی ہیں۔ آئے اب خاتون روونیہ کی عزت میں ایک ایک جام اور لیں۔ اس کے بعد ہمیں آرام کرنے کے لئے اجازت دیں"

سیڈرک "بروم ہوم کی صلیب کی قسم مہنت صاحب آپ اپنی شہرت کو بہت کم شہرت دیتے ہیں۔ آپ کی نسبت مشہور ہے کہ آپ بڑے پلکڑ ہیں۔ اور مجھ بوڑھے کو میخواری میں آپ کا مقابلہ کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ لیکن بخدا میرے ایام شباب میں تو کوئی بارہ سالہ سیکزن لڑکا شراب اسقدر کم نہیں پیتا تھا"

مہنت صاحب محتاط تھے۔ اور جھگڑے فساد کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اُن کو سیڈرک کی دو گھنٹے کی صحبت میں معلوم ہو گیا کہ سیڈرک بڑے تند مزاج تھے اور اُن کا دوست سورما جیسا کہ بارہا اُن کے تجربہ میں آچکا تھا سیڈرک سے بھی دو ہاتھ بڑھا ہوا تھا۔ اس لئے مہنت کو خوف تھا کہ کہیں دونوں میں چل نہ جائے۔ اس لئے اُس نے کہا کہ کوئی اور قوم کا شخص سیکزن اصحاب سے شراب نوشی میں لگا نہیں کھا سکتا۔ اور موقعہ کو آرام کی ضرورت ظاہر کر کے ٹال گیا۔

الغرض جام پیکر مہمان اُٹھے۔ اور مجمع برخاست ہوا۔ سورما نے یہودی سے کہا "ابے کتے کیا تو بھی کرتبوں کے میدان کو جا رہا ہے"۔ یہودی نے جواب دیا کہ "جی ہاں ارادہ تو یہی ہے۔ بشرطیکہ آپ کو ناگوار نہ ہو"۔ پھر یہودی

سے کچھ اور باتیں ہوئیں۔ پھر سب مکان دعوت سے نکل گئے۔ اور خواب گاہ میں داخل ہوئے۔

زاہر رووینہ کی خواب گاہ میں

جب زاہر دروازہ سے نکلا تو ساقی نے آگے بڑھ کر یہ استدعا کی کہ اگر آپ کو ایک جام شراب شہد سے اعتراض نہ ہو تو حاضر ہے اور اُسے نوش جان کر کے آپ ہمیں ارض مقدس کے کچھ حالات سنائیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ اُن کے مشتاق ہیں۔ اتنے ہی میں ؤمبہ بھی جا پہونچا۔ اور اُس نے بھی یہی درخواست کی۔ مگر زاہر نے شکریہ کے بعد کہا کہ میں جن باتوں کو اپنے عہد کے مطابق دعوت خانہ میں بیان نہیں کر سکا اُن کو کسی اور جگہ بھی بیان نہیں کر سکتا۔

زاہر جواب دے کر آگے بڑھا ہی تھا کہ خاتون رووینہ کی ایک خادمہ نے کہا کہ تمہیں ہماری خاتون یاد کر رہی ہیں۔ چونکہ زاہر کے خیال میں اس درخواست کا رد کرنا نامناسب تھا۔ اس لئے وہ خادمہ کے ہمراہ رووینہ کی خواب گاہ میں جو نہایت آراستہ پیراستہ تھی پہونچا۔ اور جاتے ہی تعظیم کے لئے دوزانو ہو گیا۔

رووینہ (مہربانی کے لہجہ میں) "اے زاہر اٹھ۔ جو کوئی حق کا حامی ہے اُسے ہر جگہ سر آنکھوں پر جگہ ملنا چاہئے" اور خدمتگذاروں سے "سوائے الگیتھا کے باقی سب یہاں سے چلے جاؤ۔ میں اس زاہر سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں"۔

خادم عورتیں خواب گاہ سے باہر تو نہ گئیں۔ مگر کمرے کے دور والے گوشے میں جہاں سے اُن کی خاتون اور زاہر کی باتیں سنائی نہیں دیتی تھیں خاموش بتوں کی مانند خاموش بیٹھ گئیں۔

رووینہ (قدرے پس و پیش کے بعد) "زاہر صاحب تم نے آج دعوت خانہ میں ایک ایسے شخص کا نام لیا جس کے نام کی عزت سب کو کرنا چاہئے تھی۔ اب میں تم سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ تم نے ایبون ہو کو کہاں اور کس حالت

یں چھوڑا۔ میں نے سُنا ہے کہ اُس کی طبیعت ناساز ہے اور انگریزی فوج کے سرزمین فلسطین سے واپس چلے آنے پر فرانس کے لوگ جو ٹیمپلرز فرقہ سے بہت مانوس ہیں اُسکے ساتھ بُرا سلوک کر رہے ہیں"۔

زایر دھڑ دھڑاتی ہوئی آواز سے "خاتون مجھے اُس سورما کا حال بہت ہی کم معلوم ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس کے سارے حالات سے واقفیت حاصل کروں۔ میرے یقین سے وہ اُن سختیوں کے مقابلہ میں جو اُس کے دشمن اُس پر فلسطین میں کر رہے ہیں غالب آگیا ہے۔ اور اب وہ انگلستان واپس آنے ہی والا ہے۔ اور اب آپ خود ہی سمجھ سکتی ہیں کہ انگلستان میں واپسی پر اُسے کسقدر مسرت حاصل ہو سکے گی"۔

اس پر روینہ نے یہ دریافت کیا کہ وہ کب تک آجائیگا۔ اور آیا اُس کے لئے راستہ میں تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ زایر نے جواب دیا کہ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ کب تک آجائیگا۔ لیکن وہ وینس۔ جنوا اور فرانس ہوتا ہوا آئیگا۔ وہ فرانسیسی زبان سے خوب واقف ہے۔ اور اُسے سفر میں کوئی خطرہ پیش نہ آئیگا۔

روینہ "خدا کرے کہ وہ یہاں صحیح سلامت آجائے اور اُس دنگل میں جو ہونے والا ہے اپنے جوہر دکھائے۔ اور جس میں اس جزیرہ کے سورما اپنی دلاوری اور فن حرب کے جوہر اور کرتب دکھانے والے ہیں۔ اگر انفلسٹین ساکن کونِنگسبرگ نے انعام حاصل کر لیا تو جب آئیونؔ ہو سرزمین انگلستان میں قدم رکھیگا تو اُسے منحوس خبر ملے گی۔ جب تم نے اُسے آخری بار دیکھا تھا تو صورت شکل سے یعنی بظاہر وہ کیسا معلوم دیتا تھا؟۔ کیا مرض اُس پر غالب آگیا ہے"۔

زایر "اس وقت اُس کی رنگت ذرا سیاہ تھی۔ اور اُس وقت کی نسبت جبکہ وہ رچرڈ شیر دل کی فوج کے ہمراہ جزیرہ قبرص سے آیا کسی قدر دبلا تھا۔ اور اُس کے چہرے سے رنج و غم کے آثار نمایاں تھے۔ لیکن میں نہ تو اُس کے پاس گیا اور نہ میں نے اُس سے بات چیت کی۔ اس لئے کہ میں اس سے واقف نہیں ہوں"۔

روو ینہ "مجھے یقین ہے کہ اُسے اپنے وطن میں ایسے اسباب نہ ملینگے جن کے باعث اُس کی فکر دور ہو سکے۔ زاہد صاحب میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے میرے بچپن کے رفیق کے کچھ حالات مجھے بتائے" اور خدمتگزاروں سے "ذرا تم اِدھر آؤ۔ اور اس نیکدل زاہد کو خواب آور جام دو۔ کیونکہ میں اُسے زیادہ دیر تک آرام کرنے سے نہیں روکنا چاہتی"۔

ایک خادمہ نے ایک جام روو ینہ کو دیا۔ اُس نے لے کر زاہد کے حوالہ کیا اور زاہد نے آداب بجالا کر اُس کے چند قطرے پی لئے۔ پھر روو ینہ نے ایک اشرفی زاہد کو یہ کہتے ہوئے نذر کی کہ "اسے اپنی تکلیف اور زیارت کی برکت کے صلہ کے طور پر قبول کیجئے"۔ زاہد نے اُس تحفہ یا نذر کو آداب بجا کر لے لیا اور الگتھا کے پیچھے ہو لیا۔ اور روو ینہ کی خوابگاہ سے چلا گیا۔

باہر والے کمرے میں اُسے مشعل بردار کھڑا ہوا ملا۔ جس نے خادمہ کے ہاتھ سے مشعل لے لی اور تیز قدمی کے ساتھ اس جگہ کی طرف چلا جو کہ زاہد کے آرام کے لئے تجویز کی گئی تھی۔ اُس مکان میں کئی چھوٹے چھوٹے کمرے تھے۔ جو نواب سیڈرک کے ادنےٰ درجہ کے ملازموں یا اجنبی اور کم حیثیت مہمانوں کے سونے کے لئے مخصوص تھے۔

مکان کے دروازہ پر پہونچکر زاہد نے نوکر سے دریافت کیا کہ ان میں سے کس کمرے میں بیچارہ یہودی سو رہا ہے۔ نوکر نے کہا کہ "وہ بیدین کتا آپ کے برابر والے کمرے میں پڑا ہوا ہے۔ سینٹ ڈنسٹن کی قسم اُسے عیسائی بنانے کے لئے کسقدر رگھڑنا اور صاف کرنا پڑیگا"۔

پھر زاہد نے دریافت کیا کہ گرتھ جو تمہارے آقا کے سور چراتا ہے وہ کس کمرے میں ہے۔ اُس کے جواب میں نوکر نے کہا کہ "یہودی تو تمہارے دائیں ہاتھ والے کمرے میں ہے اور گرتھ سیدھے ہاتھ والے میں۔ اگر آپ اُس والد کی درخواست کو منظور کر لیتے اور ہمیں ارض مقدس کے حالات سناتے تو آپکو زیادہ اچھے اور زیادہ آرام دہ کمرے میں سلایا جاتا"۔

زاہر نے یہودی کی جان بچائی

زاہر اُس کمرے میں داخل ہوا جو اُس کے سونے کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ اور نوکر کے ہاتھ سے مشعل لیکر اس کا شکریہ ادا کیا اور اُسے رخصت کرکے کمرے میں چاروں طرف کو نگاہیں دوڑائیں۔ اس کمرے میں ایک بھدا سا اسٹول اور ایک بھدی سی چارپائی تھی۔ جس پر بستر کی بجگہ کھال بچھی ہوئی تھی۔ اور اس کے نیچے پھونس کا گدا تھا۔ زاہر نے مشعل بجھادی۔ اور کپڑوں سمیت چارپائی پر دراز ہو گیا۔ اور جب صبح کو کھڑکی میں ہوکر روشنی اندر داخل ہوئی تو وہ بستر سے اُٹھا۔ کپڑے سنبھالے اور فجر کی دُعا ادا کی۔ اور اپنی خوابگاہ سے نکل کر یہودی کی خوابگاہ میں داخل ہوا +

بیچارہ یہودی اُسی قسم کے بستر پر پڑا ہوا تھا جس قسم کا کہ خود زاہر کو دیا گیا تھا۔ وہ اپنے کپڑے اس خوف سے پہنے رہا کہ اُنہیں کہیں کوئی اُڑا نہ لیجائے اُس کی صورت سے تشویش نمایاں تھی۔ اور اس کے ہاتھ خوف کے مارے کپکپا رہے تھے۔ وہ اپنی زبان میں کچھ بُڑبُڑا رہا تھا۔ زاہر کی سمجھ میں سوائے اس ایک جملہ کے جو نارمن اور انگریزی ملے ہوئے الفاظ میں یہودی کی زبان سے نکلے تھے اور کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ اس جملہ کا مطلب یہ تھا کہ :- " ابراہیم کے خدا کے صدقے میں مجھ بدنصیب بوڑھے کی جان بخشو۔ میں غریب اور مفلس ہوں۔ اگر تم میرے ٹکڑے ٹکڑے کردو تو بھی میں تمہاری خواہش پوری نہیں کرسکتا " +

زاہر نے بلا انتظار کے یہودی کو اپنے عصا سے چھو دیا۔ عصا اُسکے بدن سے لگنے کی دیر تھی کہ اُس کے وہ خیالات جن میں وہ محو تھا ظاہر ہوئے وہ چونک پڑا اور اُس کے جسم پر رونگٹے اور سر کے بال کھڑے ہوگئے۔ اُس نے اپنے کپڑوں کو سمیٹ اور زور سے پکڑ لیا اور زاہر کی طرف تعجب بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

زاہر:- اسحٰق تم مجھ سے خوف نہ کھاؤ۔ میں تمہارے پاس بطور دوست کے آیا ہوں"۔

یہودی:- اسرائیل کا خدا تمہیں نیک اجر عطا کرے۔ میں خواب دیکھ رہا تھا۔

بزرگ ابراہیم کی حمد ہو کہ دراصل وہ خواب ہی تھا اور آپ اس قدر تڑکے مجھ غریب یہودی کے پاس کیوں تشریف لائے ہیں"؟-

زاہیر" تم سے یہ کہنے کے لئے کہ اگر تم یہاں سے جلد تر نہ چلے جاؤ گے تو سفر میں تمہارے لئے خطرہ ہے"+

یہودی" خدا کی پناہ! مجھ سے بدنصیب کو خطرہ میں ڈالنے سے کس شخص کا نفع ہے"؟-

زاہیر" نفع اور مدعا تو تم خود اچھی طرح سمجھ سکتے ہو۔ مگر اس بات کو یقین جانو کہ جب سورما نے تمہیں دیکھا تو اپنے ہمراہی مسلمانوں سے اُن کی زبان میں یہ کہا تھا کہ وہ یہودی کی نقل و حرکت کو دیکھیں اور اس مکان سے دور فاصلہ پر پہنچ کر اُسے گرفتار کرلیں اور اُسے یا تو فلپ ڈی میلوئسن کے قلعہ میں پہنچا دو اور یا ریجینالڈ فرنٹ ڈی بف کے قلعہ میں"

زاہیر کی باتیں سُنکر یہودی پر خوف غالب آیا اُس کا بیان ناممکن ہے مگر ظاہرا وہ کانپنے لگا اور بدحواس ہو کر زاہیر کے قدموں پر گر پڑا۔ لیکن نہ اس لئے کہ رحم یا مدد کے لئے درخواست کر رہا تھا۔ بلکہ فرط خوف اور غم کے مارے یا کسی ایسی طاقت کے اثر سے بالکل بیجان ہو گیا تھا جس کے مقابلہ کرنے کی طاقت اُس میں مطلق نہیں تھی۔ اُس کی زبان سے پہلا کلمہ یہ نکلا" اے ابراہیم کے مقدس خدا" پھر وہ سر اُٹھانے کے بغیر اپنے ہاتھوں کو کھولنے اور بند کرنے لگا اور کہنے لگا کہ" اے مقدس موسٰے۔ اے مبارک ہارون۔ میرا خواب خواب ہی نہیں بلکہ سچا نکلا۔ ایسا معلوم تھا کہ مثل آرے کے میری پیٹھ پر خنجر چل رہا ہے اور میرے اعضا جدا کئے جا رہے ہیں+

زاہیر (بنظر ترحم سے)" اسحاق اُٹھو۔ شاید تم اس لئے خوفزدہ ہو کہ تمہارے بھائیوں سے جبرًا دولت وصول کی جاتی ہے۔ اُٹھو میں تمہیں سلامتی کی راہ دکھاتا ہوں۔ اس مقام کے لوگوں کے بیدار ہونے سے پیشتر ہی تم چلتے بنو۔ میں تمہیں جنگل میں ہو کر راستہ بتائے دیتا ہوں۔ اور جب تک تم کسی امیر کو جو جنگل کو جا رہا ہو اپنے حال پر مہربان نہ کر لو تب تک میں تمہیں تنہا نہ چھوڑونگا"۔

یہودی زابیر کے الفاظ سن کر اٹھنے لگا۔ یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اور بھروسہ کی نگاہوں سے زابیر کو دیکھنے لگا۔ مگر جونہی کہ اُس نے آخری کلمہ سُنا پھر اُس پر خوف غالب آیا۔ اور وہ یکایک مُنہ کے بل زمین پر یہ کہتا ہوا گر پڑا کہ "دنیا میں کسی کو اپنے حال زار پر مہربان کر لینے کی قدرت رکھتا ہوں"۔ اور پھر یکایک جیسے کہ کوئی کسی شبہ کی حالت میں کہتا ہو کہنے لگا کہ "اے نوجوان خدا کے واسطے مجھے مصیبت میں نہ چھوڑ۔ اُس خدا باپ کی خاطر جس نے ہم سبھوں کو خواہ یہودی ہوں یا مسیحی یا بُت پرست پیدا کیا میرے ساتھ دغا نہ کر۔ مجھ میں تو یہ بھی قدرت نہیں کہ میں کسی مسیحی گداگر کو جو ٹکڑے مانگتا ہو اپنے حال پر مہربان کر سکوں"۔ یہ کہہ کر یہودی اُٹھا اور اُس نے زابیر کا دامن پکڑ لیا۔ اور التجا بھری ہوئی نگاہوں سے تاکنے لگا۔ مگر زابیر نے جھٹ دامن چھڑا لیا۔ گویا کہ یہودی کے دامن پکڑنے سے زابیر نجس ہو گیا۔

زابیر: "اگر تیرے قبضہ میں سارے یہودیوں کی دولت ہوتی تو بھی مجھے تجھے نقصان پہنچانے میں کیا نفع تھا۔ میں نے عہد کر لیا کہ یہی پوشاک جسے میں پہنے ہوئے ہوں پہنے رہونگا۔ خواہ ایسا کرنے میں مفلس ہی رہوں۔ میں اپنی مفلسی کو سوائے ایک گھوڑے اور زرہ کے اور کسی شے سے نہیں بدل سکتا۔ تاہم یہ خیال نہ کر کہ میں کسی وجہ سے تیرا ہم صحبت ہونا پسند کر سکتا ہوں۔ اگر تیری مرضی ہے تو یہیں رہ جا۔ شاید نواب سیڈرک تجھے بچا سکے"۔

یہودی۔ "افسوس! وہ مجھے اپنی جماعت کے ہمراہ سفر کرنے کی اجازت نہیں دیگا۔ نارمن ہو یا سیکزن۔ مگر دونوں ہی ایک غریب اسرائیلی سے عار رکھتے ہیں۔ میرا تن تنہا میلوشن یا ڈی بف کی سرزمین میں ہو کر سفر کرنا۔ اے نیکدل جوان میں تیرے ہمراہ چلوں گا۔ آؤ جلدی چلیں۔ تم دیر کیوں کرتے ہو"؟

زابیر۔ "میں دیر تو نہیں کر رہا۔ مگر مجھے اس مکان سے نکلنے کی فکر تو کر لینے دے میرے پیچھے پیچھے چلا آ"۔ یہ کہہ کر زابیر اُس کوٹھری میں گیا جہاں گرتھ خراٹے لے رہا تھا فوراً اُسے بیدار کر کے کہنے لگا۔ "اے بھئی ہم تو جاتے ہیں۔ جلد

دروازہ کھول دے۔ اگرچہ گرتھ نہائت ادنے درجہ کا انسان تھا۔ لیکن زایر کے بے تکلف الفاظ سُن کر لیٹے ہی لیٹے کہنے لگا کہ "یہ یہودی بھی یہاں سے جاتا ہے۔ اور ایک زایر کے ساتھ سفر کرے گا۔ میں تو ایسے سویرے یہاں سے کسی کو نہیں جانے دیتا"۔

زایر (تحکمانہ لہجہ میں) "مگر تم میرے ساتھ تو ضرور ہی رعایت کروگے"۔ اور گرتھ کے کان میں کچھ جُھک کر کہہ دیا۔ جسے سُنتے ہی گرتھ اُٹھ بیٹھا اور تعمیل حکم میں معروف ہوگیا۔ اور زایر کا گھوڑا اور یہودی کے لئے ایک خچر لے آیا۔ اور دونوں سوار ہوکر وہاں سے چلتے بنے۔ زایر آگے آگے تھا اور یہودی پیچھے پیچھے۔ ایک گھنے جنگل میں سے دونوں چلے جارہے تھے۔ جب سیڈرک کے محل سے بہت دور نکل گئے تو زایر نے مہر خاموشی توڑی۔ اور یہودی سے کہنے لگا کہ "دیکھو یہ پُرانا بلوط کا درخت میلوئسن کی حد میں ہے۔ ہم ڈی لف کی حد سے تو نکل آئے ہیں۔ اب ہمیں یہ خوف نہیں رہا کہ کوئی ہمارا تعاقب کرے"۔

یہودی "خدا کرے کہ تعاقب کرنے والے جلد جلد قدم نہ اُٹھا سکیں۔ مگر اے نیکدل زایر مجھے تنہا نہ چھوڑنا۔ ذرا سورما اور اُس کے مسلمان رفیقوں کا خیال کرو جو کسی بات کا بھی لحاظ نہیں کرتے"۔

زایر "اب اس جگہ سے میرا اور تمہارا راستہ علیحدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھ سا آدمی تمہارا ہم سفر نہیں رہ سکتا۔ علاوہ بریں مجھ سا زایر دو مسلح جوانوں کے مقابلہ میں تمہاری کیا مدد کرسکتا ہے؟"

یہودی "تمسا نیک مرد تو میری حفاظت کرسکتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تو ایسا کریگا۔ اگرچہ میں غریب ہوں تاہم اس مہربانی کا عوض دونگا۔ روپیہ سے نہیں کیونکہ مجھ غریب کے پاس روپیہ کہاں سے آیا۔ البتہ ——"

زایر "عوض اور روپیہ!۔ تم مجھ سے پہلے ہی کہہ چکے ہو کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ میں تیری رہبری کرسکتا ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی طریقہ میں

تیری حفاظت کرسکوں۔ کیونکہ ایک مسلمان کے مقابلہ میں ایک یہودی کی حمایت کرنا مسیحی شان کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ اس خیال سے میں تجھے کسی زبردست بدرقہ کے سپرد کردونگا۔ شہر شفیلڈ نزدیک ہی ہے۔ اور وہاں تجھے تیرا کوئی ہم قوم مل سکتا ہے تو اُس کے پاس قیام کرکے آگے کو امن کے ساتھ بڑھ سکتا ہے۔

یہودی "اے جوانمرد تجھ پر حضرت یعقوب کا کرم ہو۔ شفیلڈ میں میرا ایک عزیز زریتھ نامی ہے۔ جو میرے سفر کے لئے کوئی پُر امن انتظام کرسکتا ہے"۔

اس کے بعد دونوں راستوں سے آگے بڑھے۔ مگر جب شہر نزدیک آگیا اور نظر آنے لگا تو زایر نے کہا کہ "میاں یہودی اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں"۔ یہودی نے کہا کہ "میرا شکریہ لیجے۔ کیونکہ میں یہ عرض کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا کہ آپ میرے رشتہ دار کے مکان پر چلیں جو میری طرف سے شاید آپ کی عنایت کا بدلہ دے سکے"۔

زایر "میں سہ کر رکھتا ہوں کہ مجھے روپیہ یا عوض کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر تو کسی مسیحی قرضدار کو قید خانہ سے بچا سکے تو میں سمجھونگا کہ مجھے کافی عوض مل گیا اور اس کے لئے میں تیرا بیحد احسان مند رہونگا"۔

یہودی "ٹھیریئے ٹھیریئے۔ میں اس سے بھی کچھ زیادہ کرسکونگا۔ میں کچھ آپ کے ساتھ بھی کرنا چاہتا ہوں۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ میں غریب ہوں۔ لیکن مجھے معاف کیجیں اگر میں یہ کہوں کہ آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے"۔

زایر "اگر تو سمجھ سکتا ہے کہ مجھے کس بات کی حاجت ہے تو تو اُسے رفع نہیں کرسکتا۔ چاہے تو اس قدر دولتمند ہو جس قدر کہ تو اپنے کو غریب بتاتا ہے"۔

یہودی "آپ کو ایک گھوڑے اور سامان حرب کی ضرورت ہے"۔

زایر (چونک کر) "ارے تجھے کس بات نے میری حاجت سے آگاہ کردیا"۔

یہودی "اس کا کیا مضائقہ۔ اگر واقعی یہی حاجت ہے تو میں اُسے رفع کرسکتا ہوں"۔

زایر "مگر ذرہ پہلے میرے اطوار، میری پوشاک اور میرے عہد کا تو خیال کر"۔

یہودی نے اُس کا تو کوئی جواب نہ دیا مگر خچر پر بیٹھے ہی بیٹھے اُس نے ایک رقعہ یہودیوں کی زبان میں لکھا اور زایر کے حوالہ کرکے کہا کہ "شہر لیسٹر میں ایک دولتمند یہودی کرجاتھ جیرام ہے۔ اُسے سب لوگ جانتے ہیں۔ اُسکے پاس کئی ایسی زرہ اور کئی ایسے گھوڑے ہیں جو بادشاہوں کے قابل ہیں۔ ان میں جن کو آپ پسند کرینگے وہ آپ کو مل جائینگے۔ دنگل کے بعد آپ انکو واپس دیدیں۔ بشرطیکہ آپ مول لینا نہ چاہیں"۔

زایر:۔ اسحاق کیا تجھے معلوم نہیں کہ دنگل میں جو سوار ہار جاتا ہے اُس کا گھوڑا اور اُس کی زرہ لے لی جاتی ہے۔ اگر ایسا ہوا تو میں دونوں چیزیں واپس کیسے کرسکتا ہوں اور اُن کی قیمت ادا کرنا میرے امکان سے باہر ہے۔

یہودی:۔ اب آپ مجھے جانے دیں۔ اگر نقصان ہوا تو بھی آپ کو کچھ نہیں دینا پڑیگا۔ کیونکہ میری خاطر میرا رشتہ دار آپ سے کچھ بھی نہیں لیگا۔ اے نیک دل جوان اللہ حافظ"۔

یہودی نے اپنی راہ لی۔ اور زایر نے اپنا راستہ پکڑا۔ اور دونوں اپنے اپنے راستہ سے شفیلڈ کو روانہ ہوئے۔

شاہزادہ جان اور اسحٰق یہودی

اس زمانہ میں جس کا ہم ذکر کررہے ہیں انگریزی قوم کی حالت بہت ہی ابتر اور قابل رحم اور مصائب کا مرقع تھی۔ کیونکہ شاہ رچرڈ کو انگلستان سے کسی نامعلوم جگہ میں نواب آسٹریہ نے دغابازی سے قید کر رکھا تھا۔ اور اُسکی رعایا پر اُمرا طرح طرح کے ستم ڈھارہے تھے۔ شاہزادہ جان فرانس کے بادشاہ فلپ کے ساتھ مل کر نواب آسٹریہ پر ہر طرح زور ڈال رہا تھا کہ رچرڈ شیردل کو جلد تر رہائی نہ دے۔ شاہزادہ جان اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ اپنے بھتیجے آرتھر کو تخت و تاج سے محروم کرکے خود فرمانروا بن جائے اس میں وہ کامیاب بھی ہوگیا۔ جان بڑا ہی فضول خرچ۔ مکار۔ دغاباز

اور بدچلن تھا۔ جان کو نہ صرف رچرڈ ہی کا کھٹکا تھا۔ بلکہ اُن مجاہدین کا بھی جو صلیبی جنگ سے واپس آکر سرزمین انگلستان میں ہر طرح ادودھم مچا رہے تھے اور قانون کی خلاف ورزی کرکے لوگوں کو ہر طرح سے ستا رہے تھے۔ اُمرا کے مظالم سے تنگ آکر بہت سے لوگوں نے لوٹ مار کا پیشہ اختیار کر لیا تھا۔ وہ گروہ کے گروہ ملک کو برباد کر رہے تھے۔ اُمرا اپنے اپنے قلعوں میں محفوظ ہوکر اپنے اپنے علاقوں میں بادشاہوں کی سی حکومت کر رہے تھے۔ یہ لوگ یہودیوں سے جبراً بڑی بڑی رقمیں وصول کرتے تھے۔ الغرض ملک کی حالت بہت خراب تھی اور لوگ ہر طرح بجان تنگ تھے۔ لیکن اس پر بھی لوگ دنگلوں میں جہاں ہر قسم کی شان وشوکت کا اظہار کیا جاتا تھا بڑے شوق سے شریک ہوتے تھے *

ایشبی کے دنگل میں شاہزادہ جان بذات خود شریک ہوا۔ اس وجہ سے عام لوگ اور اُمرا بھی بکثرت آئے تھے۔ دنگل ایک مرغزار میں منعقد کیا گیا۔ جو ایک میل مستطیل تھا۔ مگر کسی قدر مربع۔ ایک طرف شاہی خیمہ لگایا گیا۔ اور ایک طرف پانچ خیمے اُن سورماؤں کے لئے جو دنگل میں زور آزمائی کرنے والے تھے۔ بیچ کا خیمہ جو اعزاز کی نشانی تھا وہ سورما گلبرٹ کے لئے تھا۔ یہ شخص تھوڑے ہی عرصہ میں اپنے فن حرب کے جوہر کے باعث کل سورماؤں کا سرغنہ مانا جانے لگا تھا۔ اس خیمہ کے ایک جانب دو خیمے ڈی لیف اور میاوشن کے لئے تھے۔ اور دوسری جانب دو خیمے ہنف ڈی گرانٹ مسنیل اور رالف ڈی ویپونٹ کے لئے جن میں اول الذکر ایک معزز خاندان سے تھا اور آخر الذکر طبقۂ سینٹ جان کا ایک سورما تھا *

دنگل شروع ہونے سے پیشتر چاروں طرف تماشائیوں کا ہجوم ہو گیا۔ اور خیموں میں نواب اور بیگمات زرق برق پوشاک پہن کر بڑے آن بان سے تشریف فرما ہوئے۔ ایسے موقعوں پر یہودی بھی حاضر ہوتے تھے اور آزادی اور بیباکی کے ساتھ دنگل کا لطف اُٹھاتے تھے۔ کیونکہ ان موقعوں پر قانون اُنکی

حفاظت کرتا تھا اور کوئی مسیحی اُن کو دق نہیں کرسکتا تھا۔ چنانچہ اسحٰق بھی معہ اپنی ماہ پارا دختر ربقہ کے اس دنگل میں شریک تھا ٭

شاہزادہ جان معہ اپنے اُمرا اور دینی پیشواؤں اور بدرقہ کے دنگل میں آیا۔ اُس کے ہمراہ وہ مہنت صاحب بھی تھے۔ جن سے ہم اپنے ناظرین کا تعارف کرا چکے ہیں۔ جونہی شاہزادہ جان دنگل کے اندر داخل ہوا تمام نگاہیں اس کی طرف متوجہ ہوگئیں ٭

جان بڑا لاپرواہ اور مغرور تھا۔ جونہی وہ اُس مقام پر پہنچا جہاں اسحٰق کھڑا تھا تو اُس کی دختر ربقہ کو دیکھتے ہی حیران رہ گیا۔ یہ حسینہ واقعی سرآمد حسیناں تھی۔ اپنی وضع قطع۔ رنگ وروپ۔ آنکھ ناک۔ نقشہ اور قدوقامت کے باعث پرکالۂ آفت بنی ہوئی تھی۔ جان نے مہنت سے کہا۔ دیکھئے حضرت یہ ہے حور کی صورت۔ نور کی مورت۔ آفت جان۔ غارتگر صبر وشکیب۔ مہنت صاحب نے بھی جو حُسن کی پرکھ رکھتے تھے بے ساختہ کہا کہ واقعی خدا قدرت کا ایک کامل نمونہ ہے ٭

شہزادہ جان (اسحاق) " ارے یہ عورت کون ہے۔ تیری بیوی یا لڑکی ہے؟"

اسحٰق۔ " حضور میری دختر نیک اختر ہے" ٭

شاہزادہ (اسحاق کو مرہون منت بتانے کے لئے) " اس شامیانہ میں کون لوگ بیٹھے ہیں۔ ذرا اس بیچاری اور اس بوڑھے کو بھی جگہ دیں" ٭

جس شامیانہ کے لوگوں کی طرف جان مخاطب ہوا اس میں نواب سیڈرک اور اُس کے خاندان کے لوگ اور شاہزادہ اتھیلسٹن جو آخری سیکزن فرمانروا کی نسل سے تھا بیٹھے ہوئے تھے۔ جان کے کلمات سُن کر اتھیلسٹن متوحش سا ہوگیا لیکن اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔ اس پر جان نے ایک سورما سے کہا کہ " سیکزن سور یا تو سوتا ہے یا میری بات کا خیال نہیں کرتا۔ ذرا تو اُسے اپنی برچھی سے ہٹا"۔ سورما نے فی الفور اتھیلسٹن کی طرف برچھی بڑھائی۔ اگرچہ اتھیلسٹن نے تو کچھ نہ کہا۔ لیکن سیڈرک کو تاب نہ رہی۔ اُس نے غصہ میں آکر تلوار نکال لی اور برچھی پر وار کرنے ہی کو تھا کہ کسی نے روک لیا۔ جان یہ دیکھ کر ہمہ تن آتش ہوگیا لیکن

اُس کے ساتھی اُسے وہاں سے ہٹالے گئے۔ ورنہ دنگل میں ایک دوسرا دنگل ہو جاتا۔ جب جان یہودی کو اوپر چڑھنے کے لئے حکم دے رہا تھا اور سیڈرک اُس کے روکنے کے لئے آمادگی ظاہر کر رہا تھا تو ومبہ ظریف سیڈرک اور یہودی کے درمیان آکر مسخرہ پن کرنے لگا۔ گھبراہٹ میں یہودی کا پاؤں پھسل گیا اور وُہ نیچے آپڑا۔ اس پر سبھوں نے فرمایشی قہقہہ لگایا۔ اور جان نے یہودی سے کہا کہ اپنے چند اشرفیاں مجھے دے۔ یہودی نے جیب میں ہاتھ ڈال کر بٹوہ کے اندر سے اشرفیاں نکالنے کی کوشش کی۔ مگر جان نے بٹوہ اُس کے ہاتھ سے لے لیا اور دو اشرفیاں ومبہ کی طرف پھینکدیں۔ باقی اشرفیاں لیکر آگے بڑھا اور یہودی کو سبھوں کا نشانہ ظرافت بنا گیا۔ سارے لوگ ہنسنے لگے۔ یہاں تک کہ سیڈرک وغیرہ سے بھی ہنسی نہ رُکی۔ گویا جان نے اُن کی عزت افزائی کی +

محروم الارث سورما کی فتح

آگے بڑھتے بڑھتے شہزادہ جان یکایک رُک گیا اور مہنت سے ہمکلام ہُوا

شہزادہ جان "تقدس مآب مہنت صاحب میں آج کا اصلی کام تو بھول ہی گیا تھا۔ بتاؤ تو آج کس ماہ لقا کے ہاتھوں سے فتحمند سورماؤں کو انعام دلوایا جائے۔ میں تو آزاد خیال ہوں اور ربقہ مہ لقا کو یہ عزت مل جائے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں" +

مہنت صاحب "خدا کی پناہ۔ اگر یہ ہوا تو لوگ ہمیں پتھراؤ کر کے اکھاڑے کے باہر کر دینگے۔ میں ابھی اتنا عمر رسیدہ نہیں کہ مجھے شہادت زیب دے سکے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ اُس یہودن سے تو خاتون روؤینہ بدرجہا حسین ہے" +

شہزادہ جان "سیکزن اور یہودن اور یا یوں کہو کہ کتیا یا سؤر یا ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ اچھا روؤینہ ہی سہی" +

لیکن شہزادہ کے کئی ہمراہیوں نے اس پر بھی اعتراض کیا۔ اور آخر کار یہ قرار پایا کہ پہلے دنگل کا پروگرام مشتہر کیا جائے۔ اس کے بعد انعام دینے والی تجویز کر لی جائیگی۔ الغرض ایسا ہی ہوا۔ شہزادہ تخت پر متمکن ہوا۔ پروگرام میں مندرج

ذیل باتیں مشتہر کی گئیں (۱) پانچ سورما سارے سورماؤں کا مقابلہ کریں (۲) جو سورما کسی سورما سے مقابلہ کرنا چاہے وہ اُسکی ڈھال سے اپنی برچھی لگائے اگر صرف چھوٹی لڑائی لڑنا چاہے تو برچھی مُوٹھ کی طرف سے لگائی جائے۔ اور اگر سچی لڑائی چاہے تو برچھی نوک کی طرف سے لگائی جائے اور تیز ہتھیاروں سے مقابلہ کیا جائے۔ (۳) ان باتوں کے انتخاب کے بعد پہلے دن کا انعام مشتہر کیا جائے انعام میں ایک گھوڑا تجویز کیا گیا اور فتحمند کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ جس خاتون کے ہاتھ سے انعام لینا چاہے لے سکتا ہے۔ انعام دوسرے دن ملیگا (۴) دوسرے دن عام دنگل ہوگا جس میں سارے سورما جو کہ شریک ہونا چاہیں وہ شریک ہو سکتے ہیں۔ مگر سارے سورماؤں کی دو ٹولیاں کرکے باہم مقابلہ کریں۔ اور معرکہ اُس وقت تک جاری رہے جب تک کہ شاہزادہ اُسے بند نہ کرائے۔ اور جو سورما کہ سب سے عمدہ لڑاکا سمجھا جائے اُس کے سر پر مقرر شدہ خاتون سُنہری تاج اپنے ہاتھ سے رکھے۔ تیسرے دن جانوروں کی لڑائیاں کرائی جائیں اور نیز دیگر تفریح کے کھیل دکھائے جائیں ✤

جب سورماؤں کی جماعتیں اکھاڑے کے دونوں جانب آراستہ ہو چکیں اور نقیب پروگرام مشتہر کر چکا تو نقیب پر چاروں طرف سے روپے اور اشرفیاں بطور انعام کے برسنے لگیں۔ اول پانچ پانچ سورما دونوں طرف سے گھوڑوں پر سوار ہو کر آگے بڑھے۔ اُن میں سے ایک ایک آگے تھا اور باقی چار چار اُسکے پیچھے تھے سورماؤں کے آگے بڑھتے ہی شامیانوں کے پیچھے سے باجوں کی آواز شروع ہوئی۔ طبل جنگ بجنے لگا اور علم جنگ بلند ہوا۔ باجوں میں جھانجھ اور کھرتال بھی تھیں۔ پانچ سورما جو مقابلہ کے لئے ایک جانب سے نکلے تھے وہ درمیان میں اُس خیمہ تک گئے جہاں مقابلہ چاہنے والے پانچ سورماؤں کی ڈھالیں رکھی ہوئی تھیں اور اُنھوں نے اپنی برچھیوں کی مُوٹھیں ڈھالوں میں لگادیں اور اپنی جگہ واپس جاکر کھڑے ہوگئے۔ خیمہ سے پانچ سورما نکلے۔ اُن میں سب سے آگے گلبرٹ تھا۔ اور مقابلہ کے لئے آگے بڑھے۔ گلبرٹ۔ میلوئسن اور ڈی بف کے مقابل تو

زمین پر آ رہے۔ ایک اور سورما کا مد مقابل برچھی کو نہ سنبھال سکا۔ مگر سینٹ جان طبقہ کے سورما کے مد مقابل نے خوب جوہر دکھائے۔ مگر دونوں میں سے ہار جیت کسی کی بھی نہ ہوئی۔ اس کے بعد ان کی ہار جیت کا اعلان کیا گیا اور اُن سے میدان خالی کرایا گیا۔ پھر پانچ پانچ سورماؤں کی دو ٹولیاں آ ورچُنی گیئں اور ان میں خوب جنگ ہوئی مگر فتح کا سہرہ مقابلہ چاہنے والوں کے سر رہا۔ اسیطرح ایک اور مقابلہ ہوا چوتھے مقابلہ کے بعد تھوڑی دیر کےلئے وقفہ رہا۔ تماشائیوں کو دنگل میں کچھ لطف نہ آیا۔ کیونکہ گلبرٹ اور ٹیلوئسن اپنے اطوار کے باعث لوگوں کے محبوب نہیں تھے اور گرانٹ میسنل اور دیگر سورما غیر ممالک کے لوگ تھے ✦

سب سے زیادہ ناخوش تماشائی نواب سیڈرک تھا۔ کیونکہ جیت عام طور پر نارمن قوم کے سورماؤں کو نصیب ہوئی تھی۔ سیڈرک اگرچہ بہادر تھا اور اکثر موقعوں پر اپنی بہادری کا ثبوت دے چکا تھا۔ مگر فن حرب سے اتنا واقف نہ تھا کہ دنگل میں مقابلہ کرتا۔ البتہ ایتھیلسٹن خوب ماہر تھا۔ لیکن وہ کاہل وجود تھا ✦

سیڈرک (ایتھیلسٹن سے) "آج تو انگلستان کی ہیٹی رہی۔ کیا آپ کا دل نہیں چاہتا کہ آپ ہی دنگل میں اُتریں" ✦

ایتھیلسٹن "میں آج تو مناسب نہیں سمجھتا۔ البتہ کل ضرور مقابلہ کرونگا" ✦

اس کے بعد نقیبوں نے پھر اعلان کیا اور سورماؤں کا دل بڑھایا۔ اور ساتھ ہی جوش دلانیوالا باجہ بجنے لگا۔ شہزادہ جان نے اپنے ہمراہیوں سے دعوت کے لئے اقرار کیا۔ اور قرار دیا کہ سب سے اول انعام گلبرٹ کو ملنا چاہیئے۔ کیونکہ اُس نے دو سورماؤں کو مغلوب کیا اور تیسرے کا وار بچایا ✦

جب باجہ ختم ہوا تو ایک طرف سے ایک بگل کی آواز آئی۔ سب لوگ اُس طرف دیکھنے لگے۔ یہ بگل ایک سورما نے بجایا تھا۔ جو گھوڑے پر سوار آ رہا تھا۔ اُس کی آن بان شان نرالی تھی۔ یہ سورما رالف ڈی وایپونٹ تھا۔ اُس نے بڑھ کر بیچ والے خیمہ کی ڈھال کو برچھی کی انی سے چھوا۔ یہ ڈھال سورما گلبرٹ کی تھی۔ اس حرکت سے سارے لوگوں کو حیرت ہوئی ✦

گلبرٹ " اے بہادر کیا تو صبح امام کے آگے اقرار کرچکا اور اس سے برکت لے چکا ہے۔ تو کیوں موت کے مُنہ میں جاتا ہے"۔

محروم الارث سورما (وائیوٹ نے دنگل کی فہرست میں اپنا بھی نام لکھایا تھا) "میں تمہاری نسبت موت کا مقابلہ کرنے کی زیادہ قابلیت رکھتا ہوں"۔

گلبرٹ " تو چل مقابل ہو۔ اور دُنیا کو ایک نظر اور دیکھ لے۔ کیونکہ آج رات کو تجھے خواب عدم میں جانا ہوگا"۔

محروم الارث سورما " میں آپ کی اس صلاح کا ممنون ہوں اور آپ کو یہ رائے دیتا ہوں کہ نیا گھوڑا اور نئی برچھی لیکر سامنے آئیں۔ کیونکہ میں اپنی عزت کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ آپ کو ان دونوں چیزوں کی ضرورت ہوگی"۔

یہ کہکر وہ اپنی جگہ پر جاکر کھڑا ہوگیا۔ گلبرٹ نے نیا گھوڑا۔ نئی برچھی اور ڈھال وغیرہ لی اور سوار ہوا۔ جب دونوں ایکدوسرے کے مقابل اپنی اپنی جگہ پہ کھڑے تھے تو سارے لوگ اُن کی طرف ہمہ تن اشتیاق ہوکر دیکھ رہے تھے۔

بگل بجا۔ دونوں نے گھوڑوں میں ایڑ لگائی۔ گھوڑے دوڑے اور دونوں کا مقابلہ ہوا۔ اور برچھیوں کے وار سے ڈھالوں سے آگ نمودار ہوئی دونوں کی نگاہیں خیرہ ہوگئیں۔ برچھیاں بیکار ہوگئیں۔ دونوں نے واپس ہوکر نئی برچھیاں لیں۔ تماشائیوں نے دونوں کا دل بلند نعروں سے بڑھانا شروع کیا۔

دوبارہ بگل بجا۔ دونوں مقابل ہوئے۔ مگر اس مقابلہ میں محروم الارث گھوڑے سے گرتے گرتے بچ گیا۔ کیونکہ گلبرٹ نے اُس کی ڈھال کے پار برچھی پہنچادی۔ محروم الارث نے گلبرٹ کا خود تاکا اور برچھی اُس کے پار کر دی۔ گلبرٹ معہ گھوڑے کے زمین پر آرہا۔ مگر شرم مٹانے کے لئے جھٹ سے اُٹھا۔ اور تلوار کھینچ کر مقابلی ہوا۔ محروم الارث بھی گھوڑے سے کودا۔ اور تلوار کھینچ لی۔ ابھی مقابلہ نہ ہونے پایا تھا کہ دنگل کے قواعد کے مطابق لوگوں نے بیچ بچاؤ کردیا۔

گلبرٹ "یقیناً ابھی پھر مقابلہ ہوگا جس میں کوئی بھی بیچ بچاؤ نہ کرسکیگا"۔
محروم الارث "اگر میں مقابلہ نہ کروں تو مجھ پر لعنت ہے۔ چاہے گھوڑے پر۔ چاہے پیدل۔ تلوار سے چاہے برچھی سے۔ تیر سے چاہے نیزہ سے۔ جس طرح چاہو میں تمہارا مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ ہوں"۔

پنچوں نے معاملہ رفع دفع کرادیا۔ دونو اپنی جگہ چلے گئے۔ مگر گلبرٹ سارا دن رنجیدہ اور اوداس رہا۔ محروم الارث نے گھوڑے پر سے اُترنے کے بغیر ہی ایک جام شراب نوش کیا اور اپنی ٹوپی اُتار کر انگریزوں یعنی سیکزن قوم کے لوگوں کو سلام کر کے کہا کہ "سارے سیکزنوں کو خوشی ہو اور دشمنوں کے جگر کباب ہوں"۔ اور نقیب سے کہا کہ نارمن سورماؤں سے کہدے کہ میں اُن میں سے ہر ایک کا اور جس طریقہ میں وہ چاہیں مقابلہ کرنے کو تیار رہوں +

الغرض ڈی لِف مقابل ہوا۔ مگر اُس نے بھی مُنہ کی کھائی۔ پھر میلوشن مقابل ہوا۔ مگر اُس نے تو بڑی ہی خفت اُٹھائی۔ پھر گرانٹ مسنیل مقابل ہوا۔ اس مقابلہ میں محروم الارث نے اُسی قدر خلق کے اظہار کیا جس قدر کہ وہ اُس سے پیشتر بہادری دکھا چکا تھا۔ کیونکہ گرانٹ مسنیل کا گھوڑا ڈگمگا گیا۔ اُس وقت محروم الارث نے اُس پر وار نہیں کیا۔ بلکہ وار کا ہاتھ دکھا کر اپنی جگہ کی طرف بڑھا اور نقیب سے کہتا گیا کہ اگر مدمقابل دوبارہ مقابلہ کرنا چاہے تو میں موجود ہوں۔ مگر گرانٹ مسنیل نے آمادگی ظاہر نہیں کی۔ بلکہ کہا کہ میں ہار گیا۔ اور نقیب نے سب منصفوں کی رائے سے یہ اعلان کیا کہ آج کے دنگل میں سب سے زیادہ انعام کا مستحق محروم الارث ہے +

سیکزن سورما کی فتح

ولیم ڈی وائول اور اسٹیفن ڈی مارٹیول یہ دونو دنگل کے منتظم اور منصف تھے۔ دونو نے محروم الارث کو مبارکباد دیکر کہا کہ چہرہ کا نقاب اُٹھا کر دیدار سے مسرت اندوز بنائے۔ مگر اُس نے جواب دیا کہ میں نے ایک عہد

کیا ہے۔ اور جب تک کہ وہ پورا نہ ہو جائیگا تب تک میں بے نقاب نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ کر اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا۔ شاہزادہ جان جسے اس بات سے سخت افسوس ہوا تھا کہ ایک ہی دنگل میں پانچ مشہور سورماؤں کو ایک غیر ملک کے سورما نے مغلوب کیا یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ فاتح سورما کون تھا۔

لوگوں نے کہا کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ہے کون ؟ کسی نے کہا کہ سر ٹامس ڈی ملٹن ہے۔ کسی نے کہا کہ وہ ارل سابسری ہے۔ ایک نے کہا کہ وہ رچرڈ شیر دل معلوم ہوتا ہے۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ محروم الارث شاہزادہ جان کے تخت کے نزدیک آگیا۔ اور وہاں سے اس نے گھوڑے میں اڑ لگائی اور برچھی کے کرتب دکھائے اور واپس آکر برچھی تخت کے سامنے گاڑ دی۔ جان نے اس سے کہا کہ اے سورما تجھے اختیار ہے کہ اب تو جس حسینہ کے ہاتھ سے چاہے انعام لے سکتا ہے۔ مگر ہماری بارگاہ میں کئی سال سے سب سے اول درجہ کی حسین خاتون الیسیئہ ہے جو سورما والڈمیر فزرس کی دختر نیک اختر ہے۔ الیسیئہ کی طرف جان نے کئی باتوں کو ملحوظ رکھ کر اشارہ کیا تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ فزرس سے خوف کھاتا تھا اور اسے اپنا مددگار رکھنا چاہتا تھا۔ دوسرے وہ خود الیسیئہ کا مقبول بننا چاہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ محروم الارث کے انکار کرنے سے فزرس اس کا دشمن ہو سکتا تھا۔ یہ کہ کر جان نے سورما سے کہا کہ برچھی اکھاڑے۔ برچھی کا اکھاڑنا تھا کہ جان نے ایک زریں تاج اس کی نوک پر رکھ کر اشارہ کیا کہ وہ الیسیئہ کا انتخاب کرے۔ محروم الارث بڑھا اور خواتین کے خیمے کے پاس پہونچا۔

اس وقت خواتین کی حالت عجب قسم کی تھی۔ بعض نے تو شرم کے مارے چہروں پر نقاب ڈال لئے۔ بعض اسے شوق سے دیکھنے لگیں۔ بعض کے چہروں پر رونق آگئی۔ بعض سٹ پٹا گئیں۔ بعض غرور سے تنک بیٹھ گئیں۔ سورما ساری خواتین کو دیکھتا ہوا ربقہ کے قریب پہونچگیا جو اپنے باپ سے گفتگو

کر رہی تھی اور وہاں سے آگے بڑھکر رووینہ کے مقابل کھڑا ہوا۔ اور کوئی ایک منٹ کے تامل کے بعد اُس نے تاج رووینہ کے قدموں پر رکھ دیا۔ نقیبوں نے فی الفور اعلان کیا کہ کل کے دن کے لئے خاتون رووینہ ڈنگل کی ملکہ اور حسینہ بنائی گئیں +

محروم الارث کے خاتون رووینہ کو منتخب کرنے سے نارمن خواتین کی امیدوں پر پانی سا پھر گیا۔ اُن کو بڑا ہی قلق ہوا۔ کیونکہ اُن کے مقابلہ میں ایک سیکزی خاتون کی عزت افزائی ہونی خلاف توقع تھی۔ ایک تو بے عزتی یہ ہوئی کہ نارمن سورماؤں کو جو ڈنگل کے بانی تھے شکست ملی۔ اور دوسری آبرو ریزی یہ ہوئی کہ انعام تقسیم کرنے والی خاتون کی جگہ سیکزن قوم کی ایک خاتون منتخب کی گئی۔ اور جب یہ نعرہ بلند ہوا کہ "خاتون رووینہ کی عمر دراز ہو۔ اور غیر فانی شاہ الفریڈ اعظم کی نسل تا ابد قائم رہے"۔ تو نارمن قوم کے مردوں اور عورتوں اور خاصکر شاہزادہ جان کے ملال کی انتہا نہ رہی۔ لیکن جس بات کی وہ اجازت دے چکا تھا اُس سے گریز نہیں کرسکتا تھا۔ پس وہ تخت سے اترا۔ گھوڑے پر سوار ہوا اور خاتون الیسیئہ کے شامیانہ کے پاس پہونچکر الیسیئہ سے ہمکلام ہوا +

شاہزادہ جان "اگرچہ اس سورما نے یہ تو ثابت کر دکھایا کہ فن حرب کا بہترین ماہر اور بڑا ہی دلاور ہے۔ لیکن یہ ثابت نہیں کرسکا کہ وہ نظر باز بھی ہے" +

جان نے جو کچھ کہا وہ خود اُس کے خلاف پڑا۔ کیونکہ الیسیئہ کے باپ فرزس نے اُس کی بات کو اپنے لئے کسر شان سمجھا۔ اس لئے اُس نے الیسیئہ کی طرف سے یہ جواب دیا کہ "میں سورما کا اُس سے زیادہ حقدار نہیں ہوں۔ جتنا کہ ایک آزاد سورما ہونا چاہئے۔ میری دختر بھی کسی دوسری خاتون سے زیادہ نام و نمود کی مستحق نہیں ہے۔ لیکن جس امر کی وہ حقدار ہے اُس کے قبول کرنے سے کبھی گریز نہیں کریگی" +

شاہزادہ جان نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ گھوڑے میں ایڑ لگا کر خاتون

روونیہ کے پاس پہونچا۔ اور یوں مخاطب ہوا کہ "اے خاتون اس تاج کو اپنی عزت افزائی کی علامت کے طور پر قبول کرلے۔ میں خود اس عزت افزائی کی قدر کرتا ہوں۔ اور اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو آج شام کو میری اُس دعوت میں جو قلعہ ایشبی میں دی جائیگی شریک ہو کر میری عزت افزائی کیجئے۔ تاکہ ہمیں بھی اُس ملکۂ دنگل سے شناسائی حاصل ہو جائے جو کل اس دنگل میں سب سے معزز شمار کی جائیگی"۔

خاتون روونیہ تو خاموش رہی۔ مگر اُس کی طرف سے سیڈرک نے یہ جواب دیا کہ چونکہ زبان اور رسوم کے اعتبار سے سیکزنوں اور نارمنوں میں مغائرت ہے اسلئے روونیہ دعوت میں شریک نہیں ہو سکتی۔ البتہ اپنا کل کا فرض ضرور انجام دیگی"۔

شاہزادہ جان "بہت خوب!۔ تو کل اس بے زبان ملکہ کو ہم تخت پر ضرور بٹھائیں" اور سورما محروم الارث سے "غالباً تم تو دعوت میں ضرور شریک ہو سکوگے؟"

سورما نے جواب دیا کہ "میں بالکل تھک گیا ہوں۔ اس لئے معذور سمجھا جاؤں۔ مجھے آرام کی ضرورت ہے تاکہ کل پھر مقابلہ کے لئے تیار ہو سکوں"۔

شاہزادہ جان "بہت خوب! واہ وا۔ تو ہم اپنی دعوت کے سامان کو خود ہی سمجھ لیں گے۔ چونکہ تم اور تمہاری منتخب کردہ ملکہ دعوت میں قدم رنجہ نہیں فرمانا چاہتے ہو۔ اس لئے ہم ہی دعوت کو ہضم کرینگے"۔

یہ کہکر شاہزادہ نے گھوڑے میں ایڑ لگائی اور دنگل برخاست کرنے کیلئے اشارہ کیا۔ مگر اپنے نارمن سورماؤں سے کہا کہ "دیکھو یہ مغرور سورما کل سلامت نہ جانے پائے"۔ محروم الارث نے بھی یہ بات سُن لی۔ اور نڈر ہو کر جواب دیا کہ میں پرسوں تک دنگل سے نہیں جاؤنگا۔ مجھے دیکھنا ہے کہ نارمن قوم کے سورما کیسے کیسے نشانہ باز۔ تیر انداز۔ اور فن حرب کے ماہر ہیں"۔

شاہزادہ جان نے اُسے تو جواب نہ دیا۔ مگر اپنے سورماؤں سے کہنے لگا کہ "مجھے دیکھنا ہے کہ یہ سورما کیسے ہاتھ دکھاتا ہے۔ اور جب تک کہ وہ اپنی گستاخی کی معافی نہ مانگیگا تب تک اسکی خیر نہیں ہے"۔ شاہزادہ کے ایک ہمراہی ڈی بریس نے کہا کہ "ایسے گنواروں کی چشم نمائی اور گوشمالی کیلئے یہین موقعہ ہے"۔

فرنٹ نے یہ دیکھکر کہ شاہزادہ ہر دلعزیزی کے خلاف چل رہا ہے خاموشی اختیار کی۔ شاہزادہ نے دنگل کی طرف سے پشت موڑی اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے۔ اور ملازموں نے شامیانوں کو صاف کرنا اور دوسرے دن کے تکلفے درست کرنا شروع کردیا۔

محروم الارث کی گفتگو سورماؤں کے خُدام سے

محروم الارث سورما میدان معرکہ سے رخصت ہو کر جوں ہی کہ اپنے خیمہ میں پہنچا تو وہاں کے خُدام اور کارپرداز اُسکے جسم پر سے سامان حرب اُتارنے اور اُس کے غسل کا سامان کرنے کے لئے ٹوٹ پڑے۔ شاید اسکی یہ وجہ ہو کہ وہ اُس نبرد آزما کی صورت دیکھنا چاہتے تھے جس نے کئی نامی بہادروں کو مغلوب کیا۔ مگر اپنے چہرے سے شاہزادہ جان کے حکم سے بھی نقاب نہ اُٹھایا۔ مگر سورما نے کسی کی خدمت بھی قبول نہ کی اور اُن سب کو خیمہ سے رخصت کر دیا۔ صرف اُسکے ایک خادم نے اُسکی زرہ وغیرہ اُتاری۔ اور اُس کے آگے کھانا اور شراب روح افزا لاکر رکھدی۔ جو دن بھر کی مشقت کے بعد بہت ہی لطف دے گئی +

سورما ابھی کھانے سے فارغ نہ ہوا تھا کہ نوکر نے یہ اطلاع دی کہ پانچ شہسوار اُس کی ملاقات کو آئے ہیں۔ اگرچہ سورما اُس وقت صرف ایک لمبا کُرتہ پہنے ہوئے تھا جس میں ایک کلاہ لگی ہوئی تھی۔ تاہم اس خیال سے کہ شام کی تاریکی مسلط ہو چکی ہے اور مجھے سوائے میرے شناساؤں کے اور کوئی پہچان نہیں سکتا خیمہ سے باہر نکل آیا۔ اُس نے اُن پانچوں سورماؤں کے نوکروں کو جن سے اُس کا معرکہ ہوا تھا اپنے آقاؤں کے گھوڑوں پر سوار کھڑا ہوا پایا۔ یہ لوگ اُس سامان حرب اور اُن گھوڑوں کو لائے تھے جس کو پہن کر اور جن پر سوار ہو کر پانچوں سورماؤں نے شکست کھائی تھی +

نوکروں میں سے جو سب سے آگے تھا اُس نے یوں زبان کھولی کہ "سورماؤں کے قانون کے مطابق میں جو سورما گلبرٹ کا خادم ہوں آپ کو یہ گھوڑا اور سامان حرب فتح کی نشانی کے طور پر سورما گلبرٹ کی طرف سے نذر کرنے آیا ہوں۔ ان کو چاہے آپ لے لیں یا واپس کر دیں۔" اس کے بعد باقی خادموں نے بھی اسی مطلب کی گفتگو کی۔ اور پھر سب محروم الارث سورما کے جواب کے لئے خاموش کھڑے ہو گئے +

سورما نے اُن چار خادموں کو جو بعد میں ہمکلام ہوئے تھے یہ جواب دیا کہ

"آپ کے آقاؤں کے لئے میرے پاس ایک ہی جواب ہے کہ اگر میں انہیں اُنکے راہوارو اور سامان حرب سے محروم کروں تو بُرا کرونگا - میں دل سے چاہتا ہوں کہ میرا جواب اسی بات پر ختم ہو جاتا - مگر ایک مجبوری آپڑی ہے - میں سچ کہتا ہوں کہ میں محروم الارث ہوں - اس لئے تمہارے آقاؤں کو ازروے خلق اپنے راہواروں اور سامان حرب کا کچھ تاوان دینا پڑیگا - کیونکہ جو سامان حرب اور گھوڑے میرے پاس ہیں وہ میرے اپنے نہیں ہیں" *

ڈی بف کا خادم "ہمیں ہمارے آقاؤں نے کہہ دیا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک آپکو ایک سو زیکین" داد ملنے کے طور پر نذر کردے" زیکین ایک سُنہری اشرفی تھی جو وینس میں رائج تھی - قیمت میں ۹ شلنگ ۴ پنس سکۂ انگریزی کی برابر ہوتی تھی *

محروم الارث - بس اس قدر رقم کافی سے زیادہ ہے - اُس میں سے نصف تو میں ضرور تمہارے لئے لیتا ہوں - اور نصف کے دو حصے کرکے ایک حصہ تم لوگ آپس میں بانٹ لو اور دوسرا حصہ نقیبوں - بھاٹوں اور دیگر خدام کو بانٹ دو" *

محروم الارث کی اس فیاضی سے چاروں بیحد خوش ہوئے اور سب نے سروں سے ٹوپیاں اُتار کر اور سر کو جُھکا کر سورما کی فیاضی اور اخلاق کا شکریہ ادا کیا - جسکے بعد ہی محروم الارث سر بریاں گلبرٹ کے خادم سے یوں مخاطب ہوا کہ "بس تمہارے آقا کا نہ گھوڑا قبول کرونگا اور نہ سامان حرب - اور نہ اُن کا تاوان - میری طرف سے اُس سے جاکے یہ کہدو کہ ابھی ہمارا معرکہ ختم نہیں ہوا - اور اُس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک کہ ہم تلواروں اور برچھیوں سے - گھوڑے کی سواری میں اور پیدل خوب دل بھر کے مقابلہ نہ کرلیں - اپنے مقابلہ کے لئے خود تمہارے آقا نے مجھے پیغام دیا تھا جسے میں کبھی نہیں بھولونگا - اُسے یہ یقین دلادو کہ میں اُسے اُس شخص کا رفیق نہیں سمجھتا جسکے ساتھ کہ میں خوشی سے خلق و مروت کا برتاؤ کر سکتا ہوں - بلکہ جسے میں اپنا جانی دشمن سمجھتا ہوں اُس کا رفیق خیال کرتا ہوں" *

گلبرٹ کا خادم "میرا آقا خوب جانتا ہے کہ کس طرح حقارت کا بدلہ حقارت ہوتا ہے - ضرب کا بدلہ ضرب - اور خلق کا بدلہ خلق - چونکہ آپ مجھ سے حقارت کے ساتھ

اُس تاوان کا کوئی حصہ نہیں لینا چاہتے جس قدر کہ آپنے دوسرے سورماؤں سے قبول کیا ہے۔ اس لئے میں راہوار اور سامان حرب یہیں چھوڑے جاتا ہوں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرا آقا نہ کبھی اس راہوار پر سواری کریگا اور نہ اس زرہ وغیرہ کو پہنیگا*

محروم الارث " تونے خوب اچھی تقریر کی۔ ہاں نہایت عمدگی۔ قابلیت اور دلیری سے جیسی کہ کسی خادم کو اپنے آقا کے پس پشت کرنا چاہئے تھی۔ مگر راہوار اور سامان حرب کو یہاں چھوڑ کر نہ جا۔ بلکہ اُنہیں اپنے آقا کے پاس واپس لے جا۔ اگر وہ اُنکے لینے سے نفرت کرے تو تُو اپنے پاس رکھ لے اور اُنہیں استعمال کر۔ کیونکہ جس حد تک وہ میرے ہو چکے اُس حد تک میں اُن کو تمہیں خوشی سے بخشتا ہوں "*

یہ جواب سُن کر گلبرٹ کا خادم بالڈون جھک کر آداب بجالایا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ چل دیا۔ ادھر محروم الارث سورما اپنے خیمہ کے اندر چلا گیا*

محروم الارث (نوکر سے) " گرتھ اب تک تو انگلستان کے سورماؤں کی شہرت و عزت اور بہادری میں میرے ہاتھوں سے داغ نہیں لگا "*

گرتھ " اور میں نے بہ حیثیت ایک سیکزن سُور چرانے والے کے ایک نارمن مسلح خادم کا کام بخوبی انجام دیا ہے "*

اسکے بعد سورما نے گرتھ سے اور باتیں کیں اور اُسے روپیہ دیکر کہا کہ تم یارک جاؤ اور اسحاق یہودی کو یہ روپیہ گھوڑے اور اسلحہ کی قیمت کے طور پر دے آؤ۔ گرتھ نے اول تو عذر کیا۔ لیکن بعد میں سورما کے سمجھانے سے راضی ہو گیا اور جب وہ روپیہ لیکر چلتا بنا تو سورما ایک قسم کی تشویش اور پریشان کن خیالات میں پڑ گیا*

گرتھ اسحاق یہودی کے گھر میں

اب ہم ناظرین کو ایشبی کے نزدیک ایک گاؤں کی سیر کراتے ہیں جہاں ایک مکان میں جس میں مشرقی طرز کا سامان تھا اور جو ایک یہودی کا مسکن تھا اسحاق مع اپنی ماہ پارہ دختر ربقہ کے مقیم تھا۔ اس مکان میں جو مشرقی سامان سے اور

مشرقی طرز پہ آراستہ کیا گیا تھا حسین ربقہ مسندِ زرنگار پر بیٹھی ہے۔ وہ اپنے باپ کی حرکات کو دیکھ رہی ہے جو ایک افسوس و پریشانی کے عالم میں ٹہل رہا ہے۔ کبھی وہ اپنے ہاتھ باندھ لیتا ہے اور کبھی چھت کی طرف نگاہ کرتا ہے۔ اور یکایک یہ کہنے لگتا ہے کہ "اے مقدس یعقوب۔ تیری نسل کے بارہ مقدسوں کی قسم! ایک ایسے شخص کے لئے جو موسےٰ کی شریعت کا ہر طرح پابند ہے یہ کیسی نقصان دہ بات ہے کہ ایک ظالم نے ۵۰ زیکن چھین لئے"۔

ربقہ۔ "مگر ابا جان معلوم ہوتا تھا کہ آپ نے اشرفیاں شاہزادہ جان کو بخوشی دی تھیں"۔

اسحاق۔ "خوشی سے! یہ تو کیا کہتی ہے؟ ہاں اُسی قدر خوشی سے جس قدر خوشی سے کہ میں نے خلیج لائنس میں طوفان کے وقت ڈگمگاتے ہوئے جہاز کو ہلکا کرنے کے لئے اُس میں سے چیزیں سمندر میں پھینکی تھیں۔ کیا وہ وقت مصیبت خیز نہیں تھا؟ مگر جس خوشی سے میں نے اُس وقت اپنا نقصان کیا اُسی خوشی کے ساتھ میں نے شاہزادہ کو بھی اشرفیاں دیں"۔

ربقہ۔ "لیکن اُس وقت تو ہم نے خدا کو اپنی جانوں کے بچانے کے لئے نذر دی تھی۔ اُس وقت سے لیکر تو ہمارے خدا نے آپ کے مال و دولت کو بہت کچھ ترقی دی ہے"۔

اسحاق۔ "لیکن اگر ظالم شاہزادہ اس مال و دولت پر بھی اُسی طرح دست تظلم دراز کرے جیسا کہ اُس نے آج کیا۔ اور ایسا کرتے وقت مجھے ہنسنے کے لئے مجبور بھی کرے تو کیا ہو؟ بچی چونکہ ہم محروم الارث ہیں۔ اور آوارہ خانماں اس لئے جب ہم پر ظلم کیا جاتا ہے تو ساری دُنیا ہم پر ہنستی بھی ہے۔ اور ہمیں اپنی مظلومیت اور نقصان کے خیال کو دبانا پڑتا ہے۔ اور ایسے موقع پر جبکہ ہمیں دلیری سے انتقام لینا چاہیئے ہم بزدلی کے ساتھ ہنس دینے ہی پر اکتفا کرتے ہیں"۔

ربقہ۔ "ابا جان ایسے خیالات کو دل میں جگہ نہ دو۔ ہم اب بھی نفع میں ہیں۔ اگرچہ یہ کفار ظالم و زبردست ضرور ہیں۔ تاہم ہمارے محتاج بھی ہیں۔ ہماری دولت بغیر وہ نہ تو میدان جنگ میں فوج لا سکتے ہیں اور نہ صلح اور امن کے وقت گلچھرے اُڑا سکتے ہیں۔ اور جو دولت کہ ہم اُنہیں دیتے ہیں وہ ہمارے پاس بڑھوتری کے

ساتھ واپس آتی ہے - ہم اُس نباتات کی مانند ہیں جو پامال کئے جانے سے بڑھتی اور زیادہ سرسبز ہوتی ہے - آج کے دنگل کا کام بھی ایک متمول یہودی کی مدد بغیر نہیں چل سکتا تھا ؀

اسحاق ۔" بچی تو نے ایک اور ہی ترانۂ دلدوز چھیڑ دیا - ہوا سے باتیں کرنے والا راہوار اور نہایت عمدہ سامان حرب جو میں نے نوجوان سورما کو دیا وہ میری ایک ہفتہ کی آمدنی لے گئے - مگر میں نے اپنے دل کو یہ کہہ کر سمجھا لیا کہ وہ ایک نیک دل جوان تھا جسے مجھے یہ چیزیں دینا پڑیں " ؀

ربقہ - مگر غالباً تمہیں اُس نیکی کا عوض دیکر جو تمہارے ساتھ اُس نیک دل نوجوان سورما نے کی ہے پچھتانا نہیں چاہیئے ؀

اسحاق ۔" بیٹی میرا بھی تو یہی خیال ہے - اور مجھے اُمید ہے ہم پھر شہر صنعت کو آباد کر سکینگے - کیا میں مقدس ہیکل کے در و دیوار کو انہیں آنکھوں سے دیکھ سکتا ہوں جن سے کہ ایک نیک دل عیسائی کو اپنا قرضہ ادا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ ایسا تو میں حاکم اور جبل کے خوف سے کر سکتا ہوں " ؀

یہ کہہ کر بوڑھا اسحاق پھر بدستور اپنے کمرے میں ٹہلنے لگا - اور ربقہ یہ دیکھکر کہ وہ بجائے اسکے کہ باپ کو تسکین دے سکتی اُسکے دل میں نئے خیالات پیدا کرنے کا موجب ہوئی خاموش ہوگئی - اُس وقت صبح کی تاریکی تسلط کرنے لگی - اور ایک خادم نے کمرے میں داخل ہوکر میز پر دو نقرئی شمعدان رکھ دئے جن میں خوشبودار روغن جل رہا ہے - اسکے بعد عمدہ شرابیں اور مرغن کھانے لائے گئے - اور ساتھ ہی ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ ایک نصرانی (عیسائی) آیا ہے جو آپ سے ملنا چاہتا ہے - اسحاق نے جام شراب رکھدیا اور بیٹی سے کہنے لگا کہ " ربقہ چہرے پر نقاب ڈال لے " اور نوکر کو حکم دیا کہ اُس نووارد کو اندر بھیج دے ؀

جوں ہی کہ ربقہ نے برقع اوڑھ لیا - دروازہ کھلا اور گرتھ داخل ہوا - اُسکی وضع قطع ذرا مشتبہ تھی ؀

گرتھ ۔" اسحاق یہودی تم ہی ہو"؟

اسحاق ۔" ہاں میں ہی ہوں - مگر بتاؤ تو تم کون ہو"؟

گرتھ۔ "اس سے تمہیں کیا غرض"؟

اسحاق۔ "جس قدر تمہیں میرے نام سے غرض ہے اُسی قدر مجھے تمہارے نام سے بھی ہے۔ اور بھلا نام دریافت کئے بغیر میں تم سے گفتگو ہی کیونکر کر سکتا ہوں"؟

گرتھ۔ "بات چیت تو تم آسانی سے کر سکتے ہو۔ چونکہ میں روپیہ دینے آیا ہوں اس لئے مجھے تمہارا نام معلوم کرنے کی ضرورت پڑی۔ تاکہ میں روپیہ اُسی کے حوالے کر سکوں جو اُس کا حقدار ہے۔ مگر تمہیں جو روپیہ لینے والے ہو اس بات کی زیادہ پرواہ نہیں کرنا چاہئے کہ تمہیں کس کے ہاتھوں سے روپیہ ملتا ہے"۔

اسحاق۔ "تو تم روپیہ دینے آئے ہو۔ مگر کس کی طرف سے"؟

گرتھ۔ "محروم الارث سورما کی طرف سے جس نے آج کے دنگل میں بازیاں جیتی تھیں۔ یہ اُس اسلحہ کی قیمت ہے جو تمہارے ایک رشتہ دار نے تمہاری سفارش پر اُسے دئے تھے۔ گھوڑا تمہارے اصطبل میں آگیا۔ اور اسلحہ کی قیمت یہ لو"۔

اسحاق (خوش ہوکر) "میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ نیک دل شخص ہے"۔ اور گرتھ سے "شاید تمہیں ایک جام شراب قبول کرنے میں تو عذر نہ ہوگا"۔ یہ کہہ کر اور ایک جام لبالب ایسی نفیس شراب سے بھر کر کہ گرتھ نے کبھی چکھی بھی نہ تھی گرتھ کے حوالے کیا۔ اور یہ دریافت کیا "اور تم اپنے ساتھ کس قدر روپیہ لائے ہو"؟

گرتھ۔ "کچھ تھوڑا ہی سا لایا ہوں"۔

اسحاق۔ "مگر تمہارے آقا نے تو عمدہ راہوار اور اسلحہ جیتے ہیں۔ ہم اُنہیں لے سکتے ہیں"؟

گرتھ۔ "اُس نے تو اُن کو بیچ دیا"۔

اسحاق۔ "کیوں؟ اُس نے یہ تو غلطی کی۔ کیونکہ اس فراج میں کوئی ایسا عیسائی نہیں کہ اُن گھوڑوں اور اسلحہ کی قیمت دے سکے۔ اور کوئی دوسرا یہودی اُس سے نصف قیمت بھی نہ دیگا جس قدر کہ میں دیتا۔ مگر تیرے کیسہ میں تو کوئی ایک سو زیکن معلوم ہوتے ہیں"۔

گرتھ۔"مگر کیسہ میں اور چیزیں بھی ہیں۔اسی لئے وہ بھاری معلوم ہوتا ہے"
اسحاق۔"میں تو راہوار اور اسلحہ کے عوض ۸۰ زیکن لونگا۔مگر اس میں مجھے کوئی نفع نہیں ہوگا۔کیا تیرے پاس اس قدر روپیہ ہے"
گرتھ۔"اتنا ہی تو ہے۔اگر تم سب لے لوگے تو میرا آقا قلاش ہو جائیگا۔لیکن اگر تم اسی پر آمادہ ہو تو میں بھی دے ہی دونگا"
اسحاق۔"لے ایک جام شراب اور لے" ۸۰ زیکن تو کچھ زیادہ نہیں۔اس میں کوئی نفع نہیں۔میدان معرکہ میں گھوڑے کو بھی ضرور نقصان پہنچا ہوگا"
گرتھ۔"تم گھوڑے کو دیکھ لو وہ بالکل بز دو کھل ہے۔اور تندرست۔کہیں خراش تک بھی نہیں آئی۔اسلحہ کے لئے ستر زیکن کافی ہونگے۔اگر تم نہ لوگے تو میں اپنے آقا کو واپس دیدونگا"
اسحاق۔"نہیں۔نہیں۔روپیہ نکال۔اسی گن دے۔میں تجھے انعام دونگا"
گرتھ نے انعام کا نام سنتے ہی ۸۰ زیکن رکھ دئے۔یہودی نے ۷۰ تو گانٹھ کئے۔باقی دس کو بار بار الٹتا پلٹتا رہا۔اور کچھ سوچتا رہا۔وہ اُن کو بھی گانٹھ کرنا چاہتا تھا۔مگر زبان کے مطابق کچھ گرتھ کو دینا ضرور تھا۔اس لئے اُس نے دس زیکن گن گن کر یہ تقریر کی:-
"۷۱۔۷۲۔سورما نیک دل ہے۔۷۳۔بہت نیک۔۷۴۔۷۵۔یہ سکہ تو ہلکا ہے۔۷۶۔جب کبھی تیرے آقا کو ضرورت ہو تو وہ مجھ سے قرضہ لے جاوے۔۷۷۔یہ سکہ اُسکا ضامن ہوگا" یہ کہہ کر وہ سوچنے لگا۔گرتھ سمجھا کہ باقی تین زیکن اُسے مل جائینگے۔مگر یہودی نے پھر گننا شروع کیا۔"۷۸۔تو بھی نیک دل ہے۔۷۹۔تجھے بھی تو کچھ ملنا چاہیئے" یہاں یہودی پھر ٹھیر گیا۔اور سکہ کو پرکھنے لگا۔گرتھ کو اُمید ہوگئی کہ ایک زیکن تو اُسے مل ہی جائیگا۔مگر یہودی نے اُسے بھی کیسہ میں رکھ لیا۔اور کہنے لگا کہ "تیرا آقا تجھے انعام دیگا۔ارے تیرے کیسہ میں تو اور زیکن ہیں"
خیر گرتھ نے آئیں بائیں شائیں باتیں ہانکیں۔اور تیسرا جام شراب پیکر

بلا سلام کئے رخصت ہوا۔ یہودی ربقہ سے یوں مخاطب ہوا کہ "سور ما ہے تو نیک دل۔ اس نے اس راہوار کی مدد سے بازیاں جیتی ہیں۔ اور دولت کمائی ہے۔ وہ جلیتاپ ثانی ہے" اور ربقہ سے جواب کا منتظر ہوا۔ مگر وہ وہاں نہ تھی۔ کیونکہ وہ اُسی وقت کمرے سے چلی گئی تھی جبکہ اسحاق اور گرتھ میں روپیہ پر حجت ہو رہی تھی +

گرتھ زینے سے اُتر چکا تھا کہ ایک مہ جبین نے جس کے ہاتھ میں روشنی تھی ایک دروازہ کھول کر اُسے اشارے سے اندر بُلایا۔ وہ اوّل تو ہچکچایا مگر پھر اُس کے پاس چلا گیا۔ وہ تو حسین ربقہ نکلی۔ اُس نے گرتھ سے دریافت کیا کہ اُس نے کتنے زیکن دئے۔ گرتھ نے جواب میں کہا کہ ۸۰۔ ربقہ نے کہا کہ ابھی تیرے پاس اور روپیہ ہے۔ اس میں سے تو اپنا حق رکھ لینا۔ باقی اپنے آقا کو دے دینا۔ مگر اب تو جا۔ اور ہوشیاری سے جانا۔ ورنہ یہ ایسا شہر ہے کہ تو روپیہ اور اپنی جان دونوں ہی سے محروم کر دیا جائیگا۔ پھر ربقہ نے تالی بجا کر ایک نوکر کو بُلایا اور حُکم دیا کہ چراغ دکھا کر اس مسافر کو مکان کے باہر پہنچا دو۔ اور دروازہ بند کر دو۔ نوکر نے حکم کی تعمیل کی۔ گرتھ نے باہر آکر اپنے دل سے کہا کہ "مقدس ڈنسٹن کی قسم! یہ یہودن نہیں۔ بلکہ حور بہشتی ہے۔ آج مجھے دس زیکن آقا سے ملے اور بیس یہودی سے۔ آج تو مبارک دن ہے۔ اگر ایسا ہی ایک دن اور مل جاے تو پھر میں کیوں غلامی کروں۔ پھر تو میں سؤروں کی گلہ بانی چھوڑ کر اسلحہ لگاؤں اور اپنے آقا کے ساتھ تادمِ زیست رہوں" +

گرنتھ مصیبت میں

ابھی گرنتھ واپسی کے لئے روانہ ہو کر شہر کے باہر پہنچا ہی تھا کہ وہ ایک ایسے راستے میں داخل ہوا جو دو پشتوں کے درمیان میں ہو کر جاتا تھا۔ اور جس پر گھنے درخت اُگے ہوئے تھے۔ راستہ گاڑیوں وغیرہ کی آمد و رفت سے جو جنگل میں آتی جاتی رہی تھیں ناہموار ہو گیا تھا۔ اُس میں اندھیرا تھا۔ اس لئے کہ درخت جو دو رویہ کھڑے تھے چاندنی کو روک رہے تھے +

شہر میں سے لوگوں کی ہُو حق کی آواز صاف طور پر ہوا کے ذریعے گرنتھ کے کانوں سے دوچار ہو رہی تھی۔ کبھی لوگوں کے قہقہوں کی آوازیں آتی تھی تب اور کبھی اُن کے چیخنے کی۔ اور گاہے گاہے باجوں کے سُریلے سُر بھی سُنائی دیتے تھے۔ ان آوازوں سے گرنتھ پر ایک قسم کا خوف طاری ہوا۔ گو ہاتوں جلدی قدم بڑھائے جا رہا تھا تاکہ کُھلے میدان میں جلد تر جا پہنچے۔ مگر وہ ابھی غریب راستہ کے سرے پر نہ پہنچا تھا کہ ایک طرف سے چار جوان نکلے اور اُس کو جھٹ سے پکڑ لیا۔ اور کہنے لگے کہ "جو کچھ تیرے پاس ہے رکھ دے" + جلتی

گرنتھ۔ "تم میرا مال تو آسانی سے نہ لے سکو گے۔ اگر میرا قابو چلتا تو میں تم پر وار کرتا" +

ایک شخص۔ "اچھا۔ ہم ابھی تیری بہادری دیکھتے ہیں" اور ساتھیوں سے "اسے ذرا ادھر لے آؤ۔ میں ابھی اس کا سر تڑوا تا اور اُس کا مال رکھوائے لیتا ہوں" +

لوگ گرنتھ کو کشاں کشاں ایک طرف کو لے گئے۔ اور کُھلے میدان میں لے پہنچے جہاں چاندنی کی چادر بچھی ہوئی تھی۔ وہاں دو آدمی اور ملے جو خنجروں سے مسلح تھے۔ اور جن کے ہاتھوں میں کیچے تھے +

ایک شخص۔ "ارے احمق تیرے پاس کتنا مال ہے"

گرنتھ۔ "میرے پاس تو تیس زیکن ہیں" +

دوسرا شخص۔ "بھئی خوب گہتھا ہاتھ لگا۔ ایک سیکزن کے پاس تیس زیکن اچھا یہ تو اینٹھ لو" +

گرتھ ''یہ تو میں نے آزادی حاصل کرنے کے لئے جمع کئے تھے'' +

تیسرا شخص ''ابے تو تو دو چلو پیکر جامے سے باہر ہو گیا'' +

گرتھ ''اچھا تو اگر یہی تین زیکن مجھے تمہارے پنجہ سے آزادی دلا سکتے تو میں تمہارے حوالے کئے دیتا ہوں'' +

چوتھا شخص ''ارے تیرے کیسہ میں تو کچھ زیادہ معلوم ہوتا ہے'' +

گرتھ ''وہ تو میرے آقا کا مال ہے۔ اگر تم اپنی دست برد صرف میرے ہی مال تک محدود رکھتے تو میں کچھ بھی نہیں کہتا ہوں'' +

ایک شخص ''تو بڑا ایماندار ہے۔ مگر تو مقدس نکولس کا بہت معتقد ہے لیکن اس ۔ را مال تو نہیں بچ سکتا۔ اچھا جلد حوالہ کر'' یہ کہہ کر اُس نے تھیلی چھین لی۔ اور ۔ آقا کون ہے''؟

'' محروم الارث سورما'' +

نص ''کیا وہی جس نے آج دنگل میں کئی معرکے جیتے۔ اُس کا نام اور نسل کیا ہے''؟

'ان باتوں کو تو وہ پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ اور مجھ سے تم ان باتوں کو یقیناً معلوم نہیں کر سکتے +

وہی شخص ''تو تیرا نام و نسل کیا ہے''؟

گرتھ ''اگر یہ بتا دوں تو میرے آقا کا بھی نام و نسل کھل جائیگا'' +

وہی شخص ''تو بڑا ہوشیار ہے۔ اچھا تیرے آقا کے پاس یہ روپیہ کیسے اور کہاں سے آیا''؟

گرتھ ''تلوار کے ذریعے سے۔ یہ روپیہ چار راہواروں اور چار زرہ وغیرہ کا جرمانہ ہے'' +

وہی شخص ''روپیہ ہے کتنا''؟

گرتھ ''دو سو زیکین'' +

وہی شخص ''تیرے آقا نے جرمانہ تو بہت ہی تھوڑا لیا۔ مگر یہ تو بتا کہ کس کس سے لیا ہے'' +

گرتھ نے اُن کے نام وغیرہ بتا دئے +

وہی شخص ''سورما گلبرٹ سے کس قدر جرمانہ لیا۔ دیکھ تو مجھے چکمہ نہیں دے سکتا''

گرتھ" میرا آقا اُس سے تو کچھ بھی نہیں لیگا - البتہ اُسکی جان - وہ تو ایک دوسرے کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہیں - اور آپس میں میل کر ہی نہیں سکتے "

وہی شخص" درست - مگر تو ایشبی کیا کرنے گیا تھا" ؟

گرتھ" اسحاق یہودی کو اُس سامان حرب کا روپیہ دینے جسے میرے آقا نے جنگ کے لئے لیا تھا " +

اسکے بعد اور باتیں ہوئیں - پھر چوروں کے سرغنہ نے کہا کہ ذرا دیا سلائی تو جلاؤ - میں اس تھیلی کا مال دیکھنا چاہتا ہوں - جب چور روپیہ گننے اور دیکھنے کے لئے آگے بڑھے تو گرتھ اُن کے قابو سے نکل گیا - اور ایک کے ہاتھ سے سوٹا لیکر سرغنہ کے ایک ہاتھ زور کا رسید کیا - اور تھیلی لے کر بھاگا - مگر چوروں نے تف فب کر کے اُسے پھر قابو کر لیا - اور گھسیٹتے ہوئے سرغنہ کے پاس لے گئے - سرغنہ نے کہا اُسے تو اس کرتوت کا نتیجہ ابھی پائیگا - اور ساتھیوں سے " میں اس بدمعاش کی باتوں پر یقین رکھتا ہوں - سورما کا مال نہیں لینا چاہئے - کیونکہ ہماری مانند وہ بھی غریب ہے - اُس نے بھی ہماری طرح تلوار کے زور سے روپیہ حاصل کیا ہے " - پھر کچھ اَور باتیں ہوئیں - اور گرتھ کا اور ایک چور کا مقابلہ کرایا گیا - دونوں میں دیر تک چلتی رہی - گرتھ نے خوب ہی دلیری دکھائی - اور مدِ مقابل کو فرش خاکی پر لٹا دیا +

چور (بلند آواز سے) " خوب رہے - اس سیکزن نے تو جان و مال دونوں ہی بچا لئے - اور ملر (چور کا نام) اُس کا مقابلہ نہ کر سکا " +

سرغنہ" ارے احمق اب تو جا سکتا ہے - میں دو آدمی تیرے ہمراہ کئے دیتا ہوں تاکہ وہ تجھے دُور تک پہنچا دیں اور ہم جیسے اَور لوگ تجھے ستانے نہ پائیں - چونکہ تو نے ہمیں اپنا نام وغیرہ نہیں بتایا اس لئے ہمارا نام بھی نہیں پوچھ سکتا - تو کسی سے ہمارا ذکر بھی نہ کرنا - ورنہ بڑی خرابی آئیگی اور اس سے بھی زیادہ مصیبت کا تجھے سامنا کرنا پڑیگا - گرتھ نے سرغنہ کا شکریہ ادا کیا - دو چور اُس کے ہمراہ ہوئے - اور چلتے چلتے اور ایک مقام پر پہنچ کر کہنے لگے کہ " اب ہم آگے نہیں جا سکتے اب تم چلے جا سکتے ہو - مگر دیکھو ہمارا ذکر نہ کرنا - ورنہ پچھتاؤ گے - اگر تم نے کچھ ذکر کر دیا تو

نہیں لنڈن کی طاور بھی ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچا سکتی " گرتھ نے سلام کیا اور چلدیا - اور اپنے آقا کے خیمے پر پہنچ کر اُس نے سارا ماجرا اُسکے گوشگزار کردیا محروم الارث کو تعجب ہوا - اور ربقہ کی فیاضی پر تو بڑی ہی حیرت ہوئی - مگر اُس نے جو کچھ کہ گرتھ پر گزرا تھا اُس پر کچھ زیادہ دماغ سوزی نہیں کی - بلکہ سوگیا تاکہ دوسرے دن مقابلہ کے قابل ہوجاے - جوں ہی سورما بستر راحت پر لیٹ گیا تو گرتھ اُس کے پاس ہی مگر خیمہ کے دروازہ کے سامنے ریچھ کی کھال بچھا کر اُس پر دراز ہوگیا - اس خیال سے کہ کوئی شخص بھی اُسے جگائے بغیر اُسکے آقا تک نہ پہنچ سکے ✦

دوسرے دنگل میں محروم الارث کی فتح

صبح نمودار ہوئی - نوکر چاکر اور تماشائی دنگل کی طرف روانہ ہوئے - سورماؤں کی ایک ٹولی کا سردار محروم الارث قرار دیا گیا - اور دوسرے کا گلبرٹ - گلبرٹ کی جماعت میں وی پونٹ اس لئے شریک نہ ہوسکا کہ اُس کے ضرب شدید آئی تھی اور وہ زرہ وغیرہ پہن نہیں سکتا تھا ✦

اگرچہ عام مقابلہ جس میں کئی کئی سورما معرکہ آرا ہوتے تھے اس قدر خوفناک نہیں تھا - جس قدر کہ دو سورماؤں کا مقابلہ - اس لئے وہ جنگجو بھی جنہیں اپنی قوت اور بہادری پر بھروسہ بھی نہ تھا اپنے جوہر دکھلانے کے لئے آمادہ ہوجاتے تھے - اس لئے دونوں طرف سے کوئی ۵۰ جوان مقابلہ کے لئے آمادہ تھے - کچھ اور بھی آمادہ ہوئے تھے - مگر ان کو شریک ہونے کی اجازت ہی نہ مل سکی ✦

دن کے دس بجے کے قریب دنگل میں تماشائیوں کا ٹھٹ لگ گیا - اور ذرا ہی دیر بعد شاہزادہ جان بھی سورماؤں کی جماعت ساتھ لئے ہوئے دنگل میں وارد ہوا - اس کے ساتھ ہی نواب سیڈرک مع خاتون رووینہ آگیا مگر اتھیلسٹن اُس کے ہمراہ نہیں آیا - کیونکہ اُس روز معرکہ میں شریک ہونا چاہتا تھا - اُس نے ٹمپلر جماعت کے سورماؤں میں شریک ہوکر معرکہ آرا ہونے کا ارادہ کیا تھا - اور سیڈرک کے اصرار و اعتراض کی مطلق پرواہ نہیں کی - اگرچہ رووینہ کا حسن و جمال

سے محروم الارث کے خلاف امادہ ہونے سے روک رہا تھا۔ لیکن چونکہ اُسے یہ اُمید نہیں تھی کہ اس کا دائمی میل رووینہ کے ساتھ ہو سکے۔ مزید براں محروم الارث نے ملکۂ دنگل کے طور پر رووینہ کو منتخب کیا تھا۔ اور یہ بات اس ارادہ میں رخنہ انداز ہوئی کہ خود اتھیلسٹن رووینہ کو یہ عزت دیتا۔ اس لئے وہ محروم الارث کے دشمن کا ساتھی ہوگیا۔ اور اُس نے ارادہ کرلیا کہ وہ محروم الارث کو نیچا دکھائے +

شاہزادہ جان کے اشارے سے ڈی بریسی اور دیگر نامور سورما اتھیلسٹن کے طرفدار ہوگئے۔ جان کی خواہش تھی کہ ان ہی لوگوں کے سر فتح کا سہرہ رہے۔ محروم الارث کی طرف انگریزی اور نارمن دونوں ہی قوم کے واقف و ناواقف سورما تھے۔ محض اس خیال سے کہ اُن کا سرغنہ محروم الارث جیسا نڈر اور جانباز جنگجو تھا +

جوں ہی کہ رووینہ ملکۂ دنگل کی حیثیت سے دنگل میں آئی شاہزادہ جان بڑے خلق سے آگے بڑھا۔ اُسے سلام کیا۔ اور گھوڑے سے اُتر کر رووینہ کو ٹانگن پر سے اُترنے میں مدد دی۔ جان کے ہمراہی بھی اُس کے ساتھ ساتھ تھے۔ ایک ہمراہی نے رووینہ کا ٹانگن پکڑ لیا۔ شاہزادہ جان نے اُس موقع پر یہ کہا کہ "دیکھو ہم نے ملکۂ عشق و حسن کی اطاعت کی کیسی اچھی مثال پیش کی ہے کہ ہم خود اُسے ج تخت کی طرف سے لے جا رہے ہیں جسے آج وہ اپنے قدم سے سرفراز کریگی۔ ے خواتین تم بھی ملکہ کی خدمت میں رہو۔ تاکہ تمہیں بھی باری باری یہ اعزاز نصیب ہو سکے" کہہ کر شاہزادہ جان نے رووینہ کو اپنے مقابل والی مسند پر جاکر بٹھادیا۔ اور عزز خواتین اُسکے اردگرد تشریف فرما ہوئیں +

رووینہ کے تخت دنگل پر متمکن ہوتے ہی چاروں طرف سے خوشی کا نعرہ ند ہوا۔ اور باجے بجنے لگے۔ دنگل کے دونوں کناروں پر سورماؤں کی ٹولیاں آئیں جن کے لوگ آپس میں یہ صلاح و مشورہ کر رہے تھے کہ کس طریقہ میں کے لئے تیار اور کھڑا ہونا چاہیے۔ اور دشمنوں سے کیسے مقابلہ کرنا چاہیے +

اس کے بعد نقیبوں نے لوگوں کو خاموشی اختیار کرنے اور دنگل کے ضوابط

وغیرہ سننے کے لئے آوازیں بلند کیں ضوابط میں سے ایک یہ تھا کہ مقابلہ کرنے وا
کو ننگی تلواروں سے وار نوکر نا چاہئے۔ مگر اُسکی نوک کے وار سے ضرر بھی لازم
خنجر سے کام نہیں لینا چاہئے۔ البتہ برچھی اور تیر ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ جو
کہ گھوڑے سے اُتر پڑے وہ پیدل اپنی مقابل جماعت میں سے کسی سے مقابلہ کر
مگر سواروں کو اُس پر حملہ کرنا منع تھا۔ اگر کوئی سوار سورما اپنے مدِمقابل کو دبا
دنگل کے سرے تک لے جاے۔ تاکہ کٹہرے سے اُس کا جسم یا ہتھیار لگ
تو وہ اپنے کو مغلوب کی حیثیت میں مان لے۔ اور اُس کا گھوڑا اور سامان حر
اُسکے فاتح کے حوالہ کر دیا جاے۔ اور جو کوئی بھی اس طریقہ میں مار کھائے اُ
دوبارہ مقابلہ کی اجازت نہ دی جاے۔ اگر کوئی سورما ضرب کھا کر گر پڑے تو
نوکر اُسے وہاں سے ہٹا لائے اور وہ مغلوب سمجھا جاے۔ اُسکا گھوڑا اور سامان
ضبط کر لیا جاے۔ جب شاہزادہ اپنا عصا پھینک دے تو مقابلہ کا خاتمہ سمجھا
کوئی سورما جس کے جسم سے خون کے فوارے چھٹنے لگیں اُسے زیادہ دیر
نہ لڑنے دیا جاے۔ اگر کوئی سورما ان قواعد میں سے کسی کو توڑے۔ یا کسی اور طر
ضوابط دنگل کی ہتک کرے تو اُس کا سامان حرب چھین لیا جاے اور اُس کی ڈ
اُلٹی کر کے کٹہرے پر رکھدی جاے اور عام لوگ اُس کا مضحکہ اُڑائیں۔ نقیب
ضوابط کا اعلان کرنے کے بعد ہر سورما سے عرض کی کہ وہ اپنا فرض ادا کرے
ملکہ دنگل کی خوشی حاصل کرے۔

اعلان کے بعد نقیب اپنی اپنی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے۔ اور دونوں ٹولیا
کی قاعدے سے کھڑی ہوئیں۔ اُن کا سرغنہ اگلی صف میں بیچوں بیچ کھڑا ہوا۔ وہ
قابل دید منظر تھا جبکہ سورما گھوڑوں پر آہنی ستون کی مانند جمے ہوئے تھ
گھوڑے ہنہنا ہنہنا کر زمین میں ٹاپیں مار رہے تھے۔ اور راہوار وسوار
کے ہمہ تن منتظر تھے۔ اُن کی برچھیاں سیدھی تھیں۔ برچھیوں کی نوکیں آ
کی طرف تھیں۔ اُن کی زرہ وغیرہ آفتاب کی کرنوں کے پڑنے سے جگمگ
کر رہی تھیں۔

اشارہ کیا گیا۔ تریاں بجنے لگیں۔ طبل جنگ سے صدا بلند ہوئی۔ شہنائی
ر قرنہ پھونکے گئے۔ گھوڑوں میں ایڑ لگائی گئیں۔ اور دونوں جماعتوں کی اگلی
صفیں ایک دوسرے پر جھپٹیں۔ دونوں کا مقابلہ بیچ دنگل میں ہوا۔ اور ہتھیاروں
سے ایک شور پیدا ہوا جو کوئی میل بھر کے فاصلے تک سُنائی دیا۔ دونوں جماعتوں
کی آخری صفیں ہلکے قدم سے آگے بڑھیں تاکہ شکست کھانے والوں کی مدد کریں
اور اپنی جماعت کے جیتنے والوں کے ساتھ رہیں۔

مقابلہ کا نتیجہ فی الفور ہی معلوم نہیں ہو سکا۔ کیونکہ گرد و غبار نے سرکشی کرکے
سورماؤں کو نگاہوں سے اوجھل کر دیا۔ لیکن جب گرد و غبار کم ہوا تو عجیب نظارہ
نظر آیا۔ دونوں جانب سے کوئی آدھے سورما اپنے مدمقابل کی طاقت سے زچ
ہو کر گھوڑوں سے اُتر پڑے تھے۔ بعض زمین پر پڑے ہوئے تھے اور اُٹھنے
کے قابل نہ تھے۔ بعض پیدل ہو گئے تھے اور دوسرے پیدلوں سے دست بدست
لڑ رہے تھے۔ دونوں طرف سے بعض سورماؤں کے جسم سے خون کے فوارے
بہنے لگے تھے جسے وہ اپنے رومالوں سے روک رہے اور لڑنے والوں میں سے
باہر نکلنے کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ سوار سورما جن کی برچھیاں ٹوٹ چکی
تھیں تلواروں کا وار کر رہے تھے۔ اور نعرہ جنگ بلند کر کر کے حملہ آور ہو رہے
تھے۔ گویا ان واروں ہی پر اُن کے مقابلے کا نتیجہ منحصر تھا۔

آخری صفیں بھی اپنی اپنی طرف والوں کی امداد کے لئے آگے بڑھیں گلبرٹ
کے طرفدار اپنا نعرہ جنگ بلند کر رہے تھے۔ اور محروم الارث کے طرفدار اپنا نعرہ جنگ
صفیں بھی شریک جنگ ہو گئیں۔ گھمسان کا رن پڑا۔ فتح کبھی ایک طرف نظر آتی تھی
کبھی دوسری طرف۔ کبھی ایک جماعت غالب آتی تھی اور کبھی دوسری کا پلہ بھاری
ہو جاتا تھا۔ باجوں اور نعرہ جنگ سے اُن سورماؤں کی چیخیں دب گئی تھیں جو زمین
پر خاک و خون میں لوٹ رہے اور گھوڑوں کے قدموں میں پڑے ہوئے تھے
سورماؤں کی کلغیاں ہل ہل کر لطف دکھا رہی تھیں۔ مرد تو مرد عورتیں بھی
اس خونریز منظر کو بڑے شوق سے دیکھ رہی تھیں۔ دمبدم سورما زمین پر

گرتے جاتے تھے۔ جن میں کوئی کسی کا دوست تھا۔ کسی کا خاوند کسی کا باپ کسی
کا بھائی۔ سورماؤں کی جیت پر اُن کے ہوا خواہ رومال ہلا کر اور ٹوپیاں اُٹھا
اُن کی عزت افزائی کرتے تھے۔ اور اُن کے واروں پر داد دیتے تھے۔ نقیب
اپنے نعروں سے سورماؤں کی ہمت الگ بڑھا رہے تھے " ڈٹے رہو بہادرو
" جمے رہو سورماؤ " " کیا تلوار کا وار ہے " " بھئی خوب برچھی کی انی ہے
" ہارسے تو سونت بہتر ہے " اس قسم کے نعرے سورماؤں کی ہمتوں میں اضافہ کر
تھے۔ دونوں جماعتوں کے سرغناؤں پر جو اپنے طرفداروں کی ہمتوں کو بڑھا
پھرتے تھے تماشائیوں کی نگاہیں لگی ہوئی تھیں۔ محروم الارث اور گلبرٹ دونو
ہتیلی پر سر رکھ کر لڑ رہے تھے۔ دونوں میں جان کی بازی لگی ہوئی تھی جب میدا
دونوں طرف کے بہادروں سے خالی ہونے لگا۔ تو محروم الارث اور گلبرٹ
دست بدست لڑنے لگے ۔

آخر کار محروم الارث کی جماعت دبنے لگی۔ کیونکہ گلبرٹ کی جماعت میں
شہزور ڈی بف اور ایتھیلسٹن نے محروم الارث کی جماعت کو دونوں سر
پر دبانا شروع کیا۔ مقابلہ گلبرٹ وغیرہ کے ہاتھ رہتا ہوا معلوم دیا۔ محروم الارث
جنگ میں اس قدر محو تھا کہ اُسے کسی کی شکست و فتح کا خیال بھی نہیں رہا
لیکن " ہوشیار محروم الارث " " خبردار محروم الارث " کے نعروں نے اُسے چونکا
اور اُسے معلوم ہوا کہ اُس کی جماعت دبی ہوئی ہے۔ محروم الارث نے گلبرٹ پر
کر کے علیحدہ ہو جانا چاہا۔ کہ گلبرٹ۔ ڈی بف اور ایتھیلسٹن تینوں ہی اُس
پل پڑے۔ محروم الارث کو اس حملہ سے سوائے اُس گھوڑے کی طاقت و
کے جسے اُس نے پہلے دن دنگل میں جیتا تھا اور کوئی شے نہیں بچا سکتی تھی۔

محروم الارث کی شہسواری اور گھوڑے کی چستی نے اتنا کام کیا کہ محروم الا
تینوں حملہ آوروں کو چند منٹ تک دور ہی روکے رہا۔ اُسے اُس نے پاس تک
پھٹکنے دیا۔ کبھی ایک پر وار کیا۔ اور کبھی دوسرے پر دھاوا۔ اگرچہ تماشائی اُس
قابلیت پر عش عش کر رہے اور نعروں سے اُس کا دل بڑھا رہے تھے۔ لیکن نقی

سب کو یہی تھا کہ آخر میں ہار اُسی کو رہیگی۔ شاہزادہ جان کے مشیر اصرار کر رہے تھے کہ ایسے بہادر شخص کو تو بچا ہی لیا جاوے +

شاہزادہ جان " بخدا میں اُسے نہیں بچا سکتا۔ وہ ایک مرتبہ کو انعام اور نام حاصل کر چکا۔ اب تو وہ دوسروں کو بھی کچھ لینے دے۔" محروم الارث کی جماعت میں ایک اور شہزور سورما تھا جو ابھی جوش و خروش کے ساتھ شریک نہیں ہوا تھا۔ اُس نے محروم الارث کو دبا ہوا دیکھ کر گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اُس کی مدد کو پہنچا۔ اور اُس نے ڈی بف پر جو محروم الارث کو دبائے جا رہا تھا ایک وار کیا۔ اور اُسے زمین پر گرا دیا۔ اور غضبناک ہوکر ایتھیلسٹن کی طرف رُخ کیا اور خود اُس کے ہاتھ سے تیر چھین کر اس خوبصورتی سے وار کیا کہ ایتھیلسٹن زمین پر بیہوش جا پڑا۔ دو جانبازوں کو گرا کر اُس نے دوسری جانب رُخ کیا۔ محروم الارث اور گلبرٹ کو ایک دوسرے کے مقابل چھوڑا۔ گلبرٹ کا گھوڑا زخموں سے چُور چُور تھا۔ اور خون کے خارج ہونے سے اس قدر کمزور ہو گیا تھا کہ جوں ہی محروم الارث نے ایک وار کیا گھوڑا نیچ ہو گیا۔ اور گلبرٹ زمین پر جا پڑا۔ محروم الارث گھوڑے سے کود کر اور تلوار لیکر اُسکے سر پر جا ڈٹا اور کہنے لگا کہ " اقرار کر کہ میں ہار گیا"۔ اس وقت شاہزادہ جان نے محض گلبرٹ کو اقرار سے بچانے کے لئے اور نیز اُس کی جان کو اُس کے رقیب کے قبضۂ قدرت سے محفوظ رکھنے کے لئے منتظم دنگل کو اشارہ کیا کہ درمیان میں پڑ کر فیصلہ کرا دے +

اس وقت صرف چند سورماؤں میں معرکہ ڈٹ رہا تھا۔ اور سورماؤں کے غلام اپنے اپنے آقاؤں کی مدد کے لئے دوڑے آرہے تھے۔ گلبرٹ اور محروم الارث کے معرکہ کا خاتمہ ہونے سے اُس روز کے مشہور دنگل کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ صرف ایک سورما کی جان تلف ہوئی۔ مگر بہتیرے سورما بُری طرح زخمی ہو گئے تھے۔ جن میں سے چار پانچ تو تندرست ہی نہ ہو سکے۔ بعض سورما تو عمر بھر کے لئے ناکارہ ہو گئے۔ انہی باتوں کی بدولت ایشبی کا یہ دنگل تاریخ میں ایک قابل یادگار واقعہ مانا جاتا ہے۔

جب اُس روز سب سے اوّل انعام کا معاملہ شاہزادہ جان کے روبرو پیش ہوا

تو اُس نے اُس سورما کے لئے یہ انعام تجویز کیا جس نے ڈی بف اور رانیچیلسٹن کو شکست دیکر محروم الارث کی مدد کی۔ حالانکہ عام لوگوں کی راے میں اس انعام کا مستحق خود محروم الارث تھا جس نے اُس روز بھی ۲ سورماؤں کو شکست دی اور مخالف جماعت کے سرغنہ گلبرٹ کو زیر کیا۔ مگر یہ بیغرض سورما میدان جنگ سے چلا گیا۔ اور جب دو بار تُریاں بجا کر بُلانے کے بعد بھی نہ آیا تو شاہزادہ کو مجبوراً محروم الارث کو اُس روز کے دنگل کا بھی فاتح قرار دینا ہی پڑا۔ چنانچہ فاتح جماعت اپنے سرغنہ محروم الارث کو ہمراہ لیکر شاہزادہ کی خدمت میں حاضر ہوئی +

شاہزادہ جان ”محروم الارث سورما۔ میں تمہیں اسی نام سے مخاطب کرتا ہوں کیونکہ مجھے تمہارا اصلی نام معلوم نہیں۔ آج کے دنگل کا سہرہ بھی تمہارے ہی سر رہا۔ اس لئے تم ”ملکہ عشق وحسن“ کے ہاتھوں سے وہ تاج قبول کرو جو تمہارے لئے تجویز کیا گیا“

محروم الارث نے جواب تو نہ دیا۔ مگر سر تسلیم خم کیا۔ تُریاں بجنے لگیں۔ نقیب اعلان کرنے لگے کہ فتح کا سہرہ محروم الارث کے سر رہا۔ خواتین رومال کے اشاروں سے مبارکباد دینے لگیں اور لوگ محروم الارث کو تخت کے نزدیک لے گئے۔ وہ قریب پہنچتے ہی دوزانو بیٹھ گیا۔ خاتون رووینہ اُٹھکر اُسکے سر پر تاج رکھنے ہی کو تھی کہ سورماؤں نے یہ کہا کہ ”سورما کا سر برہنہ کرکے تاج رکھا جاے“۔ مگر محروم الارث نے چند الفاظ کہے جو سبھوں کو سُنائی نہ دیئے۔ مگر جن کا مطلب یہ تھا کہ اُس کا سر برہنہ نہ کیا جاے۔ لیکن سورماؤں نے اس کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ سر پر سے خود اُتار دیا اور ایک ۲۵ سالہ نوجوان کی شکل نظر آئی۔ جس کی رنگت زرد تھی۔ اور کسی قدر سیاہی مائل تھی۔ اُس کے چہرے پر کئی جگہ خون بھی نکل رہا تھا۔ اُسکی صورت دیکھتے ہی رووینہ کے مُنہ سے ایک ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ لیکن اُس نے حواس جمع کرکے اور کپکپاتے ہوے آگے بڑھکر سورما کے سر پر وہ تاج رکھ ہی دیا جو اُس کے لئے انعام تجویز کیا گیا تھا۔ اور یوں گویا ہوئی کہ ”اے معزز سورما میں تیرے سر پر یہ تاج رکھتی ہوں جس کا تو مستحق ہے“۔ اور ایک لمحہ ٹھیر کر ”اور سورمائی کا ایسا انعام اس سے زیادہ مفتخر سر پر نہیں رکھا جا سکتا“۔

محروم الارث نے اپنا سر جھکا دیا اور اُس نازک و دلربا ہاتھ کو بوسہ دیا جس نے کہ اُس کے سر پر تاج رکھا تھا - اور پھر بیہوش ہو کر اُس کے قدموں کے آگے گر پڑا - یہ سماں دیکھ کر لوگ گھبرا گئے - اور سیڈرک جو اُسی وقت یکایک اپنے جلاوطن بیٹے کی صورت دیکھکر متحیر ہو گیا تھا دوڑا کہ اُس سے رووینہ کو علیحدہ کرے - لیکن سورما اس سے بیشتر ہی آئیون ہو کی بیہوشی کا سبب تاڑ کر اُسے اُٹھا کر لے گئے ؛

پیغام تفکرات

جوں ہی کہ لوگوں کی زبان سے آئیون ہو کا نام نکلا وہ سب لوگوں میں پھیل گیا - یہاں تک کہ شاہزادہ جان کے کان تک بھی جا پہنچا - اس نام کے سنتے ہی جان کی پیشانی پر شکن پڑ گئیں - اور اُس نے چاروں طرف حقارت کے انداز سے دیکھ کر کہا کہ "اے میرے امیرو - اور خاص کر اے مہنت صاحب - تم اُس مسئلہ کی بابت کیا کہتے ہو - جسے عالم و فاضل خلقی رغبتوں اور نفرتوں کے نام سے یاد کرتے ہیں - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اُسی وقت یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ اُس زرہ میں میرے بھائی کی شبیہ ہے ؛

ڈی برسی "تو ڈی بف کو اپنی نوابی آئیون ہو کے سپرد کر دینا چاہیئے" ؛

والڈیمر فرزس " ہاں یہ سورما اسی قابل ہے کہ اُس قلعہ اور جاگیر کو پائے - جو اُسکے نام رچرڈ شیر دل نے کی تھی - اور جسے از راہ فیاضی آپنے ڈی بف کو دیدیا" ؛

شاہزادہ جان " ڈی بف ایسی ایسی تین جاگیر ہضم کر جائیگا - مگر سُنئے گا ایک بھی نہیں رہی باقی جاگیریں سو میرے خیال سے اس وقت یہاں جتنے لوگ ہیں اُن میں سے کوئی بھی یہ نہ کہیگا کہ مجھے اُن کے سوا جس شخص کو چاہوں عطا کر دینے کا حق حاصل ہے - اور خاص کر اُن لوگوں کو جو ہر دم خدمت گزاری میں لگے رہتے اور فوجی خدمات انجام دینے پر آمادہ رہتے ہیں - نہ کہ اُن لوگوں کو جو غیر ملک میں پھرتے رہتے ہیں اور ضرورت کے وقت نہ تو اطاعت کرتے ہیں اور نہ مدد ؛

سامعین اس بات پر آمادہ تھے کہ شاہزادہ کے اس فرضی حق کو قابل اعتراض ...

نہ سمجھیں۔ اور وہ کہنے لگے کہ آپ بڑے فیاض ہیں کہ اپنے سر اپنے حلقہ بگوشوں کی خدمت کا عوض دینے پر آمادہ رہتے ہیں" +

جو لوگ انعام اور بخشش کے اُمیدوار تھے اُن کی یہی رائے تھی۔ ممنت صاحب نے کہا کہ" یروشلم کو غیر ملک نہیں سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ تمام عیسائیوں کی مادر ہے۔ اور مشترکہ میراث۔ لیکن میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کیوں اور کس طرح سورما آئیون ہو ایسا حق جتا سکے کیونکہ رچرڈ شیر دل کے ساتھ عسقلان سے کبھی آگے گئے ہی نہیں۔ جو کہ فلسطین کا ایک شہر ہے۔ اور اُن حقوق میں سے کسی کا بھی استحقاق نہیں رکھتا جن کا استحقاق یروشلم کو حاصل ہے" +

والڈیمر جو اُس جگہ سے جہاں کہ آئیون ہو گرا تھا اور جہاں والڈیمر اشتیاق میں چلا گیا تھا اب واپس آگیا۔ اور کہنے لگا کہ" یہ سورما تو حضور کو کچھ تکلیف دینے والا نہیں معلوم ہوتا۔ وہ جاگیر کو ڈی بف ہی کے قبضے میں رہنے دیگا۔ وہ سخت زخمی ہے" +

شاہزادہ" چاہے اُس کا انجام کچھ ہی ہو۔ لیکن آج تو فتح کا سہرہ اُسی کے سر رہا۔ اور چاہے وہ ہمارا جانی دشمن ہوتا یا ہمارے بھائی کا جاں نثار مگر اُس کے زخموں کا چارہ تو لازمی ہوتا۔ ہمارے خاص طبیب اُسکی چارہ سازی کرینگے +

اس وقت شاہزادہ کے لبوں پر سختی آمیز تبسم پایا جاتا تھا۔ والڈیمر نے فی الفور جواب میں کہا کہ اُس سورما کو تو اُس کے ہمراہی کب کا اُٹھا کر لے گئے +

والڈیمر" آجکل کے دنگل کی ملکہ کا رنج دیکھکر مجھے بڑا ہی افسوس ہوا۔ کیونکہ بیچاری کی آج کی حکمرانی کو اس سورما کی حالت کے خیال نے مکدر کر دیا۔ میں اس مزاج کا آدمی نہیں کہ اگر کوئی عورت اپنے عاشق کے لئے آہ و زاری کرے تو میرے دل پر کچھ اثر ہو سکے۔ روونیہ نے اپنے غم کو خوب ضبط کیا۔ مگر اس کا اظہار اُسکے ہاتھوں کی مُٹھی اور اُسکی خشک آنکھوں سے ہوتا تھا۔ اُس کی آنکھیں جبکہ وہ کپکپا رہی تھی بیہوش عاشق پر لگی ہوئی تھیں +

شاہزادہ" یہ روونیہ کون سی خاتون ہے جس کا چرچا میں نے اکثر سُنا ہے" +

ممنت" وہ سیکسن قوم سے ہے اور ایک بڑی جائداد کی وارث۔ وہ خوبصورتی

میں یکتا ہے - اور بڑی دولتمند - وہ ہزاروں میں یکتا ہے - یاسمن ہے - باغ حسن کا گل ہے - اور جوانی کی نکہت ہے"

شاہزادہ "ہم اُس کے غم کو دُور کرینگے - اُسکے زخموں پر مرہم رکھینگے - اور ایک نازمین کے ساتھ اُس کی شادی کرا دینگے - وہ نابالغ معلوم ہوتی ہے - اس لئے شادی کے بارہ میں ہمیں اُس پر اختیار حاصل ہے - کہو بریسی تم کیا کہتے ہو - اس بارہ میں تیری کیا رائے ہے کہ ایک شخص خاتون کے ساتھ فاتحوں کے رفیقوں کی رسوم کے مطابق شادی کر کے صاحب مال و دولت ہو جائے"

ڈی بریسی "جناب والا اگر جائداد میری مرضی کی ہوئی تو شاید وہ مجھے دلھن سے ناخوش نہ رکھ سکے - اور میں ایک نیک کام کے لئے حضور کا ہمیشہ ممنون رہونگا - جو کہ اُن وعدوں کو پورا کرنے والا ہو جو آپ نے میرے ساتھ اور میرے حق میں کئے ہیں"

شاہزادہ "ہم اس بات کو بھولینگے نہیں - ہم ابھی اپنے نوکر کو بھیجتے ہیں کہ وہ خاتون روونینہ کو اور اُس کے ہمراہیوں کو ہمارے پاس بُلا لائے - یعنی سیڈرک سیکزن کو اور اُس سورما کو جس کا نام اتھیلسٹن ہے - اور اُن کو شام کی دعوت کا پیغام دے" اور ایک خادم سے "ڈی بیگٹ - جاؤ ہمارا پیغام ان سیکزنوں کو ایسے خلیق پیرایہ میں دے کہ وہ رام ہو جائیں - اس طریقہ میں کہ اُنہیں ردِ دعوت کرنا ناممکن ہو جائے - حالانکہ بیگٹ کی قسم ان لوگوں کے ساتھ خلق کا برتاؤ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ سوروں کے آگے موتیوں کا ڈال دینا"

شاہزادہ جان یہ کہہ کر اشارہ کرنے ہی کو تھا کہ دنگل برخاست کیا جائے مگر اُس کے ہاتھ میں ایک رقعہ رکھ دیا گیا -

شاہزادہ (رقعہ دینے والے کی طرف دیکھکر) "یہ کہاں سے لائے ہو"؟

قاصد "غیر ملک سے - مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ کہاں سے - اس خط کو ایک فرانسیسی لایا تھا - وہ کہتا تھا کہ یہ آپ تک پہنچانے کے لئے اُسے رات دن برابر سفر کرنا پڑا ہے"

شاہزادہ نے لفافہ کو جس پر مہر لگی ہوئی تھی بڑے غور سے ملاحظہ کیا - اُسے کھولا اور جلدی جلدی رقعہ کو پڑھا جسکی عبارت یہ تھی:

"ذرا ہوشیار ہو جاؤ۔ کیونکہ شیطان زنجیروں میں سے کھول دیا گیا" اس عبارت کے پڑھتے ہی شاہزادے کے چہرے پر مُردنی چھاگئی۔ اُس نے اول تو زمین کی طرف دیکھا۔ پھر آسمان کی طرف۔ مگر اُس شخص کی مانند جسکے پاس اُسکے اپنے قتل کا فتویٰ آیا ہو۔ آخرکار شاہزادہ حیرت کو دُور کرکے ڈی بریسی اور فرزس کو ایک طرف لے گیا اور رقعہ اُن کے ہاتھوں میں رکھ دیا۔ اور کہنے لگا کہ "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا بھائی زنجیر توڑ رہا کردیا گیا"۔

ڈی بریسی۔ "ممکن ہے یہ کہ جھوٹی دھمکی ہو۔ اور خط مصنوعی ہو"۔

شاہزادہ۔ "یہ تو فرانس کی خاص مہر اور وہیں کی تحریر ہے"۔

والڈیمر فرزس۔ "تو ابھی تو موقع ہے کہ ہم اپنی جماعت کو کسی مضبوط مقام پر لے جاسکیں۔ یا تو یارک کے مقام یا کسی اور مقام پر جو ملک کے درمیان میں ہو۔ حضور کو یہ دنگل جلد ختم کردینا چاہئے"۔

ڈی بریسی۔ "مگر لوگوں کو ابھی مایوس نہ کرو۔ کیونکہ اُن کو دنگل میں شرکت کا موقع نہیں ملا ہے۔ اور اس لئے وہ ناخوش ہوجائینگے"۔

والڈیمر فرزس۔ "ابھی تو دن بہت باقی ہے۔ تیر اندازوں کو کچھ نشانہ بازی کر لینے دو۔ اُن کے لئے انعام بھی تجویز کرلو۔ اس سے شاہزادہ کے وعدوں کی وفائی ہوجائیگی۔ یقیناً اُس حد تک ضرور جہاں تک کہ ان سیکزنوں کا تعلق ہے"۔

شاہزادہ۔ "والڈیمر میں تمہارا ممنون ہوں۔ کیونکہ تم نے مجھے خوب یاد دلادیا کہ مجھے اُس کاشتکار کو بدلہ دینا تھا جس نے ہمارے نوکر کی تحقیر کی تھی۔ آج شام کو ہماری دعوت بھی جس شکل میں کہ ہم اُسے تجویز کریں ہوجائیگی۔ اگر یہ وقت میرا آخری وقت بھی ہوتا تو بھی اُسے میں بدلہ دینے اور مسرت میں صرف کرتا۔ اب نئی فکریں کل کے دن کے لئے رکھ چھوڑو"۔

اسکے بعد ہی تُرئی بجاکر تماشائیوں کو فراہم کیا گیا جو دنگل سے جانے لگے تھے۔ اور اعلان کیا گیا کہ چند ضروری ملکی کاموں کے باعث شاہزادہ کل کا دنگل ملتوی کرتا ہے۔ مگر تیر اندازوں کا کرتب جو کل ہونے والا تھا آج ہی کرایا جائیگا۔ اور سب سے اول تیرانداز کو ایک عمدہ انعام بھی دیا جائیگا۔ اعلان ہوتے ہی کوئی ۲۰ تیرانداز جو نیڈوڈ اور

چارنٹ وڈ کے جنگل کے نگراں تھے حاضر ہوئے۔ مگر جب اُنہیں معلوم ہوا کہ مقابلہ کن لوگوں سے ہوگا تو کوئی ۴۰ سے زیادہ چلے گئے۔ صرف ۸ تیر انداز رہ گئے۔ شاہزادہ ایک مناسب جگہ بیٹھ گیا تاکہ تیر اندازوں کا کرتب جن میں سے چند شاہی ملازم بھی تھے دیکھے۔ اسکے بعد اُس نے اُس تیر انداز کو تلاش کیا جس سے ناخوش تھا۔ اُسے نزدیک ہی کھڑے ہوئے دیکھا۔ شاہزادہ نے اُس سے کہا کہ اگر تیرا نشانہ ٹھیک رہا۔ تو علاوہ انعام کے ۲۰ اشرفیاں بھی ملینگی۔ ورنہ تیرے دُرّے لگوائے جائینگے سوال و جواب کے بعد تیر انداز راضی ہوا۔ نشانہ رکھا گیا۔ اور چٹھیوں کے ذریعے سے تیر انداز مقرر کئے۔ شکار کا کھیل بھی ہونے لگا۔ تیر اندازوں نے نشانہ اُڑایا۔ ۲۴ میں سے ۰ انشانے ٹھیک لگے۔ انعام کا مستحق ایک شخص ہیوبرٹ قرار پایا۔ اُس وقت شاہزادے نے کہا کہ "لوکسلے (یہ اُس تیر انداز کا نام ہے جس سے شاہزادہ ناخوش تھا) اب بتا۔ کیا تو ہیوبرٹ کے ساتھ بازی لگانا پسند کرتا ہے۔ یا تیر و کمان سے دست بردار ہونا" الغرض معاملہ طے ہوا۔ نیا نشانہ رکھا گیا۔ اوّل ہیوبرٹ نے نشانہ لگایا۔ مگر اُس مقام پر نہ لگا جس پر کہ پیشتر لگا تھا۔ پھر لوکسلے نے نشانہ لگایا جو ٹھیک بیٹھا۔ اسکے بعد پھر ہیوبرٹ نے نشانہ لگایا۔ مگر وہ بھی ٹھیک نہ رہا! آخیر میں لوکسلے نے نشانہ لگایا جو بالکل ٹھیک اُترا اور لوگ اُسکی تعریف کرنے لگے ✤

اس پر لوکسلے نے شاہزادہ سے کہا کہ اب آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اُس قسم کا نشانہ اُڑا سکوں جیسا کہ انگلستان کے شمالی شہروں میں اُڑایا جاتا ہے۔ اور یہ کہہ کر وہ نزدیک کے جنگل سے درخت کی ایک شاخ لانے کے لئے جانے لگا۔ اور شاخ لیکر واپس آگیا۔ اور چھیل چھال کر کہنے لگا کہ جو کوئی بھی اس میں سو قدم کے فاصلے سے تیر مارے اُسے میں تیر انداز سمجھتا ہوں۔ ہیوبرٹ نے کہا کہ میں تو اس میں نشانہ لگا نہیں سکتا۔ لیکن اگر تو تیر اسکے بیچ میں ہو کر نکال دے تو میں تجھے اپنا سامان حرب دیدونگا۔ میں نکے کو تیر کے نشانہ سے اُڑا سکتا ہوں"
شاہزادہ "بیوقوف اگر تو اس قسم کا نشانہ لگا سکے تو میں سمجھونگا کہ تو سب سے بہتر تیر انداز ہے" ✤
لوکسلے۔ بہت اچھا۔ میں ہیوبرٹ کی فرمایش پوری کرنے کے لئے بیحد کوشش کرونگا۔ میرے خیال میں اس سے بڑھکر تو کوئی شخص بھی نہ کرسکیگا" ✤

یہ کہہ کر اُس نے اپنی کمان جھکائی اور اُس میں دوسری تانت لگائی - اسکے بعد اُس نے نشانہ لگایا جسے لوگ بڑے شوق سے دیکھتے رہے - تیر کمان سے جست کرکے نکلا اور نشانہ کو چیرتا ہوا نکل گیا - لوگوں نے اُس کی تعریف کی - خود شاہزادہ بھی اُسکے کرتب سے اس قدر خوش ہوا کہ دم بھر کے لئے اس بات کو بھول گیا کہ وہ اُس سے ناخوش تھا - اور کہنے لگا کہ "یہ لے ۲۰ اشرفیاں انعام کی - اگر تو ہمارے خاص بدرقہ میں ملازمت چاہے تو ہم دے سکتے ہیں کیونکہ ہم نے تجھ جیسا نہ تو تیر انداز دیکھا اور نہ سُنا"

لوکسلے "حضور مجھے ملازمت سے تو معاف ہی رکھیں - کیونکہ میں نے یہ عہد کیا ہے کہ اگر میں کبھی ملازمت کرونگا تو آپکے بھائی رچرڈ کی - یہ بیس اشرفیاں میں ہیوبرٹ کو دیتا ہوں جس نے اُس انداز سے کمان کھینچی تھی جیسے کہ اُسکے دادا نے جنگ ہیسٹنگ میں - اگر اُس نے انکساری کے باعث نشانہ لگانے سے انکار نہ کیا ہوتا تو اُسکا نشانہ بھی میرے نشانہ کی طرح بے خطا ہوتا"

ہیوبرٹ نے لوکسلے کا حق لینے سے سر ہلا کر انکار کیا - مگر لوکسلے اس سے پہلے ہی بھیڑ میں غائب ہو گیا - اور پھر نظر نہ آیا - یہ تیر انداز شاہزادہ جان اور اُسکے رفیقوں کی نگاہوں سے کبھی غائب نہیں ہو سکتا تھا - بشرطیکہ شاہزادہ کو تازہ اور بہت ہی فکروں نے اپنی طرف مشغول نہ کر لیا ہوتا - اُسوقت جان بہت متفکر تھا - تفکرات کی پلٹن اُسکے صبر اور دل پر حملہ آور ہو رہی تھی - شاہزادہ نے دنگل برخاست ہونے کے لئے حکم دیا اور ایک افسر سے کہا کہ تم دوڑتے ہوئے جاؤ اور ایشبی میں اسحاق یہودی کو تلاش کر کے اُس کتّے سے کہنا کہ "شام ہونے سے پیشتر ہی دو ہزار کراؤن بھیج دے - اُسے تو یہ اطمینان دلانے کے لئے کہ اشرفیاں شاہزادے نے منگائی ہیں یہ انگوٹھی دکھا دینا - باقی روپیہ چھ دن کے اندر اندر میرے پاس بمقام یارک پہنچ جاے - اگر اُس نے اس میں ذرا بھی غفلت کی تو اُسکا سر اُڑا دیا جائیگا - ذرا دیکھتے بھالتے جانا - کہیں وہ راستہ ہی میں نہ مل جاے - یا راستہ میں تمہیں نظر ہی نہ پڑے - کیونکہ ابھی ابھی وہ ہم لوگوں کو اپنا مال مسروقہ جو بہت بیش قیمت تھا دکھا رہا تھا"

یہ کہہ کر شاہزادہ نے دنگل برخاست کرایا - گھوڑے پر سوار ہوا - اور ایشبی کو چلا گیا - اور تماشائی بھی اپنے اپنے گھروں کو سدھارے +

شاہزادے کی دعوت

شاہزادہ جان نے قلعۂ ایشبی میں ایک عالیشان اور پُرتکلف دعوت کا سامان کیا۔ یہ قلعہ جس کے اب آثار تک باقی نہیں رہے انگلستان کے ایک امیر الامرا نے بنوایا تھا۔ اور دعوت کے وقت ونچسٹر کے نواب روجر ڈی کوئمنسی کی ملکیت تھا جو اُن ایام میں ارض بیت المقدس کی ہوا کھا رہا تھا۔ شاہزادہ جان نے اس دعوت کو ہر طرح پر شاندار اور بے نظیر بنانے کے لئے کوشش کی ؂

شاہزادہ کے کارکنوں نے دعوت کے شاندار بنانے کے لئے ملک میں سے بہترین چیزیں فراہم کیں۔ اور ہر قسم کا نفیس اور عمدہ سامان بکثرت جمع کیا گیا۔ مہمان بھی ایک بڑی تعداد میں مدعو کئے گئے۔ شاہزادہ نے ضرورتاً اپنے کو ہر دلعزیز بنانے کی غرض سے دعوت میں سیکزن۔ ڈبن۔ اور نارمن قوم کے چند مشہور اور عالی مرتبہ خاندان کے لوگوں کو بھی جو اُس نواح میں رہتے تھے مدعو کیا ؂

شاہزادے کی نیت یہ تھی کہ ان مہمانوں کے ساتھ زیادہ خلق و تواضع کا سلوک کیا جائے۔ اگرچہ اُسکے کارکن اُسکے فائدہ کے خیال سے اپنی معمولی عادات اور خیالات کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ لیکن خود شاہزادے کی ترشروئی اور تلوّن اُسکے سارے ارادوں میں رخنہ انداز ہوتا تھا ؂

شاہزادہ اپنے تلوّن کا آئرلینڈ میں اُس وقت کافی سے زیادہ اور خطرناک ثبوت دے چکا تھا جبکہ اُسکے باپ نے اُسے آئرلینڈ کے تاج برطانیہ کی ماتحتی میں آنے کے بعد وہاں کے لوگوں کی ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس موقع پر وہاں کے امرا نے یہ حجّت کی کہ اُن میں سے کون سب سے پہلے اظہار وفاداری کے لئے شاہزادہ کے آگے زمین بوسی کرے۔ شاہزادے نے اُن کی تعظیم لینے کی جگہ اُن کی ڈاڑھیاں پکڑ کر ہلائیں۔ اس سے نفع کی جگہ نقصان ہوا۔ آئرلینڈ کے لوگ انگلستان کے حکمران سے ناخوش ہوگئے۔ ناظرین کو ان باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہیے تاکہ یہ معلوم کرسکیں کہ شاہزادے نے دعوت کے موقع پر کس چلن کو اختیار کیا ؂

شاہزادے نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ سب مہمانوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے اگرچہ اُس نے نواب سیڈرک اور نواب ایتھلسٹن کو دعوت میں سر آنکھوں پر بٹھایا اور جوں ہی کہ وہ حاضر ہوئے اُنہیں ہاتھوں ہاتھ لیا۔ لیکن جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ خاتون رووینہ طبیعت ناساز ہونے کے باعث دعوت میں شریک ہونے سے قاصر ہے تو اُسے مایوسی ہوئی۔ جس کا اظہار اُس نے ناخوشی کے پیرایہ میں کیا۔ مزید براں اُس نے ان دونوں کے لباس کا بھی مضحکہ اُڑایا۔ حالانکہ یہ لباس نارمن لباس کے مقابلہ میں زیادہ آرامدہ اور زیادہ قیمتی تھا۔ لیکن اُس زمانہ کے رواج کے خلاف تھا۔ اتنی سی بات پر شاہزادہ اُس کی تحقیر کرنے سے باز نہ رہ سکا ✤

سامان دعوت جو میز یعنی دستر خوان پر چُنا گیا کافی سے زیادہ تھا۔ وہ مرغن مجرب اور نفیس تھا۔ علاوہ اُن کھانوں کے جو انگلستان میں بہترین خیال کئے جاتے تھے اور شاہی دعوت کے شایاں تھے غیر ملک کے بھی نفیس و لذیذ کھانوں کی بھرمار تھی۔ دیسی بدیسی ہر قسم کی عمدہ عمدہ روح افزا۔ اور نشیلی۔ رنگیلی شرابیں بھی افراط سے مہیا کی گئی تھیں ✤

نارمن قوم کے لوگ نفیس اور مکلف کھانے توضرور کھاتے تھے۔ عمدہ شرابیں بھی استعمال کرتے تھے۔ لیکن ہر بات میں اعتدال اور نفاست کو مدنظر رکھتے تھے۔ اور بسیار خوری اور بسیار نوشی کو بُرا سمجھتے تھے۔ اور سیکزن قوم کا خاصہ اسکے برعکس تھا۔ تاہم شاہزادہ جان اور اُسکے رفیق ان دونوں بُرائیوں سے مبرا نہ تھے ✤

نارمن قوم کے اُمرا اور سورما سیکزن قوم کے ان دونوں امیروں کی عادات پر چپکے چپکے مضحکہ اُڑاتے رہے۔ اگرچہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو خفیہ سنجیدگی کے ساتھ اشاروں سے یہ بھی جتلاتے رہے کہ کہیں اُن کی اس قسم کی حرکت ظاہر نہ ہو جائے لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ جی بھر کے مضحکہ اُڑانے میں مصروف رہے ✤

آخر کار دعوت کا خاتمہ ہوا۔ اور جام شراب کو گردش ہوئی۔ ساغر کا دور چلنے لگا لوگ دنگل کی باتوں وغیرہ سے متعلق بیباکی کے ساتھ اور زندہ دلی سے گفتگو کرتے رہے۔ لیکن شاہزادہ فکر مند تھا۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی کسی خادم یا رفیق کے اشارے پر

گفتگو میں شریک ہوجاتا اور جام شراب بھی اُڑاجاتا تھا۔ لیکن اُسسے یہ معلوم نہیں ہوسکتا تھا کہ اُس وقت ہوکیا رہا تھا۔ کیونکہ وہ کسی بڑی فکر میں ڈوبا ہوا تھا ✣

شاہزادہ "ہم یہ جام وِلفریڈ ساکن آئیوَن ہو کے جام صحت کے طور پر نوش کرتے ہیں جس نے اس دنگل میں سب سے زیادہ نام حاصل کیا ہے۔ اور جو اپنے زخموں کے باعث ہماری دعوت میں شریک ہونے سے مجبور رہا۔ سب لوگ اس جام صحت کو نوش کریں اور نواب سیڈرک کو جس کے ایک ایسا لائق اور ہونہار فرزند ہے اس جام کو خاص طور پر نوش کرنا چاہیئے"۔

سیڈرک (جام رکھکر اور کھڑا ہوکر) "حضور والا۔ میں ایک ایسے ناخلف فرزند کے نام سے جام نوش نہیں کرتا۔ جو میرے حکم کی تحقیر کرتا اور اپنے بزرگوں کے رسوم و رواج اور عادات و اطوار سے دست بردار ہوتا ہے"۔

شاہزادہ (مصنوعی حیرت سے) "یہ تو ناممکن ہے کہ ایک ایسا بہادر اور ایسا سورما نالائق یا ناخلف یا نافرمانبردار ہو"!

سیڈرک "حضور انور وِلفریڈ تو ایسا ہی ہے۔ اُس نے صرف آپکے برادر بزرگوار کے اُمرا میں داخل ہونے کی نیت سے میرے غریب خانہ کو خیرباد کہا اور آپ ہی کے برادر کے جلوبرداروں میں رہ کر اُس نے وہ کرتب سیکھے جنہیں آپ ایسی وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اُس نے میرے گھر کو میری اجازت بغیر چھوڑا۔ اور وہ بھی شاہ الفریڈ کے زمانہ میں۔ یہ تو سخت سزا کے قابل جرم ہے"۔

شاہزادہ (ہمدردی آمیز لمبا سانس بھرکر) "افسوس! چونکہ تمہارا صاحبزادہ میرے بھائی کے جلوبرداروں میں سے تھا۔ اس لئے اس بات کا دریافت کرنا غیر ضروری سا ہے کہ اُس نے والدین کی نافرمانبرداری کہاں سے سیکھی" ✣

شاہزادہ جان اس موقع پر قصداً اس بات کو نظرانداز کرگیا کہ شاہ ہنری دوم کے بیٹوں میں سے اگرچہ ایک بھی الزام اور نقص سے بری نہ تھا۔ تاہم خود جان اُن میں سب سے بڑھکر تھا۔ کیونکہ وہ احسان فراموشی۔ نافرمانبرداری اور غداری میں مشہور تھا ✣

شاہزادہ (ایک منٹ کے وقفہ کے بعد) "میرے خیال میں میرے برادر نے وِلفریڈ

کو آئیوان ہو کی جاگیر عطا کی ہے ؛
سیڈرک " جی ہاں ۔ مگر میں اپنے بیٹے سے اس بات پر مطلق شاکی نہیں ہوں کہ اُس نے ایک ایسی جاگیر کو جو اُس کے بزرگوں کا آزادی اور خود مختاری کے ساتھ حق تھا دوسرے کا تابع بنکر کیوں قبول کر لیا "؛
شاہزادہ " نواب سیڈرک تو ہم آپ کی خوشی کو منظور کرتے ہیں ۔ اور اس جاگیر کو ایک ایسے شخص کو عطا کرتے ہیں جس کی شان میں تاج انگلستان کے تابع ہونے سے کوئی فرق نہیں آئیگا " اور سر ریجینالڈ فرنٹ ڈی بف سے مخاطب ہوکر " میں یقین کرتا ہوں کہ اب سے اس جاگیر کو تم سنبھالوگے اور سر ولفریڈ کو اب اپنے پدر بزرگوار کی ناخوشی کا محض ایک مطیع جاگیر دار بنکر قائم رکھنے کا موقع ہی نہ ملیگا "؛
سر ڈی بف " اگر سیڈرک یا ولفریڈ یا انگلستان کا کوئی بہترین فرزند اس جاگیر کو جو آپ نے مجھے بخشی ہے مجھ سے چھین لے تو حضور مجھے سیکزن سمجھیں اور اس بات کو میں بخوشی منظور کرونگا "؛
سیڈرک (ناخوشی سے) " جناب نواب بہادر جو کوئی بھی آپ کو سیکزن مانیگا وہ آپ کی عزت ایسی کریگا جیسی کے آپ مستحق نہیں ہیں "؛
ڈی بف اس کا خود ہی جواب دیتا ۔ لیکن شاہزادے کا تلوّن بھڑک اُٹھا اور ڈی بف کی جگہ وہ بول پڑا ؛
شاہزادہ " فی الواقع اے میرے امیرو اور نوابو نواب سیڈرک نے بالکل سچ کہا اُن کی نسل ہم پر اپنی نسلوں یا پشتوں یا خاندانی شعروں کے اعتبار سے اُسی طرح فوقیت رکھتی ہے جس طرح کہ اُنکے لبے لبادے "؛
ہیلوئسن " یہ سیکزن تو ہمارے سامنے میدان میں اسی طرح دم دبا کر بھاگتے ہیں جیسے کہ ہرن شکاری کُتّوں کے آگے "؛
مہنت صاحب " اُن کی دوڑ حق بجانب ہے ۔ آپ کہیں اُن کی اعلےٰ نسل اور اُن کی ستودہ صفات کو نہ بھول جائیں "؛
ڈی بریسی " اُن کے اعتدال اور سلیقہ کو "؛

گلبرٹ "یہ باتیں بھی اور اُن کی بہادری اور دلیری کو بھی - جن کے ذریعے سے اُنہوں نے میدان ہیسٹنگز اور دیگر میدانوں میں شہرت و عزت حاصل کی ہے"۔

شاہزادے کے رفیقوں اور درباریوں نے باری باری سے سیڈرک پر طعن و تشنیع کی خوب بوچھاڑ کی - جس کے باعث سیڈرک غضبناک ہوگیا۔ اُس کا چہرہ تمتما گیا۔ اور وہ چاروں طرف کو دیکھنے لگا - وہ غصے کے مارے سبھوں کو تو ایک ساتھ جواب نہیں دے سکتا تھا - اس لئے اُس نے خود شاہزادے کو مخاطب کیا اور ان الفاظ میں "ہمارے بزرگوں کی بیوقوفیاں اور بُرائیاں چاہے کیسی ہی ہوں - مگر ایک سیکزن کے ساتھ اس قسم کا سلوک نہیں ہونا چاہئے جس قسم کا کہ آج آپ کے دسترخوان پر میرے ساتھ ہوا - اور چاہے ہمارے بزرگوں پر میدان ہیسٹنگز میں کیسی ہی آفت آئی اور اُنہوں نے کیسی ہی زک اُٹھائی - مگر اُن لوگوں کو تو اپنا مُنہ بند ہی رکھنا چاہئے تھا جنھوں نے آج ہی پھر ایک بار ایک سیکزن کے سامنے مُنہ کی کھائی ہے"۔

شاہزادہ "بخدا یہ تو دلدوز مذاق ہے! اے میرے نوابو تم اس مذاق کو کیسا سمجھتے ہو؟ ہماری سیکزن رعایا کے افراد ابن ہی کے دنوں میں دلیر اور بیباک ہو چلے ہیں - اے نوابو تم اس بارہ میں کیا کہتے ہو؟ میری رائے میں اب ہمیں اپنے جہازوں میں سوار ہوکر نارمنڈی چلا جانا چاہئے"۔

ڈی بریسی (ہنسکر) "کیا ان سیکزنوں کے خوف سے؟ اجی ان سوٗروں کو نیچا دکھانے کے لئے تو ہمیں ہتیاروں کی بھی ضرورت نہ ہوگی - بلکہ شکار کی برچھیوں ہی سے انہیں دبا دیا جائیگا"۔

فرزس "اے سورماؤ اور نوابو خاموش"! اور شاہزادے سے "بہتر تو یہ ہے کہ آپ نواب سیڈرک کو یہ یقین دلائیں کہ ان مذاقیہ باتوں سے اُن کی کوئی تحقیر مقصود نہیں ہے - ایسی باتیں ایک نووارد کے کانوں کو ضرور بُری لگتی ہونگی"۔

شاہزادہ (خلق کے انداز سے) "تحقیر! میرے خیال سے کسی کو یہ بھی خیال نہ ہوگا کہ میں اپنی موجودگی میں کسی کی تحقیر کرانا چاہتا ہوں - یا اس قسم کی اجازت دیتا ہوں - دیکھو! چونکہ نواب سیڈرک اپنے فرزند کا جام صحت نوش کرنا نہیں چاہتے

اس لئے میں خود اُن کا جام صحت تجویز کرتا ہوں"۔
یہ جام نوش کیا گیا۔ حاضرین نے شاہزادے کی تعریف کے نعروں سے مکان سر پہ اُٹھا لیا۔ مگر ان باتوں کا اثر سیڈرک کے دل پر نہ ہوا۔ قدرتاً وہ زود فہم نہیں تھا۔ مگر جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اس تملق سے تحقیر کا اثر سیڈرک کے دل سے مٹ جائیگا وہ جانتے تھے کہ اُس کی عقل بہت ہی کم ہے۔ مگر اُس وقت سیڈرک خاموش ہوگیا۔ اور پھر اتھلسٹن کا جام صحت نوش کیا گیا۔ اس نواب نے آداب بجا کر احسانمندی کا اظہار کرنے کے بعد ایک پوری صراحی شراب کی ایک ہی دَور میں ختم کر دی۔ اسکے بعد شاہزادہ جو شراب سے ذرا گرم ہوگیا تھا سیڈرک سے مخاطب ہوا۔
شاہزادہ "اب اسے نوابو ہمیں اپنے سیکزن مہمانوں سے یہ التجا کرنا چاہئے کہ وہ ہمارے خلق کا بدلہ بھی دیں"۔ اور سیڈرک سے "ہاں معزز نواب صاحب کیا ہم یہ التجا کر سکتے ہیں کہ آپ کسی ایسے نارمن کا نام لیں جس کے ذکر سے آپکا دہن کنز گندہ ہوسکے۔ اور جو کچھ آپ کہیں اُسکی تلخی کو ایک پوری صراحی نوش کر کے دُور کر دیں"۔
ابھی شاہزادے کا جملہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ فرنس کھڑا ہوگیا۔ اور اُس نے سیڈرک کے پس پشت جا کر اُس سے چُپکے سے کہا کہ اس وقت اُس نامہربانی کا جو دو قوموں کے درمیان آئی ہے خاتمہ کرنے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ تم خود شاہزادہ جان کا نام لو۔ سیڈرک نے جواب تو نہ دیا۔ بلکہ اُٹھا۔ اور صراحی اونڈیل کر اُس نے شاہزادے کو مخاطب کیا۔
سیڈرک "چونکہ بندگان عالی نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ میں ایک ایسے نارمن کا نام لوں جو اس دعوت میں یاد کئے جانے کے قابل ہو۔ شاید یہ مشکل ہے۔ کیونکہ وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک غلام سے اپنے آقا کی تعریف کرنے کے لئے کہا جائے۔ ہاں وہ تو یہ ہے کہ مفتوح سے (فتح کی ساری بُرائیوں سے قطع نظر کر کے) فاتح کی تعریف کرانا ہے۔ تاہم میں ایک نارمن کا نام لینا چاہتا ہوں۔ جو رتبہ اور بہادری دونوں ہی کے اعتبار سے اوّل درجہ رکھتا ہے۔ اور اپنی قوم میں سب سے بہتر اور سب سے شریف ہے۔ اور جو شخص کہ میرے ساتھ اس عالی وقار کی مسلمہ شہرت کا اقرار

نہ کرے اُسے میں جھوٹا اور بے عزت کہونگا۔ اور ساری عمر اُسے ایسا ہی سمجھونگا میں اس صراحی کو رچرڈ شیر دل کے نام پر ٹھکانے لگاتا ہوں"!

شاہزادہ جان کو یہ توقع تھی کہ نواب سیڈرک میرا نام لیگا۔ جوں ہی کہ شاہزادہ نے اپنے بھائی کا نام سُنا تو چونک پڑا۔ اُس نے بناوٹ کے ساتھ اور قہراً جبراً جام تو اُٹھایا۔ مگر لبوں تک لے جاکر فی الفور رکھدیا۔ یہ اُس نے محض اس بات کے معلوم کرنے کے لئے کیا کہ حاضرین میں کون کیا کرتا ہے۔ کیونکہ سیڈرک کی تجویز کی بیطابقت یا مخالفت کرنا بہت سے حاضرین کے لئے ٹیڑھی کھیر تھی۔ بعض قدیم طرز کے اور ناتجربہ کار درباریوں نے تو شاہزادہ کی حرکت کی تقلید کی۔ یعنی ساغر کو لبوں تک لے گئے۔ مگر فی الفور رکھدیا۔ بہتوں نے جو شریف طینت تھے فی الفور یہ نعرہ لگایا کہ" شاہ رچرڈ دائم قائم رہے۔ اور ہم تک جلد واپس آئے" اور بعض نے جن میں ڈی بف اور سور ما ٹیمپلر بھی شامل تھے جام کو چھوا تک نہیں۔ لیکن کسی کو بھی براہ راست یا زبان سے اُس جام صحت کے خلاف کچھ کہنے کی جُرات نہ ہوئی جو موجودہ وقت بادشاہ کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔

سیڈرک اس تجویز سے بازی لے گیا۔ اور اُس نے اپنے مخالفوں کو خوب ہی نیچا دکھایا۔ اس سے اُسے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ کوئی ایک منٹ تک اس خوشی کا لطف اُٹھاکر اُس نے اپنے دوست سے کہا کہ" اینتھلسٹن اُٹھو۔ چلو۔ آج ہمیں یہاں بڑی دیر لگ گئی۔ اب تو ہم شاہزادہ جان کے خلق و تواضع کا بدلہ دے چکے جن لوگوں کو ہماری قوم کے بیہودہ اور وحشیانہ اطوار زیادہ معلوم کرنے کا شوق ہو اُنہیں اس شوق کو آج کے بعد ہمارے غریب خانوں تک قدم رنجہ فرماکر پورا کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ ہم نارمن قوم کے اخلاق اور شاہی دعوتوں کا کافی لطف اُٹھا چکے ہیں"۔

یہ کہہ کر سیڈرک مکان دعوت سے چل دیا۔ اینتھلسٹن اُسکے پیچھے ہو لیا۔ اور بہت سے مہمان بھی جو سیکزن نسل سے تھے اور جنہوں نے شاہزادہ جان وغیرہ کی باتوں کو اپنی تحقیر خیال کیا تھا چل دئے۔ اُن کو جاتے ہوئے دیکھ کر شاہزادے نے کہا کہ" سینٹ ٹامس کی قسم آج تو سیکزن گتے ہم سے بازی لے گئے اور جیت

کے ساتھ گھر گئے"!

مہنت :" چلئے اب ہم کھاپی اور ہنس بول چکے"۔

ڈی بریسی :" مہنت صاحب کو آج کسی سے ضرور توبہ کرانی ہے۔ اسی لئے عجلت میں ہیں"۔

مہنت :" نواب صاحب یہ بات تو نہیں ہے۔ بلکہ مجھے آج ہی اپنے گھر کا کچھ سفر طے کرنا ہے"۔

شاہزادہ (فرزس سے) :" اے لو۔ یہ تو جانے لگے۔ یہ تو ڈرپوک ہیں۔ اور سب سے پہلے یہ بزدل مہنت بھاگتا ہے"۔

والڈیمر :" حضور خوف نہ کریں۔ میں اُسے ایسی باتیں بتاؤنگا کہ وہ مجبوراً ہماری مجلس مشورۃ میں یارک کے مقام پر شریک ہو" اور مہنت سے :" جناب تقدس مآب مجھے آپ سے علیحدگی میں کچھ کہنا ہے"۔

باقی مہمان بھی سوا اُن کے جو شاہزادے کے خاص حاشیہ برداروں میں تھے جانے لگے۔

شاہزادہ (فرزس کو غضب آلود نگاہوں سے دیکھکر) :" تو آپ کی رائے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک سیکزن کتّا مجھے میرے ہی گھر پر نیچا دکھا جائے اور صرف میرے بھائی کا نام سُنتے ہی لوگ مجھ سے دُور بھاگنے لگیں جیسے کہ جذامی سے دُور بھاگتے ہیں"؟

فرزس :" جناب ذرا صبر کریں۔ میں آپکے الزام کو دور کردونگا۔ اور اُس ناعاقبت اندیشانہ بے پروائی کو قابل الزام ٹھیراؤنگا جس نے میری تجویز کو بیکار کردیا اور آپکی رائے کو غلط۔ مگر یہ موقع بحث کرنے کا نہیں ہے۔ ڈی بریسی اور میں ابھی ان بزدلوں کے پاس جاتے ہیں اور اُن کو یقین دلاتے ہیں کہ اب وہ اس قدر آگے بڑھ چکے ہیں کہ پیچھے ہٹنا ناممکن ہے"۔

شاہزادہ ٹہل رہا تھا۔ اور شراب کے اثر سے کسی قدر جوش اور اضطراب میں تھا وہ کہنے لگا کہ" اس میں نفع نہیں۔ یہ تدبیر تو بیکار جائیگی۔ وہ تو دیوار پر کی تحریر کو دیکھ چکے۔ آثار معلوم کر چکے۔ وہ شیر کے پنجے کا نشان ریت پر دیکھ چکے۔ وہ اُس کی گرج کو سُن چکے۔ اب تو کسی طرح پر بھی اُن کی دوبارہ ہمّت نہیں بندھ سکتی"۔

فرزس (ڈی بریسی سے) :" خدا کرے کہ کسی طرح خود شاہزادہ کی ہمّت پھر بندھ جائے

اُسے تو بھائی کا نام سُنتے ہی بخار چڑھتا ہے۔ ایسے حکمران کے مشیر جو بُرائی اور بھلائی دونوں ہی میں استقلال اور ہمت میں کمی اور پستی کا اظہار کرے بڑے بدنصیب ہیں"!

فرزس کی کوشش شاہزادہ کے حق میں

کبھی کسی مکڑی نے بھی اپنے شکستہ جالے کی درستی کے لئے اس قدر کوشش نہ کی ہوگی جس قدر کہ فرزس نے جان کے منتشر جلو برداروں اور سرداروں کو متحد کرنے اور جان کا طرفدار بنانے کے لئے کی۔ اُن میں سے چند ہی دل سے جان کے طرفدار ہوئے تھے۔ مگر ایک کی نگاہ میں بھی جان کی قدر و منزلت نہیں تھی۔ اس لئے فرزس کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ لوگوں کو موجودہ وقت فواید یاد دلا کر نئے فوایدکی اُمید دلائی۔ جوان اور وحشی طبع امرا کو اُس نے لوٹ مار کی توقع دلائی۔ حوصلہ مندوں کو طاقت و اختیار کی۔ اور لالچیوں کو تزاید دولت و جاگیر کی۔ کرایہ دار فوج کے سرغناؤں کو نقدی کی۔ فرزس نے علاوہ نقدی کے لمبے چوڑے وعدے بھی کئے۔ اور پست ہمتوں یا ڈھلمل یقینوں کو بااردہ بنانے کے لئے کوئی وقیقہ اُٹھا نہیں رکھا گیا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ شاہ رچرڈ کی واپسی ایک ناممکن بات ہے۔ اور اگر ممکن بھی ہو تو تم لوگوں کے پولٹیکل فواید میں کوئی تغیر نہ ہوسکیگا ؎

فرزس" اگر رچرڈ واپس آئے بھی تو وہ اپنے حاجتمند اور مفلس مجاہدین صلیب کو اُن لوگوں کی جیبیں خالی کر کے جو اُس کے ہمراہ ارض بیت المقدس میں نہیں گئے مالدار بنانے کے لئے آئیگا جنہوں نے اُس کی غیر حاضری میں کوئی ایسا کام کیا ہے جو یا تو ملک کے قوانین یا تاج کے حقوق کے خلاف ہونگے۔ وہ ٹیمپلر اور ہاسپٹل فرقہ سے جنہوں نے ارض بیت المقدس کی جنگ وجدل میں فرانس کے شاہ فلپ کو اُس کی ذات پر ترجیح دی انتقام لینے آئیگا۔ وہ ہر باغی کو ہاں ہر ایسے شخص کو جو اُسکے بھائی شاہزادہ جان کا مددگار رہے سزا دینے کے لئے آئیگا۔ کیا تم اُس کی طاقت سے خوف کھاتے ہو؟ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ وہ زبردست اور بہادر سورما ہے۔ لیکن اب شاہ آرتھر کا زمانہ نہیں رہا۔ جبکہ ایک ہی سورما ایک فوج کا مقابلہ کرسکتا تھا۔ اگر

فی الواقع رچرڈ واپس آیا تو وہ تنہا ہوگا۔ اور اُسکے ہمراہ نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی رفیق۔ اُسکی بہادر فوج کی ہڈیوں سے فلسطین کی زمین سفید ہو رہی ہے۔ اُسکے چند رفیق جو ولفریڈ کی مانند اس ملک میں واپس آگئے ہیں وہ مفلس اور دل شکستہ ہیں۔ اور تم رچرڈ کے پیدائشی حق کا کیا ذکر کرتے ہو؟ (یہ بات اُس نے اُن لوگوں سے کہی جو اس قسم کا اعتراض کرتے تھے)۔ کیا رچرڈ کا حق ولیم فاتح کے بڑے بیٹے نارمنڈی کے نواب رابرٹ سے بھی فائق تر ہے؟ لیکن باوجود اس حالت اور حیثیت کے ولیم فاتح کے دوسرے اور تیسرے فرزند کو پہلے فرزند پر قوم نے ترجیح دی۔ رابرٹ میں وہ سارے اوصاف تھے جو رچرڈ کی ذات سے منسوب کئے جاسکیں۔ وہ ایک بہادر سورما تھا۔ ایک اچھا لیڈر تھا۔ اپنے دوستوں سے فیاضی کا سلوک کرتا تھا۔ کلیسیا کے ساتھ سخاوت کرتا تھا۔ اور سب سے بڑھکر اُس میں یہ وصف تھا کہ وہ مقدس ہیکل کا مجاہد اور فاتح تھا۔ اس پر بھی وہ قلعہ کارڈف میں اندھا ہوکر قید رہا اور وہیں مرگیا۔ کیونکہ اُس نے قوم کی مرضی کی مخالفت کی جس کی رائے یہ تھی کہ وہ اُن پر حکومت نہ کرے۔ ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم شاہی نسل کے اُس شاہزادہ کو اپنا فرمانروا منتخب کریں جس میں حکومت کرنے کی اچھی قابلیت ہو" (اس موقع پر اُس نے اپنی غلطی کی اصلاح کرنے کے لئے یہ کہا کہ" اس سے میری مراد یہ ہے کہ ہم ایسے شاہزادے کو منتخب کریں جس کے ذریعے سے امرا کو فائدہ پہنچے۔ یہ ممکن ہے کہ شاہزادہ جان اپنے بھائی رچرڈ سے کمتر درجہ کا ہو۔ لیکن جب یہ دیکھا جائے کہ رچرڈ اس ملک میں انتقام لینے کے لئے تلوار بکف آرہا ہو اور جان انعام اکرام حق۔ دولت اور عزت کا وعدہ کرتا ہو تو اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ازروئے عقل دونوں میں سے کون بادشاہ ہونا چاہیئے اور کس کو امرا کو مدد دینا چاہیئے"۔

فرزس نے امرا سے اس قسم کی باتیں کہی تھیں۔ بہتوں نے وعدہ کیا کہ وہ یارک کے مقام مجوزہ مجلس شوریٰ میں شریک ہونگے۔ تاکہ عام طور پر شاہزادہ جان کے سر کو تاجپوشی کی زینت و عزت عطا کرسکیں۔ رات بہت جاچکی تھی۔ اور فرزس گو تھکا ماندہ مگر اُمید بھرا ہوا دل لیکر قلعہ ایشبی میں پہنچا۔ جہاں وہ ڈی برسی

مُلاقی اور ہمکلام ہوا ✤

فرزس (کسی قدر غصہ سے) "یہ کیا بہروپ ہے؟ کیا یہ کھیل کود یا تفریح کا وقت ہونا چاہیئے۔ جبکہ ہمارے آقا شاہزادۂ جاؔن کی قسمت ساحل فیصلہ کے قریب پہنچ چکی ہو؟ تو میری طرح ان بُزدل امرا کے پاس کیوں نہیں گیا جن کا شاہ رچرڈ کا نام ہی سُن کر دم نکلا جاتا ہے" ✤

ڈی بریسی "بھئی جس طرح تم اپنے کام میں مصروف رہے اُسی طرح میں اپنے کام میں" ✤

فرزس (گرج کر) "میں تو شاہزادہ جاؔن کے کام میں جو ہمارا اور تمہارا دونوں ہی کا آقا اور مربّی ہے لگا رہا" ✤

ڈی بریسی "اپنے ترقیِ درجات کے سوا اس قسم کا خیال کرنے کے لئے تیرے پاس شاید کوئی وجہ ہو۔ فرزس ادھر آؤ۔ ہم ایک دوسرے کے حال سے واقف ہیں۔ تیرا مُدّعا تو ترقی درجات ہے۔ مگر میرا مقصد عیش وعشرت۔ اس لئے میری اور تیری غرض میں کوسوں کا فرق ہے۔ میری طرح تیرا بھی یہ خیال ہے کہ جاؔن ایک مستقل مزاج بادشاہ ہونے کی صفت نہیں رکھتا۔ اور ایک ہردلعزیز بادشاہ ہونے کی قابلیت بھی نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ گستاخ اور مُنہ پھٹ ہے۔ اور نہ زیادہ عرصے تک حکمرانی کرنے کا وصف رکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بزدل اور متلوّن مزاج ہے۔ البتہ وہ ایسا فرمانروا ضرور ہے جس سے ڈی بریسی اور فرزس کو اپنے لئے ترقی درجات کی توقع ہوسکتی ہے۔ اس لئے تم اُس کی مدد پالیسی یعنی حکمت علمی سے کرتے ہو اور میں اپنی جماعت کی برچھیوں سے" ✤

فرزس "یہ تو ایک سبز باغ ہے۔ تو سخت ضرورت کے وقت احمقوں کی سی بات کرتا ہے۔ ایسی ضرورت کے وقت تو اس سوانگ سے کیا مراد رکھتا ہے"؟

ڈی بریسی "میری مراد سیکزن قوم کی بیوی حاصل کرنے کی ہے" ✤

فرزس "تو غلطی پر ہے" ✤

اسکے بعد دونوں میں اَور بہت سی باتیں ہوئیں ✤

فرزس "ارے تجھے اس قسم کی رائے کس نے دی"؟

ڈی بریسی "گلبرٹ نے۔ وہ میری مدد اس کام میں کریگا"۔
فرزس "یہ تو ممکن ہے کہ تو اپنی دلربا کو سیکزنوں کے ہاتھوں سے نکال لائے۔ مگر پھر اُس کا گلبرٹ کے پنجہ سے نکال لانا دشوار ہے۔ وہ اپنے شکار کو اپنے قبضے سے نکلنے نہ دیگا"۔
ڈی بریسی "ارے وہ تو ٹمپلر فرقہ سے ہے۔ اس لئے میری آرزو میں رخنہ نہ ڈالیگا۔ اگر وہ اپنے فرقے کا سب سے بڑا سرغنہ ہوتا تو بھی رخنہ نہ ڈال سکتا"۔
فرزس "تو کیا کوئی بات بھی تیرے دل سے اس خیال خام کو دُور نہیں کر سکتی میں جانتا ہوں کہ تو طبیعت کا ضدی ہے۔ اور تجھے تیرے ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کرنا گویا تضیع اوقات ہے۔ مگر ذرا اپنی حماقت کو دل میں دیر تک جگہ نہ دے۔ ذرا وقت اور موقع کو بھی دیکھ"۔
ڈی بریسی "میں کہتا ہوں کہ اُس پری جمال کا حاصل کرنا صرف چند گھنٹوں کا کام ہے اور میں یارک کے مقام پر اپنے بہادر رفیقوں کی اُس تجویز کی تائید کے لئے پہنچ جاؤنگا جسے تو تراشیگا۔ لیکن اب گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں بتا رہی ہیں کہ میرے رفیق باہر کے میدان میں فراہم ہو رہے ہیں۔ اس لئے اب آپکو الوداع کہتا ہوں۔ اب میں ایک خوبرو کو حاصل کرنے کے لئے سچے سورما کی مانند جاتا ہوں"۔
فرزس "سچے سورما کی مانند! میں کہتا ہوں کہ ایک احمق ہاں ایک بچے کی مانند جو نہایت ضروری کام کو چھوڑ کر فضول کے لئے جاتا ہو۔ مگر میں تو ایک ایسے شاہزادہ کا اپنی غرض کے لئے ساتھ دیتا ہوں جو ہر طرح پر نالائق ہے۔ اور اس لئے مجھے اُمید ہے کہ وہ میری مدد کریگا"۔

دونوں مدبّروں کی باتوں کا ان الفاظ کے ساتھ ہی خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ شاہزادہ جان نے اندر سے آواز دی کہ "فرزس"۔ یہ آواز سُنتے ہی فرزس نے ڈی بریسی کو سلام کیا۔ اور بعجلت تمام اپنے آیندہ فرمانروا کی تعمیل ارشاد کے لئے چل دیا۔

سورما اور زاہد کی جھونپڑی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ڈنگل کا خاتمہ ایک ایسے سورما کی محنتوں سے ہوا جس سے لوگ واقف نہ تھے۔ جب وہ فتح حاصل کر چکا تو یکایک میدان سے باہر ہوگیا اور جب اُسے انعام کے لئے طلب کیا گیا تو اُس کا سراغ نہ مِلا۔ بلکہ جنگل میں ہو کر ایک نزدیک راستہ سے شمالی جانب جاتا ہوا دیکھا گیا۔ اور رات کو راستہ سے دُور ایک مقام میں مقیم ہوا۔ جہاں اُس نے ایک گویئے سے ڈنگل کا سارا حال سُنا۔ صبح ہوئی اور وہ آگے بڑھا۔ مگر شام تک یارک شایر کے قریب پہنچا۔ جہاں اُسے جنگل میں بے آب و دانہ کے رات گزارنی پڑی۔ اُس نے گھوڑا تو چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور خود زمین پر دراز ہوگیا۔ یہ سورما دوسرے سورماؤں کی مانند کسی سے عشق نہیں رکھتا تھا۔ اس لئے تنہائی کے عالم میں جیساکہ عاشق مزاج سورما کسی معشوق کی باتوں کے خیال سے جی بہلاتے ہیں جی بھی نہ بہلا سکا۔ اس لئے پریشانی کے عالم میں اُس نے چاروں طرف نگاہیں دوڑائیں تو جنگل میں ایک راستہ نظر آیا آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ اور کسی ایسے راستہ کے معلوم کرنے کی جو کسی کاشتکار یا جنگل کے نگراں کی جھونپڑی تک پہنچانے کی کوشش رائگاں گئی۔ اُس وقت اُس نے کسی جائے پناہ تک پہنچنے کے لئے گھوڑے کی فراست پر بھروسہ کیا ٭

گھوڑے نے یہ معلوم کرکے کہ اب اُسے مجبور نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اُس کی اپنی مرضی پر چھوڑ دیا کان کھڑے کئے اور ایک راستہ اختیار کیا۔ یہ راستہ اگرچہ سورما کے پسند کئے ہوئے راستہ سے علیحدہ تھا۔ مگر ایک جائے پناہ کی طرف ضرور جاتا تھا۔ اور اُس پر چل کر گھوڑے نے ذرا ہی دیر میں سورما کو ایک زاہد کی جھونپڑی پر پہنچا دیا۔ جس کے نزدیک ہی چشمہ بہہ رہا تھا اور درخت اُگے ہوئے تھے۔ اور منظر خوب دلفریب تھا۔ سورما نے گھوڑے سے اُتر کر زاہد کے دروازے پر دستک دی۔ اوّل تو جواب دیر میں مِلا اور وہ بھی خلاف اُمید ٭

زاہد "چاہے تو کوئی سہی۔ مگر آگے بڑھ جا۔ اور ایک زاہد کی شام کی نماز اور اوراد میں خلل نہ ڈال" ٭

سورما "اے بزرگ ایک راستہ بھولا ہوا سورما تیرے در پر حاضر ہوا ہے۔ اُسے رات گزار لینے دے" ✤

زاہد " بھائی میرے پاس نہ کھانے کو ہے اور نہ گھوڑے کے لئے کچھ سامان خوراک ہے۔ اس لئے آگے جا" ✤

سورما " لیکن راستہ ملنا دشوار ہے۔ کیونکہ تاریکی کا تسلط ہو چلا ہے۔ آپ اتنا ہی کریں کہ باہر نکل راستہ کو بتا دیں" ✤

زاہد " بھائی اب مجھے زیادہ پریشان نہ کر۔ تیری وجہ سے میرے وظیفہ میں بقدر دو تین تسبیح کے کمی ہو گئی۔ اور میں نے عہد کر لیا ہے کہ ماہتاب نکلنے سے پہلے پہلے اس قدر تسبیحیں پڑھ لیا کروں" ✤

سورما۔ اگر اور کچھ نہیں کر سکتے تو صرف یہی بتا دو کہ کون سے راستہ سے جاؤں" ✤

زاہد " راستہ آسانی سے مل جائیگا۔ آگے بڑھ کر ایک کھاٹ ملیگا۔ جسے عبور کر کے تم ناک سیدھ آگے کو بڑھنا" ✤

سورما " اے زاہد بے ریا۔ یہ راستہ تو ملنا دشوار ہے۔ یا تو تُو دروازہ کھول ورنہ میں اُسے توڑ ڈالونگا" ✤

زاہد " اگر تو میرے ساتھ سختی کریگا تو تیرے ساتھ بُری ہوگی" ✤

اس وقت سورما نے کُتوں کے آنے کی آواز سُنی۔ اور یہ سمجھ کر کہ انہیں زاہد نے بُلایا ہے۔ دروازہ میں زور سے لات ماری جس سے کواڑ اور چوکھٹ ہلنے لگے۔ زاہد نے کہا کہ " صبر کر۔ ٹھہر۔ میں دروازہ کھولتا ہوں۔ حالانکہ ایسا کرنے میں تجھے کوئی خوشی حاصل نہ ہوگی" یہ کہہ کر زاہد نے دروازہ کھولا۔ وہ ایک مضبوط اور طویل القامت شخص تھا۔ اُس کے ایک ہاتھ میں مشعل تھی اور دوسرے میں سونٹا۔ دو کُتے اُسکے پاس کھڑے تھے۔ وہ سورما پر لپکنے کو تھے کہ زاہد نے ڈانٹ دیا۔ اور سورما کو اندر بُلاتے ہوئے کہا کہ میں نے دروازہ محض لوٹیروں کے خیال سے نہیں کھولا تھا۔ جو آجکل اس نواح میں دست درازی کرتے ہیں اور نہ کسی زاہد کو چھوڑتے ہیں اور نہ عابد کو ✤

سورما:۔ "آپ کے مسکن میں دھرا ہی کیا ہے کہ یہاں ڈاکو آسکیں۔ دو کتے آپ کے پاس ہیں۔ آپ خود قوی الجثہ ہیں۔ اس لئے آپ اُن کا مقابلہ کر سکتے ہیں"۔

زاہد:۔ "یہ کتے تو مجھے جنگل کے نگراں نے اُس وقت تک کے لئے دئے ہیں جب تک کہ رہزنوں کا زور ہے"۔ یہ کہہ کر زاہد نے مشعل ٹانک دی۔ ایک اسٹول پر الاؤ کے سامنے خود بیٹھ گیا۔ دوسرا اسٹول، سورما کی طرف بڑھا دیا۔

سورما:۔ فرمایئے گھوڑا کہاں باندھوں۔ میں کہاں سوؤں۔ اور میرے کھانے کے لئے کیا ہے"؟ زاہد نے گھوڑے اور سورما کے لئے جگہ بتا دی۔ گھوڑے کے آگے چارہ ڈال دیا۔ سورما کے بستر کے لئے گھاس بچھادی۔ اور بھُنی مٹر کی دو مٹھیاں اور شراب کی جگہ ایک گھڑیا چشمہ کے پانی کی سورما کے آگے رکھدی۔ سورما نے ٹوپی اور لبادہ اُتار دیا اور زاہد نے سر کا کپڑا دُور کر دیا۔ دونوں ہی قوی الجثہ اور قوی ہیکل اور تن و توش والے نکلے۔ ایک دوسرے کو حیرت کی نگاہ سے دیکھنے لگا۔ جب سورما ایک مٹھی مٹر چبا چکا تو زاہد سے مخاطب ہوا۔

سورما:۔ "تقدس مآب۔ مجھے حیرت ہے کہ آپ صرف پانی اور بھُنے ہوئے دانوں پر گزارتے ہیں۔ مگر دیکھنے میں ایسے تنومند اور شہ زور ہیں کہ بجار کو بھی پچھاڑ ڈالیں۔ آپ زاہد صورت تو معلوم نہیں ہوتے"۔

زاہد:۔ "سورما صاحب آپکے خیالات دُنیا داروں کے سے ہیں۔ مقدس مریم اور مقدس ڈنسٹن ان دانوں اور اس پانی میں وہ تاثیر پیدا کر سکتے ہیں کہ کسی اور اکل و شرب کی ضرورت نہیں رہتی"۔

سورما:۔ "آپ کا اسم مبارک"؟

زاہد:۔ "مجھے کلرک آف کومپان ہرسٹ، کہتے ہیں۔ لوگ میرے نام کے ساتھ لفظ مقدس یا بزرگ کا بھی لگا دیتے ہیں۔ مگر میں اپنے کو اس کا مستحق نہیں سمجھتا۔ آپ کا اسم شریف"؟

سورما:۔ "مجھے لوگ سیاہ سورما کہتے ہیں۔ اور میرے نام کے ساتھ لفظ کاہل کا اضافہ بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ میں شہرت کی آرزو میں بہت جدوجہد کرتا ہوں"۔

سورما کا جواب سُنکر زاہد کو ہنسی آگئی جسے وہ ضبط نہ کرسکا۔ اور کہنے لگا کہ "جناب کاہل وجود سورما۔ آپ بڑے دانشمند ہیں۔ میرا غریب خانہ آپ کی آسائش کے لائق نہیں۔ کیونکہ آپ ڈنگلوں اور درباروں کے رتن ہیں۔ جنگل کا نگراں جب ان کتوں کو میرے پاس چھوڑنے آیا تھا تو وہ کچھ سامان خوراک بھی چھوڑ گیا تھا جو میرے کھانے کے قابل نہیں۔ خدا مجھے ایسی چیزوں سے دُور ہی رکھے"۔

سورما" درست۔ یہ نگراں زندہ دل معلوم ہوتا ہے۔ شاید اُسے آپکو دانے چبلتے اور پانی پیتے ہوئے دیکھکر رحم آیا ہوگا۔ اور سامان خوراک دے گیا ہوگا۔ لائیے میں بھی تو دیکھوں کہ وہ کیسی خوراک ہے"؟

زاہد کو سورما کے انداز سے اُس کی نیکدلی کا یقین ہوچکا تھا۔ اس لئے وہ جلدی سے اُس سامان خوراک کو لے آیا۔ وہ مسلم کباب تھا۔ سورما نے چھُری سنبھالی اور کئی قاشیں اُتار کر نگل گیا۔ اور کہنے لگا کہ "آپ کا مہربان نگراں تو اچھا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ میں فلسطین میں رہ چکا ہوں۔ وہاں دستور ہے کہ میزبان مہمان کو اس بات کا یقین دلانے کے لئے کہ جو کچھ اُس کی تواضع کے لئے رکھا گیا ہے وہ صحت بخش ہے مہمان کا ہم نوالہ بنتا ہے۔ اس لئے آپ بھی آئیے اور شریک ہو جائیے"۔

زاہد" خیر آپ کے شک رفع کرنے کو میں اپنے اصول کو توڑتا ہوں" یہ کہہ کر اُس نے کباب پر دست دراز کیا۔ اور سورما سے زیادہ کھا گیا۔ اُس وقت سورما نے کہا کہ "آپ کا نگراں جو اس کباب کو چھوڑ گیا ہے وہ کچھ شراب بھی ضرور چھوڑ گیا ہوگا۔ دیکھئے ذرا الماری ٹٹولئے۔ اور میرا خیال درست نکلیگا"۔ سورما کے کہنے کی دیر تھی کہ زاہد اُٹھا اور ایک بڑی صراحی اور دو پیالے لے آیا۔ اور دونوں کو بھر کر ایک سورما کو دیا اور دوسرا یہ کہکر "آپکا جام صحت" ہے غٹ غٹ چڑھا گیا۔ سورما نے جواب میں یہ کہہ کر "آپکا جام صحت" پیالہ خالی کردیا۔

سورما" تقدس مآب آپ کا سا تنومند شخص زاہد کی زندگی بسر کرے اور دانے پانی پر یا نگراں کی سخاوت پر گزارہ کرے۔ آپ تو اس قابل ہیں کہ قلعہ میں بیٹھکر حکمرانی کریں اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شکار خوب کھاتا"۔

زاہد" ان باتوں سے درگزرو۔ اگر میں بادشاہ کے شکار میں خیانت کروں تو ضرور قید میں جاؤں۔ یہ جامہ زاہداں مجھے نہ بچا سکے"

سورما" حضرت اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو رات کو جبکہ نگراں خراٹے لیتے ہوتے ضرور شکار مارتا"

زاہد" نیک سورما ان باتوں کو جانے دو۔ اب جو کچھ ملا ہے اُس کی نسبت اتنا ہی سمجھ لو کہ خدا نے دیا ہے۔ یہ دریافت کرنا عبث ہے کہ وہ کیسے اور کہاں سے آیا۔ اب جام بھرو اور اُڑا جاؤ"

سورما" بخدا آپ مجھے خود چھان بین کا شوق دلاتے ہیں۔ آپ تو عجیب زاہد ہیں۔ ایسا زاہد میں نے تو کبھی نہیں دیکھا۔ میں رخصت ہونے سے پیشتر آپ کا کچھ اور حال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ آپکی دھمکیاں اُس شخص پر کارگر نہیں ہوسکتیں جو خطرات کا متلاشی ہو"

زاہد" میں آپ کا جام صحت دوبارہ پیتا ہوں۔ اگر آپ میرے مقابلے میں آئیں تو ایسا نیچا دکھاؤں کہ سال بھر پڑے رہیں۔

سورما نے پوچھا کہ آپ کے پاس کون کون سے ہتھیار ہیں۔ تو زاہد نے لاکر سامنے رکھدئے۔ سورما نے کہا کہ ان میں سے ایک ہتھیار رستے تو میں آپ کا مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ ہوسکتا ہوں۔ زاہد نے جواب دیا کہ تم میرے مہمان ہو اس لئے میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ آؤ۔ جام شراب پیو۔ اور پھر گائیں بجائیں اور لطف اُٹھائیں۔

سورما اور راہب کی صحبت سرود

باوجود زندہ دل راہب کی تجویز کے جس کے ساتھ کہ مہمان نے بخوشی اتفاق کیا اُسے یہ مشکل معلوم ہوا کہ بربط کو راگ سے ہم آہنگ کرسکے۔

سورما" میرے خیال سے بربط میں ایک تار کی کمی ہے اور باقی تاروں سے بھی قدر ٹھیک کام نہیں لیا گیا۔

راہب "خوب۔ کیا تو اُسے سمجھ گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تو اس فن کا اُستاد ہے۔ مگر یہ سب شراب کا فتور ہے۔ میں نے ایلدن اسے ڈیل جیسے مطرب سے بھی کہا تھا کہ اگر وہ ساتویں جام کے بعد بربط کو چھیڑیگا تو بربط کو خراب کر دیگا۔ لیکن اُس نے اس بات کو نہ مانا۔ دوست میں تمہارا جام صحت نوش کرتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ جام شراب کو غٹ غٹ چڑھا گیا ؛

اتنی دیر میں سورما نے تاروں کو ملالیا۔ اور اُن کو چھیڑ کر راہب سے پوچھا کہ بتائیے آپ کونسا راگ پسند کرتے ہیں۔ راہب نے کہا کہ بھئی کوئی انگریزی راگ بجاؤ۔ میں تو اسی کو پسند کرتا ہوں۔ سورما نے کہا کہ بہت اچھا۔ لیجئے میں ایک راگ بجاتا ہوں۔ جسے ایک سیکزن جنگجو نے ارض مقدس میں گایا تھا۔ الغرض یہ کہ سورما نے راگ چھیڑا اور ثابت کر دیا کہ اگرچہ وہ فن موسیقی کا ماہر نہ بھی سہی تاہم اُسے اس فن سے کافی واقفیت تھی۔ اُس نے بربط کو اس انداز سے بجایا کہ کبھی تو اُس میں جوش پیدا کر دیا اور کبھی تال وسر۔ اور اس سے راگ کا لطف دوبالا ہو گیا ؛

سورما نے جو غزل بجائی تھی وہ نہایت پُر درد تھی۔ اُس کا مدعا یہ تھا کہ ایک سورما جو ارض مقدس سے صلیبی جنگ کا خاتمہ ہونے کے بعد اپنے ملک میں واپس آیا وہ اپنی معشوقہ کے مکان کے تلے آکر ٹھیر گیا۔ اور ایک غزل کے پیرایہ میں اپنی بہادری اور محبت کا اظہار کر کے اس بات کا خواہاں ہوا کہ اُسے مکان کے اندر جگہ دی جائے۔ اس غزل کے ایک شعر کا مطلب یہ تھا کہ :۔

"اے نازنین۔ اے ماہ پارہ۔ تجھے خوش ہونا چاہئے کہ تیرا دلدادہ سورما ارض مقدس سے واپس آگیا۔ اُس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ اُسے دولت کی ضرورت ہے۔ اُس کے پاس تو جنگ کے اسلحہ اور ایک عمدہ راہوار ہے۔ ایک ایسی تلوار اور ایسی برچھی ہے جس سے دشمن کو ہرا سکتا اور اُس کا خون کر سکتا ہے یہی اُس کی فتحمندی کے نشان ہیں" ؛

جب تک سورما بربط پر غزل گاتا رہا راہب آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔ مگر نکتہ سنج سماعت سے سُنتا رہا۔ گاہے گاہے وہ ہاتھوں کو ہلا کر گت بجانے لگتا

اور جہاں کہیں سورما کی آواز پنچم کا کام نہیں دیتی تھی وہاں خود اُس کا ہم آہنگ ہو جاتا تھا۔ القصہ یہ سورما نے غزل ختم کی۔ اور راہب نے اُس کی بڑی تعریف کی۔ اس کے بعد راہب نے سورما کا ایک اور جام صحت نوش کیا اور بربط لے کر پُرانی طرز کا ایک انگریزی گیت بجانا شروع کیا جس میں ایک راہب کے اوصاف بیان کئے گئے تھے۔ آپ نے گیت تو انوکھا گایا اور خوب عمدہ طرح گایا۔ اُس میں اپنے فرقہ کی تعریف کا خاتمہ کر دیا۔ سورما نے مذاقیہ پیرایہ میں راہب پر طنز بھی کئے۔ راہب نے اُن کا جواب اُسی پیرایہ میں دیا۔ اور دونوں میں خوب دل لگی رہی۔ اور کئی اور گیت گائے گئے۔ جو اُس وقت بند ہوئے جبکہ کسی نے دروازے پر آکر دستک دی +

سیڈرک کا سفر

جب سیڈرک نے اپنے بیٹے کو دنگل ایشبی میں بیہوش گرتے ہوئے دیکھا تو اُس نے نوکروں سے کہا کہ اُس کی حفاظت اور خدمت کرو اور اُسے ایشبی کے قلعہ میں پہنچا دو۔ اگرچہ سیڈرک کا دل تو بیٹے کی مصیبت پر دُکھا۔ لیکن اُس نے اُسے اپنا فرزند اس لئے تسلیم نہ کرنا چاہا کہ وہ اُسے عاق کر چکا تھا۔ سیڈرک کا خادم اوسوالڈ وغیرہ اس فکر میں تھے کہ ذرا بھیڑ چھنٹے اور وہ اُسے ایشبی لے جائیں۔ لیکن بھیڑ کم ہوتے ہی آئیون ہوندار و تھا۔ اوسوالڈ نے چاروں طرف دیکھا۔ مگر آئیون ہو کا پتہ نہ تھا۔ وہ جگہ ضرور موجود تھی جہاں کہ وہ غش کھا کر گرا تھا۔ آئیون ہو کا غائب ہو جانا ایسا ہی معلوم دیا کہ گویا اُسے پریاں اُٹھا کر لے گئیں۔ اوسوالڈ حیران کھڑا تھا کہ اُسے گرتھ نظر آیا۔ اُسے ہمراہ لیکر اُس نے تفتیش شروع کی تو معلوم ہوا کہ ایک شخص اُسے پالکی میں ڈال کر دنگل کے باہر لے گیا۔ مگر اس سے زیادہ کچھ پتہ نہ لگا۔ اس لئے اوسوالڈ مع گرتھ کے اپنے آقا کے پاس گیا۔ اگرچہ نواب سیڈرک اپنے فرزند کی بابت بیحد مضطرب و بیقرار تھا۔ کیونکہ باوجود اس کوشش کے کہ سیڈرک نے اُسے عاق کر دیا تھا اُس نے اپنا حق خود ہی ثابت کر دیا۔ لیکن جوں ہی کہ سیڈرک کو یہ معلوم ہوا کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس ہے جو اُس کی حفاظت اور خدمت دل و جان سے کرینگے

وون ہی طیش میں آکر کہنے لگا کہ" جہاں اُس کا جی چاہے جاوے - وہی لوگ اُسکی خدمت اور تیمارداری کریں جن کی خاطر اُس نے زخم کھائے ہیں - وہ اس قابل ہے کہ نارمن قوم کے فن حرب کے جوہر دکھائے نہ کہ اس قابل انگریزی میراث اور نسل کی عزت و آبرو قائم رکھے"۔

روینہ :" اگر بزرگوں کی عزت قائم رکھنے کے لئے صرف یہ کافی ہے کہ انسان عقلمند ہو - نیک رائے دینے والا ہو - بہادر ہو - سورماؤں میں سورما ہو حلیموں میں حلیم تو میں سوائے اُسکے باپ کی آواز کے اور کسی آواز سے واقف نہیں ہوں جو کہ اس بارہ میں ——"۔

سیڈرک :" روینہ تم خاموش رہو - اس بارہ میں میں تمہاری رائے سننا نہیں چاہتا - جاؤ شاہزادہ صاحب کی دعوت میں چلنے کا سامان کرو - جہاں ہم غیر معمولی عزت سے بلائے گئے ہیں - ہاں ایسی عزت اور خلق سے جو جنگ ہیسٹنگز کے وقت سے اب تک دیکھنے میں نہیں آئی - وہاں میں ضرور جاؤنگا - چاہے یہ جانا ان مغرور نارمنیوں کو محض یہ دکھلانے ہی کے لئے کیوں نہ ہو کہ ایک فرزند جو بہادری سے بہادر نارمنیوں کو شکست دے سکتا ہے اُس کی مصیبت کا ایک سیکزن کے دل پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا"۔

روینہ :" کیا میں وہاں نہ جاؤں - میں آپ سے یہ التجا کرتی ہوں کہ ذرا ہوشیار رہئے - مبادا جس بات کو آپ بہادری اور ہمت سمجھتے ہیں وہ کہیں دل کی سنگینی نہ ثابت ہو"۔

سیڈرک :" تو اے ناشکر گزار خاتون تو گھر پر رہ - تیرا دل سنگین اور سخت ہے جو ایک مظلوم قوم کی بھلائی کو ایک احمقانہ اور ناواجب محبت کی خاطر قربان کرسکتا ہے - میں نواب ایتھیلسٹن کو تلاش کرتا ہوں اور اُسکے ہمراہ لیکر شاہزادہ جان کی دعوت میں جاتا ہوں"۔

سیڈرک دعوت میں گیا جسکے مفصل حالات بیان ہو چکے ہیں - اور وہاں سے واپس آکر اُس نے اوّل بار گرتھ کو دیکھا - چونکہ دعوت سے وہ خوش نہیں آ

تھا۔ بلکہ رنجیدہ اور غضبناک۔ اس لئے اُسے کسی نہ کسی پر غصہ نکالنے کے لئے حیلہ چاہئے تھا۔ پس گرتھ کو دیکھتے ہی گرجکر کہنے لگا کہ "بیڑیاں! بیڑیاں! اوسوالڈ! ہنڈی برٹ! او کتو! اے بدمعاشو! اس بدمعاش کو بیڑیاں کیوں نہیں پہنائیں؟"

کسی نے عذر نہ کیا اور گرتھ کو ایک تسمہ سے باندھ دیا۔ گرتھ نے بھی زبان نہ ہلائی۔ مگر آقا کی طرف نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ کر یہ ضرور کہا کہ "یہ اس بات کی سزا ہے کہ میں اپنے گوشت اور خون کی نسبت اپنے آقا کے گوشت اور خون (فرزند) کو زیادہ پیار کرتا ہوں"۔

سیڈرک "گھوڑے پر سوار ہو جائیے اور چلئے"۔

ایتھیلسٹن "واقعی اب وقت ہو گیا۔ اگر ہم تیز قدمی سے نہ چلے تو مہنت والتھیوف نے جو سامان 'شب کے کھانے' کا کیا ہو گا وہ بیکار جائیگا"۔

گھوڑوں میں ایڑ لگائی گئی۔ اور اُن کو شہ گام چلایا گیا۔ اور جلد تر راہب کے ہاں جا پہنچے۔ راہب خود بھی سیکزن نسل سے تھا۔ اُس نے دونوں سیکزن نوابوں کو سر آنکھوں پر جگہ دی۔ اور خوب تواضع کی۔ بہت رات گئے تک کھانا پینا رہا۔ صبح کو دونوں نوابوں نے راہب کے ساتھ ناشتہ کھا کر واپسی کی ٹھہرائی۔

جوں ہی سیڈرک اور اُسکے ہمراہی گھوڑوں پر سوار ہو کر راہب خانہ کے صحن سے باہر نکلے تو ایک بدشگونی ہوئی۔ جو یہ تھی کہ ایک پتلا دُبلا سیاہ کتا اُن کو دیکھ کر بھونکنے لگا۔ اور جب جماعت آگے بڑھی تو بھونکتا ہوا اُس کے پیچھے ہو لیا۔ اور ادھر اُدھر کودنے اور پھدکنے لگا۔

ایتھیلسٹن "نواب صاحب میں اس ناچ کو پسند نہیں کرتا"۔

سیڈرک "میں خود بھی اُسے پسند نہیں کرتا"۔

ایتھیلسٹن "میرے خیال سے بہتر یہ ہے کہ ہم واپس جاکر راہب خانہ میں ٹھہریں اور سہ پہر کو واپسی کی ٹھہرائیں۔ جب راستہ کو کاٹ کر ایک راہب۔ ایک خرگوش۔ یا ایک کتا بھونکتا ہوا نکل جائے تو اُس وقت تک سفر نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ دوسرے وقت کا کھانا نہ کھا لیا جائے"۔

واضح رہے کہ اُس زمانہ کے سیکزن بڑے ہی وہمی ہوتے تھے۔ اور بہت سی باتوں کو شگون بدخیال کرتے تھے۔ اسی لئے ایتھیلسٹن نے واپسی کی رائے دی تھی لیکن سیڈرک نے کچھ پرواہ نہیں کی

سیڈرک :۔ میاں چلو بھی۔ پہلے ہی دِن بہت چڑھ گیا ہے۔ اور دن کے باقی حصہ میں ہمارا سفر بمشکل ختم ہوگا۔ یہ کتا تو بھگوڑے گرتھ کا لینڈی معلوم ہوتا ہے۔ جو اپنے مغرور آقا کی مانند بیکار رہے۔" دراصل کُتا گرتھ ہی کا تھا۔ اور اُس کا نام فینگس تھا۔ وہ گرتھ کی تلاش میں وہاں تک جا پہنچا تھا +

جواب دیکر سیڈرک نے گھوڑے میں ایڑ لگائی اور اپنی برچھی سے کُتے پر وار کیا۔ کُتا زخمی ہوکر چیختا ہوا بھاگ گیا۔ گرتھ بھی مشکیں بندھا ہوا سیڈرک کے ہمراہ تھا۔ اُسے بڑا غصہ آیا۔ اور وَمبہ سے کہنے لگا کہ تو آقا سے کہ دے کہ میں اب اُسکی خدمت سے دست بردار ہوتا ہوں۔ چاہے وہ میرا سر اُڑا دے۔ لیکن میں اب اُسکی خدمت نہیں کرنے والا۔ وَمبہ نے جواب دیا کہ تجھ احمق کا پیغام میں تو نہیں لے جا سکتا۔ اُس نے کُتے کو قصداً زخمی نہیں کیا۔ بلکہ اُسے ڈرانے کے لئے برچھی چلائی تھی۔ گرتھ بولا کہ کُتا تو درکنار رہا۔ اگر وہ مجھے بھی برچھی کا نشانہ بنائے تو بھی میں اُس کی خدمت اب نہیں کرونگا۔ کل اُس نے اپنے بیٹے کو جس سے مجھے محبت ہے خاک وخون میں دیکھا۔ مگر اُسکی پرواہ نہ کی۔ آج اُس نے کُتے کو جو مجھے عزیز ہے مار ڈالا ہوتا۔ اب تو یار خاں اُسکے پاس ٹکنے والے نہیں۔ یہ کہہ کر گرتھ نے خاموشی اختیار کی۔ اور وَمبہ نے اُسے مہر خاموشی توڑنے کے لئے بہت سی ظرافت بگھاری۔ لیکن وہ چپ سادھے ہی رہا +

ادھر تو گرتھ اور وَمبہ میں یہ باتیں ہوئیں اور اُدھر سیڈرک اور ایتھیلسٹن میں بہت سی باتیں ہوتی رہیں جن میں سے خاص یہ تھی کہ خانہ جنگی میں جو عنقریب ہونیوالی تھی سیکزن قوم خود مختار ہو جائیگی۔ سیڈرک اپنی قوم کی آزادی۔ خودمختاری اور بہبودی کا دل سے خواہاں تھا۔ لیکن ان باتوں کے حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ سیکزن قوم میں سے ایک ایسا پیشوا چُنا جائے جس کی رگوں میں شاہی خاندان کا خون ہو۔ سیڈرک اس بارہ میں ایتھیلسٹن سے کتر وجہ رکھتا تھا۔ اور چاہتا

تھا کہ رووینہ جس کا وہ اتالیق تھا اور جو الفریڈ کی نسل سے تھی ایتھیلسٹن سے شادی کرلے اور اس طرح ایتھیلسٹن جس میں بہت سے اوصاف تھے سیکزن قوم کا مسلمہ سرغنہ مان لیا جائے لیکن اس ارادہ میں اُسے کامیابی حاصل ہونا مشکل تھی۔ کیونکہ رووینہ اگرچہ سیڈرک کی نگرانی میں تھی لیکن بڑی خود مختار طبیعت رکھتی تھی۔ وہ ایتھیلسٹن سے شادی کرنا نہیں چاہتی تھی۔ بلکہ سیڈرک کے فرزند ولفریڈ (آئیون ہو) سے ۔

سیڈرک دل سے چاہتا تھا کہ رووینہ اُسکے بیٹے آئیون ہو کی طرف سے خیال اُٹھالے۔ اُسے بیٹے کی بہتری منظور نہ تھی۔ بلکہ اپنی قوم کی۔ وہ تو یہ چاہتا تھا کہ قومی سرغنہ ایسا ہو جسے ساری قوم مان لے۔ اور آئیون ہو میں یہ وصف نہیں تھا۔ تاہم رووینہ اس خیال کی مخالف تھی۔ اُس نے صاف طور پر ظاہر کردیا کہ گو ایتھیلسٹن سے شادی کرنے میں وہ مالکِ تاج و تخت تک ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ ایتھیلسٹن پر آئیون ہو کو ترجیح دیتی تھی۔ اور اُسکے ساتھ شادی نہ ہونے کی حالت میں وہ راہبانہ کی زندگی کو ایتھیلسٹن کے ساتھ شادی کرنے پر ترجیح دینے کے لئے آمادہ تھی ۔

سیڈرک نے اپنی دلی مراد کو بار آور بنانے کے لئے اپنے فرزند کو عاق کردیا لیکن ایشبی کے ڈنگل میں جس کا ذکر ہو چکا آئیون ہو کے آنے اور سورمائی دکھانے سے اُس کا نخل مراد بے ثمر رہا جاتا تھا۔ اس لئے اُسے اس بات کی چیٹک ہوگئی کہ وہ رووینہ اور ایتھیلسٹن کی شادی جلد تر کرا دے اور اپنی قوم کی آزادی کی بنیاد ڈال دے ایتھیلسٹن اگرچہ خطرے سے نہیں ڈرتا تھا تاہم اُسے اپنی طرف سے مول لینا بھی نہیں چاہتا تھا۔ اگرچہ وہ جانتا تھا کہ وہ قوم کا پیشوا بننے کا حقدار ہے لیکن جب اس حق کے اظہار کرنے کا موقع آیا تو وہ ثابت قدم نہ نکلا۔ اور اس طرح سیڈرک کو مایوسی کا سامنا ہونے لگا ان وجوہات سے سیڈرک کا سفر گنجینۂ تفکرات ثابت ہوا۔ دوپہر کے قریب وہ ایتھیلسٹن کے مشورہ سے ایک چشمہ کے قریب جنگل میں سایہ دار درختوں کے تلے مع جماعت کے ٹھیر گیا۔ اور کچھ کھانا وغیرہ کھایا ۔

سیڈرک وغیرہ گرفتار کرلئے گئے

سیڈرک اور اُسکی جماعت چلا چل گھنے جنگل کے اندر گھسنے ہی کو تھی جو اُس زمانہ

میں راہزنوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہ راہزن سیگزن نسل کے کسان اور آزاد جنگجو تھے۔ مگر تو ہین جنگل کے اثر سے مفلس ہو کر لوٹ مار پر اتر آئے تھے۔ سیڈرک کو اُن سے کوئی خوف نہ تھا۔ کیونکہ اوّل تو وہ اُن کی قوم میں سردار تھا۔ دوسرے اُسکے ہمراہ علاوہ گرتھ اور وَمبہ کے دس جوان اَور تھے۔ جوں ہی سیڈرک مع جماعت کے جنگل کے اندر جا رہا تھا تو کسی نے مدد کے لئے آواز دی۔ وہ اُس جگہ گیا جہاں سے آواز آئی تھی۔ تو دیکھا کہ ایک پالکی زمین پر رکھی ہوئی ہے۔ ایک جوان یہودن اُسکے پاس بیٹھی ہے۔ اور ایک بوڑھا یہودی مایوسی کے ساتھ ہاتھ مل رہا ہے +

دریافت کرنے پر یہودی نے کہا کہ میرا نام اسحاق ہے۔ میں نے یارک جانے کے لئے پالکی کرایہ کی تھی۔ یہاں پہنچ کر پالکی بردار مع گھوڑوں اور خچّروں کے راہزنوں کے خوف سے بھاگ گئے اور اب میں اور میری بیٹی نہ تو واپس جا سکتے ہیں اور نہ اپنی جان بچا سکتے ہیں۔ آپ براہ نوازش ہمیں اپنے محفوظ بدرقہ کے ساتھ چلنے کی اجازت دیدیں +

ایتھیلسٹن "ابے کُتّے کیا تجھے یاد نہیں کہ تو نے ڈنگل میں ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تجھ پر چاہے کچھ ہی گزرے۔ مگر ہم سے نہ مدد مانگ اور نہ ہمارے ساتھ چل۔ تو جو دُنیا کو لُوٹتا ہے۔ اگر راہزن تجھے لوٹ لیں تو اچھا ہوگا" +

سیڈرک "نہیں بھائی۔ ان کی مدد کے لئے دو سوار چھوڑ دو جو انہیں نزدیک کے کسی گاؤں تک پہنچا دیں۔ ہمارے آٹھ جوان اور ہم دونوں مل کر تو بہت سے راہزنوں کے مان مار سکتے ہیں" +

رَووینہ نے بھی سیڈرک کی تجویز کی تائید کی۔ رِبقہ یہودن اُٹھ کر رَووینہ کے پاس پہنچی اور زمین نیاز چوم کر کہنے لگی کہ ہمیں اپنی جان کی فکر نہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ عیسائیوں کے ہاں ہمارا لوٹ لینا یا قتل کرنا کوئی گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ ہمیں تو اس بیمار کا خیال ہے۔ جو بہتوں کو عزیز ہے۔ اور تمہیں تو سب سے زیادہ۔ اگر اُس پر آفت آگئی تو تادم مرگ میری درخواست نامنظور کرنے پر تمہاری زندگی تلخ رہیگی" رَووینہ نے کہا کہ یہودی بوڑھا اور کمزور ہے۔ یہودن جوان اور کنواری۔ اور اُن کا دوست بیمار و مجبور ہے اس لئے اُنکو ہمراہ لے چلنا مناسب ہے۔ سیڈرک نے اس بات کو بہت پسند کیا +

یہودی۔ یہودن وغیرہ کو ہمراہ لیکر سیڈرک روانہ ہوا۔ مگر جوں ہی کہ وہ ایک چشمہ کو عبور کر رہا تھا تو چاروں طرف سے راہزن اُن پر حملہ آور ہوئے۔ اور انجام یہ ہوا کہ سیڈرک۔ انجیلسٹن۔ روینہ اور ربقہ اور سارے ساتھی گرفتار کر لئے گئے۔ صرف ومبہ نکل کر بھاگ گیا۔ اور کسی طرح گرتھ بھی +

گرتھ۔ "بتا کون کون گرفتار کر لئے گئے؟"

ومبہ۔ "سب ہی کر لئے گئے" +

گرتھ۔ "اب تو سیڈرک کی رہائی کی فکر کرو" +

ومبہ۔ "مگر تجھے کیا پڑی۔ تو تو اُس کی نوکری چھوڑ چکا ہے" +

گرتھ۔ "یہ تو اُس وقت ممکن تھا جبکہ وہ خوش نصیب تھا۔ مگر اب نہیں۔ کیونکہ وہ مصیبت میں ہے۔ آ۔ میرے ساتھ آ" +

دونوں میں باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ لوکسلے بھی جو کسی طرح نکل آیا تھا اُنکے پاس آپہنچا۔ وہ بھیس بدل کر گرتھ اور ومبہ کو ایک جگہ کھڑا کر گیا۔ اور کہہ گیا کہ میں ابھی آتا ہوں۔ وہ چند ہی منٹ میں واپس آگیا۔ اور دونوں پر ظاہر کر دیا کہ میں حملہ آوروں کا بھید لے آیا۔ وہ ڈی بف وغیرہ لوگ تھے۔ آؤ۔ اب ہم اُنکے چھڑانے کی فکر کریں۔ تینوں اس پر متفق ہو کر چل دیئے +

راہب اور سورما کی امداد

تین گھنٹہ تک جنگل کے پیچدار راستوں سے گزرتے ہوئے سیڈرک کے تینوں ملازم جنگل کے باہر ایک درخت کے نزدیک جا پہنچے جسکے تلے چار پانچ تیرانداز سو رہے تھے اور ایک پہرہ دے رہا تھا۔ آنے والوں کے قدموں کی آہٹ سے اُس نے سوتے ہوؤں کو جگا دیا اور سب کمانوں میں تیر لگا کر کھڑے ہو گئے۔ لیکن آنے والوں کو پہچان کر خاموش ہو گئے۔ لوکسلے نے اُن سے چند ساتھیوں کی بابت دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں۔ اور جواب پاکر اُس نے کہا کہ تم جاؤ اور جس قدر لوگ مل سکتے ہیں اُنہیں فراہم کرلاؤ۔ اور ڈی بف کے قلعے کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ

ایک جماعت رہزنوں کی کچھ قیدیوں کو ہمراہ لئے جارہی ہے اُسے دیکھو کہ کہاں جاتی ہے۔ حکم پاتے ہی سب روانہ ہوگئے۔ اسکے بعد لوکسلے مع اپنے رفیقوں کے راہب کے مسکن پر پہنچا اور دستک دی۔ راہب نے شراب وکباب وغیرہ جلدی سے چھپادئے اور اندر سے کہا کہ "تم کون ہو؟ تم میری عبادت اور ریاضت میں کیوں مخل ہوتے ہو۔ جاؤ اپنی راہ لو"۔

لوکسلے۔ "میں ہوں لوکسلے۔ جلد دروازہ کھولو"۔

لوکسلے (راہب کے دروازہ کھولتے ہی)۔ "تقدس مآب یہ آپ کا دوست کون ہے"؟

راہب "۔ میرے ہی فرقہ سے ہے"۔

لوکسلے "۔ اچھا تو آپ محفل سرود برخاست کریں اور ہمارے ساتھ چلیں۔ ہم کو اس وقت اپنے لوگوں سے ہر ایک کی ضرورت ہے۔ خواہ وہ کسی رنگ میں ہو۔ آج تم نے شراب خوب ہی پی ہے۔ تمہارے دوست کا نام کیا ہے"؟ اور سورما کو علیحدہ لیجاکر "مجھے معلوم ہے کہ آپ وہی صاحب ہیں دنگل میں جن کے سر فتح کا سہرہ رہا تھا"۔

سورما "۔ اگر آپ نے پہچان بھی لیا تو کیا ہوا"۔

لوکسلے "۔ تو میں آپ کو ایک مصیبت زدہ فریق کی حمایت پر آمادہ کرونگا"۔

سورما "۔ یہ تو میرا فرض ہے۔ جس سے میں ہٹ نہیں سکتا"۔

لوکسلے "۔ یہ درست ہے۔ مگر میری خاطر سے آپ انگریز کا فرض ادا کریں۔ کیونکہ جس کام کے لئے میں آپ کی حمایت چاہتا ہوں وہ انگلستان کے فرزند کا فرض ہے۔ رہزنوں کے ایک گروہ نے جو بھیس بدلے ہوئے تھا ایک بڑے معزز انگریز یعنی نواب سیڈرک اُسکے دوست نواب ایتھیلسٹن اور خاتون رووینہ کو راہ میں گرفتار کرلیا۔ اور انہیں قلعہ تار کوئل اسٹون کو لے گئے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اُن کی رہائی میں آپ ہمیں مدد دیں"۔

سورما "۔ یہ تو میرا فرض ہے۔ لیکن صاحب آپ جو امداد مانگتے ہیں کون ہیں"؟

لوکسلے "۔ میں اپنے ملک کا ایک خیر خواہ ہوں۔ آپ سردست اتنی ہی بات پر اکتفا کریں میں اگر ایک بار وعدہ دے چکا تو اس سے پھرنے والا نہیں"۔

سورما "۔ مجھے آپ کی طرف سے اطمینان ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ ہم اور آپ ایکدوسرے

کے زیادہ واقف ہو جائیں *

اتنے ہی میں راہب ایک جنگجو کے لباس میں حاضر ہوا۔ وہ مسلح تھا۔ اس پر لوکسلے نے اُس سے دریافت کیا کہ تم اس قدر ہوش میں ہو کہ کام دے سکو۔ راہب نے کہا کہ گو سر چکرا رہا ہے اور ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہیں۔ لیکن ذرا ہی دیر میں سب کام دینے کے قابل ہو جائینگی۔ یہ کہہ کر راہب چشمہ پر پہنچا۔ اور ہاتھ مُنہ دھوکر اور سر بھگو کر نشہ کو دھتا بتا آیا *

سورما "کیا نواب ڈی بف نے شاہی راستہ میں آکر شاہی رعایا کو گرفتار کر لیا ہے۔ کیا وہ رہزن یا ظالم ہو گیا ہے"؟

لوکسلے "ظالم تو وہ ہمیشہ سے ہے"*

راہب "میں جانتا ہوں کہ وہ اس قدر بے ایمان ہے جسقدر کہ رہزن ہوتے ہیں"*

لوکسلے "راہب صاحب خاموش! اب آپ رہبری کریں"*

سیڈرک وغیرہ قید خانہ میں

ادھر تو سیڈرک کے خیر خواہ اُس کی رہائی کی فکریں کر رہے تھے اور اُدھر اُسکے گرفتار کرنے والے اُسے مقام مقصود کی طرف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں گرفتار کرنے والوں میں ذیل کی گفتگو ہوئی :۔

ٹیمپلر۔ ڈی برسی اب تُو جا اور اس راز کے دوسرے حصے کو انجام دینے کے قابل اپنے کو بنا۔ کیونکہ تجھے ایک سورما کا کام کرنا ہوگا"*

ڈی برسی "میں اس پر غور کر چکا ہوں۔ میں تم کو قلعہ کے اندر پہنچا کر الگ ہو جاؤنگا۔ اور ایک اَور ہی بھیس میں رووینہ کے پاس پہنچونگا"*

ٹیمپلر "تونے یہ ارادہ کیوں کیا"؟

ڈی برسی "ایک اَور مقصد سے۔ اور شُبہ سے بچنے کے لئے"*

ٹیمپلر۔ شکی! سچی بات یہ ہے کہ میں آپ کی حور لقا کی پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ ایک اور ہی مہ جبین کی"*

ڈی بریسی ''کیا خادمہ کی؟''

ٹیمپلر ''نہیں۔ بلکہ یہودن کی۔ اگر میں اُس کی خواہش کروں تو کیا بُرائی ہے؟ کون میری مخالفت کر سکتا ہے''۔

ڈی بریسی ''کوئی نہیں۔ بشرطیکہ تیرا پیشہ اور پاکدامنی کا عہد تجھے اسکی اجازت دے سکے''۔

ٹیمپلر ''میرے فرقہ کے سردار نے اجازت دیدی ہے۔ بھلا جس شخص نے تین سو مسلمانوں کو قتل کیا ہو اُسے ذرا ذرا سی بے عنوانیوں کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے۔ جیسے کہ اقرار کے وقت ایک دیہاتی جوان عورت اپنی بد ذاتیوں کی پرواہ نہیں کرتی''۔

ڈی بریسی ''تو جانے اور تیرا کام۔ لیکن تو یہودن کو نہیں چاہتا۔ بلکہ اُسکے باپ کی دولت کو''۔

ٹیمپلر ''میں تو دونوں ہی کو چاہتا ہوں۔ دولت سے متمتع ہونے کے لئے مجھے نصف دولت ڈی بف کو دینا پڑیگی۔ وہ مفت میں اپنے قلعہ سے ہمیں کام لینے نہ دیگا۔ اب تو اپنے معاملہ کی فکر کر''۔

ڈی بریسی ''میں روونیہ کے پاس سے نہ ہٹونگا''۔

سیڈرک اپنے گرفتار کرنے والوں کو اپنا طرفدار بنانے کی فکر کرتا رہا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ ''تم انگریز ہو۔ نہ کہ نارمن۔ پھر کیوں اپنی قوم کے لوگوں پر دست دراز کرتے ہو۔ میں نے تمہیں بارہا پناہ دی ہے۔ تمہاری مدد کی ہے۔ پھر تم مجھ پر کیوں سختی کرتے ہو''؟ لیکن اُنہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ اُسے ڈی بف کے قلعہ کے سامنے پہنچا دیا جو بظاہر نہ تو شاندار تھا اور نہ مضبوط۔ مگر چونکہ ڈی بف کو اپنے ہمسائیوں سے معرکے پیش آتے رہتے تھے اس لئے اُس نے اُس میں اضافہ کرکے زیادہ مضبوط کر لیا تھا۔ قلعہ نظر آتے ہی سیڈرک سمجھ گیا کہ اُس پر کیوں مصیبت نازل ہوئی۔ اور اُس نے گرفتار کرنے والوں سے کہا کہ ''اب کہو تو بتاؤ تو سہی تم ہماری جان کے خواہاں ہو یا مال کے؟ اگر میں سیڈرک اپنے ملک کو بچا نہیں سکتا تو اُسکے لئے جان تو دے سکتا ہوں۔ اپنے آقا سے کہہ دو کہ وہ ہم پر جو ظلم کرنا چاہے کرے مگر خاتون روونیہ کو عزت سے گھر جانے دے۔ کیونکہ وہ عورت ہے اور اُس کا تعلق ہماری باہمی اغراض سے کچھ نہیں''۔

القصہ سیڈرک وغیرہ قلعہ کے اندر پہنچا دئے گئے۔ اور روونیہ کو اُن سے الگ کرکے

دوسرے مکان میں رکھا گیا۔ ربقہ کو اسکے باپ سے جدا کر دیا گیا۔ روونیہ کے پاس اس کی خادمہ کو بھی نہ رہنے دیا گیا۔ پھر ملازموں کی تلاشی لیکر ان کو ایک اور مکان میں بند کر دیا گیا۔

سیڈرک (ایتھیلسٹن سے) "جس کمرے میں ہم بند ہیں کبھی اس میں ہمارے بزرگ بڑے جاہ و جلال سے بیٹھا کرتے تھے۔ چنانچہ بدنصیب شاہ ہیرلڈ نے اپنے باغی بھائی ٹوسٹی اور اسکے دوست شاہ ناروے کے خلاف فوجکشی کا ارادہ کیا تو اسی کمرے میں ہیرلڈ کو ایک بڑی دعوت ٹارکوئل ولف گینگر نے دی تھی۔ اس دعوت میں ٹوسٹی کا قاصد پیغام لیکر آیا تھا۔ مگر افسوس کہ آج تو اور میں دونوں ہی اس کمرے میں قید ہیں"۔

اسکے بعد سیڈرک اور اور قسم کے رنجدہ خیالات میں مصروف ہوگیا۔ ابھی وہ ان خیالات کی گرفت سے نکلنے نہیں پایا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور چند لوگ لبادہ پہنے اور نقاب ڈالے ہوئے کھانے پینے کا سامان لیکر آئے۔

سیڈرک "۔ یہ کیا بھگل ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم یہ نہیں جانتے کہ ہم کس کے قلعہ میں ہیں اور کس کے قبضہ میں؟ ہم ان باتوں سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ اپنے آقا ڈی بف سے کہہ دو کہ ہمیں اپنے قید کئے جانے کی غرض سوائے اسکے اور کوئی نہیں معلوم پڑتی کہ وہ ہم سے کچھ مال و زر حاصل کرے۔ وہ تاوان بتلائے اور ہم ادا کر دینگے۔ بشرطیکہ تاوان کی مقدار ہماری قدرت میں ہوگی"۔ اس کا خادموں نے جواب نہ دیا۔

ایتھیلسٹن "اور ڈی بف سے میری طرف سے یہ کہدو کہ میں اس سے طاقت آزمائی کی خواہش رکھتا ہوں۔ اگر وہ بہادر اور صادق سورما ہے تو اسے اس خواہش کے رد کرنے کی جرأت نہ ہوگی"۔

خادم "۔ اچھا آپ کا پیغام میں ڈی بف کو پہنچا دونگا۔ اب آپ کھانا کھائیں اور مجھے رخصت دیں"۔

ابھی یہ دونوں معزز قیدی کھانا کھا رہے تھے کہ قلعہ کے دروازے پر سے نرسنگھے کے پھونکے جانے کی آواز نے ان کو چوکنا کر دیا۔ دونوں کھانا چھوڑ کر کھڑکیوں پر گئے۔ مگر وہاں سے سوائے قلعہ کے صحن کے اور کچھ نظر نہ آیا۔ تاہم آواز نہایت اہم ثابت ہوئی۔ کیونکہ اسکے ساتھ ہی خود قلعہ کے اندر ایک ہل چل پڑ گئی۔

یہودی سے تاوان طلب کرنا

سیڈرک اور ایتھیلسٹن کو تھوڑی دیر کے لئے تنہا چھوڑ کر ہم اسحاق یہودی کا حال بیان کرتے ہیں۔ اس بیچارے کو ایک ایسے قید خانہ میں ڈال دیا گیا جس کا فرش بہت ہی نیچا اور بیحد نم تھا۔ اور جس میں روشنی صرف دو روشندانوں سے آتی تھی مگر اس قدر کم کہ دوپہر کے وقت بھی بہت ہی کم اُجالا ہو سکتا تھا۔ اور سہ پہر کو تو بالکل تاریکی کا غلبہ ہوجاتا تھا۔ دیواروں کی کھونٹیوں پر بیڑیاں وغیرہ ٹنگی ہوئی تھیں۔ اور ایک بیڑی میں تو کسی مظلوم کی ہڈیاں بھی جکڑی ہوئی تھیں۔ اس قید خانہ کی ہیبت زدہ حالت سے سورماؤں کا زہرہ آب ہو سکتا تھا۔ لیکن بوڑھا یہودی جو اپنی زندگی میں بارہا اس قسم کی سختیاں جھیل چکا تھا۔ اور جسکے قومی خصائص میں برداشت کی زیادہ قوت بھی داخل تھی مطلق نہ گھبرایا۔ بلکہ اپنا لبادہ سمیٹ کر اُس پر بیٹھ گیا۔ اور ڈارھی اور سر کے بالوں میں اُنگلیوں سے کنگھی کرنے کے بعد خاموش بیٹھ گیا۔ جب اس حالت میں اُسے تین گھنٹے گزر گئے تو دو مسلمان خادم آئے اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ اُن کے بعد میں خود ڈی بف داخل ہوا۔ اور قہر آلودہ نگاہوں سے اسحاق کو دیکھنے لگا۔ اسحاق اس قدر خوفزدہ ہوا کہ نہ اُٹھ کر سلام کر سکا۔ نہ جگہ سے ہل سکا بلکہ گوشہ میں سکڑ کر رہ گیا۔ اور اُس کی پھٹی ہوئی آنکھیں اور کھلا منہ ڈی بف کی طرف لگ گئے۔ ڈی بف کے اشارہ سے ایک خادم ترازو اور باٹ اندر رکھ گیا ✦

ڈی بف۔ او ملعون کتے۔ ان چیزوں کو دیکھ اور تاوان میں ایک ہزار پونڈ چاندی دے"

اسحاق"۔ میری تو کیا حقیقت ہے۔ میری ساری قوم اس قدر تاوان نہیں دے سکتی کسی نے اس قدر دولت دیکھی بھی ہے"؟

ڈی بف"۔ میں خوب سمجھتا ہوں۔ اگر چاندی پوری مقدار میں نہیں ہے تو ہر چھ پونڈ چاندی کے عوض ایک مارک سونا ہی سہی"✦

اسحاق"۔ میرے پاس اس قدر دولت نہیں۔ اور میرا مارنا گویا مکھی کے خون سے ہاتھ بھرنا ہے۔ میں تمہیں کہتا ہوں —" ✦

ڈی بف "قسم کی ضرورت نہیں۔ دیکھ ان سلاخوں کو گرم کرا کر اُن پر تجھے برہنہ لٹایا جائیگا۔ ایک خادم نیچے سے آگ جلاتا رہیگا اور دوسرا تجھ پر تیل چھڑکتا رہیگا۔ گویا تیرا کباب بنایا جائیگا۔ یہ نہ سمجھ کہ میں تجھے دھمکاتا یا ڈراتا ہوں۔ بلکہ سچی بات کہہ رہا ہوں" یہ کہہ کر اُس نے خادموں کو اشارہ کیا جن میں سے ایک تو دھونکنی سے کوئلے دہکانے اور سلاخیں گرم کرنے لگا۔ اور دوسرے نے یہودی کے کپڑے اُتار ڈالے۔ اسحاق نے ڈی بف کی طرف دیکھا۔ مگر اُسکے چہرے پر رحم کے آثار مطلق نہ پائے۔ پھر اُس نے سلاخوں کی طرف دیکھا اور کہا کہ "اچھا میں ایک ہزار پونڈ چاندی دیدونگا۔ گو میرے پاس نہیں ہے مگر اپنی قوم کے لوگوں سے بھیک مانگ کر لے آؤنگا۔ بتاؤ کب تک اور کس جگہ یہ رقم داخل کردوں"۔

ڈی بف ۔ اسی قید خانہ میں۔ تاوان لئے بغیر تو میں تجھے یہاں سے قدم باہر نہیں رکھنے دونگا"۔

اسحاق ۔ اس کی ضمانت کیا کہ تاوان دیکر رہائی مل جائیگی"؟

ڈی بف " ایک نارمن نواب کی زبان"۔

اسحاق " تو میرے ساتھ اُن لوگوں کو بھی رہا کردو جنہوں نے میری خاطر اس مصیبت کا منہ دیکھا"۔

ڈی بف " تو اپنی فکر کر۔ اُن کا تاوان تو اَور طریقہ میں لیا جائیگا"۔

اسحاق " اچھا تو میری بیٹی ربقہ کو میرے ہمراہ جانے دو۔ اور میں واپس آکر روپیہ دیدونگا"۔

ڈی بف " اُسے تو میں نے گلبرٹ سورما کے حوالے کنیز کے طور پر کردیا" یہ سن کر اسحاق نے پچھاڑ کھائی۔ اور فرش پر لوٹنے لگا۔ اور ڈی بف کے پاؤں پکڑ لئے"۔

اسحاق " تم جس قدر روپیہ چاہو لے لو۔ لیکن میری ربقہ کو آبرو سے واپس کردو۔ وہ میری اکلوتی اولاد ہے۔ اُسکے بغیر میری زندگی خوار ہو جائیگی"۔

ڈی بف " اگر پہلے سے مجھے معلوم ہوتا تو واپس کردیتا۔ اب کچھ نہیں کرسکتا۔ تاہم آگے چل کر واپس دلادونگا۔ وہ اب تو ایک ٹیمپلر کے پاس ہے۔ جہاں وہ باآبرو

اور با امن رہیگی" +

اسحاق (بے قراری سے) " یہ ٹیمپلرز تو عورتوں کو بے آبرو کئے بغیر چھوڑتے ہی نہیں" +

ڈی بف " کافر کے کتے تو ایک دینی پیشوا پر شک کرتا ہے۔ اگر رہائی کی شرط قبول نہیں کرتا تو ابھی کباب کیا جائیگا" +

اسحاق (مایوسی سے) " رہزن۔ بدمعاش۔ چاہے کباب کر ڈال۔ چاہے کسی اور طرح ہلاک کر دے۔ لیکن میں اُس وقت تک ایک پیسہ بھی نہ دونگا جب تک کہ میری بیٹی رہا نہ کی جائیگی" +

ڈی بف (خادموں سے)۔ اچھا اسے کباب کر ہی ڈالو" نوکر تعمیل حکم کرنے ہی کو تھے کہ بگل کی آواز پے درپے سنائی دی۔ جو ڈی بف کو طلب کر رہی اور کسی خطرے کا اعلان دے رہی تھی۔ اس لئے وہ یہودی کو چھوڑ کر مع نوکروں کے وہاں سے چلا گیا +

ڈی بریسی اور رووینہ کی گفتگو

کمرہ جس میں رووینہ کو رکھا گیا بھدی طرز پر آراستہ تھا۔ اور دراصل ڈی بف کی بیگم کے لئے بنوایا گیا تھا۔ لیکن اُسکے مرنے کے بعد سے بے پرواخت پڑا رہا۔ اس لئے وہ رووینہ جیسی عالی مرتبہ خاتون کے لائق نہیں تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد قرارداد کے مطابق سورما ڈی بریسی اُس کمرے میں پہنچا۔ اُس وقت وہ اپنے طبقہ کا لباس فاخرہ پہنے ہوئے تھا۔ اُس نے ٹوپی اُتار کر رووینہ کو سلام کیا اور رووینہ کو بیٹھ جانے کے لئے اشارہ کیا۔ مگر اُس نے اشارہ ہی میں انکار کر دیا۔ اور کہنے لگی کہ " اگر آپ جیلر ہیں تو قیدی کا آپ کے سامنے کھڑا رہنا ہی بہتر ہے۔ ہاں اُس وقت تک تو ضرور جبتک کہ اُسے یہ معلوم نہ ہو جاسکے کہ اُس کا انجام کیا ہوگا" +

ڈی بریسی " افسوس خاتون۔ میں جیلر نہیں۔ بلکہ آپ کا پھانسنے والا ہوں۔ میں تو آپ کی چشم سخن گو سے اس امر کا متوقع ہوں کہ مجھے یہ اشارہ ملے کہ میرا انجام کیا ہوگا" +

رووینہ " میں آپ سے واقف نہیں۔ اور آپ کی یہ بے تکلفی گویا رہزنی کی معافی ہے" +

ڈی بریسی :۔" میں نے جو کچھ کہا وہ اُس بشر کی عزت ملحوظ رکھکر کہا ہے جسے میں اپنی جان و مال کی مالک اور روحوں کی راحت سمجھتا ہوں" +

روونیہ (مکرر) " میں آپ سے واقف نہیں - اور ایک شخص جو سور ماؤں کے لباس میں ہے اُسے ایک شریف کی تنہائی میں مخل نہیں ہونا چاہیئے" +

ڈی بریسی :۔" گو میری اور آپ کی شناسائی نہیں ہے - تاہم آپ نے میری بہادری کے افسانے سُنے ہونگے" +

روونیہ :۔" یہ تعریف تو بھاٹوں اور گوئیوں وغیرہ کے لئے رکھ چھوڑئے - یہ تو آپ کی زبان کی نسبت اُن ہی کے مُنہ سے زیادہ زیب دیتی ہے - مگر یہ بتائیے کہ گزشتہ سب کا چھاپہ جو آپ نے بیکسوں پر مارا اس کی تعریف کون گاتا پھریگا - آپ رہزن ہیں" +

ڈی بریسی :۔" خاتون آپ نا منصف ہیں - تم اُس جنون کے لئے جو تمہارے حسن کا پیدا کیا ہوا ہے کوئی حیلہ نہیں ڈھونڈھ سکتیں" +

روونیہ :۔" مجھے ایسی گفتگو سے معاف رکھیں جو بھاٹوں کی ہے - کیونکہ وہ شریفوں یا سور ماؤں کو زیب نہیں دیتی - آپ نے تو گُنڈوں کی سی باتیں شروع کر دیں" +

ڈی بریسی :۔" مغرور خاتون - کیا تجھے خبر نہیں کہ میں نے تجھے بیوی بنانے کے لئے وہی کیا جو شایاں تھا - آپ کو طبعاً جُھک جانا چاہیئے نہ کہ درباری پیرایہ میں بحث کرنا چاہیئے" +

روونیہ :۔" مہذب پیرایہ میں کہو ! آپ نے تو رہزنوں کا پورا انداز اختیار کر لیا ہے" +

ڈی بریسی - کچھ ہی کہو - مگر اب تو اس قلعہ سے آپ کا نکلنا مشکل ہے - ہاں میری بیوی بن کر سہل ہے" +

روونیہ :۔" ممکن ہے - ابھی وہ وقت تو آنے دو - صرف ایک شخص مجھے نکال لیجائیگا" +

ڈی بریسی :۔" میں آپ کا مطلب سمجھ گیا - آپ میرے رقیب کا ذکر کرتی ہیں - یعنی ولفریڈ عرف آئیون ہو کا - لیکن وہ میرے قبضہ میں ہے - اور اسی قلعہ کے اندر +

روونیہ - " ولفریڈ یہاں ہے" +

ڈی بریسی :۔ جی ہاں - جنگل والی پالکی میں یہودی کے ہمراہ وہی تو زخمی پڑا ہوا تھا"

روونیہ "اگر وہ یہاں ہے تو چند روز قید میں رہیگا یا تاوان دیکر چلا جائیگا"
ڈی بریسی "خاتون تم کسی اور خیال میں ہو۔ ڈی بف اُسے ٹھکانے لگا کر اُسکی نوابی حاصل کریگا۔ وہ بڑا ظالم ہے۔ اور تم آئیون ہو کے لئے ساری عمر روتی ہی رہوگی"
روونیہ (ہمت ہار کر) "تو اُسے خدا کے لئے بچا لو"
ڈی بریسی "تمہاری خاطر میں یہ کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ تم مجھ سے شادی کرنے پر راضی ہوجاؤ۔ ورنہ وہ چاہے اسی قلعہ میں مرجائے۔ لیکن رہائی دشوار ہے۔ اُسکے ساتھ سیڈرک کی بھی موت سمجھو"
روونیہ "کیا یہ بھی ارادہ ہے"؟
ڈی بریسی "فی الواقع۔ مگر اُس کی رہائی بھی صرف تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ ورنہ اُس کی بھی خیر نہیں"

یہ کلمہ سنتے ہی روونیہ کی ہمت فسخ ہوگئی۔ اور وہ سخت اضطراب میں پڑ گئی۔ اُسکی حالت غیر تھی۔ چہرے کا رنگ فق تھا اور بے قراری سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ ڈی بریسی کو اُس پر رحم آتا تھا۔ وہ اُسے سمجھاتا اور اپنے مدعا کے لئے آمادہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جب وہ اس کوشش میں لگا ہوا تھا تو بگل کی آواز پے در پے آنے لگی۔ اور اُسے روونیہ کو اُسی حالت میں چھوڑ کر قلعہ کے صحن کا رُخ کرنا پڑا۔

ربقہ اور سورما گلبرٹ کی گفتگو

جس وقت کہ خاتون روونیہ کے ساتھ ڈی بریسی گفتگو کر رہا تھا اُسی وقت ربقہ یہودن کے ساتھ ٹیمپلر صاحب مصروف کلام تھے۔ ربقہ کو دو آدمیوں نے ایک ایسے مکان میں جاکر ٹھیرا دیا جس میں ایک بوڑھی عورت رہا کرتی تھی۔ اور چرخہ کاتنے میں مصروف رہتی تھی۔ تکلہ کی گردش کے ساتھ جو ایک طرح کا رقص تھا وہ سیکسن زبان میں کوئی گیت بڑبڑاتی رہتی تھی۔ جوں ہی کہ ربقہ اُس مکان میں داخل ہوئی تو اُس بڑھی ڈائن نے اُسے نفرت اور حسد کی نگاہوں سے دیکھا۔
ایک شخص "اری بڑھیا اب تو اس جگہ سے رخصت ہو۔ کیونکہ نواب صاحب کا

یہی حکم ہے۔ یہاں ایک نازنین قیام کریگی"۔
بڑھیا (بڑبڑا کر) "خوب۔ کیا خدمت کا عوض یہی ہے۔ میرا کبھی وہ بھی زمانہ تھا کہ میری بات بڑے بڑے سورماؤں کو گھوڑے سے اُتار لیتی اور ملازمت سے نکلوا دیتی تھی اور آج تم سے سائیس مجھے یہ حکم دیتے ہیں کہ میں یہاں سے چلی جاؤں"۔
دوسرا شخص "آماں یورفرایڈ۔ بحث نہ کرو۔ صرف یہاں سے چلی جاؤ۔ آقا کے پیامبروں کی بات پر جلد عمل کرنا چاہئے۔ تیرا زمانہ ضرور تھا۔ مگر اب تیرا اقبال ڈھل گیا اب تو تُو اس جنگی گھوڑے کی مانند ہے جسے بڑھاپے میں بے لگام چراگاہ میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لے اب جلد یہاں سے چلی جا"۔
یورفرایڈ "ارے کتو تم دونوں شگون بد ہو۔ تمہاری قبر موری میں بنے۔ چاہے میرے پُرزے پُرزے کر دئے جائیں۔ مگر جب تک کہ میں اس بندیا کو نہ کاٹ چکونگی تب تک تو یہاں سے ٹلنے والی نہیں"۔
ایک شخص "تو بھلا چڑیل تجھے نواب صاحب کے آگے جواب دینا پڑیگا"۔ یہ کہہ کر دونوں نے ربقہ کو اُسکے پاس چھوڑا اور چلتے بنے۔
یورفرایڈ "اب وہ کس شرارت کا منصوبہ کر رہے ہیں"۔ یہ اور دیگر باتیں اُس نے اپنے دل کو مخاطب کر کے کہیں۔ مگر کبھی کبھی کن انکھیوں سے ربقہ کو بھی دیکھ لیتی تھی"۔ لیکن اس کا قیاس کر لینا تو آسان ہے۔ ہاں بالکل آسان ہے کہ اُنہوں نے اس نازنین کو اس مینار میں جہاں سے آواز تک باہر نہیں جا سکتی کس مقصد سے بھیجا ہے"۔ اور ربقہ کو مخاطب کر کے "اے نازنین اُتو تیرے پڑوسی ہونگے۔ تو بے وطن ہو کر رہیگی۔ تو پردیسن بن کر رہیگی۔ تو کس ملک کی رہنے والی؟ مسلمان ہے۔ یا مصر کی عورت۔ جواب کیوں نہیں دیتی؟ تو روسکتی ہے۔ مگر کیا تو بول نہیں سکتی"؟
ربقہ "نیک دل بڑھیا ناخوش کیوں ہوتی ہے"۔
یورفرایڈ "اب زیادہ باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اور کچھ نہ کہہ۔ لوگ لومڑی کو تو اُس کی ہُوہُو سے پہچان جاتے ہیں۔ اور ایک یہودن کو اُس کی باتوں اور لب ولہجہ سے"۔

ربقہ:۔ "خدا کے واسطے مہربانی کر کے یہ تو بتا دو کہ اُس سختی کا جسکے ذریعے مجھے یہاں گھسیٹ کر لایا گیا ہے انجام کیا ہوگا؟ کیا وہ میرے مذہب کا بدلہ لینے کے لئے میری زندگی کے خواہاں ہیں؟ اگر یہ بات ہے تو میں بخوشی جان دیدونگی"۔

یور فرائیڈ:۔ "اے حسن کی مورت تیری جان! بھلا جان لیکر اُنہیں کیا خوشی حاصل ہوگی؟ میری بات کا اعتبار کر کہ تیری جان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ بلکہ تیرے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو کبھی ایک سیکزن نواب زادی کے لئے شایاں سمجھا گیا تھا۔ اور کیا ایک یہودن محض اس لئے افسوس کریگی کہ اُس کے ساتھ اس سے بہتر سلوک نہ کیا جاوے؟ ذرا میری طرف دیکھ۔ میں تجھ سے دوچند حسین تھی۔ جس وقت کہ اس ڈی بف کے باپ نے اس قلعہ پر چڑھائی کی تھی۔ میرے باپ اور اُسکے سات بیٹوں نے اس قلعہ کی خوب ہی حفاظت کی۔ اس قلعہ میں چپہ چپہ زمین خون سے رنگی گئی۔ مگر میرا باپ اور اُس کے سارے لوگ مارے گئے۔ لیکن اُن کا دم نکلنے سے پیشتر ہی مجھے فاتح کی نفرت کا شکار بننا پڑا"۔

ربقہ:۔ "کیا میرے لئے کوئی چارہ کارگر نہیں؟ کیا میں کسی طرح نہیں بچ سکتی؟ اگر تو میری مدد کرے تو میں اُس کے لئے بہت کچھ انعام دونگی"۔

یور فرائیڈ:۔ "اس کا تو خیال بھی نہ کرنا۔ یہاں سے تو نکلنا ہی نصیب نہ ہوگا۔ البتہ موت کے دروازہ میں ہو کر ممکن ہے۔ مگر ہمارے لئے اس دروازے کے کھلنے میں ابھی دیر ہے۔ لیکن ہمیں تو اس خیال سے تسکین ہوتی ہے کہ اس دُنیا میں ہمارے بعد بھی ایسے لوگ رہینگے جو ہم جیسے بدنصیب ہونگے۔ اے یہودن اللہ حافظ! چاہے تو یہودن ہو یا کافرنی۔ مگر تیرا انجام بھی وہی ہوگا۔ کیونکہ تیرا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑیگا جو نہ پس و پیش کرتے ہیں اور نہ رحم کھاتے ہیں۔ میں تجھے اللہ حافظ کہتی ہوں۔ میری پندیہ بھی پوری ہوگئی۔ مگر تیرا کام اب شروع ہوگا"۔

ربقہ:۔ "خدا کے واسطے ذرا تو ٹھیر۔ چاہے مجھ پر لعنت بھیج لے۔ اور چاہے مجھے گالیاں دے لے۔ مگر ذرا اور ٹھیر۔ تیری موجودگی ہی کسی قدر میری حفاظت ہے"۔

یور فرائیڈ:۔ "تجھے تو مقدس مریم بھی نہیں پناہ دے سکتی"۔ اور ایک مورت کی طرف اشارہ کر کے "دیکھ وہ تو وہ کھڑی ہے۔ آزمالے کہ آیا وہ تیری مصیبت کو بدل سکتی ہے"۔

یہ کہہ کر بڑھیا نے بیٹھ موڑی اور نفرت آمیز تبسم کے ساتھ چلتی بنی۔ اور آہستہ آہستہ زینے سے اُترنے لگی۔ ربقہ اُس سے زیادہ بُرے سلوک کی متوقع ہو سکتی تھی جو کہ روینہ کے ساتھ کیا جاتا۔ تاہم اُسے ایک فوقیت روینہ پر حاصل تھی کہ وہ اُن مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے جو اُس پر آتیں زیادہ کڑے دل سے آمادہ ہو سکتی تھی چونکہ وہ اپنی قوم کو مظالم کا نشانہ بنتے ہوئے بارہا دیکھ چکی تھی۔ اس لئے اُسے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ایک تلوار اُسکے سر پر لٹک رہی ہے۔ ان باتوں کے باعث وہ مصیبت کے جھیلنے کے لئے اُسی استقلال کے ساتھ تیار ہو گئی جسکی ایسے موقع پر ضرورت تھی۔ اور اُس نے اپنے حواس اور اوسان مجتمع کر لئے +

سب سے اول اُس نے کمرے کو خوب باریک بین نگاہوں سے دیکھا۔ لیکن اُس میں سے نکل جانے یا وہاں پناہ پانے کا کوئی ذریعہ نظر نہ آیا۔ نہ اُس میں سے کوئی راستہ جاتا تھا اور نہ کوئی دوسرا دروازہ تھا صرف ایک دروازہ تھا۔ مگر اندر سے اُس میں بھی نہ چٹخنی تھی اور نہ سلاخ۔ البتہ ایک کھڑکی ضرور تھی جو اُس بیرونی جگہ تک پہنچا سکتی تھی جو کہ مینار کے گرداگرد تھی۔ اس کے ذریعہ سے ربقہ کے دل میں نکل جانے یا بچ جانے کی کسی قدر اُمید پیدا ہو گئی۔ لیکن یہ جگہ بھی صرف چھجہ کا کام دے سکتی تھی کیونکہ اُس کا تعلق کسی دوسری عمارت سے نہیں تھا۔ وہ بذات خود علیحدہ تھی +

الغرض ربقہ کو بچاؤ کا کوئی ذریعہ نظر نہ آیا۔ اس لئے اُسے یہ یقین ہو گیا کہ وہ آزمائش کا وقت ہے۔ اور اسی لئے اُس نے اپنے آپ کو آنے والے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کیا۔ جس وقت کہ کسی کے قدموں کی آہٹ سُنائی دی تو ربقہ کا رنگ فق ہو گیا اور وہ تھر تھر کانپنے لگی۔ آخر کار مینار کا دروازہ آہستہ سے کھلا اور ایک دراز قامت مرد رہزنوں کے لباس میں داخل ہوا۔ وہ جس ارادے سے آیا تھا اُس کے انجام دینے میں اُسے شرم معلوم دی۔ اس لئے وہ ربقہ کے مقابل کھڑا ہو گیا۔ لیکن آخرش اُس نے ظاہر کر دیا کہ وہ کس غرض سے آیا ہے۔ ربقہ نے اُس کا ارادہ فرض کر کے پہلے ہی سے دو قیمتی کنگن اور ایک طوق اُتار دیا تھا۔ اور ان چیزوں کو اُس نے فرضی راہزن کے حوالے اس خیال

سے کرنا چاہا کہ اُن سے اُس کی طمع پوری ہوجائیگی اور یہ کہ وہ اُس پر رحم کھائیگا ✤

ربقہ (ہاتھ بڑھاکر) "ان کو لے لو۔ اور خدا کے واسطے مجھ پر اور میرے بوڑھے باپ پر رحم کرو! یہ زیور اگرچہ قیمتی ہیں تاہم اُس مہربانی کے بدلے کے طور پر جسکے ذریعے تم ہمیں اس قلعہ سے نکال سکوگے بالکل ناچیز ہیں" ✤

راہزن "اے گل فلسطین - یہ موتی مشرق کے ہیں تاہم تیرے دانتوں کی سفیدی کے آگے ہیچ ہیں - یہ ہیرے درخشاں ہیں - لیکن وہ تیری نگاہوں کے سامنے ناچیز ہیں - اور میں نے جب سے کہ رہزنی کا پیشہ اختیار کیا ہے ہمیشہ دولت پر حسن و شباب کو ترجیح دی ہے" ✤

ربقہ "ایسی غلطی کبھی نہ کرنا - تاوان لے لو - اور رحم کرو! اس کے عوض خدا تمہیں خوشی عطا کریگا اور تم سے خوش رہیگا - لیکن ہم سے بُرا اور بدسلوک کرنے سے تم کو افسوس حاصل ہوگا - تم پچھتاؤگے - میرا باپ خوشی کے ساتھ تمہاری انتہائی خواہش پوری کرسکیگا - اور اگر تم عاقلانہ روش اختیار کروگے تو تم کو جو کچھ ہم سے حاصل ہوگا اُس کے ذریعے سے تم بڑے معزز بن جاؤگے - تم گزشتہ گناہوں اور خطاؤں کی معافی حاصل کرلوگے - اور آیندہ خطاؤں کے مرتکب ہونے کی ضرورت سے بھی بچ سکوگے" ✤

راہزن (فرینچ زبان میں) "کیا اچھی بات کہی - تیرا باپ ایک ایسے کیمیاگر کے قابو میں ہے جو لوہے کو سونا بنا سکتا ہے - وہ تو ایسے ایک انسان کے قبضے میں ہے جو اُس سے بلا میری اور تیری التجا کے جو کچھ چاہے لے لیگا - تیرا تاوان محبت اور حسن سے ادا کیا جانا چاہیئے - اور اُسے میں کسی اور سکّہ کی شکل میں قبول بھی نہیں کرونگا" ✤

ربقہ "تم راہزن نہیں ہو - کیونکہ کوئی راہزن بھی ایسی چیزیں لینے سے انکار نہیں کرتا - اور نہ اس ملک کا کوئی راہزن تمہاری سی بولی بولتا ہے - تم تو نارمن ہو - اور کوئی عالی خاندان شخص ہو - اس بھگل کو اُتار پھینکو" ✤

گلبرٹ (فرضی راہزن کا یہ نام تھا) "اور تم بھی جو اس قدر شناخت رکھتی ہو تو

بنی اسرائیل میں سے نہیں ہو۔ بلکہ حور بہشتی ہو۔ فی الواقع میں راہزن نہیں ہوں۔ اور میں تجھے ان زیورات سے محروم کرنے کی جگہ اُن کو ہیروں اور جواہرات سے لاد دونگا۔ کیونکہ وہ اسی قابل ہیں"۔

ربقہ" تم مجھ سے کس بات کے طالب ہو؟ اگر دولت کے نہیں تو اور کس چیز کے؟ ہم میں کوئی بات مشترک نہیں ہے۔ تم عیسائی ہو اور میں یہودن۔ ہماری شادی یا رشتہ مذہباً بھی ناممکن ہے"۔

گلبرٹ" اگر در اصل یہ بات بھی ہو تو بھی شادی تو یہودن سے نہ کرے۔ بخدا اگر وہ ملکہ سبّا بھی ہو تو بھی نہ کرے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ اگر کوئی عیسائی بادشاہ اپنی بیٹی کے ساتھ میری شادی کرے اور ملک و مال بھی جہیز میں دے تو بھی میں قبول نہ کروں۔ کسی عورت سے محبت کرنا میرے فرقہ کے اصول کے خلاف ہے۔ البتہ طریق عشق کے ساتھ میں تجھ سے محبت کرونگا۔ میں ٹیمپلر فرقہ سے ہوں۔ یہ دیکھ میری صلیب"۔

ربقہ" کیا تم موجودہ جیسی حالت میں بھی اس بات کی درخواست کرنے کی جرأت کرتے ہو"؟

گلبرٹ" اور اگر میں ایسا کروں تو اس سے تیرا کیا واسطہ۔ کیونکہ تُو تو ہمارے مذہب کی قائل ہی نہیں"۔

ربقہ" میں اپنے بزرگوں کے عقیدے کو مانتی ہوں۔ اور اگر میرا عقیدہ غلط ہے تو خدا مجھے معاف کرے۔ لیکن جناب سورما آپ کا عقیدہ کیا ہے جبکہ بلا پس و پیش اُس عقیدے کا واسطہ دیتے ہیں جسے آپ متبرک سمجھتے ہیں۔ اور خاص کر اس حالت میں جبکہ آپ ایک سورما اور ایک دینی پیشوا کی حیثیت سے اپنے عقد کو توڑتے ہیں"۔

گلبرٹ" اے یہودن تو وعظ تو خوب اچھا کرتی ہے۔ لیکن تعصب نے تیری آنکھیں بند کر دی ہیں۔ شادی کر لینا ایک ٹیمپلر کا سب سے بڑا گناہ خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن اُس کی اس سے کمتر بیوقوفی معاف ہو سکتی ہے۔ ہمارے فرقہ کے حقوق سے بادشاہوں کے حقوق بھی کمتر ہیں۔ کیونکہ ہم سلیمان کی ہیکل کے محافظ ہیں۔ اور اُسکی

تقلید میں سند حاصل کر سکتے ہیں"۔
ربقہ۔" اگر تم دینی کتب سے اپنی خطاؤں کی سند لائے ہو تو تمہارا گناہ اُس شخص کا سا ہے جو ضروری جڑی بوٹیوں میں سے زہر نکالتا ہو"۔
گلبرٹ (غصہ ہوکر)۔" ربقہ سنو۔ اب تک تو میں ملائم الفاظ سے پیش آیا۔ مگر اب میں ایک فاتح کے الفاظ استعمال کرتا ہوں۔ تم کو میں نے گرفتار کیا ہے اور تمام قوموں کے قوانین کے مطابق تم میری مرضی کے تابع ہو۔ اور میری بات کو تم نے التجا کے ذریعے قبول نہیں کیا اُسے زبردستی حاصل کرنے کے لئے میں اپنے حق سے ذرہ بھر بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا ہوں"۔
ربقہ۔" پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو۔ ہاں پیچھے ہٹ کر۔ اور قبل اس کے کہ تم اسقدر بھاری گناہ کے مرتکب بنو میری بات سُن لو۔ گو تم میری طاقت پر غالب آسکتے ہو۔ کیونکہ خدا نے عورت کو کمزور بنایا ہے۔ مگر میں تم کو سارے یورپ میں بدنام کر سکتی ہوں۔ اور جس بات کو تمہارے فرقہ اور مذہب والے ازراہ ترحم مجھے دینے میں انکار کرینگے اُسے میں مذہب کا واسطہ دیکر حاصل کر لونگی۔ اور سب جان جائینگے کہ تم نے ایک کافرن کر ایک یہودن کے ساتھ گناہ کیا ہے۔ جو لوگ کہ تیرے گناہ کے آگے نہیں کانپتے وہ تجھے اس لئے ملعون قرار دینگے کہ تو نے صلیب کی میری قوم کی ایک عورت کی راہ پر چل کر بے عزت کر دیا"۔
گلبرٹ۔ اری یہودن تو بڑی عقلمند اور چالاک ہے۔ لیکن تیری آواز تو اُسی وقت کارگر ہو سکتی ہے جبکہ وہ اس قلعہ کے باہر جا سکے۔ مگر اس کے اندر تو چیخ پکار، التجا اور گریہ وزاری سب ہی بیکار ہیں۔ ربقہ صرف ایک بات تجھے بچا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنی قسمت پر صبر و شکر کر۔ اور ہمارا مذہب قبول کرلے۔ اور اُس وقت نارمن قوم کی بہت سی معزز خواتین تیرے آگے اس لئے سر جھکائینگی کہ تو ہمارے فرقہ کے ایک بڑے مشہور سورما کی چہیتی ہوگی"۔
ربقہ۔" قسمت پر صبر و شکر کروں! اور کس قسمت پر! تمہارا مذہب قبول کرلوں! اور وہ مذہب ہی کیا ہے جو تم جیسے شریروں کو پناہ دیتا ہے۔ اے اپنے فرقہ کے سب سے بہادر سورما

میں تیرے مُنہ پر تھوکتی ہوں۔ اور تیری تحقیر کرتی ہوں۔ ابراہیم کے خدا کے وعدے نے اپنی ایک بیٹی کے بچاؤ کے لئے اس بدنامی سے بھی نکلنے اور بچنے کے لئے ایک دروازہ کھول دیا ہے"۔

یہ کہہ کر اُس نے کھڑکی کھولی اور جھٹ سے باہر کے چھجے پر جاکر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی "اے سورما جہاں تو کھڑا ہے وہیں کھڑا رہ۔ یا اگر تو چاہے تو آگے بڑھ۔ لیکن یاد رہے کہ تو نے ایک قدم بڑھایا۔ اور میں اس جگہ سے نیچے کود پڑونگی اور جان دیدونگی۔ مگر تیری بُری خواہش کا شکار نہ ہونگی"۔

یہ حالت دیکھکر ٹیمپلر کا ارادہ جس میں کسی اَور طرح فرق نہیں آسکتا تھا ڈھیلا ہوگیا اور وہ کہنے لگا کہ "اے نادان عورت وہاں سے اُتر آ۔ میں زمین آسمان اور سمندر کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تیرے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کرونگا"۔

ربقہ "اجی مجھے آپ کا اعتبار نہیں۔ آپ نے مجھے اپنے فرقہ کی خوبیوں سے آگاہ کردیا ہے۔ آیندہ جلسہ میں تم اُس عہد شکنی سے بری ہوسکتے ہو جس کا تعلق ایک مصیبت زدہ یہودن کی بے حرمتی سے ہے"۔

گلبرٹ "اب تو تم بے انصافی کر رہی ہو۔ میں اپنے نام۔ اپنے باپ کی عزت اپنی تلوار اور اپنی صلیب کی قسم کھاکر یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہارے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہ کرونگا۔ اگر تیری خاطر نہ سہی تو تیرے باپ کی خاطر ایسا نہیں کرونگا"۔

ربقہ "میں تمہاری باتوں کو خوب جانتی ہوں۔ کیا میں تم پر بھروسہ کرنے کی جُرأت کرسکتی ہوں؟"

گلبرٹ "اگر تجھے شکایت کا موقع ملے تو میرا نام اور میرے اسلحہ بے عزت ہوجائیں میں نے بہت سے دینی اور دُنیوی قوانین و احکام کی خلاف ورزی کی ہے۔ مگر اپنے عہد کو کبھی نہیں توڑا"۔

ربقہ "تو اس حد تک تو میں تیرا اعتبار کرتی ہوں" یہ کہہ کر وہ چھجے پر سے اُتر آئی۔ لیکن اُس کے پاس ہی کھڑی رہی۔ اور کہنے لگی کہ "میں یہاں کھڑی ہوئی ہوں۔ تم بھی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ اگر تم نے ایک قدم بھی بڑھایا تو میں اپنی آبرو

کے لئے تم پر بھروسہ کرنے کی جگہ اپنی جان خدا کے سپرد کرونگی"*
ان باتوں کے کہتے وقت ربقہ کے ارادہ سے پختگی نمایاں تھی۔ اُن کے انداز۔ نگاہوں اور صورت سے غیر فانی شان و شوکت ظاہر تھی۔ اور ہر بات سے دلیری۔ اس خیال نے کہ وہ بدنامی سے موت کے ذریعے بچ سکتی ہے اُس کے ارادہ کو پختہ کرکے اُس کی شان معشوقی کو دوبالا کر دیا تھا۔ گلبرٹ اگرچہ بڑا ثابت قدم بلند ارادہ اور مغرور تھا۔ لیکن اُس نے ایسے دل والی اور ایسی دلیر عورت کبھی نہیں دیکھی تھی*

گلبرٹ۔" ربقہ آؤ صلح کرلیں"*

ربقہ۔" اگر تم چاہو تو منظور ہے۔ مگر اس فاصلہ کے جو ہمارے درمیان ہے قائم رہنے پر ہی صلح کا انحصار ہے"*

گلبرٹ۔" تجھے اب مجھ سے خوف نہیں کرنا چاہئے"*

ربقہ۔" میں تو تجھ سے نہیں ڈرتی۔ اُس شخص کا جس نے اس تجھے کو اس قدر اونچا بنایا اور نیز اسرائیل کے خدا کا شکر ہے کہ میں تجھ سے نہیں ڈرتی"*

گلبرٹ۔" اب تو بے انصافی پر اُتر آئی۔ بخدا تو بے انصافی پر ہے۔ طبیعۃً میں ویسا سخت۔ خود غرض اور بےرحم نہیں ہوں۔ جیسا کہ تو مجھے سمجھتی ہے۔ مجھے میری بیوفا معشوقہ نے ظلم سکھایا جسے میں نے تجھ پر آزمایا"*

ربقہ۔" افسوس۔ مگر اس میں نفع کیا ہے"؟

گلبرٹ۔" صرف انتقام"*

ربقہ۔" بُرا انتقام! جس میں اُن حقوق کو جن کو انسانیت عزیز رکھتی ہے مغلوب کیا جاتا ہے"*

گلبرٹ۔" ایسی بات تو نہ کہو" اور ایک دم کی تاخیر کے بعد" ربقہ جو عورت بے عزتی پر موت کو ترجیح دیتی ہے اُس کی روح زبردست ہے۔ تجھے ضرور میری ہو کر رہنا چاہئے۔ دیکھ دُور نہ بھاگ۔ یہ بات تیری مرضی سے ہوگی اور تیری شرائط کے ساتھ۔ میری بن کر رہنے سے تو بادشاہوں پر حکومت کرسکتی ہے۔ میں ایک

ایسے بڑے زبردست گروہ کا کمانڈر ہوں اور ایک دن گرانڈ ماسٹر کے منصب پر پہنچ جاؤنگا جس کے ادنے ممبر تخت شاہی کی حقیقت نہیں سمجھتے۔ تیری بڑی سے بڑی خواہش میری رفاقت کی عزت سے کمتر ہے۔ آ۔ اسے قبول کر۔ میں ایک اپنی طبیعت کی عورت کی تلاش میں تھا۔ سو وہ تو ہے"۔

ربقہ "کیا تو میری قوم کی ایک عورت سے ایسی بات کہتا ہے۔ کیا یہ تجھے واجب ہے"؟

گلبرٹ "مذہب کو درمیان میں لاکر جواب نہ دے"۔ اس کے بعد اُس نے ربقہ کو اور باتوں سے بھی سمجھایا۔ لیکن ابھی اُسکی باتوں کا سلسلہ ختم نہ ہوا تھا کہ بگل کی آواز آئی اور وہ وہاں سے چمپت ہوا۔ مگر چلتے وقت کہہ گیا کہ میں جلد واپس آکر اور باتیں کرونگا۔ اُس کے چلے جانے پر ربقہ کمرے میں آگئی اور اُس نے اپنی اور اپنے باپ کی سلامتی اور نیز آئیون ہو کی سلامتی کے لئے اپنے خدا سے دُعا مانگی۔

نوّاب سیڈرک وغیرہ کے چھڑانے کا منصوبہ

جس وقت ٹیمپلر قلعہ کے اندر بڑے کمرے میں پہنچا تو اُسے ڈی بریسی جو پہلے ہی سے وہاں موجود تھا ملا۔ اُس نے ٹیمپلر سے کہا کہ "اس غوغائی بلاوے سے تمہارے دعوئے عشق میں اسی طرح خلل پڑگیا جس طرح کہ میرے دعوئے عشق میں۔ لیکن تم دیر میں باول ناخواستہ آئے ہو۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری ملاقات میری ملاقات کی نسبت ذرا خوشگوار ثابت ہوئی ہے"۔

ٹیمپلر "تو کیا تمہارا دعوئے سیگزن خاتون سے متعلق ناکام رہا"؟

ڈی بریسی (سینٹ ٹامس بیکٹ کے جنازہ کی قسم) "خاتون رووینہ ضرور سُن چکی ہوگی کہ میں عورتوں کی اشکباری کو دیکھنا برداشت نہیں کرسکتا"۔

ٹیمپلر "چل دُور ہو۔ تو ایک آزاد جماعت کا لیڈر ہوکر عورتوں کی اشکباری یا آنسوؤں کا لحاظ کرتا ہے! مشعل عشق پر صرف چند قطرے چھڑکنے ہی سے شعلۂ عشق زیادہ بھڑکتا ہے"۔

ڈی بریسی "میں آپ کے ان چند قطروں کے چھڑکنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

لیکن اس دوشیزہ خاتون نے تو اس قدر اشکباری کی ہے جس سے مشعل عشق گل ہو سکتی ہے۔ سینٹ نیوبی کے وقت سے لیکر اب تک کبھی بھی نہ ایسی اشکباری ہوئی ہوگی اور نہ اس قدر کف افسوس ملے گئے ہونگے۔ جیسا کہ ہم سے مہنت ایمر نے بیان کیا تھا[1]۔ شاید اس سیکزن ماہ لقا پر دریائی بھوت کا اسرار ہوگیا ہے"۔

ٹیمپلر۔" اس یہودن کے سینہ میں تو لاکھوں بھوت سمائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ صرف ایک بھوت یہاں تک کہ خود شیطان بھی اُس میں اس قدر استقلال اور غرور نہیں پھونک سکتا ہے۔ لیکن ڈی لیف کہاں ہے؟ دیکھو نرسنگھا زیادہ زیادہ تیز آواز سے پھونکا جا رہا ہے"۔

ڈی بریسی۔" میرے خیال سے تو وہ یہودن کو مطلع کر رہا ہے۔ میرے دوست تم جانتے ہو کہ ایک یہودی جو اپنا روپیہ ایسی شرایط پر دیتا ہے جیسی کہ ڈی لیف پیش کریگا۔ تو اُس سے ایک ایسا شور پیدا ہوگا جسے بیس نرسنگھوں کا شور نہیں دبا سکتا۔ لیکن ہم اس شور کو دبا دینگے"۔

اس کے بعد ڈی لیف بھی ان دونوں کے پاس پہنچ گیا۔ اور اُنہیں صرف چند ضروری ہدایات دینے کے لئے ٹھیر گیا۔

ڈی لیف۔" آؤ ہم اس لعنتی شور کا سبب دریافت کریں۔ یہ لو یہ ایک چٹھی ہے جو سیکزن زبان میں ہے"۔ چٹھی کو اُس نے کئی بار اُلٹ پلٹ کر دیکھا۔ اور ڈی بریسی کے حوالے کر دیا۔

ڈی بریسی۔" یہ تو جادو کے سے حروف معلوم ہوتے ہیں۔ ہمارے چپلین نے مجھے لکھنا سکھانا چاہا تھا۔ لیکن چونکہ اس میں اُسے کامیابی نہ ہوئی اس لئے اُس نے کوشش سے ہاتھ اُٹھا لیا۔

---

[1] نیوبی دراصل سینٹ نہیں تھی۔ بلکہ یونانیوں کے علم الاصنام کے مطابق ٹنٹالوس کی دختر اور تھیبس کے بادشاہ ایمفین کی بیوی تھی۔ اُسے سینٹ کہنا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ اُس زمانہ کے پادری کس قدر کم واقفیت رکھتے تھے۔ نیوبی کو اپنے بہت سے بچوں پر بیحد فخر تھا۔ خاص کر لیٹونہ پر بڑا ہی ناز کرتی تھی۔ اُس کی اولاد سے ارٹیمس اور اپولو بھی تھے۔ لیکن ان دونوں نے باقی اولاد کو ہلاک کر دیا۔ اُن کے غم میں نیوبی ہر دم زار زار رویا کرتی تھی۔ زیوس کو اُسکے حال پر اسقدر ترس آیا کہ اُس نے اُسے پتھر بنا دیا جس سے ہر سال موسم بہار میں اشک بہتے تھے

ٹیمپلر:۔ "لا مجھے دے۔ ہم مذہبی فرقہ کے لوگ اس علم سے واقف ہیں۔ اس لئے اس کا حال معلوم کر سکتے ہیں"۔

ڈی بریسی:۔ "تو لیجئے آپ ہی اپنی ہمت سے ہمیں نفع پہنچائیں۔ فرمائیے اس میں کیا لکھا ہے"؟

ٹیمپلر:۔ "یہ تو دنداں شکن جواب ہے۔ مقدس مریم کی قسم۔ اگر یہ خط مذاق کے طور پر نہیں لکھا گیا تو کم از کم مقابلہ چاہنے کے لئے لکھا گیا ہے جیسا کہ اکثر نواب اپنے قلعہ میں بیٹھ کر لکھا کرتے ہیں"۔

ڈی بف:۔ "مذاق! میں بخوشی یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ کون مذاق کرنا چاہتا ہے۔ اور خاص کر ایسے معاملہ میں! ذرا اسے پڑھئے تو سہی"۔

ٹیمپلر نے خط پڑھنا شروع کیا۔ جس کا لب لباب یہ تھا کہ :۔

"میں ڈمبہ ابن احمق اور نواب سیڈرک کا آزاد شدہ غلام اور ظریف۔ اور میں گرتھ ابن بیوولف نواب سیڈرک کا سؤر چرانے والا ــــــ"۔

ڈی بف (مخل ہو کر)۔ "ارے میاں تم تو دیوانے ہو گئے ہو"۔

ٹیمپلر:۔ "مقدس لوقا کی قسم مضمون خط یہی ہے"۔ اور پھر خط کو پڑھنا شروع کیا۔ جس کا لب لباب یہ تھا کہ "ہم دونوں اپنے رفیقوں اور ساتھیوں کی مدد سے آپ کو (ڈی بف کو) مطلع کرتے ہیں کہ چونکہ آپ نے غلطی سے ہمارے آقا نواب سیڈرک کے جسم پر۔ نیز خاتون روویہ کے جو آزاد ہے جسم پر اور نواب ایتھیلسٹن کے جسم پر مع اُن کے آزاد شدہ غلاموں وغیرہ کے۔ ایک یہودی اور ایک یہودن کے جسم پر۔ اُن کے گھوڑوں اور خچروں کے جسم پر بلا کسی وجہ کے قبضہ کر لیا ہے! اور چونکہ یہ سارے انفاس شاہ معظم سے صلح رکھتے ہیں۔ اور شاہی راستہ میں سفر کر رہے تھے۔ اس لئے ہم یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ان شریف انفاس کو مع گھوڑوں اور خچروں کے اور اسباب وغیرہ کے اور یہودی اور یہودن کے اس خط کے پانے کے ایک گھنٹے کے اندر۔ یا تو ہمارے حوالے کر دو یا اُن لوگوں کے جن کو ہم مقرر کریں۔ اور حوالہ بھی کرو تو بلا نقصان کے۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو ہم سب جن کے

اس خط پر دستخط ہیں مع اپنے رفیقوں کے تم کو تباہ اور برباد کر ڈالینگے +

مورخہ یوم سینٹ وو ہولڈ۔ وقت شام۔ مقام تحریر بارتھ بل واگ

درخت شاہ بلوت۔ لکھنے والا ایک پادری" +

اس خط کے نیچے مرغ کے سر اور کنگھی کی تصویر تھی۔ جو وَمبہ کے دستخط کا مثیل تھی۔ اُسکے نیچے صلیب کا نشان تھا۔ جو گرتھ کے دستخط کا مرقع تھا۔ پھر جلی حروف میں الفاظ "لی لوز فینٹ" درج تھے۔ اور آخر میں ایک تیر کی تصویر تھی جو لوکسلے تیرانداز کے دستخط کا نشان تھی +

تینوں سورماؤں نے خط کا مضمون حیرت کے ساتھ سُنا۔ مگر یہ نہ معلوم کر سکے کہ اس کا منشا کیا ہے۔ تھوڑی دیر تک تینوں خاموش اور حیران رہے۔ آخر کار مہر خموشی کو ڈی برسی نے قہقہہ لگا کر توڑا۔ ٹیمپلر نے بھی قہقہہ لگایا۔ مگر ڈی بف اس میں شریک نہ ہوا۔ تاہم اُسکے چہرے سے اضطراب کی علامات ظاہر تھیں +

ٹیمپلر "میں کہتا ہوں کہ اب یہ مشورہ کرو کہ کس طریقہ میں موجودہ حالات کے مطابق ہمیں سلوک کرنا چاہیے" +

ڈی برسی "ڈی بف کی طبیعت جب سے کہ وہ میدان جنگ میں گرا تھا ابتک سہولت پر نہیں آئی ہے۔ اُسے تو پیغام مقابلہ کے خیال ہی سے ڈر لگتا ہے۔ چاہے وہ ایک سور چرانے والے ہی کی طرف سے سہی" +

ڈی بف "مقدس میکائیل کی قسم۔ ڈی برسی میری خواہش تو یہ ہے کہ تو بذات خود اس جان جوکھوں کو اپنے ذمے لے۔ یہ گستاخ لوگ اُس وقت تک اس قسم کی جرات ہی نہیں کر سکتے تھے جب تک کہ اُن کی پیٹھ پر بہت سے لوگ نہ ہوتے اس جنگل میں بہت سے بدمعاش رہتے ہیں۔ جب میں نے ایک کو ایک ہرن کا شکار کرتے دیکھ کر پکڑ لیا تو چاروں طرف سے میرے اوپر اسی طرح تیروں کی بوچھاڑ ہونے لگی جس طرح کہ دنگل میں چاندماری پر ہوئی تھی" اور ایک ساتھی خادم سے "کیا تجھے معلوم ہے کہ کتنے لوگوں نے یہ خط بھیجا ہے"؟

ساتھی "جنگل میں تو کوئی دو سو آدمی جمع ہیں" +

ڈی بف:۔ "تو میں اپنا قلعہ تمہارے حوالے کئے دیتا ہوں۔ اور تم ان بدمعاشوں کو سیدھا کر دو"۔
ٹیمپلر:۔ "ہمارے آدمیوں کو ان پر حملہ کرنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ ایک ایک مسلح جوان بیس بیس بدمعاشوں کے لئے کافی ہوگا"۔
ڈی بریسی:۔ "کافی سے زیادہ۔ اور مجھے تو ان پر ہتیار اُٹھانے میں بھی شرم آتی ہے"۔
ڈی بف:۔ "درست! لیکن اگر یہ لوگ ترک ہوتے یا مسلمان یا فرانس کے کاشتکار تو اچھا ہوتا۔ لیکن چونکہ یہ انگلستان کے آزاد ہتیار بند ہیں۔ جن پر ہمیں سوائے اس کے اور کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے کہ ہمارے پاس راہوار اور ہتیار ہیں۔ لیکن جنگل کے راستوں میں یہ ہمارے لئے زیادہ کار آمد نہیں ہیں کہ ہم قلعہ کی حفاظت کر سکیں۔ میرے عمدہ جنگجو تو یارک میں ہیں۔ اسی طرح تمہاری ٹولی کے لوگ بھی یہاں نہیں۔ اس وقت تو اُن لوگوں کے مقابلہ میں جو ہمارے دشمن ہیں ہمارے پاس بمشکل بیس آدمی ہیں"۔
ٹیمپلر:۔ "آپ یہ خوف نہ کریں کہ یہ لوگ کافی تعداد میں ہمارے قلعہ پر حملہ کر سکینگے"۔
ڈی بف:۔ "حضرت ایسا تو نہ ہوگا۔ لیکن ان بدمعاشوں کا سرغنہ بڑا بے جگر ہے۔ لیکن جب تک کہ ان لوگوں کے پاس جنگی کلیں۔ یا چڑھنے کے لئے سیڑھیاں نہ ہوں اور اُن کے سرغنہ تجربہ کار نہ ہوں تب تک تو میرا قلعہ اُن سے زیر نہ ہوسکیگا"۔
ٹیمپلر:۔ "تو اپنے ہمسائیوں کو بُلا لو۔ وہ اکٹھے ہو کر آئیں۔ اور تین سورماؤں کو بچائیں جن کو ایک قلعہ کے اندر ایک مسخرہ اور ایک سؤر چرانے والا گھیرے ہوئے ہے"۔
ڈی بف:۔ "حضرت آپ تو مذاق کر رہے ہیں۔ میں بُلاؤں تو کسے۔ اس وقت نواب میلوشن تو یارک میں ہے۔ اور اسی طرح میرے اور اور رفیق بھی یہاں نہیں۔ اگر یہ موقع پیش نہ آتا تو میں بھی یہاں نہ ہوتا"۔
ڈی بریسی:۔ "تو پیغامبر بھیج کر یارک سے مدد حاصل کرو۔ اگر وہ میری جماعت کا جھنڈا یا خود جماعت کو دیکھکر بھی ڈٹے رہیں تو میں انہیں اُن بدمعاشوں میں جنہوں نے اس جنگل میں تیر و کمان چلائے سب سے زیادہ دلیر سمجھونگا"۔

ڈی بف:۔ اور پیغام کون لیکر جائیگا۔ یہ بدمعاش تو راستہ روک کر پیغامبر کے دل میں سے پیغام اُگلوا لینگے۔ پیغام تو موجود ہے۔ مگر نواب ٹیمپلر آپ نہ تو لکھ سکتے ہیں اور نہ پڑھ سکتے ہیں۔ کاش مجھے اپنے چپلین کے لکھنے کا سامان ہی مل جاتا۔ جسے مرے ہوئے کوئی ۱۲ ماہ گزرنے آتے ہیں "

ایک خادم:۔ میرے خیال سے اماں یورفرائیڈ کے پاس یہ سامان ہے۔ اُس نے اُسے کہیں چھپا دیا ہے "

ڈی بف:۔ انگلریڈ جا ذرا تلاش کرکے لے آ۔ اور حضرت ٹیمپلر آپ اس خط کا جواب لکھیں "

ٹیمپلر:۔ جواب تو میں اُس قلم کی نسبت تلوار کی نوک سے لکھدونگا۔ مگر اب قلم ہی سے سہی۔ کیونکہ آپ کی مرضی یہی ہے "

ٹیمپلر نے ایک خط فرانسیسی زبان میں لکھا جس کا لب لباب ذیل میں درج ہے:۔

"سر ریجینالڈ ڈی بف اور اُسکے رفیق اور جنگجو جماعت غلاموں۔ اور بھگوڑوں کی طرف سے کسی قسم کے مقابلہ یا پیام جنگ کی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر سیاہ سورما سورمائی کا دعویدار ہے تو وہ ایسے بدمعاشوں کی صحبت سے اپنے کو ذلیل بنا رہا ہے۔ اور اُسے شریف اور شاہی خاندان کے لوگوں کا مقابلہ کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ جن لوگوں کو ہم نے قید کیا ہے اُن کی بابت ہمیں یہ ضرورت ہے کہ ہمارے پاس ایک دینی پیشوا بھیج دیں تاکہ وہ اُن قیدیوں سے گناہوں کا اقرار کرائے۔ اور اُن کو خدا کی طرف لائے۔ کیونکہ ہم نے یہ ارادہ پختہ کرلیا ہے کہ ہم اُنہیں آج دوپہر سے پیشتر ہی قتل کردیں۔ ہم اُن کے سر قلعہ کی فصیل پر رکھدینگے تاکہ لوگوں پر یہ ظاہر ہوجائے کہ ہم اُن لوگوں کی اس قدر کم وقعت کرتے ہیں جنہوں نے ہل چل مچائی تھی۔ اس خیال سے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ ایک مذہبی پیشوا بھیج دیں تاکہ وہ اُن لوگوں کو خدا کی طرف لے آئے۔ اگر آپ ایسا کریں تو آپ اس دنیا میں سب سے آخری خدمت کرینگے "

یہ خط لکھکر ایک رفیق خادم کے حوالہ کیا گیا جس نے اُسے پیغامبر کے حوالے کردیا

جو باہر جواب کا منتظر تھا۔ پیغامبر اپنا کام ختم کرکے اپنے بھیجنے والوں کے پاس پہنچ گیا۔ جو قلعہ سے باہر تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ دو سو آدمی تو پہلے ہی سے جمع تھے۔ اور باقی جوق در جوق چلے آرہے تھے۔ اُن میں جو سرغنے تھے وہ ہتیاروں اور لباس وغیرہ کے باعث دوسروں سے تمیز کئے جاتے تھے +

علاوہ ان کے نواب سیڈرک کی جاگیر میں سے سیکڑوں دیہاتی جمع ہو گئے تھے۔ جو اپنے آقا وغیرہ کو چھڑانا چاہتے تھے۔ اُن کے ہتیار کچھ بھدی طرز کے تھے۔ ان ہی لوگوں کے پاس ٹیمپلر صاحب کا خط بھیجا گیا تھا۔ یہ خط ایک پادری کے حوالہ کیا گیا جس نے کہا کہ میری سمجھ میں اس خط کا مضمون آتا ہی نہیں۔ اُس نے خط گرتھ کے حوالے کر دیا۔ گرتھ نے ومبہ کو دیدیا اور ومبہ نے لوکسلے کو۔ آخرالذکر نے کہا کہ اگر خط کے حروف تیر و کمان یا برچھی ہوتے تو میں اُنہیں اچھی طرح سے سمجھ سکتا +

سیاہ سورما (خط لیکر) "تب تو مجھے منشی ہونا چاہیئے" اور اُس نے خط کو پڑھکر سُنادیا +

وِمبہ۔ نواب سیڈرک کو قتل کیا جائیگا۔ سورما صاحب آپ مطلب غلط سمجھے ہیں" +

سورما "نہیں دوست۔ میں غلط نہیں سمجھا ہوں۔ میں نے وہی بیان کیا ہے جو اس میں لکھا ہے" +

گرتھ۔ تو کنٹربری کے سینٹ ٹامس کی قسم تب تو ہم اس قلعہ کو ضرور فتح کرکے دم لینگے۔ چاہے ہمیں قلعہ کو ہاتھوں ہی سے کیوں نہ ڈھانا پڑے" +

وِمبہ۔ ہمارے پاس قلعہ کو ڈھانے کے لئے سوائے ہاتھوں کے اور رہے ہی کیا۔ لیکن میرے ہاتھ تو گارا اور چونہ بنانے کے قابل بھی نہیں ہیں" +

لوکسلے "یہ تو اُن کی چال ہے۔ جس کے ذریعے سے وہ وقت ٹالنا چاہتے ہیں وہ ایسا کام کر ہی نہیں سکتے جس کے عوض میں اُن کی سرکوبی کروں" +

سورما "کاش ہمارے پاس کوئی ایسا آدمی ہوتا جو قلعہ کے اندر جا کر محصورین کا حال معلوم کرتا۔ میرے خیال سے یہ زاہد جائے اور اُن سے اقرار لینے کے بہانے سے اُن کا حال لے آئے" +

زاہد۔ تجھ پر اور تیری رائے پر خدا کی مار۔ ارے جب میں امام کا جامہ اُتار دیتا ہوں تو میرا زہد و تقوےٰ۔ میرا تقدّس وغیرہ بھی مجھ سے دُور ہو جاتے ہیں۔ میں سبز جاکٹ (شلوقہ) پہن کر بیس ہرن کا شکار کر سکتا ہوں۔ مگر ایک عیسائی سے بھی گناہوں کا اقرار نہیں لے سکتا "۔

سورما۔" مجھے اندیشہ ہے کہ یہاں کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو اقرار لینے کی خدمت انجام دینے پر آمادہ ہو سکے "۔

اس پر سبھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ مگر خاموش رہے۔

ومبہ (قدرے تامّل کے بعد)" میرے خیال سے احمق ہمیشہ احمق ہی رہتا ہے اور ایسی جان جوکھوں کو گوارا کرتا ہے جس سے عقلمند گھبراتے اور دُور بھاگتے ہیں۔ میرے دوستو اور ہم وطنو آپ جانتے ہیں کہ مسخرہ کا پیشہ اختیار کرنے سے پیشتر میں پادری کا لباس پہنتا تھا۔ مگر ایک دفعہ مجھے ایسا بخار آیا جس نے مجھے اُس حالت میں پہنچا دیا جس میں کہ میں آجکل ہوں۔ گویا میری عقل خراب کر دی اور مجھے احمق بنا دیا۔ میرے خیال سے میں پادری کا جامہ پہن کر اور تقدّس مآب بن کر اس خدمت کو انجام دے سکتا ہوں۔ اور نواب سیڈرک وغیرہ کے کام مصیبت کے وقت آسکتا ہوں "۔

سورما (گرتھ)" کیا تجھے یقین ہے کہ اس میں اس قدر عقل ہے کہ اس کام کو انجام دے سکے "۔

گرتھ " یہ تو میں نہیں جانتا۔ لیکن اگر اُس میں عقل نہیں تو یہ پہلا ہی موقع ہے جس میں اُسے اپنی بیوقوفی کو کارآمد بنانے کے لئے عقل کی ضرورت ہوئی ہے "۔

سورما " تو لے بھئی ومبہ جلد پادری کا جامہ پہن لے۔ اور اپنے آقا کا حال دریافت کر کے آ۔ اگر قلعہ میں لوگ تھوڑے ہیں۔ اور محصورین میں سے ایک ایک کے مقابلہ میں پانچ پانچ ہیں تو دلیرانہ حملے کے ذریعے سے ہم اُن تک جلد پہنچ سکتے ہیں۔ وقت گزرا جاتا ہے۔ لے جلد جا "۔

لوکسلے۔ اور اس عرصہ میں ہم قلعہ کے اس قدر نزدیک پہنچ جائینگے جہاں سے کمک بھی

بھی پیغام لے جا سکے۔ اور دوست تو اُن ظالموں پر یہ اظہار کر دینا کہ وہ جس قدر بھی زیادتی محصورین یا قیدیوں پر کرینگے اُسی قدر اُن سے انتقام لیا جائیگا۔"

وِمبہ (پادری صاحب کا لباس پہن کر) "تم پر رحمت ہو۔"

یہ کہہ کر اُس نے ایک راہب کا انداز اختیار کیا۔ اور اُس کی پوری نقل اُتارنے کی کوشش کی۔ اور پھر اپنے کام کے انجام دینے کے لئے چل دیا۔

وِمبہ سیڈرک کے پاس پہنچ گیا

جب وِمبہ مسخرہ راہب کا لباس زیب بدن کر کے اور کمر میں راہبوں کا کمر بند کس کر ڈی بف کے قلعے کے دروازے پر پہنچا تو دربان نے دریافت کیا کہ تیرا نام اور کام کیا ہے۔ مسخرے نے جواب میں کہا کہ "تجھ پر خدا کی رحمت ہو۔ میں سینٹ فرانسس کے طبقہ کا راہب ہوں اور چند قیدیوں سے جو قلعہ میں محصور ہیں اقرار لینے آیا ہوں۔"

دربان "تو تو بڑا دلیر راہب ہے۔ اور ایسی جگہ آیا ہے جہاں سوائے ہمارے شراب خور پادری کے جو گناہوں کا اقرار کراتا ہے تیرے پیشے کا ایک آدمی بھی اس بیس سال کے عرصہ کے اندر نہیں آیا ہوگا۔"

مسخرہ "تاہم مہربانی کر کے اپنے آقا سے میری اطلاع تو کر دے۔ میں اُسکے مطلب کا نکلونگا۔"

دربان "تیرے کہنے سے مجھے اپنی جگہ چھوڑنے پر ندامت ہوگی۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا تو واقعی راہب ہے۔" یہ کہہ کر دربان چل دیا اور راہب کی آمد کی خبر اپنے آقا کو دی۔ آقا نے کہا کہ اُسے جلد اندر لے آؤ۔ دربان نے حکم کی تعمیل کی۔ مگر وِمبہ نے ڈی بف جیسے نڈر سورما کے سامنے پہنچکر محسوس کیا کہ جو بھگل اُس نے گانٹھا تھا اُسے وہ چھپا نہیں سکتا تھا۔

ڈی بف "تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟"

مسخرہ "میں سینٹ فرانسس کے طبقہ کا راہب ہوں۔ اور سفر کرتے ہوئے

چوروں کے قبضے میں آگیا ہوں۔ اُنھوں نے ہی مجھے یہاں قیدیوں سے گناہوں کا اقرار لینے کے لئے بھیجا ہے"۔

ڈی بف "اور اے تقدس مآب کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ چور اور راہزن تعداد میں کتنے ہیں"؟

مسخرہ "عالیجاہ وہ تو بے تعداد ہیں"۔

ڈی بف "ذرا ٹھیک ٹھیک بتاؤ کہ اُن کی تعداد کتنی ہے۔ ورنہ تیرا جامہ تجھے نہیں بچا سکیگا"۔

مسخرہ "اُن کی تعداد کم از کم کوئی پانسو تو ضرور ہوگی"۔

ٹیمپلر "تو یہ گیدڑ یہاں کیوں جمع ہیں"؟ اور ڈی بف کو علیحدہ لیجا کر "کیا تم اس پادری سے واقف ہو"؟

ڈی بف "وہ کسی دوسرے ملک کا رہنے والا ہے۔ میں اُس سے واقف نہیں"۔

ٹیمپلر۔ "تو اُس کی باتوں پر اعتبار نہ کرنا۔ اُس کی معرفت ایک پیغام ڈی براسی کی جماعت کے لئے روانہ کرو تاکہ وہ لوگ جلد یہاں آجائیں۔ اور ان سیکسن سوروں کو جو ہمارے قابو میں ہیں قتل ہونے کے لئے تیار رہنے دو۔ اس سے راہب کو شبہ بھی نہ ہوگا"۔

ڈی بف۔ "اچھا ایسا ہی ہوگا" اور اُس نے ایک نوکر کے ہمراہ وامبہ کو اُسی کمرے میں بھیج دیا۔ جہاں سیڈرک اور اتھیلسٹن موجود تھے۔

سیڈرک بیحد بے قرار تھا۔ وہ کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اور ایسی حالت میں تھا جیسے کہ کوئی کسی دشمن پر حملہ کرنے والا یا قید خانہ توڑ کر نکل جانے والا ہو مگر اتھیلسٹن قید کی طرف سے لاپرواہ تھا اور کھانا کھانے میں مصروف۔

مسخرہ (کمرے میں داخل ہوکر) "تم پر خدا کی رحمت ہو۔ تم پر سینٹ ڈنسٹن۔ سینٹ ڈینس اور سینٹ ڈوتھوک اور دیگر مقدسین کی برکت ہو"۔

سیڈرک "اندر آجائیے۔ تم یہاں کس غرض سے آئے ہو"؟

مسخرہ "تم کو یہ رائے دینے کے لئے کہ موت کے لئے آمادہ ہو جاؤ"۔

سیڈرک (چونک کر) "یہ ناممکن ہے۔ ہمارے محاصرین نڈر اور شریر تو ہیں لیکن ایسا آشکارا ظلم نہیں کر سکتے"۔

مسخرہ "اُن کو انسانیت کے خیال سے روکنا ایسا ہی ہے جیسے کہ بھاگتے ہوئے گھوڑے کو ریشم کی باگ سے روکنا۔ اس لئے آپ دونوں صاحب سمجھ لیں کہ جو گناہ آپ نے کئے ہیں آج ہی اُن کا جواب ایک اعلیٰ حاکم کو دینا ہوگا"۔

سیڈرک۔ اتھیلسٹن سنتے ہو نہ۔ اب تو ہمیں انجام کے لئے آمادہ ہو جانا چاہئے اور بہتر یہی ہے کہ ہم غلاموں کی موت نہ مریں بلکہ مردوں کی موت"۔

اتھیلسٹن "میں تو اس کے لئے تیار ہوں۔ اور اُسی دل جمعی کے ساتھ جان دونگا جس کے ساتھ کہ میں کھانا کھا رہا تھا"۔

سیڈرک "اچھا تو اب ہمیں پادری صاحب کے آگے اقرار کرنے کے لئے آمادہ ہو جانا چاہئے"۔

مسخرہ (سیڈرک سے) "چچا صاحب ذرا صبر کرو۔ اندھیرے میں کودنے سے پیشتر دیکھ بھی تو لو"۔

سیڈرک۔ بخدا میں تیری بات سنتا ہوں"۔

مسخرہ (جامہ اُتار کر) "میں تو تمہارا خادم ہوں۔ اگر تم مجھ احمق کی بات مانتے تو یہ دن نہ دیکھتے۔ اور اگر اب بھی مان جاؤ تو جلد رہائی مل جائیگی"۔

سیڈرک "ابے اس سے تیرا کیا مطلب ہے"؟

مسخرہ "میرا جامہ پہن لو اور قلعہ سے باہر نکل جاؤ"۔

سیڈرک "تجھے یہاں چھوڑ جاؤں۔ ابے وہ تجھے پھانسی دیدینگے"۔

مسخرہ "جو اُن کا جی چاہے وہی کریں۔ آپ کی جگہ میرا پھانسی پر چڑھنا اچھا ہے"۔

سیڈرک "میں تیری درخواست ایک شرط پر منظور کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میری جگہ تیری پوشاک بہادر اتھیلسٹن پہن کر نکل جاے"۔

مسخرہ "یہ ناممکن ہے کہ میں ایک ایسے شخص کے لئے جان دوں جس کے بزرگوں سے میں واقف نہیں ہوں"۔

سیڈرک ۔" اے بدمعاش ایتھیلسٹن کے بزرگ تو انگلستان کے فرمانروا تھے!"

مسخرہ ۔" ہونگے ۔ لیکن میں اپنا سر اُن کی خاطر نہیں دے سکتا ۔ بس یا تو آپ یہاں سے نکل جائیں یا مجھے جیسے کہ میں آیا ہوں ویسے ہی نکل جانے دیں ۔"

سیڈرک ۔" مجھ بوڑھے کو مرنے دے ۔ مگر ایتھیلسٹن کو جو جوان ہے زندہ رہنے دے ۔ بہ حیثیت سیکزن کے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اُس کی مدد کریں ۔ اگر وہ یہاں سے نکل گیا تو لوگوں کو ہمارے بچانے کے لئے آمادہ کر لیگا ۔"

ایتھیلسٹن ۔" نواب سیڈرک مَیں یہاں رہنا پسند کرتا ہوں ۔ مگر اُس موقع سے فائدہ اُٹھانا نہیں چاہتا جو ایک غلام کی مہربانی سے اُسکے آقا کو اپنی رہائی کے لئے مِلا ہے ۔"

مسخرہ ۔ آپ تو صاحب عقل ہیں ۔ اور میں بیوقوف ہوں ۔ میں وقت کو بحث میں رائگاں نہیں جانے دونگا ۔ مَیں اپنے آقا کے بچانے کے لئے آیا ہوں ۔ اگر وہ راضی نہیں ہے تو میں یہاں سے جاتا ہوں ۔ میں تو سوائے اپنے آقا کے اور کسی کی خاطر پھانسی پر نہیں چڑھونگا ۔"

ایتھیلسٹن ۔" نواب صاحب اب آپ نکل جائیں ۔ وقت ضائع نہ کریں ۔ آپ کو دیکھتے ہی لوگ ہماری مدد پر تیار ہو جائینگے ۔ اُن میں بہادری کی روح حلول کر جائیگی ۔"

سیڈرک (مسخرہ سے)۔" اور کیا باہر سے تم لوگوں کے بچانے کی کوئی اُمید ہے"؟

مسخرہ ۔" ہاں اُمید ہے ۔ پانسو جوان باہر موجود ہیں ۔"

سیڈرک (آبدیدہ ہو کر)" جب تک دُنیا میں وفاداری اور عزت اور محبت کا وجود ہے تب تک تیری یادگار باقی رہیگی ۔ مجھے اُمید ہے کہ میں رووینہ کو ۔ تم کو اور دمبہ کو بچانے کا سامان کرونگا ۔"

اس کے بعد سیڈرک اور مسخرے نے جامہ بدل لیا ۔ اُس وقت سیڈرک کے دل سے ایک شک دوچار ہوا ۔

سیڈرک ۔ مجھے سوائے اپنی بولی کے اور چند نارمن الفاظ کے اور دوسری بولی

آتی ہی نہیں۔ پھر بھلا میں ایک پادری کا بھگل کیسے گانٹھ سکتا ہوں"؟
مسخرہ۔ صرف دو لفظ یاد کر لو اور سارا کام بن جائیگا۔ وہ یہ ہیں پیکس ووبسکم یعنی" تم پر خدا کی رحمت ہو" کھانے پینے۔ چلنے پھرنے۔ بات کرنے۔ سفر کرنے میں یہ الفاظ نہایت متانت سے کہنا +

سیڈرک نے دونوں لفظ یاد کر لئے اور اتھیلسٹن اور وَمبہ سے رخصت ہوا اور جب وہ بڑے کمرے کی طرف جا رہا تھا تو اُسے ایک عورت نے روک لیا۔ سیڈرک نے کہا پیکس ووبسکم۔ عورت نے کہا کہ آپ ایک زخمی شخص کو چل کر دیکھ لیں اور اقرار لے لیں تو اچھا ہوگا۔ لیکن سیڈرک نے کہا کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ تو جا اور اُس شخص کی خبر گیری کر۔ میں ابھی واپس آتا ہوں +

سیڈرک دشمنوں کے قبضہ سے نکل گیا

عورت جس کا نام یورفرائڈ تھا سیڈرک کو ایک چھوٹے سے کمرے میں لے گئی اور جھٹ پٹ ایک جام اور ایک صراحی شراب کی لے آئی۔ اور سیڈرک کے آگے رکھکر کہنے لگی کہ" اے تقدس مآب تم تو سیکزن قوم سے ہو۔ میں بھی سیکزن ہوں۔ اس لئے میں نے تم کو پہچان لیا۔ یہاں میں مدت سے ہوں مگر اس عرصہ میں کبھی کسی سیکزن کی زیارت نصیب نہ ہو سکی۔ آپ کی باتیں مجھے بڑی پیاری لگتی ہیں +

سیڈرک" تو کیا سیکزن پادری اس قلعہ میں نہیں آتے؟ میرے خیال سے اُن کا یہ فرض ہے کہ وہ اس ملک کے مظلوم لوگوں کو تسلی دیں" +

یورفرائڈ" ہاں وہ نہیں آتے۔ یا اگر وہ آئیں تو اُنہیں اپنے فاتحوں کے ہاں خوب جشن اُڑانا چاہئے۔ نہ کہ اپنے ہم وطنوں کی گریہ وزاری کو سُنیں۔ دس سال سے اس قلعہ میں سوائے اُس نارمن پادری کے اور کوئی نہیں آنے پایا جو رات کو بدی کی مجلس اور دعوت میں خوب مزے اُڑاتا ہے۔ چونکہ آپ سیکزن پادری ہیں اس لئے میں آپ سے ایک بات دریافت کرتی ہوں +

سیڈرک" ہاں میں ہوں تو سیکزن۔ لیکن پادری کہلانے کا مستحق نہیں۔ اب

مجھے جانے دے۔ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ یا تو خود واپس آؤنگا۔ یا کسی اَور پادری کو اقرار لینے کے لئے بھیجدونگا۔"

یور فرائنڈ۔" ذرا تو اَور ٹھیرئے۔ میری باتیں تھوڑی دیر بعد آپکو سُننا نہ ملینگی۔ کیونکہ میں فنا ہوجاؤنگی۔" اور ایک جام چڑھا کر "اگرچہ یہ شراب مجھے احمق بنادیگی۔ لیکن زندہ دل نہیں۔" اور اُس نے کچھ اسی قسم سے اشارہ کیا کہ سیڈرک کو مجبوراً اُسکی کہانی سُننی پڑی۔ جو یہ تھی:-

"اے تقدس مآب میں پیدا ہوکر اس قدر شریر نہ ہوتی جیسی کہ تو مجھے اب دیکھتا ہے۔ میں آزاد تھی۔ خوش تھی۔ معزز تھی۔ مجھے سب چاہتے تھے۔ مگر اب میں غلام ہوں۔ بدنصیب ہوں۔ اور ذلیل۔ جب تک حسن و جوانی رہی میں اپنے آقا کے جذبات کی کل بنی رہی۔ لیکن جب سے حسن وجوانی گئی میں نفرت اور حقارت کا نشانہ ہوں۔ اے تقدس مآب کیا تجھے اس بات پر حیرت ہے کہ میں بنی انسان کی تحقیر کروں جس نے مجھ میں یہ تبدیلی پیدا کر دی ہے؟ کیا وہ بوڑھی عورت جو اس وقت اپنا غصہ صرف لعنت ملامت کے الفاظ کہہ کر نکال سکتی ہے۔ اس بات کو بھول سکتی ہے کہ وہ کبھی ٹارکوٹلسٹن کے اُس نواب کی بیٹی تھی جس کے آگے ہزاروں رعایا کانپتی تھی؟"

سیڈرک۔" تو ٹارکوئل ولف گینگر کی بیٹی ہے؟ ارے تو اُس سیکزن نواب کی بیٹی ہے جو میرے باپ کا دوست اور جنگ میں اُس کا ساتھی تھا!"

یور فرائنڈ۔ تیرے باپ کا دوست۔ تب تو تم سیڈرک ہو۔ کیونکہ نواب ہیرورڈ کے صرف ایک ہی فرزند تھا۔ مگر پادریوں کا یہ لباس کیوں پہن رکھا ہے۔ کیا تم اپنے ملک کو بچانے کی طرف سے بالکل مایوس ہوگئے ہو؟ اور ظالموں کے ظلم سے اس جامہ کے ذریعے بچنا چاہتے ہو"؟

سیڈرک۔" اس کا کیا ذکر کہ میں کون ہوں۔ تو اپنا قصہ کہے جا۔ ہاں اپنے گناہ کی کہانی۔"

یور فرائنڈ۔" ہاں مَیں گناہگار ہوں۔ ہاں ایسی گناہگار۔ جسے دوزخ کی آگ بھی بھسم نہیں کر

اس قلعہ کے اندر جہاں کہ میرے باپ اور بھائیوں کا خون بہایا گیا میں اُن کے قاتلوں کی معشوقہ بن کر رہی۔ اس سے بڑھکر اور کون سا گناہ اور کون سی لعنت ہو سکتی ہے"
سیڈرک "بدنصیب عورت۔ تو اپنے لوگوں کے قاتلوں کے ساتھ مل جل کر رہی اور عشق میں ساری عزت و آبرو کھو بیٹھی"۔
یورفرایڈ "ہاں رہی تو ایسی ہی۔ مگر دلی بغض سے دل میں نفرت ضرور کرتی رہی"۔
سیڈرک "نفرت کر کے بھی تو زندہ رہی۔ اے شریر کیا تجھے کوئی خنجر نہ مل سکا۔ جس سے تو اُس کا کام تمام کر سکتی۔ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو اس قلعہ کے اندر ہے تو میں تجھے ضرور رہا کرا سکتا"۔
الریقہ (یہ اُس عورت کا اصلی نام تھا) "خیر مجھے یہ خوشی ضرور ہے کہ ہماری قوم کا بدلہ لینے کے لئے اب تک ایک سیکزن (سیڈرک) موجود ہے۔ تاہم میں نے یہ ضرور کیا کہ ان دشمنوں میں آپس میں حسد کی آگ بھڑکا کر خوب کشت و خون کرا دیا۔ سیڈرک ذرا میری طرف دیکھو۔ کیا مجھ میں ٹارکوئل کی علامات نہیں ہیں۔ کیا میں دُنیا میں اُسکی نشانی باقی نہیں ہوں"؟
سیڈرک "اُریقہ مجھ سے یہ سوال نہ کر۔ کیونکہ مشابہت تو بدرُوح میں بھی جو قبر سے اُٹھ کر آئی ہو پائی جاتی ہے۔ مگر یہ تو بتا کہ تیرے باپ کے قتل ہونے کے بعد تیری حالت کیا ہوئی۔ تجھ پر کیا کیا بیتی"؟
اُلریقہ "صورت بیس حالش مپرس۔ میں بجائے حکمراں کے محکوم بن کر رہی اور مظلوموں کی چیخیں سُنتی رہی"۔
سیڈرک "اے بدنصیب میں تیرے لئے کیا کروں۔ کیونکہ رنج کی گوٹھ کو تو سوائے خدا کے اور کوئی نہیں دُور کر سکتا"۔
اُلریقہ "لیکن اے ہادیٔ دین مجھ سے مُنہ نہ پھیر۔ یہ تو بتا کہ اب میرے افعال کیوں خوفناک شکل میں میرے سامنے آتے ہیں۔ مرنے کے بعد میرا کیا انجام ہوگا۔ میرے لئے بہتر تو یہ ہوتا کہ میں اُن اُمیدوں کے خلاف جو گزشتہ ایام میں میرے دل میں گھر کئے رہیں اپنے بے دین بزرگوں کے معبودوں کی طرف رجوع لاتی"۔

سیڈرک (اُس گناہ۔ نفرت اور مایوسی کی تصویر کی جانب سے مُنہ پھیر کر) "میں پادری نہیں ہوں۔ حالانکہ میں پادری کا جامہ پہنے ہوئے ہوں"۔

اُلریقہ "امام ہو یا دُنیادار۔ مگر اس ۲۰ سال کے عرصہ میں میں نے تجھے ہی صرف ایسا آدمی دیکھا ہے جس سے انسان خوف کھاتے ہیں۔ اور کیا تو مجھے مایوس کرتا ہے"؟

سیڈرک "میں کہتا ہوں کہ توبہ کر۔ دُعا مانگ۔ اور پھر تو قبول کی جائیگی۔ لیکن میں اب زیادہ نہ تیرے پاس ٹھیر سکتا ہوں اور نہ ٹھیرنا چاہتا ہوں"۔

اُلریقہ "ذرا تو اور ٹھیریئے۔ اے میرے باپ کے دوست کے بیٹے مجھے ابھی تنہا چھوڑ کر نہ جا۔ شاید کہ وہ شیطان جو میری زندگی پر حکمران رہا ہے مجھے تیری سنگدلی کا انتقام لینے پر آمادہ کردے۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ اگر ڈی بف۔ سیڈرک کو اس بھیس میں اپنے قلعہ کے اندر دیکھ لے تو تیری زندگی دراز ہوگی؟ وہ پہلے ہی تجھے اس طرح دیکھتا رہا ہے جیسے کہ عقاب شکار کو دیکھتا ہے"۔

سیڈرک "اچھا یہی سہی۔ چاہے وہ پنجوں اور چونچ سے میرے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ لیکن میری زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکلیگی جسے میرا دل قبول نہ کرتا ہو۔ میں ایک سیکزن کی مانند جو قول کا سچا اور بات کا پکا ہو مرنا چاہتا ہوں۔ اب میں جاتا ہوں۔ مجھے نہ روک۔ میں ڈی بف کی صورت سے اتنی نفرت نہیں کرتا جتنی کہ تجھ خراب خستہ اور گندہ عورت کی شکل سے"۔

اُلریقہ "اچھا جائیے۔ مگر اپنی برتری کے گھمنڈ میں مجھے جو کہ آپ کے باپ کی بیٹی ہے نہ بھول جائیے۔ اگر میں انسانوں سے محض اپنی مصائب کے باعث جُدا ہوں تو اُن سے انتقام کے لحاظ سے جُدا نہیں ہوسکتی۔ اگرچہ کوئی میری مدد نہ کرے۔ لیکن زمانہ یہ سُنیگا کہ میں نے کیا کام کیا۔ اللہ حافظ۔ تیری نفرت نے اُس آخری رشتہ کو منقطع کردیا جو مجھے میری قوم سے میل جول پیدا کرانے والا معلوم ہوتا تھا۔ وہ رشتہ محض یہ خیال تھا کہ میری قوم مجھ پر ترس کھائیگی"۔

سیڈرک "الریقہ تو اس قدر گناہ کی زندگی بسر کرتی رہی ہے۔ اور کیا تو اب مایوس ہو جائیگی جبکہ تیری آنکھیں کھُل گئیں۔ اور تو نے اپنے گناہوں کو دیکھ لیا۔ اور جبکہ صرف

توبہ اور استغفار ہی سے کام بنیگا"
اُلریقہ۔ سیڈرک تو انسان کے دل کا حال بہت ہی کم جانتا ہے۔ میرے لئے فعال کرنا۔ اور میرے سے خیالات رکھنا ان کے لئے عیش وعشرت کی دیوانہ بنانے والی باتوں کی ضرورت ہے جس میں انتقام کی زبردست خواہش پائی جاتی ہو۔ لیکن اب وہ زمانہ نہ رہا۔ اور خود انتقام لعنت وملامت کی باتوں کی شکل میں مُردہ ہوا جاتا ہے۔ اب تو افسوس کی رونمائی ہے جس میں گزشتہ زمانہ کی بابت پچھتاوا ہے اور آیندہ زمانہ کی بابت مایوسی۔ جب ساری تحریکیں جاتی رہتی ہیں تو ہم جہنمی ارواح کی مانند ہو جاتے ہیں جن کو توبہ کا تو خیال آتا نہیں۔ بلکہ افسوس ضرور رہتا ہے۔ لیکن تیری باتوں نے میرے اندر ایک نئی روح کو پیدا کر دیا ہے۔ تو ٹھیک کہتا ہے۔ اور جو لوگ مرنے کی جُرأت کرتے ہیں اُن کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ تو نے مجھے انتقام کے ذرائع بتا دئے ہیں اور میں اُن سے یقیناً کام لونگی۔ اور تو خود کہیگا کہ اُلریقہ کی زندگی چاہے کیسی ہی گزری۔ لیکن اُس کی موت نواب ٹارکوئل کی بیٹی کی موت کی مانند رہی۔ دیکھ ایک فوج باہر سے قلعہ پر حملہ آور ہونے کو ہے۔ جس وقت تو اس قلعہ کے مشرقی حصے پر ایک سُرخ جھنڈا دیکھے تو تُو نارمنیوں کو خوب دبانا۔ اُس وقت اُنہیں خود قلعہ کے اندر بہت کچھ کام کرنا پڑیگا۔ اور تو قلعہ کو فتح کر سکیگا۔ اب تو جا۔ مجھے اپنی تقدیر پر چھوڑ جا اور اپنی فکر کر"

سیڈرک نے اُلریقہ سے اُس بات کو بوضاحت دریافت کرنا چاہا جس کی طرف کہ اُس نے اشارہ کیا تھا کہ اُس نے ڈی بف کی گرجتی ہوئی آواز سُنی جو یہ کہہ رہی تھی کہ " یہ پادری کہاں رہ گیا؟ اگر وہ یہاں میرے خادموں میں بغاوت پھیلانے کے لئے ٹھیرا رہا تو میں اُسے شہید کر دونگا"

اُلریقہ "ایک بُرا ضمیر کیسا سچا نبی ہے! لیکن اُس کی پرواہ نہ کر۔ اُس کی بات پر نہ جا۔ اور نکل کر اپنے لوگوں سے جا مل۔ اُن سے حملہ کر اور رولو کا جنگی راگ اُن کو گانے دے۔ اگر وہ ایسا کریں تو تو خوب انتقام لے سکیگا"

یہ کہہ کر وہ غائب ہو گئی۔ اور ڈی بف۔ سیڈرک کے پاس آگیا۔ سیڈرک

آداب بجالایا۔ ڈی بف نے سر کے اشارے سے آداب قبول کیا۔

ڈی بف "پادری صاحب۔ تمہارے ان اقرار دینے والوں نے تو دیر لگادی۔ مگر اُن کے حق میں یہ اچھا ہوا۔ کیونکہ یہ اُن کا آخری اقرار تھا۔ تو اُنہیں موت کے لئے کس طریقہ میں تیار کر آیا"؟

سیڈرک (ٹوٹی پھوٹی فرنچ زبان میں) "میں نے اُنہیں موت کے لئے تیار پایا۔ اس کے لئے وہ اُسی وقت سے تیار تھے جبکہ اُن کو یہ معلوم ہوگیا تھا کہ وہ کس کے قبضہ میں ہیں"۔

ڈی بف "پادری صاحب۔ اس کی کیا وجہ کہ تمہاری زبان سیکزنوں کی سی معلوم ہوتی ہے"۔

سیڈرک "میں نے برٹن کے مقام سینٹ ورہولڈ کی خانقاہ میں پرورش پائی ہے"۔

ڈی بف "ہاں؟ اے کاش تو نارمن ہوتا اور میرے مطلب کا۔ لیکن ضرورت کے لئے خاص پیغامبر کی ضرورت نہیں۔ وہ دن نزدیک ہے کہ جس طرح سیکزنوں کو زرہ نہیں بچاسکتی اُسی طرح اُن کو پادری کا جامہ بھی نہیں بچاسکتا"۔

سیڈرک "خدا کی مرضی پوری ہو"۔

ڈی بف "تو پیشتر ہی سے سمجھے ہوئے ہے کہ ہماری قوم کے لوگ تم پر حاوی ہیں۔ لیکن اب تو ایک کام میرا کر۔ اگر تو ایسا کرے تو محفوظ رہیگا"۔

سیڈرک "آپ حکم فرمائیں کہ میں کیا کروں"؟

ڈی بف "آ میرے ہمراہ اس راستہ سے آ۔ تاکہ میں تجھے چور دروازہ سے روانہ کرسکوں"۔

یہ کہہ کر وہ آگے آگے ہولیا۔ اور فرضی پادری پیچھے پیچھے۔

ڈی بف "دیکھ یہ سیکزن سؤر اس قلعہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ ان کو یقین دلادے کہ قلعہ کمزور ہے۔ اور یہ پیغام لے۔ کیا تو اسے پڑھ سکتا ہے"؟

سیڈرک "ذرا بھی نہیں پڑھ سکتا۔ البتہ حرفوں کو اس لئے پہچانتا ہوں کہ ان میں مجھے نماز یاد کرنا پڑی ہے۔ مقدس مریم اور مقدس ورہولڈ کی حمد ہو"!

ڈی بف "تو تو میرے مطلب کا قاصد ہے۔ اس پیغام کو میلوئسن کے قلعہ تک

پہنچا دے۔ اور یہ کہہ دے کہ یہ میرا پیغام ہے۔ اُسے ٹیمپلر نے لکھا ہے۔ وہ جلد تر یارک خبر پہنچا دے۔ اور وہاں سے لوگ یہاں جلد آجائیں۔ اور کوئی ایسی چال چل کہ یہ سیکزن بدمعاش یہاں سے نہ ٹلیں۔ جب تک کہ ہمارے مددگار نہ آجائیں"۔

سیڈرک :- سارے مقدسوں کی قسم آپ کا ارشاد بدل و جان بجالاؤنگا۔ یہاں سے ایک سیکزن بھی نہیں ٹلیگا۔ اب میرا مکر اور میری چال کو دیکھ"۔

ڈی بف :- خوب۔ اب تیری باتوں سے معلوم ہوا کہ تو ان سیکزنوں کا قتل عام چاہتا ہے اور اس پر بھی تو سؤروں کے ریوڑ کے ساتھ رہتا ہے۔

سیڈرک :- مجبوراً۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ بے دین لوگ ہیں"۔

باتیں کرتے ہوئے دونوں چور دروازہ پر پہنچ گئے۔

ڈی بف - اس راہ سے نکل جا۔ تو زندہ دل پادری ہے۔ اور دے آ تو تجھے انعام ملیگا"۔

سیڈرک - یقیناً ہم جلد ملینگے"۔

ڈی بف :- لے کچھ تحفہ لیتا جا"۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک سنہری سکہ رکھکر "یاد رکھ اگر تو اس کام کو نہ کر سکا تو تیرا گوشت خراب کیا جائیگا"۔

سیڈرک :- دونوں ہی آپ کے لئے حاضر ہیں"۔ یہ کہہ کر سیڈرک باہر نکل گیا اور زور سے بھاگا۔ چند قدم جاکر اور پیچھے کو دیکھ کر اور سنہری سکہ ڈی بف کی طرف پھینک کر "اگر میں دوبارہ تیرے پاس آیا تو مجھے تجھ سے نیک سلوک کی اُمید تھوڑے ہی ہے۔ یہ لے اپنا عطیہ۔ دغاباز نارمن۔ تیری دولت تیرے ساتھ تباہ ہو"۔

ڈی بف ان باتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکا۔ تاہم سیڈرک کی حرکت سے اُسے شبہ ہوگیا۔ اور اُس نے تیراندازوں سے کہا کہ اس پادری کو ہلاک کردو۔ مگر پھر یہ حکم دیا کہ ٹھیرو۔ میں دیکھ تو لوں۔ یہ کہہ کر اُس نے ہٹیلر سے کہا کہ میرے واسطے شراب لے چلو اور ان سیکزن قیدیوں کو میرے سامنے حاضر کرو۔ اُس کے حکم کی تعمیل فی الفور کی گئی۔ شراب اور قیدی حاضر کئے گئے۔ پہلے تو ڈی بف نے خوب شراب پی۔ مگر اُسے یہ شبہ نہ ہوا کہ سیڈرک اُس کے قبضے سے نکل گیا۔ کیونکہ وہ اُس سے واقف

نہ تھا اور پھر سیکزن قیدیوں سے مخاطب ہوا +

ڈی بف "انگلستان کے سورماؤ - تمہیں اس قلعہ میں کھانا کھانے میں کس قدر لطف آیا؟ اب تو تمہیں معلوم ہوگیا ہوگا کہ تم نے جو شاہزادہ جان کی دعوت کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھا تو اب تمہاری گستاخی کی سزا کیا ہے - اگر تم بڑا تاوان نہ دوگے تو دونوں کو اُلٹا سلاخوں میں لٹکایا جائیگا - اور تمہارا گوشت و پوست چیل اور کوّے کھائینگے - ارے کُتّو بولو - کیا کہتے ہو"؟

ومبہ "بلاشک اُلٹا لٹکایا جانا - لوگ کہتے ہیں جب سے میں غلام بنایا گیا ہوں تب ہی سے میری عقل اُلٹی ہوگئی - کیا عجب کہ اُلٹا لٹکانے سے سیدھی ہوجائے" +

ڈی بف نے چپت لگاکر ومبہ کی ٹوپی پھینک دی - تو اُس کے سر پر غلاموں کا سا دھاگہ لپٹا ہوا دیکھا +

ڈی بف (خادموں سے) "تم کسے لے آئے ہو"؟

ڈی بریسی "ارے یہ تو سیڈرک کا مسخرہ ہے" +

ڈی بف "میں دونوں کا فیصلہ کرتا ہوں - یہ ایک ہی ساتھ لٹکائے جائینگے - اگر اس مسخرہ کا آقا سیڈرک اور کونِنگسبرگ کا یہ کُتّا بھاری تاوان نہ دینگے تو موت کے حوالہ کئے جائینگے - تاوان دیں - اور ان سورموں کو بھی جو قلعہ کو محصور کئے ہوئے ہیں اپنے ہمراہ لے جائیں" اور نوکروں سے "جاؤ اصلی سیڈرک کو لاؤ - تم تو اُسکی جگہ مسخرہ کو لے آئے" +

ومبہ "حضور کو معلوم ہو کہ ہم میں نوابوں کی جگہ بیوقوف زیادہ ہیں" +

ڈی بف (اپنے لوگوں سے) "اس احمق کا مطلب کیا ہے"؟

ڈی بریسی "وہ پادری کا جامہ پہن کر ضرور نکل گیا" +

ڈی بف "تو کیا وہ سیڈرک نہیں تھا - جسے میں نے چور دروازے سے نکال دیا اور میں اس مسخرہ کو پادری کا جامہ پہناتا ہوں" نوکروں سے "اس کے سر کے دو ٹکڑے کرو - اور قلعہ کے باہر پھینک دو" اور ومبہ سے "تیرا پیشہ تمسخر ہے - کیا نواب بھی مسخرہ پن کریگا" +

ومبہ ”حضور آپ تو مجھ سے اپنی باتوں کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کرتے ہیں۔ اگر آپ مجھے پادری کا جامہ پہنا دیں تو میں تو سوٹ پادری بن جاؤنگا“

ڈی بریسی ”یہ تو جان سے بیزار ہے۔ اسے قتل نہ کرو۔ بلکہ مجھے دیدو تاکہ اُسکے ذریعے سے میں اپنے لوگوں کو خوش کیا کروں“ اور ومبہ سے ”اے بدمعاش۔ بول کیا کہتا ہے؟ کیا میرے ساتھ میدان جنگ میں چلیگا“؟

ومبہ ”ہاں۔ مگر اپنے آقا کی اجازت سے۔ کیونکہ اُس کی اجازت بغیر تو میں غلامی کا طوق نہیں اُتار سکتا“

ڈی بریسی ”اوہو۔ ایک نارمن فی الفور اس طوق کو اُتار سکتا ہے“

ڈی بف ”ڈی بریسی تو تو ایک مسخرے کی باتیں سُن رہا ہے۔ اور اس وقت ہمارے سر پر ہلاکت سوار ہے۔ اس شریر ہی کی بدولت تو ہماری راہ بند ہو گئی۔ یہاں تک کہ ہم اپنے لوگوں کو خبر بھی نہیں بھیج سکتے“

ڈی بریسی ”تو اب موروچوں پر چلو۔ ٹیمپلر کو بھی بلا لو۔ اگر صلح چاہتے ہو تو اس سیکزن نواب سے کہہ دو“ اور ایتھیلسٹن سے ”ارے ایک جام پی لو اور بتاؤ کہ کیا تم آزادی چاہتے ہو“

ایتھیلسٹن ”مجھے اور میرے ساتھیوں کو جانے دو اور میں ایک ہزار مارک دیدونگا“

ڈی بف ”اور کیا تو یہ اطمینان دلا سکتا ہے کہ یہ لوگ جو قلعہ کو بادشاہ اور خدا کے امن کے خلاف گھیرے ہوئے ہیں وہ بھی یہاں سے چلے جائینگے“؟

ایتھیلسٹن۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکیگا۔ میں ایسی ہی کوشش کرونگا۔ اور مجھے یقین ہے کہ خود سیڈرک کوشش کریگا“

ڈی بف ”اچھا تو اس اقرار پر تم رہا کئے جاتے ہو۔ تاوان آنے تک صلح رہیگی مگر اس تاوان میں یہودی شامل نہیں ہے“

ٹیمپلر ”اور نہ یہودن“

ڈی بف ”وہ دونوں تو ان لوگوں میں سے ہیں ہی نہیں“

ایتھیلسٹن ”اُن کے ساتھ جو تمہارے جی میں آئے وہی کرو“

ڈی بریسی ”مگر اس تاوان سے زدوینہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اُسے تو میں لایا ہوں۔ اور اب وہ میرے لئے ہے“۔

اینھیلسٹن ”خاموش۔ زدوینہ تو میری بیوی بننے والی ہے۔ میں اُسے چھوڑ نہیں سکتا“۔

ڈی بریسی ”تم تو یہ خواب دیکھ رہے ہو کہ تمہارے بزرگوں کی سلطنت پھر قائم ہونے والی ہے۔ میرے خیال سے خاندان ریخو کے شاہزادے تم جیسوں کو تو دربان بھی نہیں بنائینگے“۔

اینھیلسٹن ”میں تو بادشاہوں کی نسل میں ہوں۔ جو فرانسیسی نسل کے بادشاہوں سے ہر طرح پر معزز تھے“۔

ڈی بف۔ بھئی اس سیکزن نے تو خوب جواب دیا۔ ہاں دنداں شکن جواب“۔

ڈی بریسی ”قیدیوں کا سا جواب۔ جس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں وہ زبان ہی سے کام لے سکتا ہے“ اور اینھیلسٹن سے ”لیکن آپ کی باتوں سے زدوینہ کو تو رہائی نہیں ملتی“۔

اینھیلسٹن ابھی اس کا کوئی جواب نہ دینے پایا تھا کہ ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ چور دروازہ پر ایک راہب آیا ہے۔ وہ اندر آنا چاہتا ہے۔

ڈی بف ”کیا واقعی راہب ہے۔ یا کوئی مصنوعی راہب۔ پہلے اُس کی تلاشی لے کر اطمینان کر لو۔ ورنہ بدمعاشو تمہاری آنکھیں نکلوا دونگا“۔

ایک خادم ”اگر وہ اصلی راہب نہ ہو تو آپ اپنا غصہ مجھ پر نکالیں۔ وہ تو برادر امبروس ہے جو حضرت امیر کے ساتھ رہتا ہے“۔

ڈی بف ”اُسے اندر بلالو۔ ان قیدیوں کو یہاں سے لے جاؤ“ اینھیلسٹن سے ”تم سوچ لو کہ تم کو کیا کیا کرنا ہے“۔

جونہی کہ امبروس راہب اندر آیا۔ تو سیکزن قیدیوں کو وہاں سے ہٹا دیا گیا۔

امبروس ”آخرکار میں امن سے عیسائیوں میں آن پہنچا“۔

ڈی بریسی:۔ "اب تو محفوظ ہے۔ اگر ہم لوگ عیسائی نہیں ہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اَور کون لوگ عیسائی ہو سکتے ہیں"۔

امبروس۔ "تم ہمارے مہنت صاحب کے دوست ہو۔ تم پر اُس کی مدد ہر طرح واجب ہے"۔

ڈی بف:۔ "فرمائیے تو کیا بات ہے"؟

امبروس:۔ "ہمارا آقا قید کر لیا گیا"۔

ڈی بف۔ "لیجئے یہ ایک اَور مصیبت آئی۔ ہمیں تو خود ہی مدد کی ضرورت ہے اور مہنت صاحب ہم سے مدد مانگتے ہیں"۔ اور امبروس سے "ہاں آپ کا آقا ہم سے کیا مدد چاہتا ہے"؟

امبروس:۔ "مہنت کو دشمنوں نے قید کر لیا ہے۔ اور اُس سے دو سو مارک سُنہری لے چکے ہیں۔ مگر ابھی اور تاوان کی طلب رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ یا تو تاوان پُورا کر کے اُنہیں رہا کرائیں یا ہتیاروں کی مدد دیکر"۔

ڈی بف:۔ "بھلا ہمارے پاس روپیہ کہاں سے آیا؟ رہی ہتیاروں کی مدد سو ہم خود دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہ بھی سردست ناممکن ہے"۔

امبروس:۔ "یہ حملہ آور تو قلعہ کے مقابل پشتے باندھ رہے ہیں"۔

ڈی بریسی:۔ "چلو مورچوں پر چلو۔ اور دیکھو کہ یہ بدمعاش کیا کرتے ہیں"۔ اور ایک کھڑکی سے جھانک کر "امبروس سچی خبر لایا ہے"۔

خود ڈی بف نے کھڑکی میں سے دیکھ کر بگل بجایا اور اپنے لوگوں کو بُلایا۔ ڈی بریسی قلعہ کے مشرقی حصہ کی حفاظت کے لئے تیار ہوا۔ گلبرٹ مغربی حصہ کی حفاظت کے لئے۔ اور ڈی بف برجوں کی حفاظت کے لئے۔

امبروس:۔ "لیکن اے نوابو اور سورماؤ کیا تم مہنت صاحب کے لئے کچھ بھی نہیں کرو گے"؟

ڈی بف:۔ "جائیے خدا سے مدد مانگئے۔ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ وعظ کسی اَور کو سُناؤ۔ ہمیں تو فرصت نہیں"۔

امبروس "۔ تو مہنت صاحب کا پیغام ہی سن لو"۔

ڈی بف "۔ چل دُور ہو۔ ارے نوکرو اسے بند کردو۔

ٹیمپلر "۔ بھئی یہ لوگ حرکات سے باقاعدہ جنگجو معلوم ہوتے ہیں۔ دیکھو وہ جھاڑی اور درخت کی آڑ لیکر بڑھ رہے ہیں تاکہ ہمارے تیروں کا نشانہ نہ بننے پائیں۔ اُن کا سرغنہ بھی کوئی سورما معلوم ہوتا ہے۔ جو فن حرب کا ضرور ماہر ہوگا"۔

ڈی بریسی۔ دیکھو سرغنہ سورما دہ رہا۔ اُس کے سر پر کلغی ہے۔ اور جسم پر زرہ۔ وہ سیاہ سورما معلوم دیتا ہے جسے تم نے ایشبی کے دنگل میں شکست دی تھی"۔

ڈی بف "۔ خیر بہتر ہے۔ وہ مجھ سے انتقام لینے آیا ہے۔ وہ بزدل ہے۔ کیونکہ اُس نے دنگل میں مقابلہ نہیں کیا"۔

اس کے بعد تینوں سورما قلعہ کے اندر اپنی اپنی جگہ پر جاکر کھڑے ہوگئے۔

آئیون ہو اور ربقہ وغیرہ کی گرفتاری کا سبب

اس قصہ کے مطالعہ کرنے والوں کی خاطر سے تاکہ اُن کی سمجھ میں باقی حصہ قصہ کا اچھی طرح آسکے ہمیں کچھ باتیں اور بیان کرنا پڑتی ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب آئیون ہو دنگل میں بیہوش ہوگیا تو ربقہ نے اپنے باپ سے کہا کہ اُسے اُٹھوا کر اُس مکان میں لے جائیں جو ربقہ کے باپ نے نواح ایشبی میں لے رکھا تھا۔

اسحاق "۔ میرا دل تو اس جوان پر ترس کھاتا ہے۔ کیونکہ اُس کی زرہ میں ہو کر خون بہہ رہا ہے۔ لیکن بیٹی اُسے اپنے گھر لے جانا مناسب نہیں۔ وہ عیسائی ہے۔ اور کسی اجنبی کے ساتھ جو عیسائی یا کافر ہو ہمیں اپنا واسطہ سوائے لین دین کے اور کسی صورت میں اپنی شرع کے مطابق نہیں پیدا کرنا چاہئے"۔

ربقہ "۔ ابا جان ایسی باتیں نہ کہو۔ ہم اَور باتوں میں کسی غیر مذہب کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ لیکن ایک زخم خوردہ یا مصیبت زدہ تو ہمارا بھائی ہو سکتا ہے۔ اُسے پالکی میں ڈال لو۔ اور میں گھوڑے پر سوار ہو کر چلونگی"۔

اسحاق "اری نادان اگر وہ ہمارے پاس مرگیا تو کیا ہم قصوروار نہ ٹھیرینگے۔ اور کیا ہمیں لوگ تکلیف نہ دینگے"؟

ربقہ "وہ مریگا نہیں ۔ ہرگز نہیں۔ لیکن اگر ہم اُسے یہیں چھوڑجائیں تو وہ ضرور مرجائیگا۔ اور اُس حالت میں ہمیں اُس کی موت کا جواب وہ خدا اور انسان دونوں ہی کے سامنے ہونا پڑیگا"۔

اسحاق "خیر تو جان اور تیرا کام۔ تو جڑی بوٹیوں سے واقف ہے۔ تو اُسکی فکر اور نگرانی کر"۔

ربقہ نے یہ کوشش کی کہ آئیون ہو کو جلد تر اُن کے عارضی مسکن پر پہنچا دیا تاکہ وہ اُس کی خدمت کر سکے۔ اُس زمانہ میں یہودی عورتیں اور مرد دونوں ہی علم الادویہ کے ماہر ہوتے تھے۔ عیسائی یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہودی لائق طبیب ہوتے ہیں۔ جب آئیون ہو یہودی کے مکان پر پہنچا تب بھی وہ بیہوش تھا۔ یہ حالت اُس پر خون کے بکثرت نکل جانے سے طاری ہوئی تھی۔ ربقہ نے اُس کے زخموں کی مرہم پٹی کرنے کے بعد کہا کہ اگر یہ سورما تندرست ہو گیا تو شاہ رچرڈ شیردل ہم سے بہت خوش ہوگا۔ کیونکہ یہ سورما اُسے بہت عزیز ہے۔ اس بات کو اسحاق نے پسند کر کے کہا تب تو ہم اُسے اپنے ہمراہ یارک لے چلینگے اگر شیردل جیسا کہ چرچا ہے واپس آگیا تو یہی سورما ہماری بڑی مدد کریگا +

قریب شام آئیون ہو ہوش میں آگیا۔ اور تھوڑی دیر تک اُس کے کمزور دماغ نے اُسے یہ معلوم کرلینے کی اجازت نہ دی کہ وہ کہاں ہے اور کس حالت میں اور وہاں کیونکر پہنچا۔ البتہ اُس نے اپنے کو ایک مرصّع کمرے میں پایا جس کی آرائش مشرقی وضع قطع کی تھی۔ آئیون ہو نے جب ایک حسینہ (ربقہ) کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اُس سے کچھ کہنا چاہا۔ مگر حسینہ نے اُس کو اشارہ سے منع کر دیا۔ اور ایک نوکرنے آکر آئیون ہو کا پہلو کھولا۔ ربقہ نے اُسے دیکھا۔ اور مرہم پٹی وغیرہ کرنے دی۔ جب وہ رخصت ہونے لگی۔ تو آئیون نے عربی زبان میں کہا کہ "اے نیک بخت میں آپکی مہربانی کا ممنون ہوں"۔

ربقہ:" میں کوئی نواب زادی نہیں ہوں - بلکہ ایک یہودن ہوں - اور اسحاق یہودی کی بیٹی - میں اس وقت تمہاری وہ خدمت کر سکتی ہوں جس کے کہ میں قابل ہوں"۔

آئیون ہو نے اپنی مہربان کو بڑی محبت اور تعظیم کی نگاہوں سے دیکھا ہاں ایسی نگاہوں سے جو روینہ کو بھی رام کر لینے کے لئے کافی سے زیادہ اثر رکھتی تھیں - ربقہ کے دل پر بھی ان نگاہوں کا بیحد اثر ہوا - جب ربقہ نے آئیون ہو سے کہا کہ وہ اُسے اپنے ہمراہ یارک لے جائینگے تو آئیون ہو نے اُس سے دریافت کیا کہ "کیا ایشبی میں یا اُس کے نزدیک کوئی سیکزن نواب نہیں رہتا - یا کوئی دولتمند کسان نہیں ہے - جو کہ اپنے ایک زخمی ہم قوم کا بوجھ سہار سکے - یا اس نواح میں سیکزنوں کا کوئی راہب خانہ نہیں ہے - یا یہ کہ وہ برٹن تک نہیں پہنچا دیا جا سکتا جہاں کا راہب اُس کی نگہداشت کر سکے"؟

ربقہ:" ہاں تمہیں اس قسم کی جگہ تو مل سکتی ہے - جو تمہارے لئے ایک محقور یہودی کے گھر سے زیادہ مُناسب ہو گی - لیکن جب تک کہ آپ تندرست نہ ہو جائیں تب تک ہمارے پاس سے نہیں جا سکتے - ہم زخم لگانے کے خواہاں نہیں - بلکہ اُس کے اچھا کرنے کے خواہاں ضرور ہیں - ہمارے خاندان میں حضرت سلیمان کے وقت سے بعض عجیب وغریب علاج چلے آرہے ہیں میں یقین دلاتی ہوں کہ کوئی نصرانی یا عیسائی طبیب آپکو اس قابل نہیں کر سکتا کہ آپ کم ازکم ایک ماہ کے اندر تندرست ہو جائیں - اس لئے آپ کو ہمارے پاس رہنا پڑیگا"۔

آئیون ہو:" اور آپ مجھے کتنے دنوں میں تندرست بنا سکتی ہیں"؟

ربقہ:" اگر آپ صبر کریں اور میری رائے پر چلیں تو آٹھ دن میں"۔

آئیون ہو:" تو اچھا میں تمہاری رائے پر عمل کرتا ہوں - اور اس کا عوض بھی دونگا"

ربقہ:" میں وعدہ کرتی ہوں کہ اب سے آٹھویں دن آپ جنگ کرنے کے قابل ہو جائینگے مگر آپ ایک وعدہ دیں - اور ایک مہربانی کریں"۔

آئیون ہو۔" بشرطیکہ یہ میری طاقت میں ہو۔ اور ہاں مجھے کچھ حالات باہر کے تو بتاؤ۔ نواب سیڈرک اور خاتون ــــ کا کیا حال ہے۔ ہاں اُس خاتون کا جو دنگل میں ملکۂ حسن قرار دی گئی تھی"؟

ربقہ۔" وہی خاتون نا۔ جسے آپ نے دنگل میں ملکۂ حسن منتخب کیا تھا"۔

یہ سن کر آئیون ہو کا چہرہ اس خیال سے تمتما گیا کہ کہیں اُس نے راز تو فاش نہیں کر دیا۔ ہاں یہ راز کہ وہ رووینہ کا دلدادہ ہے۔

آئیون ہو۔" میں تو اصل میں شاہزادہ جان وغیرہ کا حال دریافت کرتا تھا۔

ربقہ۔ وہ دنگل سے چلا گیا۔ اور مع اپنے لشکر کے یارک میں ہے۔ اُس کے لوگ دولتمندوں سے ہر طریقہ میں جبراً روپیہ وصول کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جان اپنے بھائی کا تاج و تخت دبا بیٹھنے کی فکر میں ہے"۔

آئیون ہو۔" یہ کیسے ممکن ہے۔ اس وقت تک تو نہیں جب تک کہ انگلستان میں رچرڈ کا ایک بھی وفادار موجود ہے رچرڈ کی طرف سے میں لڑونگا"۔

ربقہ۔" اچھا تو اس قابل ہونے کے لئے آپ چند دن خاموش رہیں"۔

آئیون ہو۔" بہت اچھا"۔

ربقہ۔" پیغامبر سے خبر ملی ہے کہ سیڈرک وغیرہ شاہزادہ کی دعوت سے ناخوش گئے۔ اُن کا آدمی میرے باپ کے پاس روپیہ لینے آیا تھا"۔

آئیون ہو۔" کیا سیڈرک کے ہمراہ کوئی خاتون بھی دعوت میں گئی تھی"؟

ربقہ۔" اگر آپ کی مُراد خاتون رووینہ سے ہے۔ تو وہ وہاں نہیں گئی۔ اب تو وہ مع سیڈرک کے اپنے قلعہ کی طرف جا رہی ہے"۔

اسکے بعد ربقہ اور آئیون ہو میں کچھ اور باتیں ہوتی رہیں۔ ربقہ نے ایک خوراک دوا کی پلائی اور رخصت ہوئی۔ دوا کے اثر سے آئیون ہو کو نیند آ گئی۔ صبح کو جب وہ بیدار ہوا تو ربقہ نے اُسے بخار سے بالکل بری پایا۔ پہلے آئیون ہو کو پالکی میں لٹا دیا گیا تھا۔ اور اسحاق وغیرہ کے ہمراہ وہ یارک کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ وہ اُس مقام پر پہنچ گئے جہاں سے سیڈرک گزر رہا تھا۔

اور اُن کی ہمراہی میں اسحاق وغیرہ بھی گرفتار کر کے قلعہ ٹارکوئل میں پہنچا دئے گئے جو ڈی بف کے قبضہ میں تھا *

جنگ و جدل

خطرہ کا وقت بھی کیسا بُرا وقت ہوتا ہے جبکہ انسان کے حواس بجا نہیں رہتے۔ لیکن ایسے وقت میں بھی انسان محبت اور مہربانی دکھا سکتا ہے۔ جب ڈی بف کے قلعہ کے اندر ربقہ نے اپنے کو آئیون ہو کے نزدیک ہی پایا تو اُسکی نبض پر یہ معلوم کرنے کے لئے ہاتھ رکھا کہ اُس کی حالت کیسی ہے۔ اُس وقت وہ آئیون ہو سے کچھ دریافت کرتی۔ لیکن آواز نے ساتھ نہ دیا۔ آئیون ہو نے کہا کہ "اے شریف زادی تُم ہو"؟ ربقہ نے دریافت کیا کہ کہو طبیعت کیسی ہے؟ تو آئیون ہو نے جواب دیا کہ "پیاری ربقہ تمہاری مہربانی اور علاج سے اب تو اچھا ہو چلا ہوں"*

ربقہ (اپنے دل سے) "یہ مجھے پیاری کے لفظ سے یاد کرتا ہے۔ لیکن اُس کے لب ولہجہ سے سرد مہری اور لاپروائی ظاہر ہوتی ہے۔ اُسے تو ایک محقور یہودن کے مقابلہ میں طبل جنگ۔ نعرہ جنگ وغیرہ زیادہ عزیز ہیں"*

آئیون ہو (سلسلۂ جواب میں) "میرا دل میری تکلیف کی نسبت فکر کے باعث زیادہ پریشان ہے۔ اُن لوگوں کی گفتگو سے جو ابھی ابھی یہاں سے گئے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ مَیں ڈی بف کی قید میں ہوں۔ اب میں رووینہ اور اپنے باپ سیڈرک کو کیسے بچا سکتا ہوں"*

ربقہ (اپنے دل میں) "وہ یہودی یا یہودن کا تو نام بھی نہیں لیتا۔ اور یہ مجھے اس بات کی سزا ملی کہ میں نے اُس پر مہربانی کی" ان الفاظ سے دل کو شرمندہ کر کے وہ وہاں سے چلی گئی تاکہ واپس آکر آئیون ہو کو کوئی حال بتا سکے۔ چنانچہ واپسی پر اُس نے کہا کہ قلعہ میں گلبرٹ اور ڈی بف جنگ کے سامان میں مصروف ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ مقابلہ کس سے ہے۔ ایک پادری بھی قلعہ کے اندر آیا تھا"

آئیون ہو" ایک عیسائی پادری! ربقہ اگر ہو سکے تو اُسے یہاں لے آ۔ اُس سے کہہ کہ ایک بیمار اُس سے باتیں کرنا چاہتا ہے"۔

ربقہ گئی۔ اُس نے سیڈرک کو آئیون ہو کے پاس لانا چاہا۔ مگر الریقہ کی دخل اندازی سے کامیاب نہ ہوئی۔ اُس نے واپس آکر آئیون ہو سے یہی کہہ دیا۔ رفتہ رفتہ قلعہ کے اندر سپاہیوں کے اِدھر اُدھر دوڑنے اور کمانیروں کے حکم ماننے اور کام کاج سے ایک ہل چل بڑھتی گئی۔ ربقہ پر اگرچہ خوف غالب نہیں آیا۔ تاہم وہ فکرمند ضرور ہوگئی۔ مگر آئیون ہو جنگ میں شریک نہ ہونے کے باعث بے چین تھا۔

آئیون ہو" کاش میں اس کھڑکی تک جاکر دیکھ سکتا کہ ہو کیا رہا ہے۔ اگر میں ہتیار چلا سکتا تو اپنی اور تمہاری رہائی کرا لیتا۔ مگر اب تو میں اس قابل ہی نہیں"۔

ربقہ" گھبراؤ نہیں۔ اب تو شور بند ہوگیا۔ میرے خیال سے لڑائی نہیں ہوگی"۔

آئیون ہو" یہ خاموشی اس بات کی علامت ہے کہ لوگ اپنی اپنی جگہ پر پہنچ چکے اور اب حملے کے منتظر ہیں۔ شور جو ہم نے سُنا تھا وہ حملہ آوروں کی طرف سے تھا۔ اب پھر یکایک شور و غل ہونے والا ہے۔ کاش میں اس کھڑکی تک پہنچ سکتا"!

ربقہ" اس کوشش میں زخم پھٹ جائینگے۔ میں کھڑکی پر کھڑی ہوتی ہوں اور جو کچھ گزریگا وہ تجھے بتاتی جاؤنگی"۔

آئیون ہو" تم وہاں نہ جاؤ۔ تمہیں وہاں سے دُور رہنا چاہئے۔ کیونکہ اب تو ہر کھڑکی پر یا تیروں کی بوچھاڑ ہوگی۔ یا کوئی تیر ناگہانی آلگیگا۔ اور تم ہلاک ہوجاؤگی"۔

آئیون ہو" ربقہ۔ پیاری ربقہ۔ یہ کوئی عورتوں کا کھیل نہیں ہے۔ تم موت کے مُنہ میں خود نہ جاؤ۔ اور مجھے ہمیشہ کے لئے مصیبت میں نہ ڈالو۔ اگر وہاں جاتی ہی ہو تو اُس ڈھال کو آگے کر لو۔ اور چھپ کر تماشہ دیکھو"۔

آئیون ہو کی ہدایت کے مطابق ربقہ کھڑی رہی اور دیکھتی رہی کہ

قلعہ کے اندر اور باہر کیا ہو رہا ہے۔ اور اُس کا حال آئیون ہو کو بتاتی رہی۔ یہاں تک کہ یکایک قلعہ کے باہر سے حملہ ہوا۔ اور طبل جنگ طرفین سے بجا جنگ کے نعرے بلند ہوئے۔ اور گھمسان کا رن پڑا۔ اُسوقت آئیون ہو مجبوری کی حالت میں بے قرار تھا۔

آئیون ہو "جنگ ہو۔ اور مَیں بیکسی میں پڑا رہوں۔ اور میری رہائی کا کھیل دوسروں کے ہاتھوں سے پورا ہو۔ اے حسینہ ذرا اور دیکھ اور بتا کہ باہر والے حملہ کر رہے ہیں یا نہیں"؟

ربقہ نے بتایا کہ تیروں کی کثرت سے بوچھاڑ ہو رہی ہے اور تیر انداز گرد و غبار میں چھپے ہوئے ہیں۔ اُن کا سرغنہ بھی نظر نہیں آتا۔ اور ذرا دیر بعد وہ یوں کہنے لگی کہ اب تو سرغنہ نظر آتا ہے۔ وہ مع سپاہیوں کے قلعہ کی دیوار تک پہنچ گیا۔ اور دیوار کھدنے لگی۔ اُس میں سوراخ ہو گیا۔ حملہ آور اندر آنے لگے۔ ڈی بف اُن کے مقابلے میں ہے۔ دست بدست جنگ ہو رہی ہے۔ یہ کہکر وہ کھڑکی پر سے ہٹ آئی۔ آئیون ہو نے اُسے پھر جنگ کا حال معلوم کرنے کے لئے ہدایت کی۔ وہ کھڑکی پر پہنچی۔ اور کہنے لگی کہ اب تو ڈی بف اور سیاہ سورما دست بدست مقابلہ میں ہیں۔ دونوں کے حمایتی بھی لڑ رہے ہیں۔ یا خدا۔ وہ گر گیا۔ وہ گر گیا۔

آئیون ہو "کون گر گیا"؟

ربقہ۔ "سیاہ سورما" اور پھر "نہیں۔ نہیں۔ وہ کھڑا اور ڈٹا ہوا ہے۔ مگر اُس کی تلوار ٹوٹ گئی۔ اُس نے ایک ساتھی کا تبر لے لیا۔ اور ڈی بف پر آ پڑا۔ ڈی بف گر گیا۔ وہ گر گیا۔

آئیون ہو "کون گر پڑا؟ ڈی بف"؟

ربقہ "ہاں ڈی بف۔ لوگ اُسے بچانے دوڑے۔ ٹیمپلر اُسکی مدد کو پہنچ گیا۔ سکے لوگوں نے سورما کو پیچھے ہٹا دیا۔ اور ڈی بف کو اندر کھینچ لیا"۔

آئیون ہو "حملہ آوروں نے حدود کو جیت لیا"؟

ربقہ " ہاں جیت لیا۔ اب وہ سیڑھیاں لگا کر فصیل پر چڑھ رہے ہیں۔ اُن پر پتھر وغیرہ پھینک کر اُن کو گرایا جاتا ہے۔ جو گرتے ہیں اُن کو لوگ اُٹھالے جاتے دوسرے اُن کی جگہ آکر چڑھنے لگتے ہیں۔ یا خدا۔ کیسا دل شکن نظارہ ہے!
آئیون ہو " دیکھو کون آگے بڑھ رہا ہے۔ اور کون پیچھے ہٹ رہا ہے ؟
ربقہ۔ حملہ آوروں کی سیڑھیاں گرادی گئیں۔ اُن میں سے بہت سے زخمی ہو گئے مگر سیاہ سورما چور دروازہ پر تیر چلا رہا ہے۔ لو دروازہ گر گیا۔ اور حملہ آور اندر آگئے۔ مگر قلعہ والوں نے اُن کو روک دیا "
آئیون ہو " کیا وہ خندق کے تختے پر قابض ہو گئے "
ربقہ۔ نہیں۔ اُسے تو ٹمپلر نے توڑ دیا۔ اور بہت سے حملہ آور خندق کے اندر گر گئے۔ اب مجھ سے تو یہ تماشہ دیکھا نہیں جاتا "
ربقہ وہاں سے چلی آئی اور کہنے لگی کہ سیاہ سورما جیسا بہادر میں نے تو ہزاروں میں ایک ہی دیکھا ہے۔ اس پر آئیون ہو کہنے لگا کہ ربقہ وہ لوگ قلعہ فتح کئے بغیر دم نہیں لینگے۔ ربقہ نے کہا کہ تم اس وقت بڑے مضطرب ہو۔ اس سے تمہاری صحت کو نقصان پہنچیگا۔
آئیون ہو۔ پیاری ربقہ۔ لوگ جنگ کر رہے ہیں اور میں بیکسی میں پڑا ہوا ہوں۔ جنگ کی محبت ہی تو ہماری زندگی ہے۔ ہم صرف فتح حاصل کرنے کے لئے زندہ ہیں "
ربقہ " یہ تو فخر ہی فخر ہے۔ فضول فخر "
آئیون ہو " یہی وہ فخر ہے جس سے ہمارا نام یادگار رہتا ہے "
ربقہ " تم لوگ نہ صرف اپنی ہی زندگی کو مصیبت کا پہاڑ بناتے ہو بلکہ دوسروں کی زندگی کو بھی۔ یہ بھی کوئی شہرت اور فخر ہے کہ تمہارے کارناموں کے گیت صرف بھاٹ گاتے پھریں "
آئیون ہو۔ ہیروارڈ کی روح کی قسم۔ تو تو سورماؤں کی روح کو پست کرنا چاہتی ہے جو شریف اور کمینہ۔ مہذب اور وحشی میں امتیاز کرتی ہو۔ یہ لوگ بدنامی نہیں

لیتے۔ حالانکہ ہر قسم کی تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ ربقہ تو عیسائی نہیں ہے اس لئے تو اُس جذبہ کو نہیں معلوم و محسوس کر سکتی ہے جو ایک عیسائی حسینہ کے دل میں اُس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ اُس کا عاشق سورما کوئی کام بہادری کا کر کے آتا ہے۔ اے حسینہ سورمائی پاک اور سچی محبت کا گہوارہ ہے۔ مظلوموں کی بھاری تکالیف کی دور کرنے والی اور ظالموں کی مٹانے والی۔ نوابی اور امیری بغیر سورمائی کے بیکار ہے"۔

ربقہ۔ میں خود ایک ایسی قوم کی نسل سے ہوں جس نے اپنے ملک کی حفاظت میں جانیں لڑا دیں۔ جو ظلم کے سخت دشمن تھے۔ مگر اب ہماری قوم مظلوم و محقور ہے"۔

ربقہ نے اپنا کلام کچھ اس طریقہ میں ختم کیا کہ آئیون ہو کو بھی افسوس ہوا۔ اور اُسے یہ خیال ہوا کہ شاید میری باتوں سے ربقہ نے یہ نتیجہ نکالا ہو کہ میں اُسکی قوم سے نفرت کرتا ہوں۔

ربقہ (دل ہی دل میں) "یہ سورما میرے دل کا حال کس قدر کم جانتا ہے۔ اور یہ خیال کرتا ہے کہ روح کی بزدلی بطور کمینہ پن قابل قبول نہیں۔ اور ایسے لوگ عزیز نہیں۔ اگر میں۔ میرا باپ اور یہ سورما دشمنوں کے پنجہ سے رہائی پائیں اور پھر ہمیں اپنی قوم کے لئے جنگ کرنی پڑے تب کہیں یہ سورما جانیں کہ میں جو خدا کے برگزیدہ لوگوں کی نسل سے ہوں اس قدر بہادری کے ساتھ مرنا نہیں چاہتی جس قدر بہادری کے ساتھ کہ یہ سورما جو کسی چھوٹے نواب کی نسل سے ہے"۔

ربقہ (آئیون ہو کی طرف دیکھ کر) "وہ سو گیا۔ کیا مجھے یہ زیب دیتا ہے کہ میں آخری وقت تک اس سورما کی نگرانی کروں اور اپنے بوڑھے باپ کی خبر گیری سے دور رہوں"۔

اسکے بعد اَور اَور خیالات اُسکے دل سے دوچار ہوئے اور وہ بیٹھ موڑ کر اور نقاب ڈال کر زمین پر بیٹھ گئی تاکہ اُن خیالات اور آنے والے خطرے کے خیالات کے خلاف اپنے دل کو مضبوط بنائے۔

ڈی بف عالم نزع میں

جتنی دیر تک لڑائی بند رہی اُتنی دیر حملہ آور تو حملہ کے لئے اور قلعہ والے بچاؤ کے لئے تدابیر سوچتے رہے - اور ڈی بریسی اور ٹیمپلر قلعہ کے بڑے کمرے میں صلاح و مشورہ کرتے رہے ۔

ڈی بریسی ۔ "ڈی بف کہاں ہے ؟ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مارا گیا" ۔

ٹیمپلر "وہ ابھی تک تو زندہ ہے ۔ تاہم چند ہی گھنٹوں کا مہمان ہے ۔ شاہزادہ جان کا ایک بڑا حمایتی ختم ہونے والا ہے" ۔

ڈی بریسی ۔ "اور شیطان کی سلطنت میں بھی اضافہ ہو جائیگا" ۔

ٹیمپلر "تم تو احمق ہے ۔ تم اور ڈی بف دونوں ہی عجیب عقل ہو" ۔

ڈی بریسی ۔ تقدس مآب ذرا زبان سنبھالو ۔ میں تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے زیادہ اچھا مسیحی ہوں" ۔

ٹیمپلر "خیر جو کہو وہ سچ ہے ! اب ہمیں قلعہ کے بچاؤ کی فکر چاہئے ۔ بتا تیرے تیر انداز کس طریقہ میں لڑتے رہے" ؟

ڈی بریسی ۔ مجسم بھوتوں کی مانند ۔ حملہ آوروں نے خوب حملہ کیا ۔ اور میں تو کئی بار اُن کے ہاتھوں سے بال بال بچ گیا" ۔

ٹیمپلر "مگر تم تو اپنی جگہ پر ڈٹے رہے ۔ مگر ہماری طرف لوگ مار میں رہے" ۔

ڈی بریسی ۔ یہ تو بُری بات ہے ۔ اُن بدمعاشوں کو قلعہ پر حملہ کرنے کے لئے کوئی موقع مل جائیگا ۔ ہمارے پاس آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں اور وہ ہر مقام کی حفاظت نہیں کر سکتے ۔ اُن پر باہر سے تیروں کا مینہ برستا ہے ۔ ڈی بف دم توڑ رہا ہے اور اب ہم اُس کی تُنشہ زوری سے بھی محروم ہو جائینگے ۔ اگر ہم قیدیوں کو اُن بدمعاشوں کے حوالے کر دیں تو کیا بہتر نہ ہوگا" ؟

ٹیمپلر ۔ قیدیوں کو حوالہ کر دیں ۔ اور پھر ہم اپنے کو لوگوں کے نزدیک تمسخر کا موجب بنائیں ۔ تیری صلاح پر لعنت ۔ اس قلعہ کی بربادی ہی میرے جسم اور میرے شرم

کو رکھیگی۔ مگر میں ایسی صلاح نہیں مانونگا"
ڈی بریسی "تو اچھا اب فصیل چلو۔ اے کاش میرے کچھ آدمی یہاں ہوتے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ شریر تھوڑی دیر بھی مقابلہ نہ کرسکتے"
ٹیمپلر۔ خیر خواہشوں کو تو جانے دو۔ لیکن جس قدر بھی آدمی اس وقت ہمارے پاس ہیں اُن ہی کے ذریعے مقابلہ کیا جاے۔ وہ ڈی بف کے لوگ ہیں جن سے انگریزی قوم سخت نفرت اور دشمنی کرتی ہے"
ڈی بریسی "بہتر ہے۔ یہ لوگ تو آخری دم تک مقابلہ کرینگے۔ آؤ اب مقابلہ کریں۔ چاہے اس میں زندگی رہے یا جاے۔ آج ٹیمپلر تم بھی اپنے اور اپنی نسل کے جوہر دکھاؤ"
ٹیمپلر۔ فصیلوں پر چلو"
یہ کہہ کر دونوں فصیلوں پر جا پہنچے اور اُنھوں نے مقابلہ کے لئے مناسب تدابیر کیں۔ رہا ڈی بف سو سخت اضطراب اور تکلیف میں تھا۔ اور لاچار پڑا ہوا تھا۔ اور بیہوشی کے عالم میں جو کچھ اُسکی زبان پر آتا بک رہا تھا۔ اُس کا دماغ خوفناک مناظر کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ اس وقت کسی نے اُس سے باتیں شروع کیں۔
آواز۔ "تو مریگا نہیں" یہ آواز سُنکر ڈی بف کانپنے لگا۔ لیکن ہمت باندھکر اُس نے جواب ضرور دیا۔
ڈی بف "تو کون ہے؟ میرے سامنے آ تاکہ میں تجھے دیکھ لوں"
آواز۔ "میں تیرا فرشتہ ہوں"
ڈی بف "سامنے آ۔ تاکہ میں تجھے جسمانی حالت میں دیکھ سکوں"
آواز۔ تو اپنے گناہوں کو دیکھ۔ بغاوت۔ قتل، غارت گری کو۔ تو نے شاہزادہ جان کو اُسکے باپ اور بھائی کے خلاف بھڑکایا"
ڈی بف "میں نے اکیلے ہی نے تو نہیں بھڑکایا۔ بلکہ ۵۰ سورماؤں اور نوابوں نے۔ کیا میں پچاس کے قصور کا جوابدہ ہوں؟ تو یہاں سے جا۔ اور مجھے جان دینے دے"

آواز۔ تو اطمینان سے تو جان نہیں دیگا۔ موت میں بھی تجھے وہ لوگ یاد آئینگے جنکو تو نے قتل کیا ہے۔ اُن کی آہوں سے قلعہ گونج اُٹھیگا“۔

ڈی بف ”۔ تو ان باتوں سے میرا ارادہ فسخ نہیں کرا سکتا۔ سیکڑوں سُؤر جن کو میں نے قتل کیا ہے وہ تو میرے ملک کے دشمن تھے“۔

آواز ”۔ اپنے باپ۔ اپنی موت۔ اور اپنی دعوتوں کا خیال کر۔ اور اپنے کشت و خون کو بھی“۔

ڈی بف ”۔ اہا۔ تُو تو میرے کرتُوتوں کا واقف ہے۔ تو میرے دل کے رازوں کو جانتا ہے۔ جا۔ میرے پاس سے جا۔ اُلریقہ کے پاس جا۔ یہ باتیں تو صرف اُس نے اور مَیں نے دیکھی تھیں۔ وہی میری بھڑکانے والی اور کشت و خون کرانے والی تھی۔ اُسے بھی میری مانند دوزخ میں جلنا پڑیگا“۔

آواز (اُلریقہ) ”۔ وہ تو پیشتر ہی سے دوزخ کی متوقع ہے۔ اُسے اس بات سے خوشی حاصل ہوتی ہے کہ تو بھی اُس کا شریک حال ہوگا“ اور آگے بڑھکر ”وانت نہ پیس۔ اب تو کُچھ بھی نہیں کر سکتا“۔

ڈی بف ”۔ جا جھُوٹنی یہاں سے چلی جا۔ کیا تو اُس بربادی پر فخر کرنے آئی ہے جسکی پھیلانے والی خود تو ہے“۔

اُلریقہ ”۔ ہاں ڈی بف۔ میں ہی اُلریقہ آئی ہوں جو مقتول ٹارکوئل کی بیٹی ہوں اپنے مقتول بھائیوں کی بہن ہوں۔ ذرا اُن نقصانوں کو دیکھ جو میں نے تیرے ہاتھوں سے اُٹھائے ہیں۔ تو میرا شیطان رہا ہے اور اب میں تیرے لئے شیطان رہونگی“۔

ڈی بف ”۔ جا مکروہ صورت۔ اے مقدس سینٹوں اس کتیا کو یہاں سے ہٹا دو۔ اُسے قلعہ کی دیوار پر سے پھینک دو۔ اُس نے سیکڑوں میں ہمیں پھنسا دیا اے بدمعاش سینٹوں تم کہاں ہو“؟

اُلریقہ۔ چاہے ان سینٹوں کو بلاؤ اور چاہے اپنے لوگوں کو اپنے گرد جمع کرو۔ لیکن اے زبردست نواب اب وہ نہ تیری مدد کرینگے اور نہ تیرے بلانے سے

آئینگے ۔ اب تو تُو جنگ و جدل کے شور کو پڑا ہوا سنتا رہ ۔ اب تو ڈی بف کی قوت طاقت کا خاتمہ ہوتا ہے! دیکھ سیکزن قلعہ پر حملہ آور ہیں ۔ اور تو یہاں کیوں بے دست و پا پڑا ہوا ہے"؟

ڈی بف ”اے دیوتاؤ یا اے بدار واح مجھے ایک لمحہ کے لئے میدان جنگ میں پہنچا دو تاکہ میں اُس ناموری کے ساتھ جان دوں ۔ جو میرا حصّہ ہے“۔

اُلریقہ ۔ اے بہادر نواب اب اس کا خیال بھی نہ کر۔ اب تو سپاہی کی موت نہیں مریگا ۔ بلکہ سوراخ کے اندر والی لومڑی کی مانند“۔

ڈی بف ”اے محقور کُتیا ۔ تُو جھوٹ بک رہی ہے! میرے ساتھی بہادری سے لڑ رہے ہیں ۔ میرے قلعہ کی دیواریں مضبوط اور بلند ہیں ۔ میرے رفیق سیکزنوں کی فوج کی بھی پرواہ نہیں کرتے ۔ ڈی بریسی اور ٹیمپلر کا نعرۂ جنگ کافی ہے جب ہم اپنی مشعل روشن کرینگے تو تیری ہڈیاں تک جلا دینگے ۔ اور تو اس دُنیا سے دوزخ کی آگ میں جا پڑیگی جہاں سے تجھ سے بڑھ کر شیطانی روح کبھی برآمد ہی نہیں ہوتی“۔

اُلریقہ ”اپنے عقیدے کو اُس وقت تک تو ظاہر نہ کر جب تک کہ تجھے ثبوت نہ مل جائے نہیں ۔ نہیں ۔ تُو تو اب بھی اُس تباہی کو دیکھیگا جو تیری طاقت ۔ ہمت اور زور کو مٹائیگی ۔ حالانکہ یہ تباہی کمزور ہاتھوں کی طرف سے آئیگی ۔ کیا تجھے لکڑیوں کا وہ میگزین بھی یاد ہے جو ان کمروں کے نیچے ہے“؟

ڈی بف ”اے عورت کیا تُو نے اُس میں آگ نہیں لگائی ۔ بخدا تو نے ہی آگ لگائی ہے اور اب قلعے میں شعلے بھڑک رہے ہیں“!

اُلریقہ ۔ شعلے تو جلد جلد بھڑک رہے ہیں ۔ اور اب اشارہ کیا جائیگا کہ قلعہ والے اپنے حملہ آوروں پر زور سے یورش کریں ۔ اللہ حافظ ڈی بف ۔ سیکزنوں کے دیوتا تجھے بستر مرگ پر تسکین عطا کریں جسے اب اُلریقہ چھوڑ کر جاتی ہے! یاد رکھ کہ میں بھی تیرے ساتھ جہنم میں جاؤنگی ۔ کیونکہ تیرے گناہوں میں شریک رہی ہوں“۔

• یہ کہہ کر اُلریقہ وہاں سے چلی گئی ۔ اور دروازہ مقفل کر گئی تاکہ ڈی بف وہاں سے نکلنے ہی نہ پائے ۔ اور ڈی بف عالم نزع میں چلا چلا کر بکنے لگا ۔ یوں بکنے لگا کہ

"اے سینٹوں ۔ اے مددگارو ۔ میں یہاں تن تنہا جلا جاتا ہوں مجھے بچاؤ ۔ ٹیمپلر! ڈی بریسی! مجھے بچاؤ ۔ ارے میں تمہارا فرمانروا ہوں ۔ تمہارا دوست ہوں ۔ تمہارا بھائی ہوں ۔ ارے تم مجھے چھوڑ گئے ۔ تم دغابازوں پر خدا کی مار! یہ تو میری آواز جنگ وجدل کے شور میں سُن ہی نہیں سکتے ۔ دھواں گھنا ہوتا جاتا ہے ۔ اور اُس میں سے شعلے نمودار ہو رہے ہیں ۔ شیطان اپنے جھنڈے تلے مجھ پر چڑھا چلا آرہا ہے ۔ ارے شیطان مجھے چھوڑ جا ۔ میں بغیر ہمراہیوں کے تیرے ہمراہ نہیں جانے والا ۔ میرے ساتھ ڈی بریسی ۔ ٹیمپلر ۔ اُرلیقہ ۔ میرے قیدیوں میں سے یہودی ۔ یہودن وغیرہ بھی جائینگے"

الغرض اسی قسم کی بے تکی باتیں ڈی بف نزع کی حالت میں بکتا رہا ۔

قلعہ کی تباہی اور قیدیوں کی رہائی

اگرچہ سیڈرک کو اُرلیقہ کے وعدے پر بھروسہ نہ تھا ۔ تاہم اُس نے اُس کا اظہار سیاہ سورما اور لوکسلے پر کر دیا تھا ۔ اس بات کے سُننے سے کہ قلعہ کے اندر اُن کا ایک دوست ہے اُن کو بڑی خوشی حاصل ہوئی ۔ اس لئے اُنہوں نے قلعہ پر حملہ کرنے کے لئے ارادہ کر لیا ۔

سیڈرک ۔ "الفریڈ کی نسل خطرہ میں ہے"

سیاہ سورما ۔ "ایک خاتون کی عزت بھی خطرہ میں ہے"

لوکسلے ۔ "بھئی وفادار و یہ بھی تو خطرہ میں ہے"

سیاہ سورما ۔ "اور لوکسلے کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ اس حملہ میں سیڈرک سرغنہ بنتا؟"

سیڈرک ۔ "میں یہ تو نہیں کر سکتا ۔ چونکہ مجھے کبھی نارمن نوابوں کا سا ظلم کرنے کا موقع نہیں ملا ۔ اس لئے میں جنگ وجدل کے قاعدوں سے بھی واقف نہیں ہوں ۔ میں سرغنہ تو نہیں بن سکتا ۔ البتہ صفِ جنگ میں سب کے آگے ہی رہونگا"

لوکسلے ۔ "چونکہ سیڈرک کا تو یہ حال ہے ۔ اس لئے تیراندازوں کی سرداری میں لیتا ہوں ۔ اور اگر قلعہ پر نظر آنے والوں کو نشانہ نہ بناؤں تو مجھے پھانسی دیدینا"

سیاہ سورما "شاباش - اگران لوگوں میں سے اتنے لوگ اچھے تیرانداز ہوں جتنے کہ حملہ کے لئے آمادہ ہوتے ہوں تو میں حملہ میں کامیابی حاصل کرسکونگا" +

الغرض یہ کہ حملہ شروع ہوا جسکے پہلے حصہ کے حالات سے ناظرین واقف ہوچکے ہیں - بیچ میں جو وقفہ دیا گیا اُس میں سیاہ سورما نے ایک بیڑہ تیار کیا جسے خندق میں ڈالا جاسکے - اِدھر اُرِیقہ نے قلعہ کے اندر اپنے وعدہ کو پُورا کرنے کے لئے فکر کی - جب بیڑہ تیار ہوگیا تو سیاہ سورما نے لوگوں سے کہا کہ " دوستو اب چلو - دن تھوڑا رہ گیا ہے - اگر بارک سے مدد آگئی تو پھر ہمیں کامیابی نہیں ہوگی - ایک آدمی جاکر لوکسلے سے یہ کہدے کہ وہ قلعہ کی دوسری طرف سے تیراندازی شروع کرے تاکہ قلعہ کے اندر والوں کو یہ معلوم ہو کہ وہ حملہ کر رہا ہے - اور تم لوگ اس بیڑے کے ذریعے سے چور دروازہ کو توڑنے کے لئے کوشش کرو - اور نواب سیڈرک ان لوگوں سے حملہ کرائیں +

سیڈرک " میں سرغنہ تو نہیں بن سکتا - لیکن صف جنگ میں سب کے آگے ہی رہونگا - یہ سب کچھ میرے ہی لئے ہو رہا ہے - اس لئے میں پیچھے کیونکر رہوں " +

سیاہ سورما " مگر تیرے پاس پورے ہتیار بھی تو نہیں ہیں " +

سیڈرک " میں جس قدر ہلکا رہوں اُسی قدر اچھا ہے - تاکہ میں قلعہ کی دیوار پر چڑھ سکوں - اے سورما آج تو ایک سیکزن کو دشمنوں کے ہتیاروں کے مقابلے میں سینہ سپر دیکھیگا " +

سیاہ سورما " تو خدا کا نام لیکر اس بیڑے کو ڈال دو " +

الغرض بیڑہ ڈال کر اور اُس کے ذریعے سے سیاہ سورما - سیڈرک اور چند اَور لوگ دروازے پر جا پہنچے اور اُسے توڑنے لگے - اُن پر تیر اور پتھر برسائے گئے - اُن میں سے چار ہلاک ہوگئے - مگر لوکسلے نے جو دوسری طرف سے تیروں کا مینہ برسا رہا تھا - قلعہ والوں کی ایک تعداد کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور ساتھ ہی قلعہ کے ایک برج پر اُرِیقہ نے وہ جھنڈا بلند کردیا جس کا اُس نے سیڈرک سے ذکر کیا تھا +

لوکسلے:۔ "سینٹ جارج کی قسم! ارے بہادر تیر اندازو حملہ کرو۔ صرف سورما اور سیڈرک کو کیوں حملہ میں اکیلے چھوڑ رکھا ہے۔ اے پادری صاحب آگے بڑھو۔ دیکھو جھنڈا بلند ہو چکا۔ یہ قلعہ اب ہمارا ہے۔ ایک حملہ میں بیڑہ پار ہے اور قلعہ پر ہمارا قبضہ ہے!"

دو آدمی جو قلعہ کی فصیل کا ایک حصّہ کھود کر سیڈرک اور سورما کے سر پر گرانا چاہتے تھے اُن کو لوکسلے تیر اندازنے ہلاک کر دیا۔ اس پر خود ڈی بریسی نے اُن کا کام انجام دینا چاہا۔ لوکسلے نے خود ڈی بریسی کو تیر کا نشانہ بنایا۔ مگر تیر اس کی زرہ کے اندر نہ گھس سکا۔ اور ڈی بریسی اپنے کام میں لگا رہا۔

اس وقت لوکسلے نے سیڈرک اور سورما سے چلا کر کہا کہ پیچھے ہٹ آؤ۔ مگر شور میں اُنہوں نے نہ سُنا۔ اس لئے گرتھ آگے آیا اور اُس نے سیڈرک کو خطرے سے مطلع کیا۔ اتنی دیر میں فصیل کا حصّہ ہلنے لگا۔ ڈی بریسی اُسکے گرانے میں لگا رہا۔ مگر ٹیمپلر کی آواز نے اُسے روک دیا۔

ٹیمپلر۔ "ڈی بریسی۔ بس اب خیر نہیں ہے۔ قلعہ جل رہا ہے۔ اُس میں آگ لگا دی گئی"۔

ڈی بریسی:۔ "تو تو پاگل ہو گیا ہے"۔

ٹیمپلر:۔ "پاگل۔ ارے قلعہ کا مغربی حصّہ تو جلنے لگا ہے۔ اور میں اُس کے بُجھانے کی کوشش میں ناکام رہا"۔

ڈی بریسی:۔ "اب کیا کیا جائے۔ ارے میں سینٹ نکولس کو ایک سُنہری شمع چڑھاؤنگا"۔

ٹیمپلر:۔ "اب عہد کرنے کا وقت نہیں رہا۔ میری بات سُن۔ اپنے آدمیوں کو نیچے لے جا۔ چور دروازہ کھول دے۔ اور جو آدمی وہاں ہیں اُنہیں خندق میں ڈھکیل دے۔ میں پھاٹک کی طرف سے حملہ کرتا ہوں۔ اگر ہم اس میں کامیاب رہے تو اپنے تئیں بچا سکینگے۔ کم از کم اُس وقت ضرور جب تک کہ باہر سے مدد آئے"۔

ڈی بریسی:۔ "خوب تدبیر سوچی۔ میں تو اپنا کام خوب اچھی طرح سے انجام دونگا۔

ٹیمپلر کہیں تو مجھے ناکامی کا منہ نہ دکھانا ٭

ٹیمپلر۔ یہ دستانے رہے۔ میں ایسا نہیں کرونگا۔ مگر تو خدا کا نام لے کر جلد جا ٭

ڈی بریسی نے جلدی سے اپنے آدمیوں کو جمع کیا۔ اور چور دروازہ پر جا پہنچا۔ اور اُسے کھولنے نہ پایا تھا لیکن سیاہ سورما کی طاقت کے سامنے اُس کی اور اُسکے ساتھیوں کی ایک بھی پیش نہ گئی۔ اور سورما اندر داخل ہوگیا۔ ڈی بریسی سے وہ دست بدست لڑنے لگا۔ اُس وقت تو ڈی بریسی نے اُس بہادری کے جس کے لئے وہ مشہور تھا خوب ہی جوہر دکھائے لیکن آخرکار سیاہ سورما نے تبر کا ایک وار کیا۔ اگرچہ اُسے ڈی بریسی نے بچانا چاہا لیکن نہ بچا سکا۔ وار سر پر پڑا اور ڈی بریسی زمین پر لیٹ گیا ٭

سیاہ سورما (سینہ پر چڑھ کر) "اطاعت قبول کر۔ مگر بلا شرط۔ ورنہ تیرا خاتمہ ہوتا ہے"۔

ڈی بریسی "میں ایک گمنام سورما کی اطاعت قبول نہیں کرتا۔ یا تو نام بتا۔ یا اپنا کام کر۔ ڈی بریسی کبھی اس بدنامی کو نہ لیگا کہ اُسے ایک گمنام سورما نے گرفتار کر لیا" ٭

اس پر سورما نے ڈی بریسی کے کان میں کچھ کہدیا اور دی بریسی نے اطاعت قبول کرلی۔ سورما نے کہا کہ فلاں جگہ چلا جا۔ اور میرے مزید حکم کا انتظار کر ٭

ڈی بریسی۔ ذرا میری ایک بات سن لے۔ آشیون ہو زخمی ہے اور اس قلعہ کے اندر قید۔ اور اگر فی الفور مدد نہ پہنچی تو جل کر خاک سیاہ ہوجائیگا"۔

سیاہ سورما "آشیون ہو! قید میں ہے اور جل کر مرجائیگا۔ اگر ایسا ہوا تو قلعہ میں کا ایک ایک شخص اس کی زندگی کے لئے جوابدہ ٹھیرایا جائیگا۔ مجھے وہ جگہ بتا جہاں وہ قید ہے!" ٭

ڈی بریسی۔ سامنے والے زینے پر چڑھ جا۔ آگے چل کر ایک کمرہ ملیگا کیا میں رہبری کروں؟

سیاہ سورما "نہیں - مجھے تجھ پر بھروسہ نہیں - تو باہر جا اور مزید حکم کا منتظر رہ"

اتنی دیر میں سیڈرک مع اپنے لوگوں اور بے جگر پادری کے اندر آگیا - ڈی بریسی کے لوگوں میں سے بعض بھاگ گئے - بعض نے اطاعت قبول کرلی - اور بعض ہلاک کردئے گئے ❊

ڈی بریسی - (تلوار اور خود اُٹھا کر) "یہ سورما مجھ پر بھروسہ نہیں کرتا - اور میں نے اُس پر بھروسہ کرلیا" یہ کہہ کر وہ اُس جگہ کی طرف چل دیا جہاں جانے کے لئے سورما نے اُس سے کہا تھا - وہاں اُسے لوکسلے ملا - جس سے اُس نے سارا ماجرا کہہ دیا - سورما کے آئیون ہو کے مکان تک پہنچنے سے پیشتر ہی مکان کے اندر دھواں بھر گیا تھا - اور آئیون ہو - اور ربقہ دونوں کو پیاس شدت سے ستانے لگی تھی ❊

ربقہ "قلعہ میں آگ لگ گئی - اب ہم اپنے کو کس طرح بچائیں"؟

آئیون ہو "ربقہ تو بھاگ - اور اپنی جان بچا - میری مدد کوئی انسانی طاقت نہیں کرسکتی" ❊

ربقہ "ہم دونوں ہی یا تو بچ جائینگے - یا ایک ساتھ ہلاک ہونگے - مگر نہ معلوم میرے باپ کی کیا حالت ہوگی - اُس کا انجام کیا ہوگا"؟

اس وقت مکان کا دروازہ کھولا گیا - اور اندر ٹیمپلر داخل ہوا - اُس کی صورت سے خوف و ہراس نمایاں تھے - وہ خون میں تر تھا - اُسکے ہتیار شکستہ تھے - اور اُس کی کلغی آگ کی لپٹ سے کسی قدر جل گئی تھی ❊

ٹیمپلر (ربقہ سے) "میں تیرے پاس آپہنچا - وعدہ کر کہ تو بھلے اور بُرے میں میری شریک حال رہیگی - تیری سلامتی کا صرف ایک ذریعہ ہے جسے میں تجھ پر ظاہر کرنے آیا ہوں - اُٹھ اور میرے ہمراہ چل" ❊

ربقہ "تن تنہا چلوں - یہ تو نہ ہوگا - اگر تو عورت سے پیدا ہے - اگر تیرے دل میں رحم ہے - اگر تو عورت کی عزت کرتا ہے تو میرے بوڑھے باپ کو اور اس زخمی سورما کو بھی بچا اور ساتھ لے چل" ❊

ٹیمپلر" ایک سورما۔ سورما کو تو اپنی تقدیر کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ چاہے تلوار سے ہو یا آگ سے"۔

ربقہ" وحشی سورما! میں تیرے ہاں پناہ لینے کی جگہ آگ میں جل کر مرنے کو ترجیح دیتی ہوں"۔

ٹیمپلر" ربقہ تو مجھے ایک ہی بار دھوکا دے سکی۔ اب دوبارہ ممکن نہیں"۔

یہ کہہ کر اُس نے ربقہ کو اُٹھا لیا۔ وہ چیخنے لگی۔ مگر ٹیمپلر اُسے لے گیا۔ اور آئیون ہو ڈانٹ ڈپٹ ہی کرتا رہ گیا۔ اس وقت سیاہ سورما اندر داخل ہوا۔

سیاہ سورما" اگر میں تیری آواز نہ سُنتا تو تجھے نہ پا سکتا"۔

آئیون ہو" اگر تو سچا سورما ہے تو میری پرواہ نہ کر۔ لیڈی رووینہ اور سیڈرک کو بچا"۔

سیاہ سورما نے آئیون ہو کو اُٹھا اور باہر لے جا کر چور دروازے پر اپنے آدمیوں کی زیر حفاظت بٹھا دیا اور پھر رووینہ کی تلاش کے لئے دوڑا۔ مگر گرتھ اور سیڈرک نے رووینہ کو اُس سے پیشتر ہی بچا لیا تھا۔ پھر سیڈرک اپنے دوست ایتھیلسٹن کے بچانے کے لئے دوڑا۔ مگر وَمبہ کی چالاکی سے وہ مع وَمبہ کے قید خانہ سے نکل گیا۔ اور یوں اُسکی جان بھی بچ گئی۔ وَمبہ نے قید خانہ سے نکل کر سینٹ جارج کا نعرہ بلند کیا۔

ٹیمپلر نے ربقہ کو ایک گھوڑے پر بٹھا دیا اور ایک مسلمان خادم کو ساتھ لے کر اُسے کسی جگہ پہنچانے کی فکر کرنے لگا کہ ایتھیلسٹن نے اُسے دیکھ لیا۔ اور ایک سپاہی کا تبر لیکر اُسکی طرف دوڑا۔ اور اُسے للکار کر کہنے لگا:-

ایتھیلسٹن" جھوٹے ٹیمپلر۔ اس عورت کو چھوڑ دے"۔

ٹیمپلر" ابے کُتے جا۔ میں ابھی تجھے سبق سکھاتا ہوں"۔ یہ کہہ کر اُس نے ایتھیلسٹن کو ایک ہی وار میں زمین پر لٹا دیا۔ اور بھاگ نکلا۔ یہانتک کہ اُس مقام پر جا پہنچا۔ جہاں ڈی بریسی بیٹھا تھا۔ اُس نے اُس سے پوچھا کیا تو ہے

اُس نے اثبات میں جواب دیا۔ ٹیمپلر نے کہا کہ کیا میں تجھے بچا سکتا ہوں؟ ڈی برسی نے کہا کہ میں قید میں ہوں۔ میری پرواہ نہ کر اور اپنی جان بچا۔ یہ کہہ کر وہ بھاگ گیا۔ اُسکے ساتھ اور لوگ بھی قلعہ میں سے بھاگنے لگے +

اُس وقت اُلریقہ ایک برج پر جس میں آگ لگ رہی تھی کھڑی ہوئی نظر آئی۔ وہ ایک عصا ہلا رہی تھی اور ایک گیت گا رہی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو وہ نظر آتی رہی۔ آخر کار برج گرا اور وہ بھی ہلاک ہو گئی۔ اس وقت لوکسلے نے یہ نعرہ بلند کیا:-

"تیر اندازو یہ نعرہ لگاؤ کہ ظالموں کا قلعہ تباہ ہو گیا۔ اور جو مال غنیمت تمہارے پاس ہے اُسے جنگل میں لے جاؤ۔ جہاں وہ کل صبح اُن لوگوں میں تقسیم کیا جائیگا جنھوں نے انتقام کیلئے اس جنگ میں جانیں لڑا لڑا دی ہیں"

مال غنیمت کی تقسیم

قلعہ کو خالی چھوڑ کر حملہ آور پاس والے جنگل میں چلے گئے جہاں اُنھوں نے رات بسر کی۔ بعض تو شراب پیتے پلاتے رہے۔ بعض سوتے رہے۔ اور بعض جنگ و جدل کے واقعات سُنتے سُناتے رہے۔ اور بعض مال غنیمت کا ذکر اذکار کرتے رہے۔ صبح ہوئی۔ مال غنیمت تعداد میں زیادہ نکلا۔ شاہ بلوط کے ایک پُرانے اور جید درخت کے تلے ایک تخت بنایا گیا۔ جو درختوں کی شاخوں وغیرہ سے آراستہ کیا گیا۔ بیچ میں لوکسلے بیٹھا۔ اُس کے دائیں ہاتھ کو سیاہ سورما اور بائیں کو سیڈرک۔ اُس وقت لوکسلے نے کہا کہ میں اس جنگل کا فرمانروا ہوں گو لوگوں کا نہیں۔ تاہم حیوانوں کا ضرور۔ بتاؤ پادری صاحب کہاں ہیں؟ ایک شخص نے جواب میں کہا کہ وہ شراب میں مخمور و چور ہونگے۔ کیونکہ میں نے اُن کو ڈی بف کے شراب خانہ میں دیکھا تھا۔ لوکسلے نے اُس شخص سے کہا کہ کہیں قلعہ ہی میں نہ دب گئے ہوں۔ جاؤ اُنہیں تلاش کر کے لاؤ۔ لوگ تعمیل حکم میں دوڑے گئے +

لوکسلے۔ جب ہماری فتح کا شہرہ ہوگا تو ڈی بریسی کی جماعت اور ڈی بف کے دوستوں کا گروہ ہمارے خلاف کارروائی کرینگے۔ اس لئے ہم یہاں سے جلد تر امن کے ساتھ چل دیں۔ مَیں نے مالِ غنیمت کے دو حصّے کر دئے ہیں۔ نواب سیڈرک جون سا حصّہ چاہیں اپنے لوگوں کے لئے لے لیں"۔

سیڈرک "اے بہادر۔ میرا دل بیحد غمگین ہے۔ کیونکہ نواب ایتھلسٹن مارا گیا۔ اور شاہ کنفیسر کی نسل تباہ ہوگئی۔ اُس کے ساتھ وہ اُمیدیں بھی گئیں جن کا واپس آنا ناممکن ہے۔ میرے آدمیوں میں سے صرف تھوڑے سے یہاں ہیں۔ خاتون روونیہ روتھرووڈ جانا چاہتی ہے۔ میں کب کا یہاں سے چلا گیا ہوتا۔ میں مالِ غنیمت کے انتظار میں نہیں ہوں۔ نہ میں اور نہ میرے لوگ اُسے قبول کرینگے۔ میں تو صرف تمہاری امداد اور احسان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے یہاں ٹھیرا ہوا ہوں"۔

لوکسلے "یہ تو آپ کا حسنِ ظن ہے۔ اس فتح میں ہمارا تو نصف ہی حصّہ ہے۔ آپ مالِ غنیمت میں سے اُتنا تو ضرور لے لیں جس سے اپنے لوگوں اور ہمسایوں کو انعام و اکرام دے سکیں"۔

سیڈرک۔ "تسلیم۔ میرے پاس اس قدر دولت ہے کہ میں ان لوگوں کو انعام و اکرام دے دونگا"۔ اور ومبہ سے "مگر اے میرے مسخرے میں تجھے کیا انعام دونگا۔ تو نے میری جگہ اپنی جان دینے کا ارادہ کیا۔ اور موت کو قبول کر لیا تھا مجھے سوائے تجھ احمق کے سب ہی چھوڑ گئے تھے"۔ یہ جملہ کہتے ہی سیڈرک کی آنکھوں میں شکرگزاری کے آنسو ڈبڈبا آئے۔

ومبہ "نواب صاحب آپ کے آنسو ہی میری خدمت کا صلہ ہیں۔ مگر میرے کہنے سے آپ گرتھ کی خطا معاف کر دیں"۔

سیڈرک "معاف کر دوں۔ بلکہ اس کے علاوہ اُسے انعام بھی دونگا"۔ گرتھ سے "گرتھ دوزانو ہو جا"۔ اور اُس کے دوزانو ہوتے ہی "اب تو میرا غلام نہیں۔ بلکہ آزاد ہے۔ مَیں تجھے کچھ زمین دیتا ہوں۔ جو تیری اور تیری

نسل کے لئے تا ابد رہیگی - اور جو کوئی اُسکی مخالفت کرے اُس پر خدا کی مار ہو
گرتھ (اُچھل کر) " شریف دل آقا - اب میری طاقت دُگنی ہوگئی - اور میں
دُگنی طاقت تیرے لئے لڑونگا "

اُس وقت گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سُنائی دی اور خاتون روونیہ آتی ہوئی نظر آئی - اُس کا دل بیحد خوش تھا - کیونکہ وہ جانتی تھی کہ آئیوان ہو زندہ ہے اور اِتھیلسٹن ہلاک ہوگا - اور اُسے اُمید تھی کہ سیڈرک مہربانی اور رحمدلی سے اور اپنی سلامتی کی خوشی میں آئیون ہو کی خطا معاف کر دیگا۔

جوں ہی روونیہ بڑھتی ہوئی لوکسلے کے نزدیک پہنچی تو وہ تعظیم دینے کے لئے کھڑا ہوگیا - روونیہ نے سر تسلیم خم کرکے تعظیم دی اور شکریہ ادا کیا۔

روونیہ - تم پر خدا کی برکت ہو - کیونکہ تم نے مظلوموں کو رہائی دلائی - یاد رکھو کہ اگر تم میں سے کوئی بھوکا ہے تو اُس کے لئے میرے پاس روٹی ہے - جو پیاسا ہے اُس کے لئے پانی ہے - اگر اس جنگل میں سے نارمن قوم کے لوگ تمہیں نکال دیں تو میرا جنگل حاضر ہے - وہاں رہو - اور کھاؤ پیو اور چین کرو - کوئی مداخلت کرنے والا نہیں "۔

لوکسلے " اے خاتون آپ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے - ہم لوگوں نے بہت سے بُرے کام کئے ہیں - اور آپ کی رہائی اُن کاموں کا کفارہ ہے "۔

روونیہ نے دوبارہ سر تسلیم اس لئے خم کیا کہ شکریہ ادا کرکے چل دے - مگر اُسے سیڈرک کے لئے جو لوگوں سے رخصت ہو رہا تھا انتظار کرنا پڑا - اگرچہ روونیہ نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ ڈی براسی کی نگاہوں سے بچ کر نکل جائے لیکن ایسا نہ ہوا - کیونکہ اُس کی نگاہ اُٹھی تو دیکھا کہ ڈی براسی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ہے - اور شرمسار ہے - اُس نے آگے بڑھکر روونیہ کے گھوڑے کی باگ تھام لی اور دوزانو ہوگیا۔

ڈی براسی " کیا خاتون روونیہ ایک قیدی سورما - ہاں ایک بے عزت کئے گئے

اسکے بعد لوکسلے نے مال غنیمت تقسیم کیا۔اور جو کچھ بچ رہا اُسے ایک جگہ دبوادیا تاکہ وہ ضرورت کے وقت کام آئے۔

لوکسلے۔" آؤ چلو۔ راہب کی خبر کے لئے چلیں۔وہ بھی حصہ دار تھا"۔

سیاہ سورما۔" میں اُس کی مہماں نوازی کا ممنون ہوں۔چلو قلعہ میں چل کر تلاش کریں اور اُس کا پتہ لگائیں"۔

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک تیر انداز نے کہا کہ لو وہ تو آرہا ہے۔ اُسکے دیکھتے ہی لوکسلے نے کہا کہ" بھئی پادری صاحب کو جگہ۔میرے زندہ دل راہب کو جگہ دو"۔

پادری صاحب آئے۔اور یہودی اسحاق کو گردن میں رسی ڈال کر ساتھ لائے۔

لوکسلے۔" آج تو آپ نے دیر لگا دی۔یہ ہمراہ کیسے لائے"؟

پادری۔" یہ میرا قیدی ہے۔میں اُسے ایک مسلمان سے تاوان دیکر لایا ہوں"۔

یہودی۔" میں آپ کا ممنون ہوں۔مجھے سوائے آپ کے اور کوئی نہیں بچا سکتا تھا"۔

لوکسلے۔" یہ آپ کو کہاں ملا"؟

پادری۔" میں نے اس یہودی کو شراب خانہ کے گوشہ میں بیٹھا ہوا پایا۔جس نے اپنے آپکو میرے حوالہ بلا شرط کے کر دیا۔میں نے اُسے کھلایا پلایا۔میں نے اُسے عیسائی کر لیا ہے"۔

لوکسلے (یہودی سے)" پادری صاحب کیا فرماتے ہیں"۔

یہودی۔" نہ معلوم پادری صاحب نے رات بھر کیا کیا پڑھایا۔مگر میری سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا۔میں تو اس قدر خوف زدہ تھا۔کسی کا وعظ مجھ پر اثر نہیں کر سکتا تھا"۔

پادری۔" تو جھوٹ بولتا ہے۔ایک لفظ تو میں نے تجھے خوب یاد کرا دیا تھا۔کیا وہ تجھے یاد نہیں"۔

یہودی۔" بتائیے تو کون سا لفظ؟ اب آپ مجھ غریب کو جانے دیں"۔

پادری۔" نہیں۔اگر وعدہ سے ہٹا تو جان کی خیر نہیں"۔ یہ کہہ کر پادری نے اُسے

مارنا چاہا مگر سورما نے روک لیا +

اس کے بعد پادری اور سیاہ سورما میں کچھ دیر مذاق رہا - جس کے اخیر میں پادری نے کہا کہ " سورما صاحب اس یہودی سے تاوان لیکر اُسے رہا کردیا جائے کیونکہ یہ اپنا عقیدہ بدل ہی نہیں سکتا +

لوکسلے " بھئی یہودی تو جانتا ہے کہ یہودیوں سے سارے عیسائی نفرت کرتے ہیں - اس لئے تو ہم ہیں مقبول نہیں ہوسکتا - پس تو کچھ تاوان اپنی رہائی کے لئے سوچ لے - اتنی دیر میں میں ایک اور قیدی سے باتیں کروں "+

سیاہ سورما (پادری سے) " کیا ڈی بف کے لوگوں میں سے کچھ لوگ معزز تھے اور گرفتار کر لئے گئے " ؟

پادری " نہیں - وہ غریب تھے - اور معدودے چند - ہم نے انہیں چھوڑ دیا البتہ ایک پادری صاحب ایسے ضرور ہاتھ لگے ہیں جو تاوان دے سکتے ہیں "+

ذرا ہی دیر بعد یہ پادری صاحب بھی دو تیر اندازوں کے ساتھ حاضر کئے گئے - یہ مہنت ایمر صاحب تھے - جن سے ہمارے ناظرین واقف ہیں +

یہودی اور مہنت کا تاوان

قیدی مہنت کی صورت اور حرکات و سکنات سے کچھ عجیب خیالات کا اظہار ہو رہا تھا جس میں غرور - بانکپن اور جسمانی خطرہ شامل تھے +

مہنت " کہو صاحبان آپ کس فرقہ کے لوگ ہیں ؟ کیا ترک ہیں یا عیسائی ؟ جو ایک دینی پیشوا کے ساتھ اس قدر بُرا سلوک کر رہے ہو - تم نے میرے ہتیار چھین لئے میرا جُبّہ پھاڑ ڈالا - اگر میری جگہ کوئی اَور ہوتا تو وہ تمہیں کلیسیا سے خارج کرنے کا فتویٰ لگا دیتا - لیکن میں حلیم ہوں - اگر تم میرے گھوڑے دیدو - میرے بھائیوں کو رہا کردو - اور میرے ہتیار واپس دیدو - سو کراؤن جورواکس کی خانقاہ کی نذر کرو - اور آیندہ عید پنتیکوست تک شکار کا گوشت نہ کھانے کا عہد کرو تو تم پھر کبھی اس دیوانہ وار شوخی کا ذکر بھی نہ سنو گے "+

سردار رہزن - تقدس مآب مجھے اس خیال ہی سے افسوس ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھ میرے کسی ساتھی نے اس قسم کا سلوک کیا ہو جیسا کہ آپ شکایت کر رہے ہیں "۔

مہنت - سلوک ! ایسا سلوک تو کسی اچھی نسل کے کُتے کے ساتھ بھی واجب نہ ہوتا۔ نہ کہ ایک عیسائی کے ساتھ۔ یا ایک امام کے ساتھ۔ اور ایک مہنت کے ساتھ جو جورو اُس کے فرقہ یا طبقہ کا ہو بالکل ہی ناواجب۔ دیکھو یہ ایلان اے ڈیل ہے۔ جو شرابی اور بے دین ہے۔ یہ بھاٹ ہے۔ مگر اس نے بھی مجھے نہ صرف جسمانی سزا کے لئے دھمکی دی۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ اگر میں چار سو کراؤن تاوان میں نہ دونگا تو مجھے قتل کیا جائیگا۔ یہ تاوان علاوہ اُن چیزوں کے ہوگا جو مجھ سے پہلے ہی چھین لی گئی ہیں۔ یا نقصان کر دی گئی ہیں "۔

سردار رہزن - یہ ناممکن ہے کہ ایلان اے ڈیل نے آپ جیسے شخص کے ساتھ ایسی بدسلوکی یا گستاخی کی ہو "۔

مہنت " میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ اُس نے مجھ سے قسمیہ کہا کہ وہ مجھے جنگل میں لے جاکر ایک اونچے درخت میں لٹکائیگا "۔

سردار راہزن " کیا اُس نے ایسا ہی کیا؟ جناب من میرے خیال سے تو اگر اس نے ایسا کیا تو آپ کو اُس کی خواہش پوری کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ اس قسم کا آدمی ہے کہ اپنے وعدہ سے جبکہ وہ وعدہ کر چکا ہو ہٹنے والا نہیں ہے "۔

مہنت " تم تو میرے ساتھ مذاق کرتے ہو۔ اور میں بھی مذاق پسند کرتا ہوں۔ لیکن دیکھو جب رات بھر خوشی مناتے رہے ہو تو صبح تو سنجیدہ ہو جاؤ "۔

سردار راہزن " اور میں تو شاہ ایڈورڈ کی مانند سنجیدہ ہوں۔ آپ معقول تاوان دیں۔ ورنہ آپ کی خانقاہ کے لئے کوئی دوسرا مہنت منتخب کیا جائیگا۔ کیونکہ آپ اُس کا مُنہ بھی نہیں دیکھ سکینگے "۔

مہنت " کیا تم عیسائی ہو اور ایک دینی پیشوا کے ساتھ اس قسم کی گفتگو کرتے ہو؟

سردار راہزن - عیسائی۔ ہاں ہم ہیں۔ اس کے علاوہ ہم دینیات کو بھی جانتے ہیں

ہمارے چیپلن کو کھڑے ہوکر اس مہنت کو اس بارہ میں چند آیات سنانی چاہئیں"۔

چیپلن (کھڑا ہوکر) "مہنت صاحب۔ خدا آپ کے تقدّس کو قائم رکھے۔ آپ اس جنگل میں آگئے ہیں۔ اور آپکے ساتھ نیک سلوک کیا جائیگا"۔

مہنت "یہ کیا بے دینی اور کیسا مذاق ہے؟ دوست اگر تو دیندار ہوتا تو مجھے یہ بتاتا کہ میں ان لوگوں کے ہاتھوں سے کس طرح بچ سکتا ہوں۔ نہ کہ مجھے یہاں ناچ نچاتا"۔

چیپلن "جناب من یہ سچ ہے کہ ہمیں آپ کی رہائی کا صرف ایک ہی ذریعہ معلوم ہے اور وہ سینٹ انڈریو کا دن ہے۔ ہم تو اپنا خراج لے رہے ہیں یعنی دہ یکی"۔

مہنت "لیکن دوست مجھے یقین ہے کہ یہ دہ یکی کلیسیا کے لئے نہیں ہے"۔

چیپلن "دین دُنیا دونوں ہی کے لئے ہے۔ اس لئے آپ بھی نامیوں کے دوست بن جائیں۔ کیونکہ کسی اور دوستی سے آپکا کام نہیں نکلیگا"۔

مہنت "بھئی میں دل سے جنگل کے ایک زندہ رکھوالے سے محبت کرتا ہوں۔ مگر دیکھو میرے ساتھ زیادہ سختی نہ کرو۔ میں بھی نرسنگھا بجانا جانتا ہوں۔ اور اسی طرح اور باتیں بھی۔ دیکھو میرے ساتھ زیادہ سختی نہ کرو"۔

سردار رہزن "تو اسے نرسنگھا بجانے کے لئے دیدو۔ جس ہنر کی یہ شیخی مارتا ہے ہم اُس کا ثبوت لینگے"۔

مہنت نے نرسنگھا لیا اور اچھی طرح بجایا۔

سردار رہزن "جناب مہنت صاحب۔ خوب بجایا۔ لیکن اس کے ذریعے سے آپ کا چھٹکارا تو نہیں ہوسکتا۔ اس کی خاطر تو ہم آپ کو رہا نہیں کرسکتے۔ بلکہ اس سے تو آپ کے تاوان میں ۵۰ کراؤن کا اضافہ ہوگیا سمجھو"۔

مہنت "دوست تو میرے ہنر سے خوش ہونے والا نہیں۔ مگر تاوان میں سختی نہ کر"۔

نائب رہزن "بہتر تو یہ ہے کہ مہنت سے تو یہودی کا تاوان مقرر کراؤ۔

اور یہودی سے مہنت کا"

سردار رہزن (اشارہ سے) ارے یہودی ادھر آ۔ دیکھ یہ مہنت ایمر مکار ہیں۔ جن کی خانقاہ کی آمدنی وافر ہے۔ تو بھی اس بات سے واقف ہے۔ بتا تو ان سے کس قدر تاوان لیا جائے"

یہودی "اگر میں اس قدر دولت گھر رکھتا ہوتا تو میں تو بہت سا تاوان دیدیتا"

مہنت "کتے یہودی۔ ابے میری خانقاہ تو مقروض ہے"

یہودی "صرف شرابوں کے خریدنے کے لئے قرضدار"

مہنت "اس کافر کتے کی بات سنو! یہ مذاق کرتا ہے۔ گویا ہمارا فرقہ شراب کی خاطر قرضدار ہے۔ اور عیسائی اس مذاق کو سن رہے ہیں"

سردار رہزن "ان باتوں سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اسحاق بتا ان سے کیا تاوان لیا جائے"

اسحاق "...۶ کراؤن۔ مہنت صاحب اس قدر رقم آسانی سے دے سکتے ہیں"

سردار رہزن "...۶۔ خوب کہا۔ میں بھی راضی ہوں۔ مہنت صاحب یہ فتوے لگایا گیا ہے"

سارے رہزن۔ فتوے! فتوے! حضرت سلیمان بھی اس سے بہتر حکم نہ لگاتے"

سردار رہزن "مہنت صاحب سنتے بھی ہو کہ کیا تجویز ہوئی ہے"

مہنت۔ "اتنی رقم میں کہاں سے لاؤں؟ اگر میں خانقاہ کی چیزیں بیچ ڈالوں تو اس سے نصف رقم نہ ملیگی۔ مگر اس کے لئے بھی جورواکس جانا پڑیگا۔ تم میرے دو آدمی رکھ لو"

سردار رہزن "یہ تو اندھوں کا کام ہے کہ تم پر بھروسہ کریں۔ ہم آدمیوں کی جگہ تم کو رکھ لینگے۔ تم کو شراب وکباب کھانے کو دینگے"

اسحاق۔ اگر مہنت صاحب راضی ہوں تو میں یارک سے اس قدر رقم منگا دوں اور مہنت صاحب اس کے عوض مجھے ایک دستاویز لکھ دیں"

سردار رہزن "مہنت صاحب ضرور لکھ دینگے۔ اور تو ان کا اور اپنا تاوان دیدینا"

اسحاق ”میں تو بذات خود مفلس ہوں - مجھ سے تو فقیر کا سا تاوان لینا چاہیئے شاید ۵۰ کراؤں“
سردار رہزن - اس کا فیصلہ مہنت صاحب کرینگے“ اور مہنت سے - کہئے - کیا یہ یہودی معقول تاوان دے سکتا ہے“؟
مہنت ” تاوان! یہ اسحاق تو اس قدر دولتمند ہے کہ یارک میں اُسکا مکان اشرفیوں سے پٹا پڑا ہے - وہ تو دس یہودی فرقوں کا تاوان دے سکتا ہے - گو میں نے اُس سے داد و ستد نہیں کی - مگر میرے خزانچی وغیرہ کہتے رہتے ہیں - حیرت کا مقام ہے کہ یہ شخص سلطنت - اور خود کلیسیا کو لوٹتا رہا ہے“
اسحاق ” مہنت صاحب زبان سنبھالئے - میں کبھی کسی کے روپیہ پر جبر نہیں کرتا - لیکن جب کسی پادری - مہنت - شاہزادہ یا اور شخص کو ضرورت ہوتی ہے تو وہ میرے دروازے پر آکر خوشامد کرتا ہے - لیکن روپیہ دیتے وقت مجھے بُرا بھلا کہتا ہے - اور لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکاتا ہے“!
سردار رہزن - مہنت صاحب - گو اسحاق یہودی ہے - لیکن اُس نے صاف باتیں کہدیں - اس لئے جس طرح اُس نے آپ کا تاوان مقرر کیا ہے آپ بھی اُس کا تاوان مقرر کردیں“
مہنت ” سوائے مشہور ڈاکو کے اور کوئی بھی ایک عیسائی اور ایک یہودی کو ہم رتبہ قرار نہ دیگا - یا ایک ہی لاٹھی سے نہ ہانکیگا - لیکن چونکہ تم مجھ سے تاوان مقرر کرانا چاہتے ہو اس لئے میری رائے میں اگر تم اُس سے ایک ہزار سے کم کراؤن لوگے تو غلطی کروگے“
سردار رہزن - ” فتوےٰ لگ گیا - فتوےٰ لگ گیا“
سارے رہزن ” اچھا فتوےٰ! اچھا فتوےٰ! اس عیسائی نے تو ہمارے ساتھ یہودی کی نسبت اچھا سلوک کیا“
اسحاق ” میرے باپ داددوں کا خدا میری مدد کرے - کیا تم ایک غریب یہودی کو مار ہی ڈالوگے - آج کے دن میں لاولد ہوں - اور کیا اب تم مجھ سے میری

روزی کا ذریعہ بھی لے لوگے" ؟

مہنت "اگر تو لاولد ہے تو تجھے کسی کی فکر نہیں کرنا پڑیگی" +

اسحاق "آپ کو کیا معلوم کہ ہمارے ہاں اولاد ہمارے قلب سے بہتر سمجھی جاتی ہے۔ اے میری لخت جگر ربقہ۔ اگر اس درخت کا پتہ پتہ اشرفی ہوجاتا اور یہ ساری اشرفیاں میرے قبضے میں ہوتیں تو میں ان کو دیکر تجھے نصرانی کے قبضہ سے چھڑا سکتا" +

مہنت "کیا تیری لڑکی کے بال سیاہ ہیں ؟ اور کیا وہ نسدوزی کا نقاب اوڑھے ہوئے تھی" ؟

اسحاق "درست۔ تجھ پر حضرت یعقوب کی برکت ہو۔ کیا تو بتا سکتا ہے کہ وہ سلامت ہے" ؟

ایک تیرانداز "تب تو وہی تھی جسے ٹیمپلر بھگائے لئے جاتا تھا۔ اگر وہ ساتھ نہ ہوتی تو میں ٹیمپلر کو تو تیر کا نشانہ بنا دیتا" +

اسحاق "اے کاش تو تیر چلاتا چاہے وہ ربقہ ہی کے دل میں جاکر لگتا۔ اُس کا مرنا ہی بہتر تھا بہ نسبت اسکے کہ وہ نفس پرست ٹیمپلر کی سیج پر لیٹے۔ میرے خاندان سے شان و عظمت رخصت ہوگئی" +

سردار رہزن - گو یہ بوڑھا ایک یہودی ہے۔ مگر اُس کا غم میرے دل پر اثر کرگیا۔ اسحاق ہم سے سچ بول۔ کیا یہ ہزار کراؤن کا تاوان تجھے مفلس کردیگا" +

یہ سُنکر یہودی دُنیوی نفع کے خیال میں مصروف ہوگیا +

سردار رہزن - بتا۔ ہم تجھ سے زیادہ حجت نہ کرینگے۔ تو دولت بغیر بھی اپنی بیٹی کو گلبرٹ کے قبضہ سے اُسی طرح چھڑا سکتا ہے جس طرح کہ ایک ہرن کو بغیر پھل کے تیر سے شکار کیا جاسکتا ہے۔ ہم تجھ سے مہنت کی برابر یا اُس سے بھی سو کراؤن کم تاوان لے لینگے۔ یہ سو میرا نقصان ہوگا۔ ہزار میں سے باقی کراؤن تو اپنی بیٹی کی عوض تاوان دیدینا۔ کیونکہ ٹیمپلر فرقہ والے دولت کے بڑے حریص ہیں جا۔ جلد جاکر دولت گلبرٹ کے آگے رکھدے۔ ورنہ نقصان میں رہیگا۔ اب وہ تجھے فلاں جگہ ملیگا" +

یہ کلمہ سنتے ہی یہودی سردار رہزن کے قدموں پر گر پڑا۔ رہزن نے کہا کہ میں ان باتوں کا قائل نہیں۔ خدا کے آگے جھک ۔

مہنت:۔ "ہاں خدا کے آگے جھک۔ میں بھی اُس حسینہ کے لئے افسوس کرتا ہوں میں نے اُسے ایشبی کے دنگل میں دیکھا تھا۔ میں گلبرٹ پر زور ڈال سکتا ہوں" ۔

اسحاق آہیں کھینچنے لگا۔ اور مایوسی کی حالت میں ہاتھ ملنے لگا۔ سردار رہزن اُسے ایک طرف لے گیا ۔

لوکسلے:۔ "اسحاق یہ نیک صلاح مان لے۔ میری رائے یہ ہے کہ تو اس مہنت کو دوست بنا۔ اور اپنی طرف گانٹھ لے۔ اُسے روپیہ کی ضرورت ہے۔ تو اُس کی حرص کو آسانی سے پورا کر سکتا ہے۔ یہ خیال نہ کر کہ میں تیری حیلہ سازیوں سے ناواقف ہوں۔ میں تیرا اور تیری دولت کا واقف ہوں۔ تیرے خزانہ کو دیکھ چکا ہوں۔ لیکن مجھ سے خوف نہ کھا۔ تیری بیٹی نے ایک زخمی سورما کو چنگا کیا۔ کیا تو اس بات کو نہیں جانتا۔ تو سود خور ہے۔ اور بغیر منافع کے روپیہ نہیں دیتا۔ آج تو نے ۵۰۰ کراؤن بچا لئے۔ اس مہنت کو خوش کر اور اپنی بیٹی کو واپس لے آ" ۔

اسحاق:۔ "ارے تو تو ڈکن ہے۔ میں تیری آواز سے پہچان گیا" ۔

لوکسلے:۔ "ہاں میں وہی ہوں" ۔

اسحاق:۔ "باوا تو میرے خزانہ کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ اس کے عوض میں تجھے کچھ دیدونگا" ۔

لوکسلے:۔ "ارے میرا یقین نہ کر۔ میں تو تیری بیٹی کے لئے افسوس کرتا ہوں۔ یہ ٹیمپلر ایسے لڑاکا ہیں کہ کھلے میدان میں میرے تیر اُن کو مغلوب نہیں کر سکتے۔ اگر مجھے اس وقت یہ معلوم ہو جاتا جب کہ وہ ربقہ کو لئے جاتا تھا کہ وہ تیری بیٹی ہے تب تو کچھ ہو بھی سکتا تھا۔ مگر اب تو تو حکمت سے کام نکال۔ کیا میں مہنت سے تیری سفارش کروں" ؟

اسحاق:۔ "اور ڈکن کیا تو خدا کے واسطے میری بیٹی کو واپس حاصل نہیں کر سکتا" ؟

لوکسلے ”۔ تو لالچ میں وقت نہ ضائع کر۔ میں مہنت سے تیرا فیصلہ کرا دونگا“
یہ کہہ کر وہ مہنت کی طرف بڑھا۔ اسحاق اُسکے پیچھے پیچھے تھا +
لوکسلے ” مہنت صاحب ذرا علیحدہ چلو۔ میں نے سُنا ہے کہ تو شراب اور حسینوں کا تبسّم۔ شکاری کُتوں اور دیگر چیزوں کا دلدادہ ہے۔ لیکن تو ظلم و جبر کا مخالف ہے۔ یہ یہودی تجھے ایک سو مارک دیگا۔ بشرطیکہ تو سفارش کر کے ٹمپلر سے اُس کی بیٹی کو واپس دلادے“ +
اسحاق ” سلامتی اور عزت کے ساتھ جیسی کہ وہ میرے پاس سے جدا کی گئی ورنہ یہ سودا ہونے والا نہیں“ +
لوکسلے۔ اسحاق خاموش۔ ورنہ میں تیرے معاملہ میں نہیں پڑونگا۔ مہنت صاحب کہئے میری تجویز کی بابت کیا کہتے ہو“؟
مہنت۔ یہ معاملہ ایک خاص شرط کا محتاج ہے۔ اگر میں ایک طرف ایک نیکی کروں۔ تو دوسری طرف یہودی اُس سے فائدہ اُٹھائیگا۔ لیکن اگر یہ یہودی میری کلیسیا کی اس طرح مدد کرے کہ خانقاہ میں ایک کمرہ علاوہ سو مارک دینے کے بنوا دے تو میں یہ ذمہ لیتا ہوں کہ اُس کی بیٹی کے معاملہ میں مدد دونگا +
لوکسلے ” کمرے کے لئے بیس مارک خرچ ہونگے“ اور یہودی سے جو کچھ کہنا چاہتا تھا ” خاموش۔ ورنہ میں کچھ نہیں کرتا“ +
اسحاق ” مہربان ڈکّن کیا کرتے ہو“؟
لوکسلے۔ ارے جانور۔ تو اپنی بیٹی کی زندگی اور عزت کی خاطر روپیہ کا لالچ کرتا ہے۔ اب میں تیری ساری دولت تجھ سے رکھوا لونگا“ +
یہ خفگی دیکھکر اسحاق کانپ اُٹھا اور خاموش ہو گیا +
مہنت ” مگر اس قرارداد کی ضمانت کیا ہے“؟
لوکسلے ” جب اسحاق مع لڑکی کے واپس آئیگا تو آپ کو روپیہ دیدیگا۔ اس کا میں ذمہ وار ہوں۔ اگر اس نے ہیر پھیر کی تو میں اس سے بیس گنا اس سے وصول کرونگا“ +
مہنت ” اچھا یہودی اب تو مجھے اس معاملہ میں پڑنا پڑا۔ لا کوئی چیز لکھنے کے

لئے لا " یہ سنتے ہی لوکسلے نے ایک ہنسراج بطخ کو جو سر پر منڈلا رہی تھی تیر کا نشانہ بنا کر گرا دیا۔ اور کہنے لگا۔ لیجئے مہنت صاحب اس کے پر قلم کا دینگے۔ مہنت نے ایک خط لکھا اور لفافہ سربمہر کر کے یہودی کے حوالے کیا۔ اور کہا لے اسے ٹیمپل اسٹو کی خانقاہ میں لے جا۔ اور گلبرٹ تجھے تیری بیٹی واپس دیدیگا ۔

لوکسلے " اچھا مہنت صاحب۔ اب میں آپ کو اور زیادہ عرصہ نہیں ٹھیرانا چاہتا۔ آپ اس یہودی کو ۶۰۰ کراؤن کا دستاویز لکھ دیں۔ مگر یاد رکھئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ لوگوں نے اُس سے روپیہ لیکر بھی اُسکے ساتھ گئی کی تو میں آپکو آپ کی خانقاہ کے اندر ہی آگ لگا کر ہلاک کر دونگا "

مہنت صاحب نے دستاویز لکھ دیا اور یہودی کو دیدیا۔ مہنت صاحب لوکسلے سے اپنے گھوڑے۔ چیزیں اور اپنے ساتھیوں کو واپس مانگا۔ لوکسلے نے کہا کہ گھوڑے اور ساتھی تو آپ لے جائیں۔ مگر زنجیر وغیرہ آپ کو اس لئے نہیں واپس ملیگی کہ آپ کو اُن کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے ۔

مہنت " یہ کیا کرتے ہو؟ یہ چیزیں تو کلیسیا کی ہیں اور مقدس ہیں۔ اگر اُن کو تم استعمال کرو تو نہ معلوم مجھ پر کیا آفت آجاے "

راہب " ان کو تو میں استعمال میں لاؤنگا "

مہنت " اے بھائی۔ اے دوست۔ اگر واقعی تیری تقدیس ہو چکی ہے تو میرے کہنے سے خیال کر کہ تو آج کے کام میں حصہ دار ہونے کے باعث اپنے پیشوا کو کیا جواب دیگا "

راہب " مہنت صاحب۔ میں ایک چھوٹے سے ڈایوسیس (بشپ کا علاقہ) سے تعلق رکھتا ہوں۔ جس کا علاقہ دار میں خود ہی ہوں۔ میں نہ تمہاری پرواہ کرتا ہوں نہ یارک کے بشپ کی "

مہنت " تو تو بڑا ہی نادان ہے۔ اور اُن لوگوں میں سے جو تقدیس کے بعد مقدس رسوم کو ناپاک کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو نفع کی جگہ نقصان پہنچانے میں

یہ کہہ کر دونوں ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔ سیاہ سورما گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور اُس نے اپنی راہ لی ؛

رچرڈ کی آمد کی خبر

یارک کے قلعہ میں شاہانہ دعوت دی گئی جس میں شاہزادہ جان نے اُن نوابوں۔ پادریوں اور سرغناؤں کو مدعو کیا جن کی مدد سے وہ اپنے بھائی کے تاج و تخت کو حاصل کر سکتا تھا۔ والڈیمر خزرس جو اُس کا قابل مشیر ملکی معاملات میں تھا وہ لوگوں کو جرأت دلاکر اُن کو کھلم کھلا شاہزادہ کا طرفدار بنانے کی کوشش میں تھا۔ لیکن اس مدعا میں چند لوگوں کی عدم شرکت کے باعث تاخیر ہوگئی۔ نواب فرنٹ ڈی بف جو بڑا شہ زور اور بے جگر شخص تھا۔ ڈی بریسی جو بڑا سورما تھا۔ گلبرٹ جو آزمودہ کار جنگجو اور عقلمند تھا اُن کی شرکت اس سازش میں نہایت ضروری تھی۔ اسحاق یہودی جس سے روپیہ کی اُمید تھی اُس کی شرکت بھی لازمی تھی۔ مگر یہ لوگ دعوت کے موقع پر غیر حاضر تھے۔ اور اُن کی عدم شرکت ہی ایسے نازک اور ضروری موقع کے لئے خطرناک تھی ؛

قلعہ ٹارکوئل کی بربادی کے ایک دن بعد یہ خبر شہر یارک میں پہنچ گئی کہ ڈی بریسی۔ گلبرٹ اور ڈی بف یا تو گرفتار کر لئے گئے اور یا ہلاک کر دئے گئے۔ اس افواہ کو والڈیمر نے شاہزادہ جان کے کانوں تک پہنچایا اور کہا کہ مجھے اس کی تصدیق یوں ہوئی کہ میں نے یہ سنا ہے کہ یہ لوگ سیڈرک کی جماعت پر حملہ کرنے کی غرض سے گئے تھے۔ کسی اور وقت پر تو جان اس بات کو ایک مذاق تصور کرتا۔ لیکن اب چونکہ اُس سے اُسی کی تدابیر اور تجاویز میں روک پیدا ہوتی تھی۔ اس لئے وہ ان لوگوں کی حرکات پر حرف زن ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ان لوگوں نے قوانین کو توڑا۔ عام امن میں رخنہ ڈالا۔ اور لوگوں کے مال و اسباب پر دست دراز کیا۔ یہ باتیں اُس نے ایسے لہجہ میں بیان کیں

جو شاہ الفریڈ کے لئے شایان ہو سکتا تھا ۰

شاہزادہ جان ۔"بے اصولے رہزن۔ اگر میں کبھی انگلستان کا بادشاہ ہو گیا تو ان بدمعاشوں اور جابروں کو اُن کے قلعہ کے دروازوں ہی پر پھانسی دونگا"۰

والڈیمر "لیکن انگلستان کا بادشاہ بننے کے لئے آپ کو ان جابروں کی ریشہ دوانیوں کو نہ صرف برداشت ہی کرنا ہوگا۔ بلکہ اُن کو امن بھی دینا ہوگی۔ اگر ان سیکسن نوابوں کو یہ خیال ہو گیا ہوگا کہ حضور نوابوں کو تابع کر کے رکھنا چاہیئے تو آپ کو خوب ہی مدد ملیگی! اور سیڈرک کے دل میں تو یہ خیال ضرور ہی پیدا ہو گیا ہوگا ۔ حضور جانتے ہیں کہ ڈی برسی ۔ گلبرٹ اور ڈی بف کے بغیر آگے بڑھنا خطرناک ہوگا ۔ تاہم حضور اپنا قدم اس آگے بڑھا چکے ہیں کہ اب اُس کا پیچھے ہٹانا دشوار ہے"۰

یہ سُن کر جان نے اپنا ماتھا ٹھوکا اور بے چینی کے ساتھ کمرے میں ٹہلنے لگا ۰

جان "ان شریروں نے نازک وقت میں مجھے چھوڑ دیا"!

والڈیمر۔ ان کو تو آپ دیوانہ کہیں تو بجا ہے ۔ جو ایسے ضروری موقع پر حماقتیں کر رہے ہیں"۰

جان (رُک کر) "تو اب کیا کرنا چاہیئے"؟

والڈیمر "میں نہیں جانتا کہ کیا کیا جاے۔ سوائے اُسکے جو کچھ میں کر چکا ہوں۔ میں اس بُرے موقع پر آپ کے ساتھ گریہ وزاری کرنے نہیں آیا۔ پیشتر اسکے کہ میں اُس کا علاج کرنے کے لئے بیحد کوشش نہیں کر چکا تھا"۰

جان "تو تو میرے لئے فرشتہ ہے۔ تجھ جیسا لائق مشیر رکھتے ہوئے جان کا عہد حکومت تاریخ میں یادگار رہیگا۔ تُو نے کیا کیا کر لیا؟"

والڈیمر "میں ڈی بف کے نائب کو ڈی بف کے قلعہ کی طرف خبر لانے کے لئے روانہ کر چکا ہوں"۰

جان "بخدا - والڈیمر تونے اپنے سر بڑا بوجھ لے لیا - تونے میرے حکم بغیر ایک ایسے شہر میں جہاں میں موجود ہوں بگل بجوا دیا اور جھنڈا بلند کروادیا"

والڈیمر - اس کے لئے میں حضور سے معافی چاہتا ہوں۔ لیکن جب ضرورت نے مجبور کیا - اور جبکہ ایک ایک منٹ کا ضائع کرنا سخت نقصان دہ تھا تو میں نے اس بوجھ کا اپنے سر پر لینا ہی بہتر سمجھا - اور ہاں وہ بھی ایک ایسے ضروری معاملہ میں جس میں حضور ہی کا نفع تھا"

جان "جا میں نے معاف کیا - تیری عجلت کا کفارہ تیرا مدعا ہو گیا - لیکن یہ کون آیا؟ کیا ڈی بریسی! وہ تو ہمارے سامنے عجیب بھیس میں حاضر ہوا ہے"

جو شخص جان کے سامنے حاضر ہوا وہ فی الواقع ڈی بریسی تھا - اُسکے ہتیار اور زرہ شکستہ تھے - اور اُن پر جا بجا خون کے دھبے پڑے ہوئے تھے - سر سے پاؤں تک وہ خود خاک آلودہ تھا - اوّل اُس نے اپنا خود میز پر رکھ دیا - اور کچھ کہنے سے پیشتر ایک منٹ تک کھڑا ہوا سوچتا اور حواس مجتمع کرتا رہا"

جان "ڈی بریسی! یہ کیا حالت ہے؟ بول - کچھ تو کہہ - کیا سیکزنوں نے بغاوت کر دی"؟

والڈیمر - بولو ڈی بریسی - ٹیمپلر کہاں ہے؟ اور ڈی بف کہاں"؟

ڈی بریسی - ٹیمپلر بھاگ گیا - ڈی بف کو آپ کبھی بھی نہ دیکھینگے - اُس کی قبر تو اُسکے آگ سے خاکستر ہونے والے قلعہ کے اندر بن چکی صرف میں زندہ بچ کر خبر دینے آیا ہوں"

والڈیمر "گو تم آتشزدگی وغیرہ کا ذکر کرتے ہو - مگر ہمارے لئے یہ خبر ٹھنڈی اور ہمت شکن ہے"

ڈی بریسی "ابھی خبر ختم تو نہیں ہوئی" اور شاہزادہ جان کے نزدیک آ کر

"رچرڈ انگلستان میں آگیا۔ مَیں نے اُسے دیکھا اور اُس سے باتیں کر چکا ہوں"۔
یہ کلمہ سُنتے ہی شاہزادہ جان کا رنگ فق ہوگیا۔ اور وہ چکر کھا کر گرنے لگا جیسے کہ کوئی تیر کھا کر گرتا ہو۔ مگر سہارا لیکر کھڑا ہوگیا +

والڈیمر:۔"ڈی بریسی تو دیوانوں کی طرح بک رہا ہے۔ یہ ممکن نہیں"+

ڈی بریسی:۔"یہ بات بالکل سچ ہے۔ میں اُس کی قید میں رہ چکا ہوں۔ میں نے اُس سے باتیں کی ہیں"+

والڈیمر:۔"رچرڈ شیر دل سے؟ شاہ انگلستان سے؟

ڈی بریسی:۔"جی ہاں"+

والڈیمر۔ اور تُو اُس کی قید میں رہا۔ تب تو اُس کے پاس فوج بہرہ ہونگے"؟

ڈی بریسی:۔"نہیں۔ صرف چند سو تیر انداز اُسکے ہمراہ ضرور تھے۔ لیکن وہ اُس سے واقف نہیں ہیں۔ میں نے اُسے یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اب وہ وہاں سے کہیں دوسری جگہ جانے والا ہے۔ وہ تو تیر اندازوں کی جنہوں نے قلعہ ٹارکوئل پر حملہ کیا صرف مدد کرنے میں شریک تھا"+

والڈیمر:۔"ہاں رچرڈ کا طریقہ تو یہی ہے۔ وہ اپنی طاقت پر اس قدر نازاں ہے کہ تن تنہا پھرتا رہتا ہے۔ ڈی بریسی اب بتا کہ کیا کیا جائے"؟

ڈی بریسی:۔"میں؟ میں نے تو رچرڈ کو اپنی جماعت کی خدمات نذر کرنا چاہیں۔ مگر اُس نے لینے سے انکار کر دیا۔ اب میں اُن کو بندرگاہ لے جاؤنگا اور جہاز میں سوار ہو کر فلانڈرس جاؤنگا۔ ہل چل کے ایام کے صدقے! کا میدہ آدمیوں کو کام مل ہی جاتا ہے۔ والڈیمر تو بھی ان حکمت عملیوں کو خیر باد کہہ کر میرے ساتھ چل اور میرے شریک حال رہ"+

والڈیمر:۔"میں بہت بوڑھا ہوں۔ میرے ایک لڑکی بھی ہے"+

ڈی بریسی:۔"تو اُسے میرے حوالے کر۔ مَیں اُسے اُس کے رُتبے کے مطابق اپنے ہتھیاروں کی روزی سے رکھ سکونگا"+

والڈیمر:۔"مجھ سے یہ تو نہ ہوگا۔ بلکہ مَیں سینٹ پیٹر کی خانقاہ میں گوشہ نشینی

اختیار کرونگا۔ صدر اسقف صاحب از روئے عہد و پیمان میرے بھائی ہیں"۔
شاہزادہ جان جو بیہوش ہوگیا تھا اب ہوش میں آگیا۔ ہوش میں آتے وقت وہ اُن کی باتیں سُنتا رہا۔ اور دل ہی دل میں کہتا تھا کہ" وہ مجھ سے جدا ہوتے ہیں وہ میرا اتنا بھی ساتھ نہیں دیتے جتنا کہ ایک خشک پتہ ایک شاخ کا ہوا چلتے وقت دیتا ہے۔ جب یہ لوگ مجھے چھوڑے جاتے ہیں تو کیا میں اپنے لئے کوئی راہ نہیں نکال سکتا"؟ اس کے بعد جان لمحہ بھر کے لئے ٹھیر گیا۔ اور پھر یکایک قہقہہ لگاکر کہنے لگا کہ" ہا۔ ہا۔ ہا۔ مقدس مریم کی قسم۔ اے میرے لارڈو۔ میں تم کو عقلمند۔ دلیر اور زود فہم سمجھتا ہوں۔ تم قیمتی چیزوں کے خواہاں ہو۔ مگر ایسے وقت میں جبکہ ہمارا کھیل صرف ایک داؤں میں جیتا جا سکتا ہے تم اُس عزت۔ دولت اور خوشی کو رائگاں کرتے ہو جو ہمارے کھیل سے ملنے والی ہے"۔
ڈی بریسی :۔ حضور والا آپ کی باتیں میری سمجھ میں تو آتی نہیں۔ جوں ہی کہ رچرڈ شیر دل کی آمد کی خبر مشہور ہوگی تو اُس کے پاس کثیر فوج ہوجائیگی۔ اور ہم سب کا کھیل بگڑ جائیگا۔ میری رائے مانئے۔ تو یا تو فرانس بھاگ جائیے اور یا بیوہ ملکہ کے پاس جاکر پناہ لیجئے"۔
شاہزادہ جان :۔ مَیں اپنے لئے تو پناہ تلاش نہیں کرتا۔ یہ تو میں اپنے بھائی سے ایک لفظ کہہ کر حاصل کر سکتا ہوں۔ لیکن چونکہ تم لوگ مجھے چھوڑے جاتے ہو۔ اس لئے مجھے تمہارے سروں کو سلامنے کے پھاٹک پر لٹکا ہوا دیکھ کر خوشی حاصل نہ ہوگی۔ والڈیمر تجھے صدر اسقف صاحب بھی نہیں بچا سکتے۔ اور ڈی بریسی تیرے ہل پہنچنے تک بیچ میں ایسٹوٹ وائل ملیگا۔ اور ارل آف ای سکس بھی فوج فراہم کر رہا ہے۔ اب تو سلامتی کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ رچرڈ تن تنہا ملک میں پھر رہا ہے۔ اس لئے اُس کا خاتمہ کر دیا جائے"۔
ڈی بریسی :۔ میں تو یہ نہیں کر سکتا۔ مَیں اُس کا قیدی رہ چکا ہوں۔ اُس نے رحم کھاکر مجھے معاف کر دیا۔ میں اُس کے سر کے ایک بال کو بھی نقصان نہیں پہنچاؤنگا
جان :۔ ارے نقصان پہنچانے کو کون کہتا ہے؟ شاید تو آگے چل کر یہ کہدیگا

کہ اُسے قتل کرنا چاہتے۔ اسے قید خانہ زیادہ مناسب ہوگا خواہ وہ انگلستان میں ہو یا آسٹریا میں۔ اور جب ہم اپنا کام شروع کر دینگے تو سب کچھ بن جائیگا کیونکہ اُس کی بُنیاد بھی تو رچرڈ کی قید ہی پر تھی۔ ہمارے چچا رابرٹ بھی تو کارڈف کے قلعہ میں قید رہے اور وہیں فوت ہوئے تھے"۔

والڈیمر۔ درست۔ لیکن آپ کے بزرگ شاہ ہنری اپنی جگہ پر آپ کی نسبت بڑے استقلال سے رہے تھے۔ سب سے بہتر قید خانہ تو ہے جسے گورکن بناتا ہے جو کچھ مجھے کہنا تھا وہ میں کہہ چکا"۔

ڈی بریسی" قید خانہ ہو یا قبر۔ مگر میں اس معاملہ سے ہاتھ اُٹھاتا ہوں"۔

جان" بدمعاش۔ ابے تو ہماری رائے سے مُنہ نہ پھیر"۔

ڈی بریسی"۔ میں نے رائے سے کبھی مُنہ نہیں پھیرا۔ اور نہ بدمعاش کا نام میرے نام کے ساتھ لگ سکتا ہے"۔

والڈیمر" خاموش ڈی بریسی! اور اے حضور آپ اس کی خطا معاف کریں۔ میں اُس کے شکوک رفع کرتا ہوں"۔

ڈی بریسی" یہ تو آپ کی شیریں بیانی کے اثر سے باہر ہے"۔

والڈیمر" اب قدم پیچھے نہ ہٹا۔ میں نے بارہا تجھ سے سُنا ہے تو رچرڈ کا مقابلہ کرنے پر آمادہ تھا۔ اور وہ بھی دست بدست"۔

ڈی بریسی۔ ہاں دست بدست۔ مگر وہ میدان جنگ میں۔ لیکن تو نے مجھ سے کبھی یہ تو نہ سُنا ہوگا کہ میں تن تنہا ایک جنگل میں اُس سے مقابلہ کر سکتا ہوں"۔

والڈیمر۔ اگر تجھے اس میں پس و پیش ہے تو تو سورما ہی نہیں۔ کیا لینسی لوٹ ڈی لان اور سر ٹرسٹرام نے جنگ میں نام پیدا کیا تھا؟ یا جنگل میں بہادر اور جسیم سورماؤں کا مقابلہ کر کے؟"

ڈی بریسی" درست۔ مگر میں وعدہ کرتا ہوں کہ ٹرسٹرام اور لینسی لوٹ دست بدست مقابلہ میں رچرڈ کے سامنے نہیں بازی لے جا سکتے"۔

جان۔ ڈی بریسی تو دیوانہ ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں فری کمپینین فرقہ کے لوگوں

کو روپیہ دیکر اُن سے کام لو۔ تُو ایسے وقت میں پس و پیش میں ہے جبکہ تیرے ساتھیوں کی۔ اور خود تیری اور تیرے مربی کی قسمتیں نقصان کے کنارے ہیں"

ڈی بریسی:۔ "میں صاف کہتا ہوں کہ اُس نے میری جان بخشی کی ہے۔ اُس نے مجھے تابعدار بنا کر نہیں رکھنا چاہا۔ بلکہ آزاد کر دیا۔ اور میں اُس کے خلاف ہاتھ اُٹھانا نہیں چاہتا"

جان۔ اس کی ضرورت ہی نہیں۔ صرف اپنے نائب ولکن براند اور بیس جوانوں کو بھیج دے"

ڈی بریسی:۔ "آپ کے پاس اور بہت سے لوگ ہیں۔ میرے آدمی اس کام کے لئے نہیں ہیں"

جان:۔ "کیا تو ضد کرتا ہے؟ اور کیا تو میری طرفداری کرنے کے اس قدر وعدے کرنے پر بھی مجھے چھوڑ جائیگا"؟

ڈی بریسی۔ "میرا یہ مطلب تو نہیں۔ میں ہر کام میں ایک سورما کی مانند آپ کا ساتھ دونگا۔ لیکن یہ رہزنی میرے عہد میں شامل اور داخل نہیں ہے"

جان:۔ "والڈیمر ادھر آو۔ میں بدنصیب شاہزادہ ہوں۔ میرے باپ کے خادم وفادار تھے۔ ذرا اشارہ پر اُنھوں نے ٹامس بکٹ کو قتل کر دیا۔ ٹریسی، مورواِل اور بریٹو سے وفادار اور دلیر لوگوں کے نام اور کام باقی رہ گئے اور اگرچہ ریجینالڈ فرنس نے بیٹا تو چھوڑا۔ لیکن وہ باپ کی وفاداری اور ہمت سے دور جا پڑا"

والڈیمر۔ وہ ان میں سے کسی سے بھی دُور نہیں جا پڑا۔ اگرچہ یہ ہنر نہیں ہے تاہم اس خطرناک کام کو میں اپنے ذمے لیتا ہوں۔ میں رچرڈ کے مقابلے میں اپنے ہتھیار کھونٹی پر نہیں ٹانگونگا۔ ڈی بریسی تو شبہ ہی میں رہ اور صرف شاہزادہ جان کی جسم و جان کی حفاظت کر۔ اگر تمہیں ایسی خبریں ملیں جنکی بابت مجھے بھروسہ ہے کہ تم اُن کو مجھ تک پہنچاؤ گے تب تو ہماری مہم سر ہو جائیگی" اور غلام سے "ارے میرے مسکن پر جا اور فلاں لوگوں کو جلد یہاں بھیج۔ اللہ حافظ شاہزادے"

شاہزادہ جان ۔"دیکھو وہ میرے بھائی کو قید کرنے کے لئے جاتا ہے۔ مجھے بھروسہ ہے کہ وہ ہمارے حکم کی تعمیل کریگا اور ہمارے بھائی کی جان و جسم کی حفاظت اور عزت کریگا"۔

ڈی بریسی جواب میں صرف مسکرا دیا۔

جان ۔ ڈی بریسی گو تم نے نہیں سُنا۔ مگر میں نے اُسے حکم دیدیا ہے۔ وہ رچرڈ کو عزت اور سلامتی سے گرفتار کریگا۔ اگر ایسا نہ کرے تو اُس پر افسوس!"

ڈی بریسی ۔"بہتر ہے کہ میں اُس کے مسکن پر جاؤں اور آپ کے حکم سے پھر اُسے مطلع کروں۔ چونکہ یہ حکم میں نے نہیں سُنا اس لئے ممکن ہے کہ اُسکے کانوں تک بھی نہ پہنچا ہو"۔

جان ۔"نہیں۔ نہیں۔ اُس نے میرا حکم سُن لیا۔ تیرے لئے اور کام ہے۔ اِدھر آ"۔

جان اور ڈی بریسی کمرے میں ٹہلنے لگے۔ اس وقت جان نے کہا کہ "ڈی بریسی اس والڈیمر فرزس کی بابت تیرا کیا خیال ہے۔ وہ ہمارا مشیر خاص ہے۔ یقیناً ہمیں ایسا بڑا منصب کسی کو دینے سے پیشتر جو ہمارے خاندان کی ذرا بھی عزت نہیں کرتا۔ اور رچرڈ کے خلاف آمادہ ہو جاتا ہے ذرا تامل کرنا چاہیئے۔ تو نے اس کام سے انکار کرکے ہماری قدر سے بے عزتی کی ہے۔ لیکن میں تیری نیک دلی اور ثابت قدمی کے باعث تیری قدر کرتا ہوں۔ جا تو فلاں کام کر"۔

ڈی بریسی (بڑبڑا کر) "جھوٹے ظالم۔ جو تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ بدنصیب ہیں۔ جو کوئی تیرے ضمیر پر چلتا ہے وہ آسانی سے تیرا مشیر خاص ہو سکتا ہے۔ لیکن ہائی مارشل کی خدمت جو تو نے مجھے سپرد کی ہے یہ واقعی حاصل کرنے کے قابل ہے"۔ یہ کہہ کر ڈی بریسی چل دیا۔

جان (ایک خادم سے) "جا ہیُو بارڈن سے کہہ دے کہ وہ والڈیمر سے گفتگو کرنے کے بعد ہی میرے پاس آئے"۔ خادم گیا اور بارڈن کو ساتھ لے آیا۔

جان۔ "بارڈن۔ تجھ سے والڈیر نے کیا کہا"؟
بارڈن۔ "اُس نے دو مستقل مزاج بہادر سپاہی اور گھوڑے وغیرہ طلب کئے تھے"۔
جان۔ "کیا یہ تو نے اُسے دیدئے"؟
بارڈن۔ "جی ہاں۔ یہ دونوں بڑے ہی خونخوار ہیں اور ان جنگلوں کے گوشے گوشے سے واقف"۔
جان ۔ خوب ہوا۔ کیا والڈیر اُن کو لیکر چلا گیا"؟
بارڈن۔ "فی الفور چلا گیا"۔
جان۔ "اُس کے ہمراہ کون کون سا نوکر تھا"؟
بارڈن۔ "تھورسی۔ وتھیرل۔ اسٹیفن اسٹبل ہرٹ۔ اور تین اور نوکر"۔
جان۔ خوب ہوا۔ تو ڈی بریسی کی خوب نگرانی کر۔ مگر یہ اُسے معلوم نہ ہونے پائے۔ اور وقتاً فوقتاً اُس کی حرکات وسکنات کی اطلاع دیتا رہ۔ دیکھ اس میں کوتاہی نہ کرنا۔ ورنہ تجھ سے جواب لیا جائیگا"۔

بارڈن نے سرتسلیم خم کیا اور چلا گیا۔

جان۔ (دل ہی دل میں) "اگر ڈی بریسی میرے ساتھ دغا کر بیٹھا جیسا کہ اُس کے انداز سے مجھے خوف ہے تو چاہے رچرڈ یارک میں آ پہنچے۔ مگر میں ڈی بریسی کا سرقلم کرا لونگا"۔

اسحاق گرانڈ ماسٹر کی خدمت میں

اب ہم اسحاق یہودی کی طرف جاتے ہیں۔ یہ شخص ایک خچر پر سوار ہو کر مع محافظوں کے چل دیا۔ جنگل سے ٹیمپل اسٹو ایک دن کا راستہ تھا۔ یہودی نے دونوں محافظوں کو انعام دیکر رخصت کر دیا اور خود خچر کو بڑھاتا ہوا چلا گیا۔ مگر مقام مقصود سے چار میل کے فاصلے پر پہنچکر تکان کے باعث اُس کی کمر اور جسم میں سخت درد ہونے لگا۔ اس لئے وہ ایک ینیٹھ کے مقام پر جو ایک قصبہ میں لگانی کرتی ایک یہودی امام ناغفن کے ہاں مقیم ہوا۔ ناغفن نے اُس کی

بڑی خاطر کی اور دوا وغیرہ کھلائی۔ صبح ہوئی۔ اسحاق نے ٹیمپل اسٹو جانا چاہا۔ ناتھن نے کہا کہ ابھی نہ جاؤ۔ ورنہ تمہاری زندگی کے لئے خطرہ ہے۔ اسحاق نے جواب دیا کہ چاہے کچھ ہی کہو۔ مگر میں تو جاؤنگا۔

ناتھن (اسحاق کی نبض دیکھ کر)۔ ٹیمپل اسٹو جاؤ گے ہی۔ بخار تو اتر گیا۔ مگر تمہارا دل بڑا پریشان ہے"۔

اسحاق "کیوں نہ جاؤں۔ یہ وہ مقام ہے جو یہودیوں کے ارادوں میں سدِّ راہ ہوتا ہے۔ تاہم کاروبار کی خاطر ہمیں نصرانیوں کے پاس جانا پڑتا ہے"۔

ناتھن "یہ تو میں جانتا ہوں۔ لیکن کیا تجھے معلوم ہے کہ ٹیمپلر فرقہ کا سردار یعنی گرانڈ ماسٹر آجکل اس جگہ موجود ہے"؟

اسحاق "یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ آخری چٹھی میں جو فرانس سے آئی تھی معلوم ہوا کہ وہ تو فلپ کی امداد سلطان صلاح الدین کے مقابلے میں کر رہا ہے"۔

ناتھن۔ "مگر اب تو وہ یکایک انگلستان آگیا۔ وہ لوگوں کو سدھارنے یا سزا دینے آیا ہے۔ وہ اُن پر غضبناک ہے جو عہد سے پھر گئے"۔

اسحاق "مشہور ہے کہ وہ نصرانیوں کے قوانین کو پامال کرتا ہے۔ اور ہماری قوم کے لوگ اُسے مسلمانوں اور یہودیوں کا غارت کرنے والا کہتے ہیں"۔

ناتھن "یہ سچ ہے۔ ٹیمپلر فرقہ کے لوگ اپنی مسرت یا روپیہ کی خاطر رحم کر جاتے ہیں۔ مگر یہ شخص اَور ہی قسم کا ہے۔ وہ نہ عیش و عشرت کا خواہاں ہے۔ نہ دولت کا بلکہ صرف شہادت کا۔ وہ علم الادویہ کا بھی مخالف ہے۔ خدا اُسے سمجھے"۔

اسحاق "چاہے وہ کتنا ہی غضبناک ہے۔ لیکن مجھے ٹیمپل اسٹو ضرور جانا ہے"۔ یہ کہہ کر اسحاق نے اپنے وہاں جانے کی ضرورت اُس پر ظاہر کر دی۔ اُسے بڑا ہی قلق ہوا۔ اور اُس نے بڑی ہی ہمدردی کی"۔

اسحاق۔ "دیکھ تو میرے ساتھ کیا پیش آیا۔ بس ٹھیر نہیں سکتا۔ شاید گرانڈ ماسٹر کی موجودگی ہی سے گلبرٹ میری بیٹی کو واپس کر دے"۔

ناتھن "اچھا تو جا۔ مگر عقل سے کام لینا۔ تیری مراد بر آئے۔ لیکن پہلے تو خود

گلبرٹ سے باتیں کرنا - کیونکہ خانقاہ میں یہ نصرانی ایک دوسرے کی بات نہیں مانتے - لیکن تو میرے پاس واپسی میں ضرور آنا - تاکہ مجھے معلوم ہوجائے کہ تجھے کیا پیش آیا - اور مجھے اُمید ہے کہ تو ربقہ کو ضرور ہمراہ لے آئیگا ؟

اسحاق "اپنے ہم قوم سے رخصت ہوا - اور کوئی ایک گھنٹے میں ٹیمپل اسٹو میں پہنچ گیا - اسحاق نے دیکھا کہ قلعہ کے چاروں طرف اور دروازہ پر پہرہ ہے نقیب کھڑے ہوتے ہیں - ٹیمپلر کاروبار میں مصروف ہیں - ہرطرف سنجیدگی ظاہر ہو رہی ہے - اسحاق دروازہ پر جاکر ٹھیر گیا - اور سوچنے لگا کہ کس طریقہ میں اندر جاسکیگا کیونکہ یہودی مذہب اور قوم اس فرقہ کے لوگوں کے نزدیک بڑے محقور رہتے - اور ذراسی بات میں قتل کر دئے جاتے تھے - اسی عرصہ میں گرانڈ ماسٹر باغ میں مع چند لوگوں کے آیا اور اپنے فرقہ کے ایک شخص سے جو فلسطین سے آیا تھا باتیں کرنے لگا +

گرانڈ ماسٹر شکل اور وضع قطع سے عمر میں بوڑھا - مگر خونخوار سخت جنگجو اور ریاضت پسند - پرہیزگار - اور روحانی معاملات میں مغرور معلوم ہوتا تھا - تاہم اُس کی زبردست طاقت و اختیار اور بادشاہوں کے ساتھ میل جول کے باعث اُس میں شرافت بھی موجود تھی - وہ دراز قامت اور راست قد تھا - وہ اپنے فرقہ کی خاص پوشاک پہنے ہوئے تھا - ایک ہاتھ میں اُس کا نصرانی عصا تھا - اُسکے ساتھی کا لباس بھی اُسی کا سا تھا +

گرانڈ ماسٹر "کونریڈ - تو میرا سچا رفیق ہے - میں صرف تجھ ہی سے دل کا راز کہہ سکتا ہوں - جب سے مجھے یہ رُتبہ ملا ہے میری یہ خواہش رہی ہے کہ انصاف کروں - انگلستان میں میرے فرقہ کا ایک ایک شخص عیش پرست ہے +

رفیق - بالکل سچ ہے - انگلستان میں تو ہمارے فرقہ کی بے عنوانیاں فرانس کے لوگوں سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں" +

گرانڈ ماسٹر "اس لئے کہ یہ زیادہ دولتمند ہیں - تو جانتا ہے کہ میں اپنے فرقہ کے اصول پر پُورے طور پر عامل رہا - سوائے تیرے اور چند اَور بھائیوں کے باقی لوگ میرے فرقہ کے خراب ہیں - جن کو میں دل میں جگہ نہیں دے سکتا -

ہمارے اصول کے مطابق ہم نہ نمائشی چیزیں استعمال کر سکتے ہیں۔ نہ پرندو چرند کا شکار کر سکتے ہیں۔ لیکن اب تو یہ باتیں ہمارے لوگوں میں عام ہو گئی ہیں علاوہ ازیں وہ بہت سی اور اور خرابیوں میں مبتلا ہیں۔ مرغن غذائیں کھاتے ہیں۔ شرابیں پیتے ہیں۔ حالانکہ یہ چیزیں ممنوع ہیں۔ ہمیں اپنے فرقہ میں عورتوں کا شامل کرنا بھی ممنوع ہے۔ مگر اب تو ہمارے لوگ نہ صرف اپنی قوم کی عورتوں سے مرتکب گناہ ہوتے ہیں بلکہ لعنتی یہودیوں کی عورتوں سے بھی۔ مگر بھائی میں ان خرابیوں کا قلع قمع کر کے دم لونگا"۔

رفیق :۔ "مگر آپ جو کچھ کریں وہ اصلاحی پیرایہ میں اور احتیاط و عقلمندی سے"۔

گرانڈ ماسٹر :۔ "نہیں۔ بلکہ سختی سے اور یکایک۔ کیونکہ ہمارے فرقہ کی طاقت صرف زہد و تقوے اور تقدس میں ہے۔ نہ کہ دولت اور عیش پرستی۔ اگر ہم ان خرابیوں کو دور نہ کریں تو ہمارا فرقہ تباہ ہو جائیگا"۔

رفیق :۔ "خدا ایسی مصیبت دور کرے"۔

گرانڈ ماسٹر :۔ "آمین! خدا ہماری مدد کرے۔ مگر نہ تو خدا کی طاقت اور نہ دنیا کی طاقت ہماری نسلوں کی شرارت کو قائم رکھیگی۔ ہمیں اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹانا چاہئے۔ بلکہ اپنے کو صلیب کا حامی ظاہر کرنے کے لئے جان تک قربان کر دینا چاہئے۔ اور دنیا کو دکھا دینا چاہئے کہ جو عیش و عشرت اور لوگوں کے لئے جائز ہے وہ ہمارے لئے بالکل ناروا ہے"۔ اتنے ہی میں ایک ٹیمپلر آیا اور آداب بجالا کر خاموش کھڑا ہو گیا تاکہ حکم ملنے پر عرض مدعا کرے۔ گرانڈ ماسٹر نے کہا کہ کہئے کیسے آئے؟ اس نے جواب دیا کہ ایک یہودی گلبرٹ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر نے کہا کہ تو نے ہمیں خبر دی یہ اچھا کیا۔ پھر اس نے رفیق سے کہا کہ اس گلبرٹ کا تو کچھ حال بتاؤ۔

رفیق ۔ "کہتے ہیں کہ وہ بہادر اور دلیر ہے"۔

گرانڈ ماسٹر :۔ "یہ ٹھیک ہے۔ مگر وہ تو ہمارے فرقہ میں صدق دل سے شامل نہیں ہوا تھا۔ بلکہ کسی وجہ سے مایوس ہو کر اور تارک الدنیا ہو کر۔ مگر جب سے

وہ داخل ہوا تب ہی سے وہ میرے خلاف لوگوں کو بھڑکاتا رہا ہے۔" اور ٹیمپلر سے "جاؤ۔ اُس یہودی کو میرے سامنے حاضر کرو"۔

ٹیمپلر چلا گیا اور فی الفور یہودی کو لے آیا۔ یہودی بہت ڈرتا ڈرتا گیا۔ مگر جب وہ تین قدم کے فاصلے پر رہ گیا تو گرانڈ ماسٹر نے اُسے عصا سے اشارہ کیا کہ کھڑا ہو جائے۔ یہودی تعمیل ارشاد میں سربسجود ہوا۔ اور زمین نیاز چوم کر کھڑا ہو گیا۔ سینہ پر ہاتھ باندھ لئے اور گردن جھکالی۔

گرانڈ ماسٹر۔ "ٹیمپلر ڈومین تم جاؤ۔ اور ایک گارڈ ہمارے حکم کے لئے موجود رکھو۔ اور جب تک کہ ہم یہاں سے نہ چلے جائیں تب تک کوئی بھی یہاں نہ آنے پائے"۔ ڈومین آداب کر کے چلتا بنا۔ اور گرانڈ ماسٹر یہودی سے مخاطب ہوا۔

گرانڈ ماسٹر۔ "ارے یہودی۔ جو کچھ میں دریافت کرونگا۔ وہ ٹھیک ٹھیک اور اختصار کے ساتھ بیان کر۔ ورنہ تیری زبان حلق سے نکلوا دونگا"۔ اور یہودی جو کچھ کہنے ہی کو تھا اُسے روک کر "خاموش! بتا گلبرٹ کے ساتھ تیرا کیا کام ہے؟"

یہودی اس خیال سے ہچکچایا کہ کہیں سچی بات ٹیمپلر فرقہ کی بدنامی سے منسوب نہ کی جائے۔ تاہم اُس کے بیان کئے بغیر مدعا بھی حل نہیں ہونا تھا۔ گرانڈ ماسٹر نے اُس کے خیالات کو تاڑ کر اُس کی تسکین کی۔

گرانڈ ماسٹر۔ "کچھ خوف نہ کر۔ اور بتا کہ گلبرٹ کے ساتھ تجھے کیا کام ہے؟"

یہودی۔ "میں اُس کے لئے ایک خط لایا ہوں۔ یہ مہنت امیر صاحب نے دیا ہے"۔

گرانڈ ماسٹر (رفیق سے)۔ "کونریڈ دیکھو میں نے یہ کہا تھا کہ آج کل ہوا بگڑی ہوئی ہے۔ سسٹر شین فرقہ کا ایک مہنت ایک ٹیمپلر کو خط بھیجے اور وہ بھی یہودی کی معرفت" اور یہودی سے "لا۔ یہ خط مجھے دے"۔

اسحاق نے خط ٹوپی کے اندر سے نکالا اور کونریڈ کے حوالے کر دیا۔ اور اُسے دیکھا بھالا۔ پھر اُسے کھولنا چاہا۔ اُس وقت کونریڈ نے دریافت کیا کہ کیا آپ اسے کھول ڈالینگے؟ کیا نہ کھولوں؟ ارے ایک مہنت تو اپنے باپ کا خط بھی بیالیسویں قانون کے مطابق بغیر اجازت گرانڈ ماسٹر کے نہیں قبول کر سکتا۔ اور

اُسے بھی وہ گرانڈ ماسٹر کی موجودگی میں پڑھیگا ٭
گرانڈ ماسٹر نے خط کھولا۔ اُسے خوف اور تعجب سے پڑھا۔ اور کونریڈ کے حوالے کردیا۔ اُس نے بھی پڑھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ تم اُس یہودن کو جس نے تمہیں موہ لیا ہے اُس کے باپ کو تاوان لیکر واپس دیدو۔ ورنہ تمہارے لئے خطرہ ہے۔ کیونکہ میں نے سُنا ہے کہ گرانڈ ماسٹر نارمنڈی سے آپ لوگوں کو درست کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اس قدر تاوان لے لو جس کے ذریعے تم زیادہ محفوظ شرائط پر ۵۰ حسین عورتیں حاصل کرسکتے ہو۔ میں ہوں آپ کا ہم نوالہ ہم پیالہ۔ میں آجکل ایک رہزن کی قید میں ہوں جس نے تمہاری زنجیر اور بیٹی بھی مجھ سے چھین لی ہے ٭

گرانڈ ماسٹر ” کونریڈ۔ اب تمہاری کیا رائے ہے۔ ایسے دینی پیشواؤں کو تو رہزنوں کی قید ہی میں رہنا چاہیئے۔ کچھ تعجب نہیں کہ خدا کا ہاتھ ہم پر آپڑا ہے۔ اس لئے ہم ارضِ مقدس میں کافروں اور مسلمانوں کے مقابلہ میں شکست پر شکست کھاتے رہے“۔ اور یہودی سے ” تو تیری بیٹی ربقہ ٹیمپلر گلبرٹ کی قید میں ہے“؟

اسحاق ” جی ہاں۔ جو تاوان ہو لیکر اُسے میرے حوالہ کیا جائے“ ٭

گرانڈ ماسٹر ” تیری بیٹی طبیب بھی ہے“؟

اسحاق ” جی ہاں۔ اس کی شہادت تو بہت سے جنگجو۔ سورما۔ تیرانداز وغیرہ بھی دے سکتے ہیں“ ٭

گرانڈ ماسٹر ” تیری بیٹی باتوں سے۔ جادو۔ گنڈے۔ تعویذ سے علاج کرتی ہے“؟

اسحاق ” نہیں۔ دوا سے۔ یا مرہم سے“ ٭

گرانڈ ماسٹر ” یہ بات اُس نے کہاں سے سیکھی“؟

اسحاق ” ہمارے فرقہ کی ایک راہبہ مریم ہے“ ٭

گرانڈ ماسٹر ” دروغ گو۔ یوں کیوں نہیں کہتا کہ جادوگرنی مریم سے جس کے جادو کے عمل نے سارے مسیحی ملکوں میں مشہور ہیں۔ اُسے زندہ جلا کر اُس کی راکھ چاروں طرف بکھیری گئی تھی۔ اب میں اُس کی شاگرد کا بھی یہی حال کرونگا۔

ڈوبین اس یہودی کو نکال دو۔ اس کی بیٹی کے ساتھ ہم عیسائی قانون اور اپنے اختیار کے مطابق سلوک کرینگے"۔

اسحاق خوشامد اور التجا کرتا ہی رہا۔ مگر اُسے نکال دیا گیا۔ وہ ناتھن کے گھر پہنچا۔ جس سے اُس نے کہا کہ اب تک تو صرف ربقہ کی آبرو کا خطرہ تھا۔ مگر اب تو اُس کی جان کا بھی خطرہ ہے۔

اسحاق کے جانے کے بعد گرانڈ ماسٹر نے ٹیمپل اسٹو کے پریسپٹیر یعنی گرد کو اپنے پاس طلب کیا۔

ربقہ عدالت میں

البرٹ میلوئسن جو اپنے فرقہ کا ٹیمپل اسٹوک خانقاہ میں گرو تھا۔ وہ فلپ میلوئسن کا بھائی جس کا ذکر اس قصہ میں کئی جگہ آچکا ہے۔ یہ دونوں سورما گلبرٹ سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے۔ ٹیمپلر فرقہ کے بے اصولے لوگوں میں البرٹ سب سے زیادہ مشہور تھا۔ مگر وہ اس قدر مکار تھا کہ مکاری کے پردہ سے اپنے عیوب کو ڈھانپ لیتا تھا۔ اگر گرانڈ ماسٹر صاحب یکایک نہ آجاتے تو وہ ٹیمپل اسٹو سے ہر ایسی بات کو رفع کر دیتا جو اُس کے فرقہ کے اصول کے خلاف تھی۔ مگر گرانڈ ماسٹر کی چشم نمائی کے بعد اُس نے ساری باتوں کی اصلاح اس طریقہ میں کرلی کہ گرانڈ ماسٹر اُسے بڑا صاحب اخلاق سمجھنے لگے۔ لیکن یہ خبر سُنتے ہی کہ اُس کی خانقاہ میں ایک یہودن مقیم ہے گرانڈ ماسٹر کا خیال بالکل بدل گیا۔ پس جوں ہی کہ البرٹ اُس کے آگے آیا تو اُس نے کرخت لہجہ میں دریافت کیا کہ "اے پریسپٹیر تیری سازش سے اس خانقاہ کے اندر ایک یہودن لائی گئی ہے اور یہ بات ہمارے فرقہ کے اصول کے خلاف ہے"۔ یہ سُنتے ہی البرٹ گھبرا گیا۔ کیونکہ ربقہ خانقاہ کے اندر موجود تھی۔ حالانکہ پوشیدہ۔ اُس نے گرانڈ ماسٹر کی نگاہوں سے اپنی اور گلبرٹ کی تباہی کا اشارہ معلوم کرلیا۔

گرانڈ ماسٹر نے "خاموش کیوں ہو"؟

البرٹ۔ کیا مجھے عرض کرنے کی اجازت ہے"؟

گرانڈ ماسٹر" ہاں اجازت ہے۔ بتاؤ تو تم ہمارے اصول سے واقف ہو"؟

البرٹ" جی میں ایک بڑے اصول سے ناواقف ہونے کے باعث تو اس فرقہ کے ایک اعلیٰ منصب پر نہیں پہنچ سکا۔

گرانڈ ماسٹر۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تو نے اپنے ایک بھائی کو اس خانقاہ میں ایک یہودن جادوگرنی کے لانے کی اجازت دیدی"؟

البرٹ" ایک یہودن جادوگرنی۔ خدا کی پناہ"!

گرانڈ ماسٹر" ہاں یہودن جادوگرنی۔ کیا تو انکار کرسکتا ہے کہ ربقہ جو یارک کے یہودی اسحاق کی بیٹی اور مریم جادوگرنی کی شاگرد ہے تیری خانقاہ کے اندر موجود ہے"؟

البرٹ" بندہ نواز آپ کی دانش نے بیری آنکھوں پر سے تاریکی کا پردہ ہٹا دیا۔ مجھے خود بڑی حیرت تھی کہ گلبرٹ اس عورت پر مفتوں معلوم ہوتا تھا جسے میں نے خانقاہ کے اندر اس لئے رکھ لیا کہ دونوں کے درمیان ایک روک ہوجاے اور گلبرٹ ہمارے فرقہ کے قابل نہ رہنے سے بچ جاے"۔

گرانڈ ماسٹر۔ کیا اب تک دونوں کے درمیان کوئی بات ہمارے فرقہ کے اصول کے خلاف تو نہیں ہوئی؟"

البرٹ۔ کیا اس خانقاہ کے اندر! خدا اس سے باز رکھے۔ اگر میں نے یہ گناہ کیا کہ اس یہودن کو اس لئے خانقاہ میں رکھ لیا کہ گلبرٹ کو جو اُس پر مفتون تھا غلطی سے بچالوں تو میں نے دانشمندی کی۔ اس کے لئے میں قابل ملامت نہیں ہوں لیکن چونکہ آپ اُسے جادوگرنی بتاتے ہیں اس لئے گلبرٹ کو شاید اُس کی حماقت کا خمیازہ اُٹھانا پڑے"۔

گرانڈ ماسٹر" کو نزیڈ دیکھو تو اس شیطان کی ترکیبوں اور عمزوں کے تابع ہونے کا یہ خطرہ ہے۔ اس شیطان کی بچی نے تو جادو اور ٹونے سے کام لیا ہوگا۔ خیر گلبرٹ اس قابل معلوم نہیں دیتا کہ اُسے زیادہ سخت سزا دی جاے۔ ہم اُسے وعظ و نصیحت اور دُعا وغیرہ کے ذریعے سے سُدھار سکتے ہیں"۔

کونریڈ۔ "ایسے وقت میں جبکہ عیسائی دُنیا کو سورماؤں کی ضرورت ہے گلبرٹ کو اُسکے درجہ سے گرانا مناسب نہ ہوگا۔ اُس نے اپنے ہاتھوں سے تین سو مسلمانوں کو ہلاک کیا تھا"۔

گرانڈ ماسٹر۔ "ان ملعون کتوں کا خون اُن مقدسوں کے لئے عمدہ نذرانہ ہوگا جن کی وہ بے عزتی کرتے ہیں۔ یہی خون اُس جادو کو رد کریگا جو ہمارے گلبرٹ پر اثر کر گیا ہے۔ رہی یہ یہودن جادوگرنی سو اُسے قتل کیا جائیگا"۔

البرٹ۔ "لیکن انگلستان کے قوانین ــــــ" سورما اصل بات بیان کرتے کرتے رک گیا۔ اگرچہ وہ گرانڈ ماسٹر کو خوش کرکے اپنے اور گلبرٹ کے اُوپر سے اُس کا غصہ رفع کر چکا تھا۔ لیکن دوسرا پہلو اختیار کرنے پر بھی اُسے خیال تھا کہ وہ حد سے تجاوز کر گیا۔

گرانڈ ماسٹر۔ "انگلستان کا قانون اجازت دیتا ہے کہ ہر جج اپنی حدود کے اندر انصاف کرے۔ چھوٹا سا نواب بھی اگر کسی جادوگرنی کو اپنی حدود میں پائے تو اُسے ہلاک کردے۔ اور کیا ایک گرانڈ ماسٹر اس اختیار کو اپنے ہی فرقہ کی خانقاہ کے اندر کام میں لانے سے مجبور سمجھا جائیگا۔ قلعہ کے کمرے کو عدالت کے لئے تیار کرو"۔

البرٹ نے آداب بجایا اور چل دیا۔ اور گلبرٹ کو مطلع کرنے کے لئے گیا۔

جیسے اُس نے یہودن کے ایک انکار پر غضب آلودہ پایا۔ اُس نے البرٹ سے کہا کہ "دیکھو میں نے اس یہودن کی خاطر جان کو خطرے اور موت کے حوالے کردیا۔ اُسے بچایا۔ اب وہ نہ احسان مانتی ہے بلکہ یہ کہتی ہے کہ وہ میری اُمید کے خلاف رہیگی۔ شیطان نے اس قوم کو بڑا ہی ضدی بنایا ہے"۔

البرٹ۔ "شیطان! اُس نے تو میرے خیال سے تم دونوں پر قابو پایا ہے میں نے تم سے بارہا کہا کہ سیکڑوں عیسائی عورتیں مل سکتی ہیں جو تم جیسے سورما کی خواہش کو رد نہ کرینگی۔ لیکن تم نے نہ مانا اور ایک یہودن کے گلے کا ہار ہوگئے۔ بخدا گرانڈ ماسٹر کا خیال درست ہے کہ یہودن نے تم پر جادو کردیا ہے"۔

گلبرٹ۔ "گرانڈ ماسٹر کا خیال۔ کیا تم نے مجھے یہی پیشبندی سکھائی تھی؟ کیا تو نے

اُس سے کہہ دیا کہ خانقاہ میں ایک یہودن ہے"؟

البرٹ ۔" کہہ نہ دیتا تو اور کیا کرتا؟ میں نے راز چھپانا چاہا۔ مگر فاش ہوگیا۔ نہ معلوم کس طرح۔ لیکن میں نے معاملہ درست کرلیا۔ تجھے بچا لیا۔ اگر تو ربقہ سے دست بردار ہوجائے تو تیرے لئے کوئی خطرہ نہیں۔ میں نے ثابت کردیا کہ ربقہ نے تجھ پر جادو کردیا ہے۔ اس لئے تم پر لوگ ترس کھا رہے ہیں۔ رہی ربقہ سو وہ جادوگرنی کی حیثیت سے سزا پائیگی"۔

گلبرٹ ۔" اُسے سزا نہیں ملنا چاہیئے"۔

البرٹ ۔ بخدا اُسے ضرور سزا ملیگی اور ملنی چاہیئے۔ نہ تو اور نہ کوئی اور اُسے بچا سکتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر نے فیصلہ کردیا کہ یہودن کا خون ہی ہمارے فرقہ کے لوگوں کی عیاشیوں کا کفارہ ہوگا۔ تو جانتا ہے کہ وہ طاقت و اختیار رکھتا ہے اور اس عورت کو قتل کرائے بغیر نہ رہیگا"۔

گلبرٹ ۔" کیا آیندہ نسلیں یقین کرینگی کہ کبھی ایسا تعصب بھی تھا"؟

البرٹ ۔" میں تو نہیں جانتا۔ مگر ہمارے آجکل کے پادریوں میں سے ۹۹ فیصدی یہی رائے دینگے کہ گرانڈ ماسٹر کا فتوےٰ درست ہے"۔

گلبرٹ ۔" درست۔ اب تو یہ فکر کر کہ اُسے یہاں سے نکال دے۔ میں اُسے زیادہ محفوظ اور زیادہ پوشیدہ جگہ لے پہنچونگا"۔

البرٹ ۔" یہ تو میں نہ کرسکتا ہوں اور نہ کرنا چاہتا ہوں۔ ساری خانقاہ گرانڈ ماسٹر کے خادموں سے بھری ہوئی ہے۔ میں تیری خاطر پہلے ہی زیادہ خطرہ اُٹھا چکا ہوں۔ اب میں معزولی کی بے عزتی نہیں برداشت کرسکتا۔ تو بھی اس چڑیا کو چھوڑ دے اور کوئی دوسرا شکار تاک لے۔ گلبرٹ تیری آیندہ بہبودی اور ترقی درجات اس فرقہ کی شمولیت پر منحصر ہیں"۔

گلبرٹ ۔" البرٹ تو بڑا ہی سنگدل ہے۔ تیرا خون سفید ہوگیا ہے ۔۔۔"

البرٹ ۔" ہاں میں سنگدل اور سرد مہر دوست ہوں۔ اس لئے تجھے صلاح دینے کے زیادہ قابل ہوں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ تو ربقہ کو نہیں بچا سکتا۔ تو صرف اُسکے

ساتھ ہلاک ہوسکتا ہے۔ جا گرانڈ ماسٹر کے پاس جا۔ اور اُسکے قدموں پر گر کر کہہ کہ ـــــ" ؛

گلبرٹ :۔ اُس کے قدموں پر تو نہیں گرونگا۔ بلکہ اُس کی داڑھی سے کہونگا کہ ـــ" ؛

البرٹ :۔ چاہے کچھ ہی کہہ۔ تو جس قدر زیادہ اصرار کریگا اُسی قدر زیادہ جلد یہودن کا خاتمہ کیا جائیگا۔ تو اپنے بھائیوں سے مدد کی توقع نہ کر" ؛

گلبرٹ (لمحہ بھر کے غور کے بعد) " تو سچ کہتا ہے۔ میں اپنے کو خطرے میں ڈالونگا بلکہ ربقہ سے دست بردار ہوتا ہوں" ؛

البرٹ :" عورتیں تو ہماری دل لگی اور کھلونا ہیں۔ اپنے درجے پر ہزار یہودن کو قربان کردے۔ اب میں عدالت کا انتظام کرنے کے لئے جاتا ہوں" ؛

گلبرٹ :" کیا؟ اس قدر جلد" ؟

البرٹ :" ہاں۔ جب جج پہلے ہی سے فیصلہ کر چکا تو مقدمہ بھی جلد ہو جانا چاہئے" ؛

گلبرٹ (تنہائی میں) :" ربقہ تو مجھے بہت نقصان پہنچا سکتی ہے۔ میں اس مکار گرو کی سفارش کے مطابق تجھے کیوں نہ چھوڑ دوں؟ ایک بار تیرے بچانے کے لئے ضرور کوشش کرونگا۔ لیکن ناشکر گزاری سے دور رہ۔ اگر اب بھی تو نے مجھے دھتا بتائی تو محبت کی برابر ہی میرا انتقام بھی ہو جائیگا۔ جہاں نفرت ہی انعام ہے وہاں گلبرٹ کی عزت و زندگی کے لئے خطرہ نہیں ہونا چاہئے" ؛

البرٹ عدالت آراستہ کرنے کے لئے حکم دینے بھی نہ پایا تھا کہ کونریڈ نے آ کر کہا کہ یہودن کو جادوگرنی کی حیثیت سے سزا دینے کے لئے عدالت جلد ہونی چاہئے"

البرٹ :" یہ تو محض خیال ہے۔ بہت سے یہودی طبابت کرتے ہیں اور حیرت انگیز علاج کرتے ہیں مگر ہم اُن کو جادوگر نہیں کہتے" ؛

کونریڈ۔ مگر گرانڈ ماسٹر کا خیال تو اَور ہی ہے۔ میں تیرا ہم خیال ہوں۔ مگر گلبرٹ کی عزت قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ یہودن ہلاک کی جائے۔ تو جانتا ہے کہ گلبرٹ مشہور بہادر اور جنگجو سورما ہے۔ لوگ اُسے معزز جانتے ہیں لیکن گرانڈ ماسٹر کے ارادے کے آگے سب باتیں ناکارہ ہیں" ؛

البرٹ ۔" میں گلبرٹ کو ابھی بھی سمجھا رہا تھا کہ یہودن سے دست بردار ہو جائے۔ لیکن گیا اب بھی ایسے وجوہات ہیں کہ یہودن پر جادوگرنی ہونے کا مقدمہ چلایا جائے؟ کیا گرانڈ ماسٹر اُس وقت بھی ارادہ نہ بدلیگا جب کہ اُسے یہ معلوم ہو جائیگا کہ ثبوت بہت ہی کمزور ہے ؛

کونریڈ ۔" تو ثبوت کو مضبوط بناؤ ۔ سمجھ گئے "؛

البرٹ ۔" میں سب کچھ کر رہا ہوں ۔ مگر مضبوط ثبوت بہم پہنچانے کے لئے وقت بہت ہی کم ہے "؛

کونریڈ ۔" مل سکتے ہیں "؛

البرٹ ۔" گلبرٹ کے ساتھیوں میں دو شخص ہیں ۔ اُن کو میں جانتا ہوں کیونکہ وہ میرے بھائی کے نوکر تھے ۔ جس نے اُن کو ڈی بف کے حوالے کر دیا تھا ۔ شاید وہ اس یہودن کی جادوگری سے واقف ہوں "؛

کونریڈ ۔" جا اُنہیں تلاش کر کے لا ۔ اگر روپیہ دو روپیہ لیکر وہ کام دے سکیں تو بھی تامل نہ کرنا "؛

البرٹ ۔" اگر اُنہیں ایک ایک اشرفی نذر کی جاوے تو وہ خود اپنی ماں کو جادوگرنی کہہ دیں "؛

کونریڈ ۔ تو جلد جا ۔ دوپہر کو عدالت شروع ہوگی ۔ کیونکہ گرانڈ ماسٹر اس بات پر تُلا ہوا ہے "؛

دوپہر کا گھنٹہ بجتے ہی ربقہ نے کمرے کے باہر قدموں کی آواز سُنی ۔ دروازہ کھولا گیا ۔ اور کونریڈ اور البرٹ مع چار سپاہیوں کے اندر داخل ہوئے ؛

البرٹ ۔" اے ملعون عورت ۔ اُٹھ اور ہمارے ساتھ چل "؛

ربقہ ۔" کہاں اور کس لئے "؟

کونریڈ ۔" اب سوال کرنے کا وقت نہیں ہے ۔ بلکہ حُکم ماننے کا ۔ تجھے ہمارے گرانڈ ماسٹر کی عدالت میں پیش کیا جائیگا ۔ جہاں تو اپنے جرائم کا جواب دے لینا "؛

ربقہ ۔" ابراہیم کے خدا کی ستائش ہو ۔ جج کا نام ہی خواہ وہ دشمن ہے مجھے

محافظ یا پناہ دہندے کا نام معلوم ہوتا ہے۔ میں آپ کے ہمراہ چلتی ہوں۔ صرف مُنہ پر نقاب ڈال لوں"۔

الغرض یہ کہ ربقہ کو البرٹ وغیرہ کے ہمراہ عدالت کے کمرے میں حاضر ہونا پڑا۔ جہاں ایک کاغذ اُسکے ہاتھ میں دیدیا گیا۔ اُسے پڑھنے سے پیشتر اُس نے چاروں طرف کو غور سے دیکھا کہ کئی آدمی واقف نظر آئے۔ اس سے اُس کی کچھ ہمت بندھ گئی۔

جادوگری کا اِلزام

بے گناہ ربقہ کی زندگی کا فیصلہ کرنے کے لئے جو عدالت مقرر کی گئی اُسکا مُفصل حال بیان کرنا کچھ زیادہ دلچسپ نہ ہوگا۔ البتہ اُس کی نسبت اتنا بیان کرنا کافی ہوگا کہ اُس میں علاوہ گرانڈ ماسٹر کے جو حاکم عدالت تھے بہت سے راہب۔ پریسبٹیر۔ منشی۔ سورما۔ اور گارد کے سپاہی بھی شریک ہو رہے تھے۔ جو اپنے اپنے لباس میں اور اپنی اپنی جگہوں پر جاکر بیٹھے۔ اُس وقت گرانڈ ماسٹر کی نگاہوں نے گلبرٹ کو تلاش کیا۔ اُس کی طرف دیکھ کر گرانڈ ماسٹر صاحب نے کونریڈ سے کہا کہ "یہ شخص بدنصیب ہے۔ دیکھ تو وہ اس عدالت سے کس قدر پریشان اور نادم ہے وہ نہ ہماری طرف دیکھ سکتا ہے اور نہ اس عورت کی طرف"۔ اس کے بعد گرانڈ ماسٹر نے حاضرین عدالت کو مخاطب کیا۔ اور ایک تقریر فرمائی جس کا لب لباب یہ تھا کہ۔ "میں نے اس عدالت کو ضرورتاً منعقد کیا ہے۔ اور آپ لوگوں کو اُس میں شرکت کا موقع دیا ہے۔ ہمارے طبقہ کا ایک معزز سورما اور دینی پیشوا گلبرٹ جو دُنیا بھر میں اپنی خوبیوں کے لئے مشہور ہے اور جس نے ہیکل کے بچانے میں بڑی بہادری دکھائی ہے وہ اپنے فرقہ کے اصول سے بھٹک گیا ہے۔ اس حالت میں اُس کا کلیسیا سے خارج کرنا مُناسب ہوگا۔ لیکن اگر اُس نے ایسا قصداً کیا اور ایک غیر قوم کی عورت سے میل رکھا جو کہ ممنوع تھا تب تو اُسے سزا دینا واجب ہوگا لیکن اگر عورت نے اُسے جادو۔ ٹونہ۔ تعویذ اور گنڈوں کے ذریعے سے اپنے بس میں

کر لیا تو اُسے صرف توبہ و استغفار کی سزا دینا کافی ہے۔ اور اُس عورت کو جو اُس کی شیطان اور گمراہ کرنے والی ہے فنا کر دینا لازم ہے۔ وہ عورت یہ یہودن ہے جسے تم دیکھتے ہو۔ اب وہ لوگ اُٹھیں جو اس معاملہ میں کچھ شہادت دے سکتے ہیں"

بہت سے لوگوں نے یکے بعد دیگرے شہادت دی جن سے معلوم ہوا کہ گلبرٹ نے قلعہ ٹارکوئل کی بربادی اور آتشزدگی کے وقت اس یہودن کے بچانے میں حد سے زیادہ جوش اور بہادری کا اظہار کیا۔ اُس نے اپنی سلامتی کی مطلق پرواہ نہیں کی۔ بلکہ یہودن کے لئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال دیا۔ یہودن بجائے ممنون ہونے کے گلبرٹ سے بدزبانی سختی اور حقارت کے ساتھ پیش آتی رہی۔ ان باتوں کو گواہوں نے بہت کچھ مبالغہ اور رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا۔

اسکے بعد خانقاہ ٹیمپل اسٹو کا پریسپٹیر شہادت کے لئے طلب کیا گیا جس نے بیان کیا کہ "کس حالت میں گلبرٹ اُس یہودن کو خانقاہ کے اندر لایا تھا گلبرٹ اس عورت پر زیادہ مفتون معلوم دیتا تھا۔ میں نے اُسے سمجھا بجھا کر یہ کیا کہ ربقہ یہودن کو علیحدہ کمرے میں بند کر دیا۔ اگرچہ میں نے ان دونوں کو خانقاہ میں خلاف قوانین اپنے فرقہ کے داخل کر لیا۔ لیکن نیک ارادے سے۔ تاہم میرا یہ فعل خلاف قاعدہ ضرور ہے۔ اس لئے میں حاکم عدالت سے ملتجی ہوں کہ اس بے ضابطگی کے لئے وہ جو سزا میرے واسطے تجویز کریں اُسے میں قبول کرتا ہوں"۔ اس گواہ نے گلبرٹ کو بچانے کی کوشش کی اور سارا بزلہ بیچاری یہودن پر گرانا چاہا۔

گرانڈ ماسٹر۔ پریسپٹیر تو نے صاف صاف کہہ دیا۔ تیرا ارادہ نیک تھا۔ مگر فعل خلاف قاعدہ اس لئے تیرے لئے یہ سزا کافی ہوگی۔ کہ ہمارے فرقہ کی رو سے صبح کی نماز کے لئے ۱۳ رکعت اور شام کی نماز کے لئے ۹ رکعت مقرر ہیں۔ مگر تو ان سے دگنی پڑھا کر۔ ہمارے فرقہ والے ہفتہ میں تین بار گوشت کھا سکتے ہیں مگر تو سات دن تک روزہ رکھ۔ یہ عمل برابر چھ ہفتہ کرتا رہے"۔

پریسپٹیر نے مکاری آمیز نگاہوں سے حکم سُنا۔ آداب بجالایا۔ اور پیچھے ہٹ گیا۔ اور اپنی جگہ پر جاکر بیٹھ گیا۔

گرانڈ ماسٹر۔ صاحبان کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم اس عورت کی سابقہ زندگی اور بات چیت کی تحقیقات کریں تاکہ یہ معلوم کرسکیں کہ اُس نے ہمارے بھائی پر جادو کردیا ہے۔ شہادت سے تو ایسا ہی ثابت ہوتا ہے"؟

یہ کلمات سُن کر ہرمان جو گڈال رک کا پریسپٹیر تھا۔ اُٹھا۔ یہ شخص بڑا بھاری اور مشہور نبرد آزما اور سورما تھا۔ اور اپنے فرقہ میں بڑی عزت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ اُسکے چہرے پر بھی جنگ و جدل کے زخم تھے۔ اُٹھ کر اُس نے گرانڈ ماسٹر کو سلام کیا۔ جس نے اُسے بولنے کے لئے اجازت دی ✤

ہرمان ٭ اے تقدس مآب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ خود ہمارا بھائی گلبرٹ ان الزاموں کی بابت کیا کہتا ہے۔ اور اس تعلق کی بابت جو اُس کا کنواری یہودن سے ہے کیا بتاتا ہے"✤

گرانڈ ماسٹر (گلبرٹ سے)"۔ تو نے سُنا کہ ہمارے بھائی ہرمان نے کیا سوال کیا۔ میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اُسے اُس کے سوال کا جواب دے"✤

گلبرٹ نے یہ بات گرانڈ ماسٹر کی طرف مُنہ کرکے سُنی۔ مگر خاموش رہا ✤

گرانڈ ماسٹر۔ اُس پر تو گونگے شیطان کا سایہ ہے۔ اے شیاطین اُس پر سے ہٹ جاؤ۔ گلبرٹ بولو۔ میں تجھے اپنے فرقہ کے اس نشان سے حکم دیتا ہوں ✤

اگرچہ یہ کلمہ سُن کر گلبرٹ کے دل میں نفرت اور غصے کے خیالات موجزن ہوئے۔ مگر وہ اُن کو اس خیال سے دبا گیا کہ اُن کے اظہار سے فائدہ نہ ہوتا ✤

گلبرٹ (گرانڈ ماسٹر)" حضرت میں تو ان مہمل اور وحشیانہ الزاموں کا کوئی جواب نہیں دیتا۔ اگر میری آبرو پر حرف آیا تو اُسے میں اپنے جسم کے ذریعے سے دور کرونگا۔ اور نیز اس تلوار سے جو اکثر عیسائی دُنیا کی خاطر چلائی گئی تھی"✤

گرانڈ ماسٹر۔ بھائی ہم تجھے معاف کرتے ہیں۔ تو اپنے جنگی کارناموں کا ذکر فخریہ پیرایہ میں کرتا۔ لیکن یہ باتیں تیری زبان سے نہیں نکلتی ہیں بلکہ اُس طاقت سے جو تجھ پر قابو کئے ہوئے ہے۔ اُسے ہم ابھی اس مجلس سے نکال دینگے"

یہ کلمہ سُن کر گلبرٹ کی سیاہ آنکھوں سے ایک قسم کا غضب اور حقارت نمایاں ہوئی

لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔ اور ہرمان سے "چونکہ بھائی ہرمان کے سوال کا جواب نامکمل دیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنا کام ختم کرنا چاہیئے جو لوگ اس یہودن کی زندگی اور بات چیت وغیرہ سے واقف ہیں وہ اُٹھ کر شہادت دیں" ۔

اسکے بعد کمرے کے نچلے حصہ میں ہل چل ہوئی اور ایک عیسائی کسان کھمیوں کا سہارا لیتا ہوا سامنے آیا۔ اُس نے بجبر اور رو رو کر اظہار دیا۔ جو یہ تھا کہ "اب سے دو سال گزرے کہ میں پارک میں تھا۔ ایک رات مجھے کوئی ایسی بیماری ہوگئی کہ مَیں ہل جُل نہ سکا۔ اس عورت نے میرا مہربانی کرکے علاج کیا۔ ایک خوشبودار اور مصالح دار روغن دیا جسے مَلنے سے مجھے قدرے آرام ہوگیا۔ اُس نے مجھے مرہم بھی مَلنے کے لئے دیا اور روپیہ بھی تاکہ میں اپنے باپ کے گھر جو اسی جگہ ہے آسکا۔ اس عورت نے مجھے توکوئی نقصان پہنچانا نہیں چاہا۔ کیونکہ جب میں خود اُس کے مکان پر علاج کراتا تھا تو وہاں نماز بھی پڑھتا رہتا تھا۔ حالانکہ وہ یہودن ہے مگر اس بات سے بھی اُس کی مہربانی میں فرق نہ آیا"۔

گرانڈ ماسٹر "اے غلام خاموش۔ چل دُور ہو۔ تم جیسے حیوانوں کے لائق تو یہ جہنمی علاج ہے ہی۔ جو نقصان اُٹھا کر بھی ان یہودیوں کا کام کرتے ہو۔ یہ بُھوتنی تو اسی لئے لوگوں کو مریض بنا دیتی ہے کہ اپنے شیطانی علاج کو شہرت دے۔ کیا تو کچھ اور کہنا چاہتا ہے"؟

کسان نے ایک ڈبہ نکال کر دیا جس پر کچھ عبارت یہودی زبان میں لکھی ہوئی تھی۔ اُسے گرانڈ ماسٹر نے لیکر پڑھا۔ کسان نے اُسے واپس مانگا۔ مگر یہ جواب ملا کہ "بیمار رہنا بہتر ہے۔ مگر اس قسم کا علاج کرانا بہتر نہیں۔ جا۔ بھاگ۔ بے دینوں سے علاج نہیں کرانا چاہیئے۔ ان کُفار کا خزانہ لوٹنا جائز ہے۔ نہ کہ اُن کی محنت کرنا"۔

کسان "افسوس کہ یہ نصیحت دیر بعد ملی۔ جب کہ میں کام کا نہ رہا۔ مگر اب میں جا کر اپنے بھائیوں سے کہہ دونگا کہ گرانڈ ماسٹر کی رائے یہ ہے کہ یہودیوں کی نوکری کرنے سے تو اُن کو لوٹنا زیادہ جائز اور مُناسب ہے"۔

گرانڈ ماسٹر۔ "اس باتوں کو دُور کردو" یہ سُن کر وہ بیچارا سامنے سے ہٹ گیا مگر وہیں اس انتظار میں موجود رہا کہ دیکھئے اُس پر مہربانی کرنے والی عورت کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اُس نے گرانڈ ماسٹر کے غصے کی مُطلق پرواہ نہیں کی"۔

گرانڈ ماسٹر (ربقہ سے)۔ "اپنا نقاب اُتار دو"۔

ربقہ۔ "ہماری عورتوں کا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ جب وہ تنہا ہوں تو بھری مجلس میں بے نقاب ہو جائیں"۔ یہ بات اُس نے ایسے ملائم الفاظ اور ایسے لہجہ میں کہی کہ حاضرین کے دل ترس کھانے لگے۔ مگر گرانڈ ماسٹر کے دل پر اثر نہ ہوا۔ کیونکہ وہ کسی اور ہی ارادے کو دل میں لئے ہوئے بیٹھے تھے۔

گرانڈ ماسٹر۔ "سپاہیو اس عورت کو بے نقاب کردو"۔

ربقہ (گرانڈ ماسٹر کے سامنے پہنچ کر)۔ "نہیں۔ نہیں۔ اپنی بیٹیوں کی محبت کی خاطر۔ توبہ۔ آپ کے بیٹیاں تو ہیں ہی نہیں۔ مگر ہاں اپنی ماؤں۔ بہنوں اور اپنی قوم کی عورتوں کی محبت اور عزت کے طفیل میں میرے ساتھ اپنی موجودگی میں ایسا سلوک نہ کراؤ۔ ایک کنواری عورت کا ان سپاہیوں کے ہاتھوں پردہ فاش کرانا مُناسب نہیں۔ میں آپ کا حُکم مانتی ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ نقاب ہٹانے لگی۔ اُس کی باتوں سے خود گرانڈ ماسٹر کا دل پسیج گیا۔ اور بے نقاب ہوتے وقت "لیجئے میں آپ بزرگوں کو آپ کے حُکم سے ایک بدنصیب کنواری عورت کی صورت کا نظارہ کراتی ہوں"۔

جوں ہی کہ ربقہ بے نقاب ہوئی تو اُس کی صورت سے حیا اور شان نظر آئی۔ سارے لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ گلبرٹ کی معافی تو اس کا حُسن ہے نہ کہ فرضی جادوگری۔ اور کسان بیچارہ سپاہیوں سے کہنے لگا کہ "ذرا مجھے بھی آگے بڑھکر اُس کی صورت دیکھ لینے دو۔ کیونکہ اب اُس پر قتل کا حُکم لگایا جائیگا۔ ارے میں بھی اُس کی ہلاکت کے اسباب میں شامل ہو گیا"۔

ربقہ (کسان سے)۔ "خاموش اے بیکس۔ تو نے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ بلکہ سچ بات کہی ہے۔ تو میری مدد نہ تو شکایت سے اور نہ گریہ وزاری سے

کرسکتا ہے ۔ جا ۔ گھر جا ۔ اور اپنی جان بچا "

کسان کو سپاہیوں نے باہر نکالنا چاہا ۔ مگر خاموش رہنے کا اقرار کرنے پر اُسے نہ نکالا ۔ اس کے بعد دو مسلح جوان شہادت کے لئے آگے بڑھے ۔ جو ربقہ کو دیکھکر لڑکھڑانے لگے ۔ مگر اپنے پریسپٹیر کا اشارہ پاکر اُن کی ہمت بندھ گئی ۔ اُن کی بھی شہادت ہوئی ۔ جو اس قسم کی تھی کہ منصف مزاج حاکم تو اُسے جھوٹ سمجھتا ۔ تاہم اُس سے جادوگری کا شُبہ قوی ہوتا گیا ۔ دونوں کی شہادت کا خلاصہ یہ ہے کہ :۔ ربقہ ایک غیر معلوم بولی میں اپنے دل سے باتیں کرتی ہے ۔ اُسکے راگ سُن کر دل دھڑکنے لگتے ہیں ۔ وہ اپنے دل سے باتیں کرتی ہے اور جواب کے لئے آسمان کی طرف دیکھتی ہے ۔ اُس کی پوشاک کچھ اور ہی قسم کی نظر آتی ہے ۔ اُسکے نقاب پر کچھ علامات دکھائی دیتی ہیں " مگر حاضرین نے ان شہادتوں پر یقین نہیں کیا +

ایک جوان نے بیان کیا کہ اُس نے ایک شخص کو جو زخم کے باعث حرکت نہیں کرسکتا تھا قلعہ ٹارکوئل میں اس طرح سے اچھا کیا کہ زخم پر کچھ نشان بنایا اور کچھ بڑبڑا کر پڑھتی رہی ۔ زخم کا خون فوراً بند ہوگیا ۔ اور کوئی پاؤ گھنٹے میں وہ شخص فصیل پر جاکر میرے ساتھ کام کرنے لگا ۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے اس عورت کو ایک مینار پر بیٹھ کر جسم بدلتے دیکھا ۔ وہ ایک سفید ہنسنی بن گئی ۔ اور اُڑ کر تین چکر قلعہ کے گرداگرد لگائے ۔ پھر مینار پر آکر بیٹھ گئی اور عورت کی شکل میں آگئی +

شہادتوں کے بعد گرانڈ ماسٹر نے ربقہ سے دریافت کیا کہ تجھ پر جو فتویٰ قتل کا ابھی ابھی لگایا جانے کو ہے اُسکے خلاف تو کیا کہتی ہے

ربقہ (جوش انگیز اور بھاری مگر کپکپاتی ہوئی آواز سے) " میں جانتی ہوں کہ آپ سے رحم کرنے کی التجا کرنا ایسا ہی فضول ہے جیسا کہ میرے نزدیک کمینہ ہے ۔ آپ کے سامنے یہ بیان کرنا کہ غیر مذہب کے بیماروں اور زخمیوں کا علاج کرنے ہمارے اور آپ کے مذاہب کے بانیوں کے نزدیک بُرا نہیں فضول ہوگا ۔

یہ کہنا جو باتیں ان لوگوں نے بیان کی ہیں اُن میں سے بہت سی ناممکن ہیں کچھ نفع نہ دیگا۔ کیونکہ آپ اُن کے ممکن ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ اور میری اپنی پوشاک ۔زبان۔ عادات وغیرہ کا ذکر کرنا بیکار ہوگا۔ اور نہ میں اپنے ستانے والے سے انتقام چاہتی ہوں جو کہ کھڑا ہوا ان جھوٹی اور بناوٹی باتوں کو سُن رہا ہے اور جو اُسے ظالم کی جگہ مظلوم قرار دیتی ہیں۔ میرا اور اُس کا انصاف خدا کرے! لیکن میں آپ کی خوشی کے لئے ایسی دس موتوں کو گوارا کرتی ہوں بہ نسبت اس کے کہ اس شخص کی عشق و عاشقی کی درخواستوں کو قبول کروں جس نے مجھ بیکس و بے یار۔ اور قیدی پر ظلم کیا۔ لیکن وہ آپ کا ہم مذہب ہے اور اُس کا ذرا سا اقرار بھی ایک مظلوم و بےکس یہودن کے سنجیدہ اقراروں اور التجاؤں کے مقابلہ میں زیادہ وزندار ہے۔ اس لئے میں اُس الزام کو جو مجھ پر لگایا ہے اُس کے سر نہیں تھوپونگی۔ لیکن اُس سے یہ ضرور پوچھیں کہ گلبرٹ تو ہی بتا کہ کیا یہ الزامات جھوٹے نہیں ہیں؟ کیا وہ ایسے ہی وحشیانہ اور الزامی نہیں ہیں جیسے کہ وہ مہلک ہیں"؟ یہ کہہ کر وہ خاموش ہوگئی۔ اور حاضرین کی نگاہیں گلبرٹ کے مُنہ کی طرف جالگیں۔ وہ خاموش تھا +

ربقہ۔ اگر تو آدمی۔ ہاں مرد ہے تو بول۔ کچھ کہہ۔ اگر تو عیسائی ہے تو بول! میں تجھے اس پوشاک کی جسے تو پہنے ہوئے ہے۔ اُس نام کی جو تجھے ملا ہے۔ اُس عزت کی جو تیری میراث ہے۔ اُس ... ماں کی جس کی تو شیخی مارا کرتا ہے۔ تیری ماں کی عزت کی۔ تیرے باپ کی قبر کی سوگند دیتی ہوں کہ کہہ کہ کیا یہ الزام جھوٹے نہیں ہیں"؟

گرانڈ ماسٹر" اگر وہ دشمن جسکے ساتھ تو جنگ کر رہا ہے اگر تجھے طاقت دیتا ہے تو بھائی اس کا کوئی جواب دے"۔

اس وقت گلبرٹ کے دل پر مختلف قسم کے جذبات حکمرانی کر رہے تھے۔ اُس کی پریشان صورت اور خط وخال سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ گھبرایا ہوا ہے آخرکار اُس نے ربقہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ کاغذ کا ٹُھٹا! کاغذ کا ٹُھٹا!"

گرانڈ ماسٹر" یہ تو یہ شہادت ہے کہ اس جادوگرنی کا مظلوم ہی خود اُس مہلک

کاغذ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو سزائے قتل کے لئے لکھا جائے"۔
لیکن ربقہ نے ان الفاظ کے جو گلبرٹ کی زبان سے بجبر نکلوائے گئے تھے اور ہی معنی لگائے - اور کاغذ کے پرزے کو دیکھ کر جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ "ایک سورما مانگ لے" اُس نے پرزے کو چاک کر دیا - جتنی دیر میں گلبرٹ کے جواب پر لوگ آپس میں کانا پھوسی کرتے رہے اُتنی دیر میں ربقہ نے پرزہ غارت کر دیا اور کوئی دیکھنے بھی نہ پایا۔
گرانڈ ماسٹر "ربقہ تو اس بدنصیب سورما کی شہادت سے کوئی نفع نہیں اُٹھا سکتی - جس پر ہمارے خیال سے دشمن (شیطان) اب تک قابو یافتہ ہے - کیا تُو کچھ اور کہنا چاہتی ہے"؟
ربقہ "ہاں ابھی تو آپ کے سخت قوانین سے بھی جان بچانے کا ایک موقع اور ہے - گو چند دن سے میری زندگی مُصیبت کا پہاڑ رہی ہے - لیکن میں خدا کے بخشے ہوئے اُس ذریعے کو ضائع کرنا نہیں چاہتی جو مجھے جان کی حفاظت کے لئے دیا گیا ہے - میں اس الزام سے انکار کرتی ہوں - میں بے گناہ اور پاک دامن ہوں - میں چاہتی ہوں کہ جنگ کے ذریعے مقدمہ کا فیصلہ کیا جائے - اور میں اپنے سورما کے ساتھ میدان میں آؤنگی"۔
گرانڈ ماسٹر "اور ربقہ ایک جادوگرنی کی خاطر کون سا سورما ہتیار اُٹھائیگا - یہودن کا سورما اور حامی کون بنیگا"؟
ربقہ "خدا حامی پیدا کر ہی دیگا - یہ ہو نہیں سکتا کہ انگلستان جیسے زندہ دل - مہماں نواز - فیاض اور آزاد ملک میں جہاں بہت سے لوگ عزت اور نام کی خاطر جان کو جوکھوں میں ڈال دیتے ہیں ایک بھی ایسا سورما نہ مل سکے جو انصاف کی حمایت کرے - بس یہی کافی ہے کہ میں مقدمہ کا فیصلہ جنگ سے پورا کراؤنگی - یہ لو میرا دستانہ"۔
یہ کہہ کر ربقہ نے دستانہ اُتارا اور گرانڈ ماسٹر کے آگے سادگی آمیز شان کے ساتھ پھینک دیا - جس سے سارے حاضرین حیران رہ گئے اور ربقہ کی تعریف کرنے لگے۔

ربقہ کی قسمت کا فیصلہ

خود گرانڈ ماسٹر جس کا نام لوکس بیو مانویر تھا اُس پر بھی ربقہ کی شکل اور اطوار کا بڑا اثر ہوا۔ وہ اصل میں نہ تو ظالم تھا اور نہ سخت گیر۔ مگر قدرتاً اُسکے جذبات میں سرد مہری تھی۔ اُسے اپنے فرض کا بڑا خیال رہتا تھا۔ حالانکہ اس میں اُس سے غلطی بھی ہو جاتی تھی۔ اُس کا دل ریاضت کی زندگی سے سخت ہو گیا تھا۔ اور نیز اُس اعلےٰ اختیار کے باعث جو اُسے حاصل تھا۔ اس کی سنگدلی کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اُسے کفر و بدعت کے مٹانے کی ضرورت پیش آتی رہی جسے وہ اپنے لئے لازمی سمجھتا تھا۔ جب اُس کا دل پسیجنے لگا جیسا کہ ایسے موقع پر نہیں ہونا تھا تو اُس نے دوبار اپنے جسم پر صلیب کا نشانہ اشارہ سے حصار کے طور پر بنایا۔ آخر کار وہ ربقہ سے مخاطب ہوا:

گرانڈ ماسٹر" اے حسینہ۔ جو رحم میرے دل میں تیرے حق میں پیدا ہو گیا ہے۔ اگر اُس کا موجب کوئی ایسی ترکیب ہے جو تُو نے مجھ پر چلائی ہے تب تو تُو ضرور گناہ گار ہے۔ مگر میں اس بات کو رحمدلی کے جذبات سے منسوب کرتا ہوں کہ تجھ جیسی خوبصورت عورت ہلاک کی جائے۔ صاحبزادی توبہ کر۔ اپنی جادوگری کا اقرار کرلے۔ اپنے مذہب سے مُنہ موڑلے۔ ہمارے مذہب کو قبول کرلے اور پھر تو اس دُنیا اور عاقبت دونوں ہی میں سُرخرو ہوگی۔ تیرے لئے کسی فرقہ کی راہبہ بن کر توبہ اور استغفار کے لئے اب بھی وقت باقی ہے۔ اگر توبہ کرلے تو تیری جان بچ جائیگی۔ بھلا موسےٰ کے قانون نے تجھے کیا نفع پہنچایا کہ تو اُس کی خاطر جان دیتی ہے"؟

ربقہ" وہ تو میرے بزرگوں کا مذہب ہے۔ وہ کوہ سینا پر بجلی کی گرج اور طوفان کے وقت عطا کیا گیا تھا۔ آپ کہتے ہیں کہ منسوخ ہو گیا۔ مگر میرے ہادیان دین نے مجھے اس قسم کی تعلیم نہیں دی ہے"۔

گرانڈ ماسٹر (اپنے چیپلین سے)" ذرا آپ اس کافرنی کو سمجھائیں کہ ——"

ربقہ :۔ معاف کیجئے ۔ میں کنواری عورت ہوں ۔ اور مجھے مذہبی بحث مباحثہ نہیں آتا ۔ لیکن میں مذہب کی خاطر جان دے سکتی ہوں بشرطیکہ خدا کی ایسی ہی مرضی ہو ۔ جنگ کے لئے مجھے اجازت دیجئے "+

گرانڈ ماسٹر :۔ "اُس کا دستانہ مجھے دو ۔ ربقہ دیکھ جس طرح تیرا یہ دستانہ ہمارے ہتیاروں کے مقابلے میں کمزور ہے ۔ اُسی طرح تیرا دعوےٰ بھی ہیکل کے حامیوں کے نزدیک جن کی تو نے حقارت کی ہے کمزور ہے "+

ربقہ ۔ میری بے گناہی کو ایک پلڑے میں رکھدو ۔ اور اُس میں یہ دستانہ رکھدو ۔ تو یہی دستانہ آہنی دستانہ سے بھاری نکلیگا "+

گرانڈ ماسٹر :۔ "تو تو یہ ضد کرتی ہے کہ گناہ کا اقرار نہیں کریگی اور جنگ کے لئے اصرار جاری رہیگا"؟

ربقہ :۔ "جی ہاں بندہ نواز "+

گرانڈ ماسٹر :۔ "اچھا خدا کے نام پر سہی ۔ خدا حق کو جلوہ گر کرے "+

یہ الفاظ سُنتے ہی پریسیپٹروں نے آمین کا نعرہ بلند کیا ۔ جس سے عدالت کا کمرہ گونج گیا +

گرانڈ ماسٹر :۔ "بھائیو تم جانتے ہو کہ ہم اس یہودن کی درخواست کو جو جنگ کے ذریعے سے فیصلہ کرانے سے مُتعلق ہے رد کر سکتے تھے لیکن چونکہ وہ اجنبی ہے اور بیکس اور خدا نہ کرے کہ ہم اُس کی ایسی درخواست کو رد کریں ۔ اس لئے منظور ہے ۔ علاوہ ازیں ہم سورما ہیں اور جنگجو بھی ۔ اور نیز دینی لوگ ۔ اس لئے ہمارے لئے کسی حیلہ پر اس درخواست کا نامنظور کرنا ہی شرم کا باعث ہوتا ۔ بھائیو اب بتاؤ کہ اس جنگ کے لئے کس سورما کو نامزد کیا جائے "؟

ہرمان :۔ "خود گلبرٹ کو کیونکہ یہ معاملہ اُسی کا ہے ۔ وہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس معاملہ میں راستی کہاں تک ہے "!

گرانڈ ماسٹر :۔ "لیکن فرض کرو کہ وہ جادو کے زیر اثر ہو تو ——— یہ بات میں ازراہ احتیاط کہتا ہوں ۔ ورنہ ہمارے سورماؤں میں سے اس یا اس سے زیادہ وزنی

معاملہ میں بھی اپنے کو خطرے میں ڈالنا پسند نہ کریگا"؟

ہرمان "جناب بندہ اُس سورما پر تو کوئی جادو بھی اثر نہیں کرسکتا جو کہ حق کے واسطے میدان میں اُترتا ہے"۔

گرانڈ ماسٹر "تو سچ کہتا ہے۔ البرٹ اس دستانہ کو گلبرٹ کو دیدو۔ لے بھائی اپنی لڑائی تو آپ نبیڑ۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہ لا کہ حق کی فتح نہیں ہوتی۔ اور ربقہ تو بھی فکر نہ کر۔ ہم آج سے تین دن سورما کی تلاش کے لئے دیتے ہیں"۔

ربقہ "یہ تو بہت ہی کم ہیں۔ بھلا ایک ایسے مشہور سورما کے مقابلہ کے لئے سورما تلاش کرنا مجھ جیسے انسان کے لئے تین دن میں ناممکن ہے"۔

گرانڈ ماسٹر "زیادہ مہلت نہیں مل سکتی۔ ہمارے سامنے آج سے چوتھے دن مقابلہ ہونا چاہیئے"۔

ربقہ "خدا کی مرضی پوری ہو۔ میرا بھروسہ خدا پر ہے"۔

گرانڈ ماسٹر "درست۔ اچھا مقابلہ اور قتل دونوں کے لئے مقام تجویز کیا جائے اس خانقاہ کے گرد گھنٹال کہاں ہیں"؟ اور اُسے گلبرٹ سے باتیں کرتا دیکھ کر "کیا وہ دستانہ قبول نہیں کرتا"؟

البرٹ "کرتا ہے۔ اس خانقاہ سے متعلق سینٹ جارج کے مزار میں مقابلہ ہوگا"۔

گرانڈ ماسٹر "بہت خوب۔ ربقہ اگر تو اُس مقام پر یوم مقررہ کو سورما نہ لاسکی۔ یا سورما خدا کے قانون کے مطابق نہ ہوا تو تجھے جادوگرنی کی موت مرنا ہوگا۔ بھئی یہ حکم لکھ کر لوگوں کو سنا دیں۔ تاکہ کوئی اُس سے عدم واقفیت کا حیلہ نہ کرنے پائے"۔

ایک چیپلین نے حکم قلمبند کیا۔ اور دوسرے نے پڑھکر سنا دیا۔ سنانے کے بعد سبھوں نے آمین کا نعرہ بلند کیا۔ اس وقت ربقہ نے گرانڈ ماسٹر سے کہا کہ مجھے اپنے دوستوں سے خط و کتابت کی اور ایک سورما تلاش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

گرانڈ ماسٹر "یہ منظور ہے۔ کسی کو پیغامبر منتخب کرلے"۔

ربقہ "کیا یہاں کوئی ایسا بندۂ خدا بھی ہے جو نیک مدعا کی خاطر یا ایک مصیبت زدہ کی خاطر یا روپیہ کی خاطر اس کام کو قبول کرسکے"؟

کسان (وہی کسان جو شہادت میں پیش کیا گیا تھا آگے بڑھکر) "میں اگرچہ بیکار سا آدمی ہوں مگر تیرا کام تو کروں ہی گا۔ افسوس مجھے معلوم نہ تھا کہ تیری سخاوت کا ذکر کرنا تیرے خلاف پڑیگا۔ تیرا یہ کام کرکے میں اس الزام سے سبکدوش ہو جاؤنگا کہ میں بھی تجھے مصیبت میں ڈالنے کا موجب ہوا"۔

ربقہ "خدا کا شکر ہے۔ پیغامبر مل تو گیا۔ جا اس رقعہ کو اسحاق کو دے۔ وہ ضرور کوئی سورما لائیگا۔ میں ضرور زندہ رہ سکونگی۔ جا۔ جلد جا"۔

کسان رقعہ لیکر خانقاہ کے دروازے کے باہر آیا ہی تھا کہ اُسے دو یہودی مل گئے۔ اُن میں اسحاق بھی تھا۔ دونوں یہ سُن کر آئے تھے کہ گرانڈ ماسٹر نے ایک جادوگرنی کا مقدمہ کرنے کے لئے عدالت منعقد کی ہے۔

اسحاق (دوسرے یہودی سے) "بھائی اسماعیل میرا دل بے چین ہے کیونکہ جادوگری کا الزام صرف ہماری قوم پر لگایا جاتا ہے"۔

اسماعیل "گھبراؤ نہیں۔ یہ لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ اس میں کیا بس چل سکتا ہے۔ مگر یہ کھمبوں پر کون آرہا ہے"۔

کسان نے آگے بڑھکر رقعہ اسحاق کے حوالے کیا۔ جسے دیکھتے ہی وہ خچر پر سے نیچے گر پڑا اور کوئی دم بھر بیہوش رہا۔ اسماعیل جو طبیب تھا جھٹ اپنے خچر پر سے اُترا اور بصد مشکل اسحاق کو ہوش میں لا سکا۔

اسحاق "اے میری بچی۔ تجھ پر کیا مصیبت آگئی"۔

اسماعیل "تم بنی اسرائیل ہوکر اس قدر مایوس ہوتے ہو۔ تیری بچی اب تک زندہ ہے"۔

اسحاق "زندہ تو ہے۔ مگر شیروں کے غار میں ہے اور ہلاک کی جائیگی"۔

اسماعیل۔ "رقعہ تو پڑھکر سُناؤ۔ شاید کہ ہم اُس کی جان بچانے کی کوئی فکر کرسکیں"۔

اسحاق "لو تم خود ہی پڑھ لو۔ میری آنکھوں میں تو آنسو بھرے ہوئے ہیں اس لئے میں نہیں پڑھ سکتا"۔

اسماعیل نے خط پڑھا اور اسحاق نے سُنا اور سُن کر رونے لگا

اسماعیل - ہمت باندھو - کمر باندھو - اور آئیون ہو کو تلاش کر کے لاؤ - وہ رچرڈ کا منظور نظر ہے - اور خبر گرم ہے کہ رچرڈ اس ملک میں واپس آ گیا - کیا عجب ہے کہ آئیون ہو بادشاہ پر زور ڈالے اور بادشاہ کی مداخلت سے ربقہ سلامت رہ جائے - میں بھی تیری مدد کو تیار ہوں - اور یارک جاتا ہوں - جہاں بہت سے سورما ہیں - جو زر کے غلام ہیں - ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی مقابلہ کے لئے تیار ہو جائے - مگر جس وعدہ پر میں کسی کو لاؤں وہ تجھے پورا کرنا ہوگا "۔

اسحاق " لاکھوں میں - مگر جو کچھ وہ مانگیں کہیں وہی نہ منظور کر لینا - کیونکہ ان ملعونوں کی عادت ہے کہ مانگتے تو ہیں اشرفیاں اور راضی ہو جاتے ہیں روپیوں پر مگر پیسے روپیہ کا لالچ نہ کرنا - کیونکہ جب میری لخت جگر ہی نہ رہیگی تو یہ دولت کس کام آئیگی "۔

دونوں ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے - اور لنگڑا کسان اُن کو کھڑا ہوا دیکھتا رہا ۔

کسان (دل ہی دل میں) " یہ لعنتی کتنے بڑے لالچی ہیں - انہوں نے مجھے کچھ دیا بھی نہیں - اگر وہ دیتے بھی تو میرے کس کام کا تھا جبکہ مجھے جادوگری سے نقصان ہو جاتا - میرے خیال سے جب میں ربقہ کے برابر کھڑا تھا تو مجھ پر جادو ضرور چل گیا ہوگا - اسی لئے میں پیغامبر بن گیا - لیکن یہ تو ربقہ کا ہمیشہ سے اثر ہے - چاہے کوئی ہو - جب وہ حکم دیتی ہے تو اُسے ماننا ہی پڑتا ہے - لیکن مجھے جس وقت ربقہ کا خیال آ جاتا ہے تو جی چاہتا ہے کہ اُس کی سلامتی کے لئے دوکان اور اوزار تک دے ڈالوں ۔

ربقہ اور گلبرٹ کی آخری گفتگو

ربقہ کے مقدمہ میں شام کے قریب حکم سنایا گیا - اس کے بعد وہ اپنے قید خانہ کے اندر شام کی نماز میں مشغول ہو گئی - اس وقت کسی نے دروازے پر دستک دی - دستک دینے والے نے اُسے ایک گیت خدا کی حمد و ثنا میں گاتے

ہوئے سُنا۔ جوں ہی کہ وہ خاموش ہوئی دروازہ پر کھٹکھٹایا گیا +

ربقہ "اگر تو دوست ہے تو اندر چلا آ۔ اور اگر دشمن ہے تو بھی میں تجھے اندر آنے سے نہیں روک سکتی" +

گلبرٹ (اندر جاکر) "ربقہ میں ہوں۔ دوست سہی یا دشمن۔ اس کا فیصلہ تو اس وقت کی ملاقات میں ہو جائیگا" +

گلبرٹ کی صورت دیکھتے ہی ربقہ ڈر گئی۔ کیونکہ وہی تو اُس کی مُصیبت کا باعث تھا۔ وہ پیچھے ہٹتی گئی۔ مگر خوف سے نہیں۔ مگر جب ہٹنے کے لئے جگہ نہ رہی تو کھڑی ہو گئی اور اُس نے کسی حملہ وغیرہ کے دفع کرنے کا ارادہ کر لیا +

گلبرٹ "اب مجھ سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے" +

ربقہ "جناب میں آپ سے ڈرتی تو نہیں۔ میں بھروسہ کی پُوری ہوں" +

گلبرٹ "اب تمہیں میری سابقہ دیوانہ وار حرکات سے خوف نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نزدیک ہی پہرے والے ہیں۔ جن پر میرا قابو نہیں ہے۔ اگرچہ وہ تمہیں مقتل تک لے جائینگے۔ لیکن کسی کو تُمہارے ستانے کی اجازت نہ دینگے" +

ربقہ "اس قید خانہ میں موت کا تو مجھے خیال بھی نہیں آتا" +

گلبرٹ "ہاں۔ موت کا خیال تو ایک باہمت دِل سے اُسی وقت دُور ہو جاتا ہے جبکہ اُس کے لئے موت کا راستہ کُھل جاتا ہے۔ ربقہ۔ سُنو۔ میرے دل میں عزت کے جو جذبات ہیں اُن میں تُمہارے اسی قسم کے جذبات سے زیادہ دیوانگی نہیں ہے لیکن اس بات سے ہم دونوں واقف ہیں کہ ان جذبات کے اثر سے ہمیں کیونکر جان دینا چاہیئے" +

ربقہ "بدنصیب شخص! اور کیا تو اُن اصول پر سے اپنی جان قربان کرتا ہے جو تیرے خیال سے مضبوط نہیں ہیں؟ مگر میں اس قسم کی آدمی نہیں ہوں۔ میرا ارادہ ٹل نہیں سکتا۔ مگر تیرا ٹل جائیگا" +

گلبرٹ "خاموش! اب ایسی باتوں سے کوئی نفع نہیں ہے۔ تو یکایک تو قتل نہیں کی جائیگی۔ بلکہ آہستہ آہستہ عذاب کے ذریعے سے" +

ربقہ:۔ "مگر اس موت کا باعث کون ہے؟ میں تو محض اُسی کے باعث جان دیتی ہوں جو مجھے یہاں صرف نفسانی خواہش کے لئے کھینچ کر لایا تھا۔ اور جو اپنی کسی غرض کے لئے اُس انجام کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرتا ہو جو مجھے نصیب ہونے والا ہے"۔

گلبرٹ:۔ "یہ خیال نہ کر کہ میں نے تجھے خطرے میں ڈال دیا۔ میں تو تجھے اُسی طرح سینہ سے لگائے رکھتا جس طرح کہ تجھے اُس وقت لگا کر لایا تھا جبکہ تجھ پر آگ مُنہ کھولے ہوئے لپکتی آرہی تھی"۔

ربقہ:۔ "مگر کیا تیری نیت میری جان بچانے کی تھی۔ اور کیا اُس میں بدی نہیں تھی۔ میں تیری خبرگیری کے لئے ممنون ہوں۔ چونکہ تو نے اس کے عوض میں بار ہا داد چاہی ہے۔ اس لئے میں کہتی ہوں کہ میرے نزدیک زندگی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جبکہ وہ اُس قیمت کے ادا کرنے کے لئے قائم رہے جو تو مجھ سے جبراً نہیں چاہتا تھا"۔

گلبرٹ۔ "ان طعنوں سے تو معاف رکھ۔ مجھے خود بھی تو بہت سی شکایت ہے۔ اور اُس میں تیری ملامتوں سے اضافہ نہیں ہونا چاہیئے"۔

ربقہ:۔ "تو اب تیرا مطلب کیا ہے؟ اُسے مختصر طور پر بیان کردے۔ اگر تو علاوہ اُس مُصیبت کے دیکھنے کے جو تو مجھ پر لایا ہے کچھ اور چاہتا ہے تو مجھے اُس سے واقف کردے۔ اور اس کے بعد اگر تو پسند کرے تو مجھے میرے حال پر چھوڑدے۔ زمانہ اور ابدیت کے درمیان فاصلہ گو بہت تھوڑا ہے۔ مگر خطرناک ضرور ہے۔ اور اب مجھے اُس کے لئے اپنے کو تباہ کرنے کے واسطے صرف تھوڑا ہی سا وقت ملتا ہے"۔

گلبرٹ:۔ "ربقہ میں خیال کرتا ہوں کہ تو مجھ پر الزامات لگاتی چلی جاتی ہے جن کو میں روکنا چاہتا ہوں"۔

ربقہ:۔ "لے میں ملامتوں سے دست بردار ہوتی ہوں: لیکن اس بات سے اور کون سی بات زیادہ یقینی ہے کہ میری موت کا باعث صرف تیری بے لگام نفسانی خواہش ہے؟

گلبرٹ " تم غلطی پر ہو۔ ہاں کرتی ہو۔ جبکہ تم ایسی بات کہتی ہو جسے میں نہ تو پیشتر سے معلوم کر سکتا ہوں۔ اور نہ اپنے مدعا یا ذریعہ میں داخل کر سکتا ہوں۔ کیا میں اس گرانڈ ماسٹر کی یہاں یکایک آمد کو پیشتر سے جان سکتا تھا۔ جو یہ ساری آفت کا موجب ہے اور خوشامدیوں کی بات سن کر میری بے عزتی کرا رہا ہے اور تجھے خطرہ میں ڈال رہا ہے "۔

ربقہ " تاہم تم ہی نے تو مجھ پر ایک عدالت بٹھلوائی۔ تم مجھے بے گناہ سمجھتے ہو۔ مگر تم ہی تو مجھے گناہگار بنانے کے لئے اور میری سزا کو یقینی بنانے کے لئے ہتیار اٹھانے والے ہو "۔

گلبرٹ " ذرا صبر کر۔ تیری قوم سے زیادہ اور کوئی قوم نہیں جانتی کہ کس طرح وقت کے آگے جھک جانا چاہئے اور برے وقت سے فائدہ اٹھانا چاہئے "۔

ربقہ " وہ وقت بھاڑ میں جائے جس نے بنی اسرائیل کو یہ بات سکھائی تھی۔ وہ بہت ہی برا وقت ہوگا۔ لیکن مصیبت دل کو جھکا دیتی ہے جیسے کہ آگ لوہے کو۔ اور جو لوگ اپنے مالک آپ نہیں رہتے اُن کو غیروں کے آگے ضرور جھکنا پڑتا ہے۔ جناب سورما واقعی ہم لوگوں کا یہ وطیرہ ہے جو ہمیں ہماری اور ہمارے بزرگوں کی بے عنوانیوں نے سکھایا ہے۔ لیکن تم لوگ جو پیدائشی طور پر آزاد ہونے کی شیخی مارتے ہو جب تم دوسروں کے خیالات کے آگے سر جھکاتے ہو تو اور اپنے ضمیر کی خلاف ورزی کرتے ہو تم کو کس قدر زیادہ ذلت ہونا چاہئے "؟

گلبرٹ " تمہارے الفاظ بڑے تلخ ہیں اور میں اس وقت یہاں ایسی باتیں کہنے اور سننے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ میں ارادہ کا اس قدر پختہ ہوں کہ اُس سے ٹل نہیں سکتا۔ گو اسباب مجھے تھوڑی دیر کے لئے میری تجویز کو بدلوا دیں۔ مگر یہ دوسری بات ہے۔ جو پرزہ کاغذ کا تجھ تک پہنچا اور جسے پڑھکر تو نے ایک سورما کی خواہش کی وہ کس نے دیا تھا؟ اگر گلبرٹ نے نہیں دیا تو بتا اور کس نے دیا "؟

ربقہ " وہ تو تھوڑی دیر کی مہلت دلا سکا۔ مگر موت سے نہیں بچا سکتا۔ جس

اِنسان پر تو نے مُصیبت کا پہاڑ ڈال دیا کیا اُس کے لئے تو صرف اِتنا ہی کر سکا ؟

گلبرٹ ۔ "نہیں ۔ میں نے صرف اتنی ہی بات کا ارادہ نہیں کیا ہے۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو مجھے کئی سورماؤں سے مقابلہ کرنا ہوتا جن سے چھُٹ نہیں سکتا تھا ۔ اور اُس حالت میں تیری بے گناہی ثابت کیسے ہوسکتی" ؟

ربقہ "یہ تو دل بہلانے اور پھُسلانے کی باتیں ہیں ۔ تیرے پاس میرا دستانہ ہے ۔ اور ایک سورما میری طرف سے تیرا مقابلہ کریگا ۔ کیا تُو اُس حالت میں میرے پناہ دینے اور بچانے کا ارادہ کریگا" !

گلبرٹ "میں اب بھی تیرا دوست اور تیرا بچانے والا رہونگا ۔ لیکن یہ تو دیکھ کہ اس میں مجھے کتنا بڑا خطرہ ہے ۔ اور میری کیسی بے عزتی ہے ۔ اگر میں اس وقت اس کے لئے کچھ شرطیں پیش کروں تو مجھ پر الزام نہ لگانا ۔ لے میں اپنا دِلی ارادہ ظاہر کرتا ہوں جو ایک یہودن کی جان بچانے کے لئے کیا گیا ہے ۔

ربقہ "کہو ۔ میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی" ۔

گلبرٹ "اچھا تو سُن ۔ میں صاف صاف کہتا ہوں ۔ ربقہ اگر میں تیرے سورما کا مقابلہ نہ کروں تو میں کسی کام کا نہ رہونگا ۔ میری عزت جو میری زندگی کا فخر اور باعث ہے بالکل جاتی رہیگی ۔ اور میں گرانڈ ماسٹر کے منصب سے محروم ہوجاؤنگا ۔ میرا انجام یہ ہوگا ۔ اس ہرمان پر خدا کی مار جس نے مجھے مقابلہ کے لئے تجویز کردیا ۔ اور البرٹ پر شیطان کی مار جس نے مجھے دستانہ پھینکنے سے روک لیا ۔ اور تجھ جیسی کومل اور نرمل نازنین پر جھوٹا الزام لگوادیا ۔

ربقہ ۔ اب چاپلوسی سے کیا کام نکلتا ہے ۔ تو ارادہ کر بیٹھا ۔ کیا تو میرا خون کرانا چاہتا ہے ۔ یا خود دُنیوی عزت سے محروم ہونا چاہتا ہے ۔ اب ان باتوں کا مقابلہ کرنے سے کیا فائدہ ۔ تُو تو جو کچھ تجھے کرنا تھا اُس کا ارادہ کر چکا ۔

گلبرٹ "نہیں ربقہ ۔ میں نے ابھی تک کوئی ارادہ نہیں کیا ۔ جو تو پسند کرے وہی ہوگا ۔ اگر میں مقابلہ کرتا ہوں تو مجھے اپنی عزت اور ناموری قائم رکھنی پڑیگی

اور ایسا کرنے ہی سے تو ماری جائیگی۔ کیونکہ سوا ے رچرڈ شیر دل یا آئیون ہو کے اور کوئی سورما میرے مقابلہ کا نہیں ہے۔ رچرڈ قید میں ہے۔ اور آئیون ہو جیسا کہ تو خود جانتی ہے آجکل لڑنے کے قابل نہیں ہے۔ اگرچہ تیری خاطر کوئی اَوُر سورما راضی بھی ہو جاے تو بھی تیری جان کی خیر نہیں ہے"۔

ربقہ "اور ان باتوں کے بار بار جتانے سے نفع کیا"؟

گلبرٹ "بہت نفع ہے۔ تجھے اپنے انجام کے ہر پہلو پر غور کرنا چاہئے"۔

ربقہ "اچھا تو بساط پلٹ دے تاکہ میں دُوسرا پہلو دیکھ لوں"۔

گلبرٹ "اگر میں نے مقابلہ کیا تو تُو ماری جائیگی۔ آگ میں آہستہ آہستہ سُلگا کر ہلاک کی جائیگی۔ جیسا کہ یہ لوگ ارادہ کر چکے ہیں۔ اور اگر میں مقابلہ نہ کروں تو میں کافر ہوگیا اور بے عزت بھی۔ اور میرا مشہور نام مٹ جائیگا۔ اُسے سُن کر لوگ لعنت بھیجا کرینگے۔ غرضیکہ میں بے نام و نشان ہو جاؤنگا۔ اور اس پر بھی ربقہ"۔ یہ کہہ کر وہ ربقہ کے قدموں پر گر پڑا" میں اس عظمت۔ اس حکومت۔ اس عزت۔ اس شہرت۔ اس ناموری۔ اس حشمت کو ایسے وقت میں جبکہ میرے پاس اُن کے قائم رکھنے کا ذریعہ کھو دینے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ ربقہ تو یہ اقرار کرے کہ گلبرٹ میں تجھے اپنا عاشق قبول کرتی ہوں"۔

ربقہ "اس حماقت کو تو خیال میں بھی نہ لا۔ بلکہ بیوہ ملکہ اور شاہزادہ جان کے پاس بعجلت تمام پہنچ۔ وہ انگلستان کی عزت قائم رکھنے کے خیال سے گرانڈ ماسٹر کی تجاویز کو روا نہیں رکھینگے۔ اس طریقے میں تم میری جان بچا سکتے ہو"۔

گلبرٹ "ان لوگوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ میں تو صرف تجھ ہی سے التجا کرتا ہوں۔ بتا تو کس بات کو چاہتی ہے؟ گو موت بُری چیز ہے لیکن میری تو رقیب ہے"۔

ربقہ۔ اِنسان بن۔ عیسائی بن۔ اگر تیرا مذہب واقعی اُس رحم کی سفارش کرتا ہے جسے تُم زبان سے تو کہتے ہو مگر عمل میں نہیں لاتے تو بلا عوض کے میری جان بچالے۔ عوض سے تیری فراخدِلی اور سخاوت مٹ جائیگی"۔

گلبرٹ "نہیں حسینہ۔ تو اس قدر بوجھ تو مجھ پر نہ ڈال۔ اگر میں موجودہ اور آیندہ عزت و اُمید سے دست بردار ہوسکتا ہوں تو صرف تیری خاطر۔ البتہ ہم یہاں سے چلے جائینگے۔ سرزمین فلسطین میں رہینگے۔ جہاں میرا دوست نواب مونٹ سیرٹ ہے۔ وہ بھی اس گرانڈ ماسٹر وغیرہ کی میری مانند پرواہ نہیں کرتا۔ یا میں سلطان صلاح الدین سے میل کر لونگا۔ مگر ان متعصب لوگوں کی نفرت برداشت نہ کرونگا۔ ہزاروں آدمی میری اور تیری عزت کرینگے۔ تو ملکہ بن کر رہیگی۔ اور کوہ کرسل پر تیرا تخت ہوگا۔ میں دوسرے ملکوں میں بھی یہی عزت حاصل کرسکتا ہوں"۔

ربقہ "یہ تو محض خواب ہے۔ اگر یہ سچ بھی ہو تو بھی مجھ پر اس کا اثر نہیں ہوگا۔ نہ میں تیری عزت میں شریک ہوسکتی ہوں۔ اور نہ ایسے شخص سے تعلق کرسکتی ہوں جو اپنے عہد کو توڑ کر اپنے گروہ کو چھوڑے جاتا ہے۔ اور وہ بھی ایک غیر قوم کی عورت کی خاطر میری رہائی کی قیمت نہ لگا۔ فیاضی کو فروخت نہ کر۔ ایک مظلوم کو محض سخاوت کے نام پر بچالے۔ جا۔ شاہ انگلستان یعنی رچرڈ تیری التجا سُنیگا"۔

گلبرٹ "میں اپنے گروہ کو صرف تیری خاطر چھوڑ سکتا ہوں۔ اگر تُو راضی نہ ہوگی تو میں اپنے حوصلے کو نہیں چھوڑونگا۔ میں رچرڈ کے آگے نہیں جھکونگا۔ اور اُس مغرور سے عنایت یا مدد طلب نہ کرونگا۔ میں اپنی ذات کے ذریعے سے ہیکل کی عزت اُسکے قدموں پر نہیں رکھونگا۔ میں اپنے گروہ کو چھوڑ تو سکتا ہوں۔ مگر نہ اُسے ذلیل کرنا چاہتا ہوں اور نہ دھوکا دینا"۔

ربقہ "خدا مجھ پر رحم کرے۔ کیونکہ انسان کی مدد کی طرف سے تو اب مایوسی ہی مایوسی ہے"

گلبرٹ "بات تو یہی ہے۔ اگر تو مغرور ہے۔ مگر اس میں مَیں تیرا مدِّمقابل ہوں۔ اگر میں مقابلہ کے لئے آمادہ ہوگیا تو پُورا زور خرچ کرونگا۔ اور اس حالت میں تیری خیر نہیں۔ ربقہ تجھے میری التجا قبول کرلینا چاہیئے"۔

ربقہ "گلبرٹ تو عورت کے دل سے واقف نہیں ہے۔ اُسکے ارادہ سے بالکل ناواقف ہے۔ مغرور سورما تونے سخت ترین جنگ میں اس قدر ہمت نہ دکھائی ہوگی جس قدر کہ عورت محبت یا فرض کے موقعے پر دکھا سکتی ہے۔ میں کمزور اور ڈرپوک عورت جلا

لیکن جب ہمیں کسی کام کا ارادہ کرنا پڑے اور تو میدان جنگ میں اُترے اور میں دُکھ اُٹھانے پر اُتر آؤں تو مجھے یقین ہے کہ میری ہمت تیری ہمت سے سبقت لے جائیگی۔ اللہ حافظ۔ اب میں باتوں میں زیادہ وقت گنوانا نہیں چاہتی۔ بلکہ یادِ خدا کے ذریعے سے اپنے کو زیادہ مضبوط اور ثابت قدم بناؤنگی"۔

گلبرٹ:۔ "تو اب ہم اسی طرح جُدا ہوں؟ ربقہ میں تیری قوم کا ہوکر رہ سکتا ہوں اور اپنا سر اپنے قرضداروں کے آگے جُھکانا پسند کرتا ہوں۔ مگر محض تیری خاطر سے۔ اے کاش تو عیسائی ہوتی اور میری قدر کرتی"۔

ربقہ:۔ "تو یہودیوں کا ذکر فضول کرتا ہے۔ وہ تو ایک برگزیدہ۔ ایک سورما۔ اور ایک حکمراں قوم کے لوگ ہیں۔ اور تمہاری نسل کے مقابلہ میں بہتر ہیں"۔ اس کے سلسلہ میں ربقہ نے اپنی نسل کا ذکر فخریہ کیا۔ اُس وقت اُس کے چہرے پر شان کے آثار نمایاں ہوئے۔ اور اخیر میں کہنے لگی کہ "اللہ حافظ۔ مجھے نہ تیری عزت۔ نہ نسل۔ اور نہ مذہب کا حسد ہے"۔

گلبرٹ (نزدیک آکر):۔ "تو ایسی حسین۔ اور ایسی جوان ہے۔ اور اس پر بھی بدنامی کی موت پسند کرتی ہے۔ مگر اب تو کسی طرح بھی تیری جان نہیں بچ سکتی۔ اب میں جاتا ہوں۔ مگر ہمیں دوست دوست کی طرح جُدا ہونا چاہیئے۔ میں نے تیرے استقلال پر ناحق حملہ کیا۔ جبکہ میں اپنی ثابت قدمی پر قائم ہوں۔ اور دونوں کا ارادہ قسمت کا کھیل ہے"۔

ربقہ:۔ "لوگ اسی طرح اپنی خواہشوں کا قصور قسمت کے سر تھوپتے ہیں۔ مگر میں تجھے معاف کرتی ہوں۔ حالانکہ تو میری موت کا باعث ہے۔ دنیا میں ایسی شریفانہ باتیں بھی جو زبردست دل میں سے گزرتی ہیں۔ مگر کاہل وجود کے باغ میں گھاس اُگکر سارے راستے بند کردیتی ہے۔ یہ تیرا حال ہے"۔

گلبرٹ:۔ "واقعی میں ایسا ہی ہوں۔ میں جاہل اور ناتربیت یافتہ ہوں اور مغرور بھی۔ میں اپنی ہمت اور ثابت قدمی کو قائم رکھنے والا ہوں۔ اور جُھکنے والا نہیں اور مجھے ایسا ہی رہنا چاہیئے۔ کیا تو مجھے معاف کرتی ہے"؟

ربقہ " ایسی ہی خوشی سے جیسی سے کہ مقتول قاتل کو معاف کرتا ہے "۔
گلبرٹ " اللہ حافظ "۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔ البرٹ اُسکے انتظار میں باہر کھڑا تھا ۔
البرٹ " تم نے بڑی دیر لگا دی۔ اگر گرانڈ ماسٹر یا کونریڈ کو جاسوس اطلاع کردیں تو میری آفت آجاے۔ لیکن تجھے کیا غم ہے؟ تیرے پاؤں لڑکھڑا نے ہیں تیرا چہرہ مغموم ہے۔ تو اچھا تو ہے"؟
گلبرٹ " اُسی قدر اچھا ہوں جسقدر کہ بدنصیب یہودن جو ایک گھنٹے کے اندر ہی موت کا لقمہ بنیگی۔ یار بخدا اس عورت نے تو میرا حوصلہ پست کردیا۔ میری اُسکے آگے ایک بھی پیش نہ گئی۔ میرا جی چاہتا ہے کہ گرانڈ ماسٹر کے پاس جاکر اس فرقہ سے علیحدہ ہوجاؤں۔ اور کہہ دوں کہ جس ظلم کے لئے اُس نے مجھے آمادہ کیا میں اُسے نہیں کرنا چاہتا"۔
البرٹ " تُو تو دیوانہ ہے۔ اس طریقہ میں تُو تو اپنے آپ کو برباد کرلیگا مگر اس یہودن کی جان نہیں بچا سکیگا۔ گرانڈ ماسٹر تیری جگہ کسی اور سورما کو آمادہ کردیگا۔ اور یہودن ضرور ماری جائیگی"۔
گلبرٹ " یہ غلط ہے۔ میں اُس بیچاری کی حمایت میں لڑونگا۔ اگر میں ایسا کروں تو ہمارے فرقہ میں ایسا کونسا سورما ہے جو میرے سامنے ڈٹ سکے"۔
البرٹ۔ مگر تو غلطی پر ہے۔ تجھے اس کام کے کرنے کے لئے نہ تو وقت ملیگا اور نہ موقع۔ ذرا گرانڈ ماسٹر سے جاکر یہ تو کہو کہ تم اُسکے حکم کو نہیں ماننا چاہتے۔ پھر دیکھ لینا کہ کیا گل کھلتا ہے۔ یہ کلمہ تمہارے مُنہ سے نکلنے کی دیر ہے اور تم یا تو کسی تاریک قیدخانہ میں سڑتے رہوگے یا زمین کا پیوند بنائے جاؤگے۔ تو یہودن کے سورما کا مقابلہ کر۔ ورنہ برباد اور بے عزت ہوگا"۔
گلبرٹ۔ میں یہاں سے بھاگ جاؤنگا۔ اور کسی دور دراز ملک میں چلا جاؤنگا۔ میری منظوری سے تو اس یہودن کے خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرنے پائیگا"۔
البرٹ۔ تو بھاگ ہی نہیں سکتا۔ ذرا قلعہ کے دروازے پر جاکر ہی آزما لے۔ اس کا

خیال بھی نہ کر۔ اگر بھاگ گیا تو کیا ہوگا؟ بے عزتی۔ فرانس میں یہ خبر کس قدر افسوس کے ساتھ سُنی جائیگی۔ اور رچرڈ کو یہ سُن کر کس قدر خوشی ہوگی کہ جس سورما نے فلسطین میں اُسے قدم آگے نہ بڑھانے دیا اُس نے ساری عزت محض ایک یہودن کے پیچھے کھو دی"

گلبرٹ "تسلیم۔ چاہے کچھ ہی ہو مگر میرے نام کے ساتھ بزدل کا لفظ نہیں لگ سکتا۔ خدا کی پناہ۔ کیا رچرڈ یا اُس کا کوئی منظورِ نظر میرے مقابلے کو آئیگا۔ کوئی بھی اس عورت کی خاطر جان دینا نہ چاہیگا"

البرٹ "اگر یہ ہو تو تیرے لئے اور بھی تحقیر ہے۔ یہ عورت تو کچھ تیرے سبب سے ہلاک نہیں کی جائیگی۔ بلکہ گرانڈ ماسٹر کی خواہش سے۔ اس کا سارا الزام اُسکے سر رہیگا۔ جسے وہ تعریف سمجھیگا"

گلبرٹ "درست۔ اگر کوئی سورما نہ آیا تو میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہونگا۔ مگر اُس کے بعد جو کچھ ہوگا اُس میں کوئی حصّہ نہ لے سکونگا"

البرٹ "ذرا سا بھی نہیں۔ البتہ اُس جشن میں شریک ہوسکیگا جو مقدس جارج کی مورت کا نکالا جائیگا"

گلبرٹ "خیر میں اپنے ارادے پر قائم رہونگا۔ اس عورت نے میری تحقیر کی ہے مجھے طعنہ دیا۔ مجھے بُرا بھلا کہا ہے۔ اس لئے کیا میں اُس کی خاطر اُس چیز کو چھوڑ دونگا جو لوگوں کی نگاہ میں قابلِ وقعت ہے۔ میں مقابلہ ضرور کرونگا"

یہ کہہ کر گلبرٹ کمرے سے چل دیا۔ البرٹ سایہ کی طرح اُس کے ساتھ رہا۔ تاکہ اُس کی نگرانی کرے۔ اور اُسے کوئی ایسی بات نہ کرنے دے جس میں اُس کا نقصان ہو یا بے عزتی۔ البرٹ نے ایسا کیوں کیا؟ اس کا سبب یہ تھا کہ اُسے یہ اُمید تھی کہ گلبرٹ ایک دن گرانڈ ماسٹر کے منصب پر پہنچ جائیگا۔ اور اس حالت میں اُسے گلبرٹ سے بہت کچھ نفع ہوگا

رچرڈ پر حملہ

جب سیاہ سورما فیاض رہزن سے رخصت ہوا۔ تو سیدھا ایک چھوٹی سی اور کم آمدنی والی خانقاہ میں گیا جو سینٹ بوٹولف کی خانقاہ کہلاتی تھی۔ اور جہاں آئیون ہو کو قلعہ سے نکال کر پہنچا دیا گیا تھا۔ یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ آئیون ہو اور سیاہ سورما کے درمیان کیا کیا باتیں ہوئیں۔ البتہ یہ کہنا کافی ہوگا کہ چاروں طرف کو قاصد روانہ کر دئے گئے۔ اور دوسرے ہی دن سیاہ سورما مع ڈمبہ مسخرہ کے جو اس کے رہبر کا کام انجام دیتا تھا روانہ ہونے کو تیار ہو گیا +

سیاہ سورما (آئیون ہو سے) "اب کوننینگرک میں ہماری ملاقات ہوگی جہاں سیڈرک اپنے دوست ایتھیلسٹن کی وفات کی دعوت دیگا۔ میں تمہارے سیکزن رشتہ داروں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور اُن سے پہلے کی نسبت اب زیادہ واقفیت پیدا کرنے کا خواہشمند ہوں۔ تم بھی مجھ سے ملنا۔ اور میں تم میں اور تمہارے باپ میں میل کرا دونگا"

یہ کہہ کر سیاہ سورما آئیون ہو سے رخصت ہونے لگا۔ آئیون ہو نے اُسکے ہمراہ چلنے کی خواہش ظاہر کی۔ مگر سورما نے اسے منظور نہ کیا +

سیاہ سورما "آج کے دن آرام کر۔ کیونکہ کل کے دن تجھ میں سفر کرنے کی طاقت بھی بمشکل آسکیگی۔ میں اپنے ساتھ صرف ومبہ کو بطور رہبر کے لئے جاتا ہوں۔ جو حسب ضرورت مسخرے اور پادری دونوں ہی کا کام دے سکتا ہے +

ومبہ "اور میں اپنی طرف سے تو آپکے ہمراہ چلنے کو دل سے تیار ہوں۔ میں ایتھیلسٹن کے جنازے کی دعوت کو نہیں دیکھونگا۔ کیونکہ وہ زندہ ہوکر باورچی ساقی اور دیگر لوگوں کو چشم نمائی کریگا۔ اور کیا میں اس نظارے کو دیکھوں۔ اگر میری عقل کام نہ دیگی تو سیڈرک سے آپ کی بہادری کی آڑ میں معافی حاصل کرونگا"

سیاہ سورما "لیکن جب تیری عقل کام نہ دیگی تو میری بہادری بیچاری کیا کام دیگی"

ومبہ "عقل تو بہت کچھ کر سکتی ہے۔ مگر بہادری تو ایک عجیب خلقت ہے۔ وہ

کسی سے بھی نہیں رُکتی اور نہ کسی کی پرواہ کرتی ہے"۔
آئیون ہو (سیاہ سورما سے) "چونکہ آپ نے اس باتونی کو اپنا رہبر منتخب کیا ہے لیکن وہ جنگل کے ہر راستہ سے واقف ہے۔ اور نیز ایک ایک شکاری ہے۔ وہ وفادار بھی ہے اور سخت جان بھی"۔
سیاہ سورما "اور اگر وہ مجھے راستہ بتا سکے تو میں اُس سے اس لئے ناخوش نہ ہونگا کہ وہ سفر کو خوشگوار بنائیگا۔ اللہ حافظ آئیون ہو۔ میں کہتا ہوں کہ تم کل صبح تک روانہ ہونے کی تکلیف گوارا نہ کرنا"۔
سیاہ سورما نے اپنا ہاتھ آئیون ہو کی طرف بڑھایا۔ اُس نے لیکر اُسے چوما۔ پھر سورما نے راہب یا مہنت سے رخصت طلب کی۔ گھوڑے پر سوار ہوا۔ وَمبہ کو ہمراہ لیا اور چل دیا۔ آئیون ہو اُن کو اُس وقت تک دیکھتا رہا جب تک کہ دونوں جنگل میں غائب نہ ہو گئے۔ اسکے ذرا ہی دیر بعد صبح کی نماز ہوئی۔ اور آئیون ہو نے مہنت کو بلایا۔
آئیون ہو "یہ اُس سے بہتر ہے جتنا کہ میری بڑی سے بڑی امید پیش بینی کر سکتی ہے۔ یا تو میرا زخم کم ہو گیا۔ یا اس مرہم نے نفع دیا ہے۔ میں اپنے کو زرہ پہننے کے قابل سمجھتا ہوں۔ اور یہ اچھی بات ہے۔ اور میرے دل میں کچھ ایسے خیالات کی بھرمار ہو رہی ہے جو میری بیکاری کو ناگوار بنا رہے ہیں"۔
مہنت "مقدسین کی پناہ! سیڈرک کا فرزند اور ہماری خانقاہ سے اچھا ہوئے بغیر چلا جائے۔ اگر ہم اس بات کو گوارا کریں تو ہمارے پیشہ اور خدمت پر حرف آجائے۔ اور ہمیں بڑی ندامت ہو"۔
آئیون ہو "اور نہ میں خود آپ کے مکان سے جانے کی خواہش کرتا بشرطیکہ میں اپنے کو سفر کی تکلیف گوارا کرنے اور اُسے اختیار کرنے کے لئے مجبور نہ سمجھتا"۔
مہنت "اور ایسی کیا ضرورت پیش آگئی۔ جس نے آپ کو روانگی کے لئے مجبور کیا"؟
آئیون ہو "کیا آپ کے اعصاب نے کسی آنے والے خطرے کو محسوس کیا ہے؟

کیا آپ کے دل نے کسی تاریک منظر کے نظارہ ہونے کا عالم محسوس کیا ہے؟ کیا تو نہیں جانتا کہ ایسے جذبات توجہ کے محتاج ہیں۔ اور وہ ہماری محافظ ارواح کی طرف سے اس بات کی علامات ہیں کہ کوئی خطرہ پیش آنے والا ہے"۔

مہنت "میں اس سے تو انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن ایسے جذبات اور خیالات بظاہر ایک مفید منظر اور رجحان بھی تو رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ تو زخمی ہے اور ایسی حالت میں اُس شخص کے نقش قدم پر چلنا یا اُس کا تعاقب کرنا کیا نفع دیگا جسکی تو اُس حالت میں مدد نہیں کر سکتا جبکہ اُس پر حملہ کیا جائے"۔

آئیوون ہو "مہنت صاحب۔ تم غلطی پر ہو۔ مجھ میں اتنی طاقت تو ہے کہ میں اپنے مقابلہ کرنے والوں کا سامنا کر سکوں۔ لیکن اگر میری حالت ایسی نہ بھی ہوتی تو کیا میں اُس کی مدد ایسے وقت میں نہ کرتا جبکہ وہ خطرے میں ہوتا؟ یہ تو مشہور ہے کہ سیکزن لوگ نارمن قوم کے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں اور کسی کو کیا خبر ہے کہ وہ ایسے وقت میں جبکہ اُن کے دل اتھیلسٹن کی موت سے ناخوش ہو رہے ہیں اور جوش میں ہیں اُن کے درمیان چلا جائے۔ ایسے وقت میں اُس کا اُن کے پاس جانا ہی خطرناک ہے۔ اس لئے میں اُس کا ساتھ دینا اور خطرے کو دُور کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ مجھے کوئی ایسا راہوار دے سکتے ہیں جو میرے جنگی گھوڑے کی نسبت سبک رفتار ہو"؟

مہنت۔ "ہاں میں اپنا گھوڑا دے سکتا ہوں"۔

آئیوون ہو "تو اُسے جلد تیار کرا لیجئے۔ اور گرتھ سے کہئے کہ وہ میرے ساتھ میرے ہتیار لے کر چلے"۔

مہنت۔ یہ خیال رہے کہ میرا گھوڑا جنگ و جدل کا عادی نہیں ہے۔ وہ آپ کے ہتیاروں کا بوجھ بھی نہیں سنبھال سکتا"۔

آئیوون ہو۔ یقین رکھئے کہ میں اُس پر بوجھ نہیں لادونگا"۔

جب گرتھ آئیوون ہو کے پیروں میں کانٹے وغیرہ لگا چکا تو مہنت نے کہا کہ میرا گھوڑا اس کی تکلیف گوارا نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں دوسرے گھوڑے کو

منگاتا ہوں جو جنگل میں سے کوئی ایک گھنٹے کے اندر آجائیگا ٭

آئیون ہو۔ تسلیم۔ میں آپ ہی کے گھوڑے پر قناعت کرتا ہوں جو اس وقت تیار ہو چکا ہے۔ میرے ہتیار گرتھ لے کر چلیگا۔ اور میں گھوڑے پر بار نہ ڈالونگا۔ اچھا اللہ حافظ۔

آئیون ہو گھوڑے پر سوار ہو کر چل دیا۔ گرتھ اُس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ مہنت اسے کھڑا ہوا دیکھتا رہا۔ جب آئیون ہو دُور نکل گیا تو مہنت اپنے دل سے کہنے لگا کہ "بخدا یہ جنگجو لوگ کیسے نڈر ہوتے ہیں۔ اگر میرے رہوار کو نقصان ہو گیا تو میں کسی کام کا نہ رہونگا۔ کیونکہ وجع مفاصل میں مبتلا ہونے کے باعث پہلے ہی سے ناکارہ ہوں۔ لیکن اگر میں انگلستان کی حمایت میں ہتیار نہیں اُٹھا سکتا تو یہی بہتر ہے کہ رہوار ہی اُس میں حصہ لے سکے۔ اس کے عوض مجھے کسی وقت کچھ انعام مل جائیگا۔ اہا۔ اب ناشتہ کا وقت آگیا۔ چلوں گھنٹی بجا کر لوگوں کو بلاؤں۔" یہ کہہ کر وہ خانقاہ میں آگیا۔ اور اُس نے لوگوں کو بلایا۔ اور سب کھانے پینے میں مصروف ہو گئے ٭

اس اثنا میں سیاہ سورما اور اُس کا رہبر اپنی مرضی کے مطابق جنگل کے راستوں میں ہو کر سفر کرتے گئے۔ سورما کبھی کبھی کوئی گیت گانے لگتا۔ اور وَمبہ تمسخر کی باتیں کرنے لگتا۔ الغرض دونوں ہنستے بولتے اور نہایت لاپروائی کے ساتھ اور بلا کسی خوف وخطر کے جارہے تھے اور راستہ آسانی سے کٹ رہا تھا ٭

چلاچل دونوں مسافر جنگل کے ایک ایسے حصے میں پہنچ گئے جو زیادہ گھنا تھا۔ اُس وقت وَمبہ کو چند مسلح جوان نظر آئے۔ اُس نے سیاہ سورما سے کہا سورما فی الفور چوکنا ہو گیا۔ اُس پر چھ سات جوانوں نے حملہ کیا اور یہ نعرہ لگایا کہ "ظالم۔ اب تو مرجا" ٭

دونوں طرف سے وار ہونے لگے۔ سورما نے اُن کو دبا کر پیچھے ہٹا دیا۔ مگر ایک حملہ آور نے جو چھپا ہوا تھا پیچھے سے برچھی کا وار کیا۔ جو گھوڑے کے لگا۔ گھوڑا مع سورما کے زمین پر گر پڑا۔ مگر وَمبہ نے حملہ آور کو روک کر سورما کو اُٹھایا۔ سورما نے ایک درخت کی طرف پشت کر کے مقابلہ شروع کیا۔ اور وَمبہ نے بگل بجایا

مقابلہ ہوتا رہا۔ ذرا ہی دیر میں لوکسلے اور پادری مع تیر اندازوں کے آگئے اور سارے حملہ آوروں کو زمین پر گرا دیا گیا *

سیاہ سورما۔ "میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے بڑے نازک وقت میں میری مدد کی۔ اور ڈی بریسی تو اس نیلے سورما کا نقاب اٹھا"*

ڈی بریسی نے خود اُتار دیا۔ نقاب الگ کر دیا۔ سیاہ سورما نے آگے بڑھ کر دیکھا وہ شخص والڈیمر فرزس نکلا *

سیاہ سورما۔ "ارے والڈیمر تجھ جیسے ذی رتبہ آدمی کو کیا ضرورت پیش آئی کہ ایسی بُری مہم میں شریک ہوا"؟

والڈیمر۔ "رچرڈ۔ تو نہیں جانتا کہ بنی آدم کا حوصلہ اور انتقام اُس سے کیا کیا نہیں کراتا ہے"*

سیاہ سورما۔ "انتقام! میں نے تجھے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ تو مجھ سے کسی قسم کا انتقام بھی نہیں لے سکتا ہے"*

والڈیمر۔ "تو نے میری بیٹی کے ساتھ شادی نہیں کی۔ کیا یہ ایک شریف خاندان نارمن کی ہتک نہیں ہے"؟

سیاہ سورما (مددگاروں سے) "آپ ذرا ہٹ جائیں۔ مجھے اس سے کچھ باتیں کرنی ہیں"۔ اور والڈیمر سے "تیری بیٹی۔ مگر یہ بتا اور سچ بتا کہ تجھے کس دغاباز نے اس جان جوکھوں پر آمادہ کیا"؟

والڈیمر۔ "تیرے بھائی نے۔ جو تجھ سے اُس بدسلوکی کا انتقام لینا چاہتا ہے جو تو نے اپنے باپ کے ساتھ کی ہے"*

سیاہ سورما۔ "کیا تو اپنی جان بخشی نہیں چاہتا"؟

والڈیمر۔ "جو شخص شیر کے پنجے میں ہو اُس کی ایسی خواہش فضول ہے"*

رچرڈ (سیاہ سورما۔ کیونکہ اس بھیس میں در اصل رچرڈ تھا) "اچھا تو جا۔ میں تیری جان از خود بخشتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ تین دن کے اندر تو انگلستان سے چلا جا۔ اگر نہ گیا تو مارا جائیگا۔ اگر تو کوئی بات میرے خاندان کی عزت کے خلاف

کہیگا تو تجھے کوئی بھی نہیں بچا سکیگا۔ اور تیرا گوشت چیل کوؤں کو کھلایا جائیگا۔
ٹوکسلے اس سورما کو ایک گھوڑا دیدو۔ اور ان لوگوں کو جانے دو"۔
لوکسلے "۔ مگر میں تو اس کا خاتمہ ایک تیر سے کئے دیتا ہوں تاکہ وہ سفر کی تکلیف سے بچ جائے"۔
رچرڈ "۔ تو سینہ میں انگریزوں کا دل رکھتا ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ میرا کہنا مان۔ میں رچرڈ شیر دل ہوں"۔

یہ سنتے ہی لوکسلے وغیرہ دوزانو ہوگئے۔ اور معافی مانگنے لگے۔

رچرڈ۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ میرے دوستو۔ چاہے تم رہزن سہی۔ مگر تم نے اپنی بدمعاشی اور غارتگری کا کفارہ اس طریقہ میں دیدیا کہ میری رعایا کی حفاظت قلعہ ٹارکوئل میں کی۔ اور نیز آج کی خدمت سے بھی۔ اٹھو دوستو۔ اب سے نیک رعایا بنو۔ اور تو اے بہادر لوکسلے ــــ"۔
لوکسلے۔ آقا مجھے اب لوکسلے کے نام سے نہ پکارو۔ میں نے وجہ خاص سے نام بدل لیا ہے۔ میں شیرووڈ جنگل کا نگران روبن ہڈ ہوں۔
رچرڈ "۔ جو کچھ میری غیر حاضری میں ہوگیا۔ اس کا ذکر ہی فضول ہے"۔
ومبہ "۔ درست۔ کیونکہ مثل مشہور ہے جب بلی نہ ہو تو چوہے ناچیں"۔
رچرڈ "۔ ارے تو موجود ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ بھاگ گیا"۔
ومبہ "۔ خوب۔ حماقت کبھی سورمائی سے جدا نہیں ہوسکتی۔ دیکھئے میری فتح کا نشان تو وہ پڑا ہوا ہے"۔
رچرڈ "۔ تیری خدمت کی قدر کی جائیگی"۔
ایک آواز "۔ لو میں بھی اقرار کرتا ہوں۔ قبل اسکے کہ قتل کیا جاؤں"۔

رچرڈ نے آواز کی جانب دیکھا تو معلوم ہوا کہ پادری صاحب تسبیح خوانی میں مصروف ہیں۔

رچرڈ "۔ تو کیوں گھبراتا ہے۔ ارے میں کسی کا راز فاش نہیں کرنے والا"۔
پادری "۔ میں شراب و کباب یا دیگر بے عنوانیوں کا خیال نہیں کرتا۔ بلکہ اس گھونسے کا

جس کی آواز رچرڈ نے سنی ۔

رچرڈ ''خوب۔ میں گھونسے کو بھول گیا حالانکہ اُس کی آواز دن بھر میرے کانوں میں گونجتی رہی۔ مگر ان لوگوں کو یاد ہے کہ میں نے اُس کے بدلے میں ایک بے نظیر مکّہ لگایا تھا۔ اور اگر تو اب چاہے تو پھر مکّہ بازی کے لئے موجود ہوں''۔

پادری ''ہرگز نہیں۔ مجھے تو میرے گھونسے کا عوض مع سود کے مل گیا''۔

رچرڈ۔ ''میں تجھے بھی معاف کرتا ہوں''۔

پادری ''میں بھی یہی کرتا ہوں۔ آپ مجھے صرف پادری ہی رہنے دیں اور جنگل میں چین کرنے دیں''۔

رچرڈ ''میں سمجھ گیا۔ تجھے وارن کلف کے جنگل کا مالک بناتا ہوں۔ مگر دیکھ حد سے زیادہ شکار نہ کرنا''۔

پادری ''بہت اچھا۔ لیکن آپ کی مہربانی سے میں شکار میں اضافہ ہی کرونگا''۔

ابھی شاہ رچرڈ شیر دل میں اور اُس کے خیر خواہوں میں یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ سامنے سے دو آدمی اُور آتے ہوئے دکھائی دئے۔

رچرڈ ایتھیلسٹن کے قلعہ میں

دونوں نئے شخصوں میں سے ایک نوسورما آئیون ہو تھا اور دوسرا گرتھ۔ جوں ہی آئیون ہو نے دیکھا کہ اُس کے آقا کے جسم پر خون کے چھینٹے پڑے ہوئے ہیں۔ اور چھ سات لاشیں اردگرد پڑی ہوئی ہیں۔ اور یہ کہ اُسے ایک جماعت رہزنوں کی گھیرے ہوئے ہے۔ یہ سماں دیکھ کر آئیون ہو کو سخت حیرت ہوئی۔ اُس نے رچرڈ سے کچھ کہنا چاہا۔ مگر اس پس و پیش میں پڑ گیا کہ رچرڈ کو کس نام سے مخاطب کرے؟ آیا رچرڈ کے نام سے یا سیاہ سورما کے لقب سے۔ رچرڈ اُس کی اس پریشانی کو تاڑ گیا۔

رچرڈ۔ آئیون ہو مجھے رچرڈ کے نام سے مخاطب کرنے کے لئے تو پس و پیش نہ کر۔ کیونکہ یہ لوگ جو میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں سچے انگریز ہیں۔ حالانکہ

وہ مجبوری سے گرم اور پرجوش انگریزی خون سے چند قدم پیچھے ہٹ گئے ہیں*
لوکسلے (آگے بڑھکر) - جناب سورما آئیون ہو میری باتوں سے شاید ہمارے بادشاہ کے اطمینان میں اضافہ نہ ہو۔ تاہم میں کسی قدر فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جن لوگوں نے بہت کچھ تکلیف اور نقصان برداشت کیا ہے اُن میں سے یہی لوگ جو یہاں موجود ہیں زیادہ وفادار ہیں"*

آئیون ہو" میں آپ کی ایسی بات پر شک نہیں کرسکتا۔ کیونکہ آپ لوگ اپنے ہی آدمی ہیں۔ لیکن یہ خون خرابہ کیسا ہے؟ یہ مقتول کون ہیں اور کیسے آدمی ہیں۔ اور بادشاہ سلامت کے جسم پر خون کے چھینٹے کیسے ہیں"؟

شاہ رچرڈ" آئیون ہو۔ ہمارے ساتھ دھوکا اور سرکشی کی گئی ہے۔ لیکن ان مددگاروں کی بدولت جن کا میں ممنون ہوں دغابازوں کو اپنی کرتوت کا پھل مل گیا۔ لیکن تو سب سے بڑا دغاباز ہے۔ کیا میں نے تجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ جب تک تیرے زخم اچھے نہ ہو جائیں تب تک تو کہیں جانے کی تکلیف گوارا نہ کرنا"؟

آئیون ہو" میرے زخم تو اچھے ہو گئے۔ لیکن جہاں پناہ آپ اپنے وفاداروں کا دل اس طرح کیوں دُکھاتے ہیں کہ تن تنہا سفر کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی ایک معمولی سورما کی مانند جس کی زندگی کا مقصد صرف اس قدر ہے کہ تلوار اور نیزہ سے اپنی اغراض پوری کرے"؟

رچرڈ - اور رچرڈ کی خواہش یہ ہے کہ وہ صرف تلوار اور نیزہ سے شہرت حاصل کرے۔ اُسے جان جوکھوں کے کام میں قدم رکھنے سے فخر حاصل ہوتا ہے۔ ہاں اُس فخر سے بھی زیادہ فخر جو ایک فوج کی سپہ سالاری کرنے سے حاصل ہو"*

آئیون ہو" لیکن آپ کی سلطنت کا کیا ہوگا؟ جس کے حصے بخرے کئے جانے کی فکر کی جا رہی ہے۔ اور جس میں خانہ جنگی کے سامان کئے جا رہے ہیں۔ آپ کی رعایا کو ہر طرف سے ہر طرح کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اگر آپ کی جان خدانخواستہ کسی ایسے ہی خطرے میں ضائع ہو گئی جیسا کہ ابھی آپ کو پیش آچکا ہے تو آپ کی

سلطنت اور رعایا کا انجام کیا ہوگا"؟
رچرڈ " ہا۔ ہا۔ میری سلطنت اور میری رعایا۔ میری بہترین رعایا۔ میری حماقتوں کا عوض دینے کے لئے دل سے آمادہ ہے۔ خود آئیون ہو میرے حکم کو مانتا نہیں اور اپنے بادشاہ کو ایک وعظ سُناتا ہے۔ اس لئے کہ بادشاہ نے اُسکی رائے پر عمل نہیں کیا۔ ہم میں سے کون دوسرے کو ملامت کرنے اور طعنہ دینے میں حق بجانب ہے۔ تاہم وفادار اور صادق القول سورما مجھے معاف کرو۔ میں کچھ وقت سینٹ بوٹوف کی خانقاہ میں اس لئے گزارنا چاہتا ہوں کہ اپنے نوابوں سرداروں اور وفادار رعایا کو فراہم ہونے کا موقع دوں۔ اور تلوار چلانے کے بغیر دشمنوں کی دغابازی کو دبا دوں۔ میرا میدان میں یکایک نمودار ہونا ہی میری جان کے لئے خطرہ ہوگا۔ حالانکہ آپ سب میری سلامتی کے لئے موجود ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ جنوب میں نواب سالسبری۔ اور شمال میں واروک شایر کے نواب بیوچیمپ۔ ملٹن اور پرسی کو خبر ہو جائے۔ لندن میں چانسلر صاحب کو آمد کی خبر ہو جائے"۔
آئیون ہو یہ سمجھکر کہ رچرڈ کی سورمائی اور خطروں کی پرواہ نہ کرنے والی روح کے ساتھ جھگڑنا فضول ہے خاموش ہوگیا۔ رچرڈ یہ سمجھکر کہ اُس نے آئیون ہو کو خاموش کردیا۔ حالانکہ اُس کا دعوے اور اُس کی رائے درست تھی روبن ہڈ (لوکسلے) سے مخاطب ہوا۔
رچرڈ " رہزنوں کے بادشاہ کیا تمہارے پاس بادشاہ کے کھانے پینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ ان فضول شریروں کے ساتھ مجھے جد وجہد کرنے سے بھوک لگ گئی ہے"۔
رابن ہڈ " اگر حضور میری جھونپڑی تک قدم رنجہ فرمائیں تو شکار کا گوشت۔ ایل اور ایک دو جام شراب مل ہی جائیگی۔
رابن ہڈ آگے آگے ہو لیا۔ اُسکے پیچھے رچرڈ۔ اور رچرڈ کے پیچھے باقی لوگ۔ یہاں تک کہ ایک درخت کے نیچے جا پہنچے جہاں رچرڈ کے لئے کھانے پینے کا سامان مہیا کیا گیا۔ رچرڈ کے ساتھ اور لوگوں نے بھی شراب پی۔

دور چلا۔ اور نشہ نے لوگوں کو گستاخ کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ بیباک اور بےتکلف ہو کر ہنسی مذاق کرنے لگے ؛

رابن ہڈ۔ بادشاہ سلامت کی تشریف آوری سے ہماری عزت افزائی ہوئی۔ تاہم اب اُسے فضول باتوں میں وقت نہیں گنوانا چاہئے کیونکہ اس سے سلطنت کے کاروبار خطرناک ہو سکتے ہیں ؛

رچرڈ " اگر میرے دو صلاح کار ہوں یعنی ایک ایتھون ہو اور دوسرا رابن ہڈ تو مجھے یقین ہے کہ اپنی مرضی۔ خود مختاری اور آزادی سے محروم ہو جاؤں۔ مگر آؤ۔ اب کونسننگرگ کی طرف چلیں" ؛

رابن ہڈ " میں نے آدمیوں کو اُس طرف روانہ کر دیا۔ تاکہ وہ راستہ کی دیکھ بھال کریں۔ اور اگر کوئی خطرہ نظر آئے تو اطلاع دیں"۔ بادشاہ اس احتیاط اور دانشمندی سے بہت خوش ہوا۔ اُس نے رابن ہڈ کو یقین دلایا کہ وہ مقبول نظر بن کر رہیگا۔ الغرض یہ کہ صبح نمودار ہونے سے پیشتر ہی بادشاہ مع ایتھون ہو۔ گرتھ اور ومبہ کے قلعہ کونسننگرگ پر پہنچ گیا ؛

قلعہ کے ایک برج پر ایک سیاہ جھنڈا لہرا رہا تھا۔ جو اس بات کی علامت تھا کہ مرحوم نواب کا سوگ جاری ہے۔ دروازے پر ایک جھنڈا اور تھا۔ جس پر ایک سبزہ گھوڑے کی تصویر تھی۔ جو اس بات کا نشان تھا کہ نواب بڑا ذی عزت تھا۔ قلعہ کے باہر اور اندر لوگ دعوت کی تیاری میں مصروف تھے۔ قلعہ کے اندر کھانے پک رہے تھے۔ سامان دعوت تیار ہو رہا تھا۔ خدام اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے تھے لوگ کھانا کھا رہے اور شراب پی رہے تھے۔ تماشہ کرنے والے مسخرے۔ بازیگر وغیرہ۔ امیر غریب۔ القصہ یہ کہ ہر قسم کے لوگ بکثرت جمع تھے ؛

مہمان قلعہ میں جوق در جوق داخل ہو رہے تھے۔ منتظم صاحب ادنےٰ درجہ کے مہمانوں کی اس قدر پرواہ نہیں کرتے تھے۔ لیکن وہ رچرڈ اور ایتھون ہو کی شاندار صورت اور وضع کو دیکھ کر متوجہ ہوا۔ اور دونوں کو ایک برج میں لے گیا۔ گرتھ اور وَمبہ وغیرہ قلعہ کے صحن ہی میں رہ گئے۔ اور اپنے شناساؤں سے بات چیت کرنے لگے ؛

ایتھیلسٹن زندہ ہوگیا

منتظم دعوت کے ساتھ ساتھ رچرڈ اور آئیون ہو اُس بڑے کمرے میں ایک زینہ پر گزر گئے جہاں نواب سیڈرک وغیرہ موجود تھے ۔ راستہ ہی میں آئیون ہو نے اپنا منہ ڈھانپ لیا تھا ۔ اس خیال سے کہ جب تک بادشاہ اشارہ نہ کرے تب تک آئیون ہو اپنے باپ سیڈرک کے سامنے نہ جائے ۔ کمرے میں ایک میز کے گرد کوئی نصف درجن معزز سیکزن بیٹھے ہوئے تھے ۔ وہ سب عمر رسیدہ تھے ۔ اور سوگ میں نظر آئے ۔ سیڈرک اُن میں سردار دعوت کی خدمت انجام دینے والا تھا ۔

جوں ہی کہ رچرڈ اندر داخل ہوا تو سیڈرک نے جو اُسے سیاہ سورما کے نام سے جانتا تھا اُٹھ کر سلام کیا اور مینا اُٹھا کر تعظیم دی ۔ رچرڈ نے جواب میں یہی حرکت کی اور سیڈرک کے اشارے سے ساقی نے ایک جام رچرڈ کے نذر کیا ۔ آئیون ہو کو بھی جام نذر کیا گیا ۔ مگر اُس نے اُس کا شکریہ زبان سے تو نہیں البتہ سر کے اشارے سے اس لئے ادا کیا کہ کہیں اُس کا باپ اُسے پہچان نہ لے ۔

معمولی اداب وسلام کے بعد سیڈرک نے رچرڈ کا ہاتھ پکڑا اور گرجہ میں لے گیا ۔ جہاں ایتھیلسٹن کا جنازہ رکھا ہوا تھا ۔ شمع روشن تھیں اور کئی راہب جنازہ کے گرد بیٹھے ہوئے تسبیح خوانی کر رہے تھے ۔ اور مرحوم کی روح کو اوراد کے ذریعے سے ثواب پہنچا رہے تھے ۔ ایتھیلسٹن کی والدہ نے ان راہبوں کو ایک خانقاہ سے بلایا تھا اور اُن کی خدمت کے عوض میں ایک معقول رقم کا وعدہ کیا تھا ۔

جنازے کے نزدیک پہنچ کر سیڈرک ۔ رچرڈ اور آئیون ہو نے فاتحہ پڑھی اور پھر سیڈرک کے ہمراہ ایک اور کمرے میں گئے جہاں شمع روشن تھی ۔ اور ایک عمر رسیدہ معزز خاتون غم کا پتلا بنی ہوئی بیٹھی تھی ۔ اُس کے سامنے ایک میز پر ایک صلیب ہاتھی دانت کی رکھی تھی ۔ اور نماز کی کتاب کھلی ہوئی تھی ۔

سیڈرک "خاتون ایڈتھ ۔ یہ اصحاب بھی ماتم میں شریک ہونے کے لئے آئے ہیں" اور رچرڈ کی طرف اشارہ کرکے " یہ وہی سورما ہے جس نے اُس شخص کی

رہائی کے لئے جان لڑا لڑا دی تھی جس کا ماتم آج ہم سب کر رہے ہیں +

ایڈتھ " میں اُس کی احسان مند ہوں ۔ خدا کی مرضی ایسی ہی تھی کہ اُس کی بہادری کا کوئی نتیجہ نہ نکلے ۔ میں اُس کی اور اُس کے ہمراہی کی ممنون ہوں جو ماتم میں بھی شریک ہونے آئے ہیں ۔ عزیز سیڈرک تو اُن کی راحت کا سامان کر ۔ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے " +

دونوں مہمانوں نے جھک کر آداب بجایا اور سیڈرک کے ہمراہ وہاں سے واپس ہوئے ۔ اور ایک اور کمرے میں پہنچے ۔ جس میں کوئی بیس معزز خواتین سکزن قوم کی تھیں ۔ اُن میں سے نصف تو مرحوم کی روح کو تسکین دینے کے لئے دعائیہ نوحہ پڑھ رہی تھیں ۔ اُن میں خود روونیہ شریک تھی ۔ اور نصف میں سے کچھ ایک مرصع اور زرنگار چادر جنازے کے لئے تیار کر رہی تھیں ۔ اور باقی ہار اور گلدستے بنا رہی تھیں ۔ نوواردوں کو دیکھتے ہی سب اُن کی طرف تاکنے لگیں ۔ روونیہ سیاہ سورما کو آداب بجا لائی ۔ اُس وقت سیڈرک نے روونیہ کی طرف اشارہ کر کے سورما سے کہا کہ " اسی خاتون کے ساتھ مرحوم نواب کی شادی ہونے والی تھی " +

اس کے بعد سیڈرک دونوں مہمانوں کو ایک کمرے میں لے گیا جو معزز مہمانوں کے لئے مخصوص تھا ۔ اُن کو وہاں ٹھیرایا ۔ اور وہاں سے واپس ہونے ہی کو تھا کہ سیاہ سورما نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا +

رچرڈ " نواب صاحب ۔ جب آپ ہم سے رخصت ہوئے تھے تو آپ نے کہا تھا کہ آپ میری خدمات کا عوض دینے کے لئے آمادہ ہیں " +

سیڈرک " ہاں آمادہ ہوں ۔ مگر اس ماتم کے موقع پر "؟

رچرڈ " ہاں اس موقع پر ۔ میرے پاس وقت بہت کم ہے ۔ اور اتھیلسٹن کے جنازے کے ساتھ ہمیں اپنے تعصبات کو بھی دفن کر دینا چاہیے " +

سیڈرک " بہادر سورما ۔ میری مہربانی آپ تک محدود ہے ۔ کیونکہ جو معاملات ہماری خاندانی عزت سے متعلق ہیں اُن میں کسی اجنبی کو دخل نہیں دینا چاہیے " +

رچرڈ " میں اُن میں اُسی حد تک دخل دونگا ۔ جس حد تک کہ آپ روا رکھ سکیں

آپ مجھے سیاہ سورما کے نام سے جانتے ہیں - مگر میں رچرڈ شیر دل ہوں"۔

سیڈرک " شاہ رچرڈ!"

رچرڈ " ہاں شاہ انگلستان - میں چاہتا ہوں کہ انگلستان کے فرزند اس وقت اتحاد سے کام لیں - کیا تو اپنے فرمانروا کے آگے نہ جھکیگا"؟

سیڈرک - ایک نارمن کے آگے "۔

رچرڈ " اچھا تو اپنا فخر قائم رکھ - اُس وقت تک تو ضرور جب کہ میں نارمینوں اور انگریزوں کی یکساں حفاظت کے ذریعے سے اپنے کو اُس کا حقدار ثابت کروں"۔

سیڈرک " میں تیری بہادری اور قابلیت کا قائل ہوں - مگر تیری ماں حقدار تو نہیں تھی - حالانکہ سیکزنوں کے شاہی خاندان سے ضرور تھی"۔

رچرڈ " میں اس بارہ میں تجھ سے بحث تو نہیں کرنا چاہتا - مگر یہ بتا کہ تو اَور کس کو میرے مقابلہ کا سمجھتا ہے"۔

سیڈرک " میں تجھے بادشاہ تو مانتا ہوں"۔

رچرڈ " میری خدمت کا عوض کیا ہے؟ میری آرزو صرف یہ ہے کہ تو اپنے بیٹے آئیون ہو کو پھر قبول کرلے - اس سے میری رعایا کا باہمی نفاق دُور ہو جائیگا اور میرا دوست آئیون ہو بھی خوش رہیگا"۔

سیڈرک " اور کیا یہ آئیون ہو ہے"؟

آئیون ہو (سیڈرک کے قدموں پر گر کر) " ابا جان - ابا جان - اپنے لختِ جگر کو معافی دو"۔

سیڈرک (بیٹے کو اُٹھا کر) " لے میں نے معاف کردیا - مگر شرط یہ ہے کہ تو انگریزی وضع اختیار کرلے - رہی رووینہ سو وہ دو سال تک اتھیلسٹن کا سوگ کرے کیونکہ اس سے پیشتر اُس کی کسی دوسرے سے شادی کردینا بزرگوں کی رسوم کے خلاف ہوگی - اگر ہم خلاف رسم کریں تو خود اتھیلسٹن کی رُوح حاضر ہو کر اُس کی مخالفت کریگی"۔

ابھی یہ گفتگو ختم نہ ہونے پائی تھی کہ دروازہ کھلا اور اتھیلسٹن کفن پہنے ہوئے

سامنے آگیا۔ سیڈرک ڈر گیا۔ اور دُور جا کر کھڑا ہو گیا۔ آئیون ہو کچھ کلمہ سا پڑھنے لگا۔ اور رچرڈ خیر و برکت کے کلمات کہنے لگا۔ اسی عرصہ میں ایک خوفناک شور اُٹھا اور یہ آوازیں سُنائی دیں :۔ " دغا باز راہبوں کو پکڑو۔ اُنہیں قید خانہ میں ڈال دو اُنہیں قلعہ کی فصیلوں پر سے گرا کر ہلاک کر دو "۔

سیڈرک (ایتھیلسٹن کے ہمزاد سے) " خدا کی قسم! اگر تو فانی ہے تو بول۔ اگر مرحوم ہے تو کہہ کہ تو یہاں کیوں آیا ہے۔ بتا میں تیری روح کی بخشش کے لئے کیا کروں۔ چاہے زندہ ہو یا مُردہ۔ ایتھیلسٹن۔ سیڈرک سے بول "۔

ایتھیلسٹن " میں بولتا ہوں۔ ذرا سانس لے لینے دے۔ میں اُسی طرح زندہ ہوں جس طرح کہ وہ لوگ جو تین دن سے کھانی رہے ہیں۔ حالانکہ میں اس سے محروم ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں تجھے اس کی خبر دینے کے لئے آیا ہوں "۔

رچرڈ " میں نے خود دیکھا کہ ٹیمپلر نے قلعہ ٹارکوئل کے اندر تم کو ہلاک کر دیا تھا۔ کیونکہ اُسکے وار سے تُمہاری کھوپڑی کے دو حصّے ہو گئے تھے "۔

ایتھیلسٹن " تُمہارا خیال غلط ہے۔ میں وار کھا کر گر تو پڑا۔ مگر بیہوش ہو گیا تھا۔ صرف میرا دم رُک گیا تھا۔ لیکن جب مجھے کفن پہنا دیا گیا تو مجھے ہوش آیا۔ مجھے چھینک آئی۔ میں بڑبڑایا۔ اور بیدار ہو گیا۔ راہب میرے پاس آئے۔ میں نے شراب مانگی۔ اُنہوں نے دوا ملی ہوئی شراب دی جس کے اثر سے میں سوتا رہا۔ اب میں بیدار ہوا اور یہاں آگیا "۔

رچرڈ " ایتھیلسٹن ذرا دم لے لو۔ اور اپنی سچی کہانی سُناؤ۔ جو قابل یقین ہو "۔

ایتھیلسٹن " ان راہبوں نے جواب مجھ سے یہ کہتے تھے کہ میں اعراف میں ہوں۔ مجھے صرف پانی اور ذرا سی روٹی دی ہے۔ حالانکہ میں نے اُنہیں بار ہا مرغن غذائیں کھلائی تھیں۔ چاہے میں کلیسا سے خارج کر دیا جاؤں۔ مگر ان کو آگ میں بھسم کر دونگا "۔

سیڈرک (ایتھیلسٹن کا ہاتھ پکڑ کر) " مگر تم ان لوگوں کے قابو سے نکل کیسے آئے؟ کیا اُنہیں ترس آگیا تھا "؟

ایتھیلسٹن " ترس آگیا! جب سارے راہب کھانا کھانے چلے گئے تو ایک راہب

نے جو گٹھیا کے مرض میں مبتلا ہے مجھے شراب اور حلوہ دیا۔ جس سے میرے جسم میں طاقت آگئی۔ اور میں نے زنجیریں جو زنگ آلودہ تھیں اور جن سے میرے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے توڑ ڈالیں اور آزاد ہو گیا ✦

رچرڈ۔ تو آپ ذرا دم لیں۔ کچھ کھا پی لیں۔ تب اپنی ساری کہانی سنائیں ✦

ایتھیلسٹن۔ بھئی پہلے مجھے ایک جام شراب دو ✦

اس عرصہ میں شراب دی گئی۔ اور خود خاتون ایڈتھ اور دیگر مرد اور عورت اُس کمرے میں آ گئے جہاں ایتھیلسٹن تھا۔ اُس نے اپنی ساری کہانی سنائی اور خاتمہ پر کہا کہ میں شریر راہب کو اسی قلعہ کے اندر پھانسی دونگا ✦

ایڈتھ۔ "مگر بیٹا راہب کے رُتبے کا تو خیال کر" ✦

ایتھیلسٹن۔ "مگر اماں جان میرے تین فاقوں کا بھی خیال کر۔ ہینجسٹ کی روح کی قسم میں ان راہبوں کو ضرور ہلاک کرونگا" ✦

سیڈرک۔ "لیکن دوست پوپ صاحب کیا کریں ——" ✦

ایتھیلسٹن۔ "تم بھی کیا کہتے ہو۔ ان شیطان راہبوں کا تو ہلاک ہونا ہی بہتر ہے۔ دُنیا اُن کے بغیر بھی قائم رہ سکتی ہے" ✦

سیڈرک۔ "اچھا تو اس رچرڈ سے کہہ دو کہ شاہ الفریڈ کے تخت کا وارث زندہ ہے" ✦

ایتھیلسٹن۔ "کیا یہ شاہ رچرڈ ہے"؟

سیڈرک۔ "جی ہاں۔ مگر وہ مہمان ہے۔ اس لئے اُسے نہ نقصان پہنچایا جائے اور نہ گرفتار کیا جائے۔ تو بحیثیت میزبان کے اپنے فرض سے خوب واقف ہے" ✦

ایتھیلسٹن۔ "بے شک۔ میں ایک رعیّت کا فرض بھی جانتا ہوں۔ اور اس وقت جان و دل سے اُس کی اطاعت قبول کرتا ہوں" ✦

ایڈتھ۔ "بیٹے ذرا اپنے شاہانہ حقوق کا تو خیال کر" ✦

سیڈرک۔ "انگلستان کی آزادی کا بھی خیال کر" ✦

ایتھیلسٹن۔ "اماں جان اور دوست سیڈرک۔ طعنوں کو جانے دو۔ خاموش۔ میں اب زیادہ عقلمند ہوں۔ موت کے مُنہ سے بچ رہا ہوں۔ جو حماقتیں مجھ سے

سرزد ہوئیں۔ اُن میں سے نصف تو راہب ولف ریم کی بنائی ہوئی تھیں۔ کیا وہ قابل اعتبار مشیر ہے۔ جھگڑے اور جنگ و جدل سے نصف رعایا کا خون ہوگا۔ مجھے بھی تکالیف ہونگی۔ میں اپنے ہی علاقے میں بادشاہی کرونگا۔ اور میری بادشاہی کا پہلا کام یہ ہوگا کہ اُس راہب کو پھانسی دوں"۔

سیڈرک "اور میں رووینہ کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اُسے نہ چھوڑنا"۔

ایتھیلسٹن "بزرگ نواب صاحب۔ عقل سے کام لو۔ اُسے مجھ سے محبت نہیں۔ بلکہ وہ تو آئیون ہو کی دلدادہ ہے"۔ اور رووینہ سے "ڈرو نہیں۔ ایک نواب کی نسبت ایک درباری سورما سے عشق کرنا بُرا نہیں ہے۔ میں اپنا حق اپنے عزیز آئیون ہو کی خاطر چھوڑتا ہوں۔ ارے آئیون ہو کہاں گیا۔ ابھی تو یہاں تھا۔ اے لو وہ بھاگ گیا"۔

آئیون ہو کو تلاش کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ ایک یہودی کے ساتھ اپنے ہتیار لیکر مع گرتھ کے کہیں چلا گیا۔ اُس وقت رووینہ بھی وہاں سے کھسک گئی۔ اور ایتھیلسٹن نے شاہ رچرڈ سے کہا کہ "میں عہد کرتا ہوں کہ میں آپ کی رعیت ہوں اور وفادار رہونگا"۔ لیکن اس کلمہ کے سُننے سے پیشتر ہی رچرڈ بھی چمپت ہوگیا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی یہودی سے باتیں کرکے آئیون ہو کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا۔ اور یہودی سے کہہ گیا کہ وہ ومبہ کے ہمراہ آئے۔

ایتھیلسٹن "بخدا میری غیر حاضری میں کسی بدروح نے اس قلعہ پر قبضہ کرلیا ہے۔ ارے میں جس کسی سے مخاطب ہوتا ہوں وہی غائب ہوجاتا ہے۔ آؤ۔ دوستو۔ دعوت کے کمرے میں چلو۔ شاید کہ کوئی اور بھی نہ غائب ہوجائے۔ مگر ہم نے دیر کی تو شاید شیطان سامان دعوت ہی نہ اُڑا لے جائے"۔

گلبرٹ کی شکست و موت

اب ہم اُس اکھاڑے کی طرف رجوع لاتے ہیں جہاں ربقہ کی موت و حیات کا قصہ فیصل ہونے والا ہے۔ اکھاڑے پر چاروں طرف سے لوگ جمع

ہو گئے تھے۔ ایک طرف گرانڈ ماسٹر کے لئے ایک تخت بچھایا گیا۔ اُسکے ارد گرد معززین کے بیٹھنے کے لئے جگہ قرار دی گئیں۔ اور ایک طرف کو ٹیمپلر فرقہ کا جھنڈا کھڑا کیا گیا اور ایک طرف لکڑی کی ایک چِتا چُنی گئی۔ یہ ربقہ جیسی سر آمد حسینان کے لئے تھی۔*

ایک راہب (دوسرے سے) "کیا تم نے نہیں سُنا کہ شیطان نواب ایتھیلسٹن کو مع جسم کے اُڑا کرلے گیا"؟

دوسرا راہب "نہیں۔ بلکہ وہ تو نواب کی رُوح کو اس دُنیا میں واپس لے آیا"۔

ایک شاعر "اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟ وہ کیسے زندہ ہو گیا؟ بخدا میں تو ایک ہی نظم کے لئے مضمون کی تلاش میں آیا تھا۔ مگر یہاں تو دو نظموں کا مضمون مل گیا"۔

ایک راہب "یہ عجیب بات ہے کہ ایتھیلسٹن جسے مرے ہوئے کئی ہفتے گزر گئے زندہ ——"۔

شاعر "ناممکن ہے۔ میں نے تو اُسے ایشبی کے دنگل میں زندہ ہی دیکھا تھا"۔

راہب "میں نے تو راہبوں کو اُسکے جنازہ کا گیت گاتے ہوئے سُنا تھا۔ اور ماتمی دعوت بھی دیکھی تھی"۔

ایک شخص۔ "ہاں ایتھیلسٹن فوت ہو گیا تھا"۔

ایک اور شخص۔ "میں نے اُسے زندہ دیکھا ہے۔ حالانکہ کفن پہنے ہوئے"۔

شاعر۔ "عجیب کہانی ہے"۔

اتنے ہی میں ٹیمپل اسٹو کے اندر مقدّس میکائیل کے گرجہ کا گھنٹہ بجنا شروع ہوا۔ اور سب لوگ اُس طرف دیکھنے لگے۔ خانقاہ کا دروازہ کھلا۔ ایک سورما جھنڈا لئے ہوئے نکلا۔ اُس کے بعد میں گرانڈ ماسٹر کا شاندار اور بارعب جلوس تھا۔ آخر میں سورما گلبرٹ گھوڑے پر سوار تھا۔ اور زرہ لگائے ہوئے۔ مگر اُس کے ہتیار دو آدمی لئے ہوئے تھے۔ اگرچہ اُس کی صورت اور وضع سے شان ٹپکتی تھی لیکن نگاہوں سے اُداسی۔ گلبرٹ کے دونوں طرف گاڈ فادر (دھرم باپ) کی حیثیت سے کونریڈ اور البرٹ تھے۔ اور اُن کے بعد میں بہت سے غلام و تیر انداز وغیرہ

اُن کے بعد میں ربقہ بھی سپاہیوں میں محصور آہستہ آہستہ آرہی تھی۔ اور سب کے آخر میں کچھ اَور لوگ تھے ❖

گرانڈ ماسٹر تخت پر جا بیٹھے۔ اور لوگ اپنی اپنی جگہ پر۔ ربقہ کو چتا کے نزدیک سیاہ کرسی پر بٹھایا گیا۔ گلبرٹ اور اُس کے گاڈ فادرز گھوڑوں سے اُتر کر اکھاڑے میں داخل ہوئے۔ ربقہ نے بیٹھتے ہی آنکھیں بند کرلیں اور ایک دُعا چُپکے چُپکے مانگی۔ پھر آنکھیں کھول کر چتا وغیرہ کو دیکھنے لگی۔ اس کے بعد البرٹ نے ربقہ کا دستانہ گرانڈ ماسٹر کے قدموں کے پاس رکھ دیا ❖

البرٹ ”اے بہادر آقا اور بزرگ۔ یہ سورما گلبرٹ ہے جو ہمارے فرقے کا پریسپٹیر ہے۔ اور اس دستانہ کے باعث وہ اُس مقابلہ کے لئے آمادہ ہے جس کے ذریعے سے وہ ربقہ یہودن کو جادوگرنی ثابت کریگا۔ اگر آپ کی مرضی ہو تو مقابلہ میں اُترے“ ❖

گرانڈ ماسٹر ”کیا وہ یہ حلف اور قسم دے چکا کہ اُس کا مقابلہ انصاف پر مبنی ہے اور عزت پر بھی؟ صلیب آگے لاؤ“ ❖

البرٹ ”بزرگ صاحب۔ وہ کو نزیڈ کے آگے پہلے ہی حلف اُٹھا چکا ہے۔ اور یہ دیکھ کر کہ اُس کا مدِ مقابل ایک کافر ہے اُس سے اس حلف کے خلاف حلف نہیں لینا چاہیئے“ ❖

اس بات کے کہنے سے خود البرٹ کو بڑی تسکین ہوگئی۔ کیونکہ وہ گلبرٹ کو حلف کے لئے آمادہ نہیں کرسکتا تھا۔ اور وہ بھی بھری محفل میں۔ گرانڈ ماسٹر نے البرٹ کی بات کو تسلیم کرکے نقیب سے کہا کہ تو اپنا کام شروع کر ❖

نقیب (بگل بجا کر) ”دیکھئے یہ سورما گلبرٹ ہے۔ اور اُس شخص سے مقابلہ کے لئے آمادہ ہے جو یہودن ربقہ کی حمایت میں اکھاڑے میں اُترے۔ گرانڈ ماسٹر اس کی اجازت دیتے ہیں“ ❖

اس کے کوئی چند منٹ بعد تک خاموشی رہی۔ اور کوئی سورما آگے نہ بڑھا ❖

گرانڈ ماسٹر (نقیب سے) ”کوئی سورما آگے نہیں بڑھتا۔ ارے جا اور یہودن

سے دریافت کر کیا وہ کسی کو اپنی حمایت کے لئے کھڑا کر سکتی ہے"؟
نقیب آگے بڑھکر ربقہ کے نزدیک گیا۔ اور البرٹ اور کونریڈ کا اشارہ پاکر خود گلبرٹ بھی اُس کے نزدیک جا پہنچا*
البرٹ۔ "کیا یہ بات فنِ جنگ کے مطابق درست ہے"؟
گرانڈ ماسٹر۔ "ہاں ہے۔ کیونکہ ہم فریقین کو آزادی کے ساتھ ایسی بات چیت کرنے سے نہیں روک سکتے جس سے اظہارِ حقیقت ہوتا ہو"؟
نقیب۔ "خاتون۔ گرانڈ ماسٹر دریافت کرتے ہیں کہ کیا تو اس بات پر آمادہ ہے کہ کوئی سورما تیری حمایت کرے یا تو مجرم کی حیثیت سے اپنے انجام کو قبول کرتی ہے"؟
ربقہ۔ "جاکر گرانڈ ماسٹر سے کہہ دو کہ میں اپنے کو بے گناہ سمجھتی ہوں اور گناہگار نہیں سمجھتی۔ گرانڈ ماسٹر مجھے کچھ وقفہ یا مہلت اور دیں۔ ممکن ہے کہ اس عرصہ میں میرا کوئی حامی پیدا ہو جائے۔ اُسکے بعد خدا کی مرضی پُوری ہو*
نقیب نے جاکر گرانڈ ماسٹر کو ربقہ کی استدعا سنادی۔ جسے سُن کر وہ فرمانے لگے کہ "خدا کی پناہ۔ یہ یہودی یا کافر ہمیں نامنصف قرار دیتے ہیں۔ خیر ہم اتنی اجازت دے سکتے ہیں کہ غروب آفتاب تک انتظار کرینگے۔ اس کے بعد اس عورت کو سزا ضرور دی جائیگی"؟
نقیب نے گرانڈ ماسٹر کا جواب ربقہ کو جاکر سُنا دیا جسے اُس نے سرِ تسلیم خم کر کے قبول کیا۔ اور دست بدعا ہو کر آسمان کی طرف دیکھا۔ اُس وقت گلبرٹ نے چُپکے سے اُس کے کان میں کہا کہ "ربقہ کیا تو میری بات سُنتی ہے"؟
ربقہ۔ "میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اے ظالم و سنگدل جا"؟
گلبرٹ۔ "کیا تو میری بات سمجھ گئی۔ میں نہیں سمجھتا کہ لوگ مجھے اور تجھے یہاں کیوں لائے ہیں۔ اور یہ سامان کیوں کیا گیا ہے۔ یہ ساری چیزیں گو خطرناک معلوم دیتی ہیں مگر بے حقیقت"؟
ربقہ۔ "میں تو سمجھتی ہوں۔ اس چتا پر مجھے جلایا جائیگا۔ اور میں جل کر اس دُنیا

سے دوسری میں داخل کی جاؤنگی - یاد رکھ کہ آگ سے مجھے صرف عارضی تکلیف ضرور ہوگی"۔

گلبرٹ " ربقہ یہ تو خواب وخیال ہے - جسے خود تمہارے صدوقی تسلیم نہیں کرتے - ذرا میری بات سن - تیرے ہاتھ میں اپنی رہائی اور سلامتی کا موقع اور ذریعہ اب بھی ہے - میرے پیچھے اس گھوڑے پر سوار ہوجا - اور ہم تم دونوں ایک اور ہی دنیا میں جا پہنچیں جو مسرتوں کا مخزن ہے"۔

ربقہ " سورما یہاں سے چلاجا - تو اس آخری وقت میں بھی مجھے میرے ارادے سے بال برابر بھی نہیں ہٹا سکتا - اگرچہ میں دشمنوں میں محصور ہوں - مگر تجھے سب سے بُرا دشمن سمجھتی ہوں"۔

جب گلبرٹ اور ربقہ کو گفتگو کرتے ہوئے ذرا دیر لگی تو البرٹ آگے بڑھا اور اُس نے دریافت کیا کہ " کیا اس عورت نے اپنا جرم تسلیم کرلیا ؟ یا کیا وہ بدستور ثابت قدمی کے ساتھ انکاری ہے"؟

گلبرٹ " ثابت قدم اور انکاری "۔

البرٹ " تو بھائی اب تو مقابلہ کے لئے آمادہ ہوجا - تو ہمارے فرقہ کی اُمید اور سہارا ہے - اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس فرقہ کا سردار ہوگا "۔

یہ کہکر البرٹ نے گلبرٹ کے گھوڑے کی لگام پر ہاتھ ڈالا - تاکہ اُسے اُس کی جگہ واپس لے جائے - مگر اُس نے کہا کہ " بدمعاش - لگام پر کیوں ہاتھ ڈالتا ہے" اور لگام چھڑاکر وہ اکھاڑے کے ایک کنارے پر جاکر ٹھیرا - البرٹ نے کہا کہ " اس میں اب بھی بدروح ہے - اے کاش وہ سدھر جاتی - مگر جو کوئی بھی اُس کے پاس جاتا ہے وہ تو آگ کی مانند اُس کو جلاکر بھسم کردیتی ہے"۔

اس وقت تک لوگوں کو انتظار کرتے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے - اور کوئی سورما یہودن کی حمایت کے لئے نہیں آیا تھا - لوگوں کو عام طور پر یقین ہوگیا تھا کہ ایک یہودن کی حمایت کے لئے جس پر جادوگری کا الزام لگایا گیا ہے کوئی سورما بھی آمادہ نہ ہوگا - اس مایوسی کی حالت میں لوگ ایک دوسرے کے کانا پھوسی

کرنے لگے کہ اب تو ربقہ کا وعدہ ضبط کر لینا چاہئے۔لیکن ابھی لوگوں میں یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک شہسوار گھوڑا اُڑاتے چلا آرہا تھا۔اور جوں ہی کہ وہ نظر آیا۔قبل اس کے کہ وہ اکھاڑے تک پہنچکر اپنی آمد کا مدّعا ظاہر کرے لوگ بہ آواز بلند کہنے لگے "ایک حمایتی۔ایک حمایتی۔اے لو حمایتی آگیا" اُسکا گھوڑا جو میلوں کو طے کرکے آیا تھا بالکل تھک گیا تھا اور لڑکھڑانے اور چکر کھانے لگا تھا۔خود سوار اس قدر تھکا ہوا معلوم دیتا تھا کہ وہ اپنے کو زین پر بمشکل سنبھال سکیگا ٭

نقیب نے آگے بڑھکر اُس سے اُس کا نام ونسب اور وہاں آنے کی غرض دریافت کی۔اُس نے جواب میں کہا کہ "میں ایک اچھا سورما ہوں شریف خاندان سے ہوں۔یہاں ربقہ یہودن کی حمایت کرنے آیا ہوں۔جو الزام اُس پر لگایا گیا ہے اُسے میں جھوٹا اور بے بنیاد قرار دیتا ہوں۔اور سورما گلبرٹ کو مقابلہ کے لئے للکار کر کہتا ہوں کہ وہ دغاباز۔قاتل اور دروغگو ہے۔اور خدا کی مدد۔مقدّس مریم اور سینٹ جارج کی برکت سے میں اس دعوے کو ثابت کر سکونگا" ٭

البرٹ "نووارد سورما کو لازم ہے کہ وہ پہلے یہ ظاہر کرے کہ وہ اچھا سورما ہے۔اور معزز خاندان سے۔کیونکہ ہمارے فرقے کا کوئی سورما ایک گمنام سورما سے مقابلہ نہیں کریگا" ٭

آئیون ہو "میرا نام بہت مشہور ہے۔البرٹ میری نسل تیری نسل سے زیادہ باعزت ہے۔میں آئیون ہو ہوں" ٭

گلبرٹ "میں تجھ سے سردست لڑنا نہیں چاہتا۔پہلے تو اپنے زخموں کا علاج کرالے۔اور ایک زیادہ اچھا گھوڑا مقابلہ کے لئے حاصل کرلے۔اور پھر میں تجھ میں سے یہ لڑکپن کی شیخی دُور کردونگا" ٭

آئیون ہو "ارے مغرور ٹمپلر۔کیا تو بھول گیا کہ تو دوبار اس نیزے کے آگے شکست کھا چکا ہے۔ایک مرتبہ عکہ میں۔دوسری بار ایشبی میں۔میں تجھے

یورپ کے ایک ایک دربار میں بدنام کرونگا ۔ بزدل ثابت کرونگا ۔ بلاکسی توقف کے مقابلہ میں آ "۔

گلبرٹ (ربقہ کی طرف دیکھ کر) "سیکزن کے کُتے ۔ ہتیار سنبھال ۔ اور موت کے لئے تیار ہو "۔

آئیون ہو "کیا گرانڈ ماسٹر صاحب مقابلہ کے لئے مجھے اجازت دیتے ہیں"؟

گرانڈ ماسٹر "مَیں بخوشی اجازت دیتا ہوں ۔ بشرطیکہ یہودن تجھے اپنا حامی پسند کرے ۔ تاہم میری خواہش یہ ہے کہ تو مقابلہ کی نسبت زیادہ بہتر حالت میں ہوتا ۔ تو ہمیشہ سے ہمارے فرقہ کا دشمن ہے ۔ تاہم میں چاہتا ہوں کہ تیرا عزت کے ساتھ مقابلہ کیا جاے "۔

آئیون ہو "خیر میں اسی طرح مقابلہ کے لئے اُترتا ہوں ۔ اور اپنے کو خدا کی حمایت کے سپرد کرتا ہوں" اور ربقہ سے "کیا تم مجھے اپنا حامی تسلیم کرتی ہو"؟

ربقہ "ہاں ۔ ہاں میں کرتی ہوں ۔ خدانے تجھے میری مدد کے لئے بھیجا ہے ۔ لیکن ابھی تو تیرے زخم اچھے بھی نہیں ہوئے ۔ اس مغرور سورما سے مقابلہ نہ کرنا ۔ تو بھی کیوں جان دیتا ہے"؟

لیکن ان کلمات کے سُننے سے پیشتر ہی آئیون ہو تیار ہوکر اور نیزہ سنبھال کر اکھاڑے میں کھڑا ہوگیا ۔ گلبرٹ نے بھی نیزہ سنبھال لیا ۔ اُس وقت اُس کا چہرہ جو صبح سے زرد رہا تھا یکایک جوش کے مارے تمتانے لگا ۔ نقیب نے اعلان کیا اور کہا کہ کسی شخص کو بھی بات ۔ آواز ۔ شور اور حرکت سے اس مقابلہ میں دخل نہیں دینا چاہئے ۔ ورنہ اُس کے لئے موت ہے ۔ اور گرانڈ ماسٹر نے ربقہ کا دستانہ اکھاڑہ میں پھینک کر مقابلہ کا نعرہ لگایا ۔

مقابلہ ہوا ۔ دونوں نبرد آزماؤں نے نیزہ سنبھالا ۔ اور حملہ کیا ۔ گلبرٹ کے نیزہ سے تھکا ماندہ اور زخمی آئیون ہو اور اُس کا درماندہ گھوڑا زمین پر جا پڑے ۔ آئیون ہو کا نیزہ گلبرٹ کی ڈھال سے جاکر لگا اور اُس نے چکّر کھایا اور زمین پر آرہا ۔ آئیون ہو جھٹ سے اُسکے سینے پر سوار ہوگیا ۔ اور کہنے لگا کہ یا تو شکست

ماں یا تیری جان گئی۔ لیکن اُسے کوئی جواب نہ ملا ✤
گرانڈ ماسٹر" سورما تو گلبرٹ کو قتل نہ کر ہم ملتنے ہیں کہ وہ ہار گیا"✤
یہ کہہ کر گرانڈ ماسٹر اکھاڑے میں اترا۔ اُس نے گلبرٹ کا خود اُتروایا۔ تو دیکھا کہ اُس کی آنکھیں بند تھیں۔ چہرہ گو تمتما یا ہوا تھا۔ لیکن چہرے پر زردی جلد جلد پھیلنے لگی۔ اُس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ مگر پتلیاں اوپر کو چڑھ گئیں۔ اور مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ وہ دشمن کے نیزہ سے نہیں۔ بلکہ اپنے جذبات کے جوش سے فوت ہو گیا ✤
گرانڈ ماسٹر" واقعی یہ خدا کا فتوے ہے"✤

روبینہ اور آئیون ہو کی شادی

جوں ہی کہ لوگوں کی حیرت دُور ہوئی۔ آئیون ہو نے گرانڈ ماسٹر سے دریافت کیا کہ وہ بتائیں کہ کیا میں نے مقابلہ بہادری سے اور ٹھیک طور پر کیا۔ گرانڈ ماسٹر نے جواب میں کہا کہ بیشک مقابلہ اسی طرز پر کیا گیا ہے۔ میں ربقہ کو بے جرم اور آزاد قرار دیتا ہوں۔ اور مرحوم سورما کی نعش اور ہتیار تیرے قبضہ میں رکھتا ہوں"
آئیون ہو" میں نہ تو اس سورما کے ہتیار لونگا۔ اور نہ اُس کی نعش کی تضحیک کراؤنگا۔ اُس نے عیسائیت کے لئے مقابلہ کیا تھا۔ تاہم اُس کی تکفین و تدفین کی رسم پرائیوٹ طور پر ادا کی جاوے۔ رہی ربقہ ——"✤
اس جملہ پر وہ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سُن کر رک گیا۔ اور فی الفور سیاہ سورما اکھاڑے میں داخل ہوا۔ اُس کے پیچھے پیچھے بہت سے سورما اور تیر انداز تھے ✤
سیاہ سورما" مجھے ذرا دیر ہو گئی۔ میں نے تو گلبرٹ کو مجرم قرار دے رکھا تھا۔ آئیون ہو کیا تجھے واجب تھا کہ تو ایسے جان جوکھوں کو اپنے سر لیتا"✤
آئیون ہو" حضور خدا نے اس مغرور سورما کا خاتمہ کر دیا۔ مرتے وقت تو اُسکے نصیب میں وہ عزت ہی نہ تھی جو آپ نے تجویز کی تھی ✤
رچرڈ۔ اُس پر خدا کی رحمت ہو۔ وہ بہادر سورما تھا۔ اور سورماؤں کی وردی

پہن کر مرا ہے۔ لیکن اب ہمیں وقت کو ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ بوہن تو اپنا کام کر گیا
ایک سورما رچرڈ کے ہمراہیوں میں سے نکلا اور اُس نے آگے بڑھکر
البرٹ ڈی میلوئسن کے شانہ پر ہاتھ رکھدیا اور کہنے لگا کہ" میں تجھے بغاوت کے
جرم میں گرفتار کرتا ہوں"۔

گرانڈ ماسٹر جو اب تک اس قدر جنگجو لوگوں کی آمد پر متحیر کھڑا ہوا تھا کہنے لگا
کہ" کون شخص ہمارے فرقہ کے ایک سورما کو گرفتار کرنے کی جرات کرتا ہے۔ اور
وہ بھی خانقاہ کی حدود کے اندر۔ اور گرانڈ ماسٹر کی موجودگی میں؟ اور یہ گرفتاری
کس شخص کے حکم سے ہوتی ہے"؟

بوہن :" میں ہنری بوہن جو ارل آف اسیکس ہوں۔ اور انگلستان کا لارڈ ہائی
کانسٹبل ہوں اس شخص کو گرفتار کرتا ہوں"۔

شاہ رچرڈ :" اور وہ البرٹ میلوئسن کو شاہ رچرڈ کے حکم سے جو یہاں موجود ہے
گرفتار کرتا ہے"۔ اور کونرڈ سے "کونرڈ مونٹ فٹچیٹ یہ بہتر ہوتا کہ تو میری
رعایا میں پیدا ہی نہ ہوتا۔ میلوئسن تو تو اپنے بھائی فلپ کے ساتھ کوئی ایک
ہفتہ کے اندر ہی ہلاک کیا جائیگا"۔

گرانڈ ماسٹر (رچرڈ سے) :" مگر میں تیرے حکم کی مخالفت کرونگا"۔

شاہ رچرڈ :" مغرور ٹمپلر۔ تو مخالفت نہیں کر سکتا۔ ذرا اوپر کو نگاہ اُٹھا کر دیکھ کہ
تیری خانقاہ پر تیرے جھنڈے کی جگہ انگلستان کا پھریرہ اُڑ رہا ہے۔ گرانڈ ماسٹر
صاحب ذرا ہوش سنبھالئے۔ خواہ مخواہ مخالفت نہ کیجئے۔ تمہارا ہاتھ شیر کے منہ
میں ہے"۔

گرانڈ ماسٹر :" میں تیرے خلاف پوپ صاحب کے ہاں اپیل کرونگا۔ کیونکہ تو نے
ہمارے فرقہ کے حقوق وغیرہ کو غصب کر لیا ہے"۔

رچرڈ :" ضرور کیجئے۔ مگر اپنی خاطر مجھ پر غصب کا الزام نہ لگا۔ اپنے لوگوں کو
لے کر کسی دوسری خانقاہ میں چلا جا۔ جس میں اب تک شاہ انگلستان کے خلاف
سازش اور بغاوت نہیں کی جاتی ہے۔ یا اگر نہیں جاتا تو ہمارا مہمان بن کر رہ اور

ہمارے انصاف کو دیکھ"۔
گرانڈ ماسٹر "تیرے گھر میں مہمان بن کر رہوں جہاں کہ میں حکومت کرسکتا ہوں؟ کبھی نہیں۔ آؤ میرے ہمراہیو میرے جھنڈے کے پیچھے پیچھے چلے آؤ"۔
گرانڈ ماسٹر نے ایسے اختیار کے ساتھ گفتگو کی جو شاہ انگلستان کے اختیارات کے لئے ایک مقابلہ تھا۔ اور جس سے اُس کے متحیر اور خوفزدہ ہمراہیوں میں ایک روح دلاوری کی پیدا ہوگئی۔ اور سب لوگ گرانڈ ماسٹر کے گرد جمع ہوگئے۔ اس وقت رچرڈ اُن کی قطار کے آگے جاکر کہنے لگا کہ "کیوں صاحبو! اتنے بہادر سوراؤں میں سے کیا ایک بھی رچرڈ سے مقابلہ کرنا نہیں چاہتا"۔
گرانڈ ماسٹر (آگے بڑھکر) "ہمارے فرقہ کے لوگ فضول جھگڑوں پر نہیں لڑتے ہیں۔ اور میری موجودگی میں تو شاہ رچرڈ کا ایک ٹیمپلر بھی مقابلہ نہیں کرے گا۔ پوپ اور یورپ کے حکمران ہمارے جھگڑے کا فیصلہ کرینگے۔ اور یہ طے کرینگے کہ ایک عیسائی بادشاہ نے ایسے عمل کے اختیار کرنے میں جیسا کہ تو نے کیا ہے عقلمندی کی ہے۔ اگر ہم پر حملہ نہ کیا گیا تو ہم بھی بغیر حملہ کئے چلے جائینگے۔ ہم تیرے قبضے میں اپنے فرقے کا مال و اسباب چھوڑے جاتے ہیں۔ اور ہم تیرے ہی ضمیر پر وہ اتہام اور جرم لگاتے ہیں جو آج کے دن تو نے مسیحی دین کے آگے ظاہر کیا ہے"۔
یہ کہہ کر اور جواب کا انتظار کئے بغیر گرانڈ ماسٹر نے اپنے لوگوں کو وہاں سے چل دینے کے لئے اشارہ کیا۔ اور سب لوگ قطار باندھکر چل دئے۔
شاہ رچرڈ "مقدس مریم کی قسم۔ اس فرقہ کے لوگ اس قدر قابل اعتبار نہیں ہیں جس قدر کہ وہ بہادر اور تربیت یافتہ ہیں"۔
گرانڈ ماسٹر کی جماعت کے جاتے وقت ربقہ نے نہ شور میں کچھ سُنا اور نہ کچھ دیکھا کیونکہ وہ باپ کی گود میں بیٹھی رہی اور اُس کے سینہ سے چپٹی رہی۔ اُس وقت وہ قریب قریب بیہوش تھی۔ لیکن جب اسحاق کی زبان سے اُس نے ایک کلمہ سُنا تو اُس کے مختل حواس فراہم ہوگئے۔ اور پریشاں خیال مجتمع۔

اسحاق :- اے میری لخت جگر۔ اب ہم یہاں سے چلیں ۔ چلو چل کر اُس نیک دل جوان کے قدموں پر سر جھکائیں جس نے تجھے موت کے پنجہ سے چھڑایا ہے "۔

ربقہ :- نہیں ۔ نہیں ۔ اس وقت مجھ میں اُس سے بات کرنے کی جُرات نہیں ہے اب تو ہم اس جگہ سے چلے جائیں "۔

اسحاق ۔ لیکن بیٹی جس نے تجھے موت کے پنجہ سے چھڑایا اُس کا شکریہ ادا ضرور کرنا چاہئے ۔ جسے وہ بھی تو تسلیم کرے "۔

ربقہ ۔ شکریہ تو قبول ہو چکا ۔ وہ اس کے بعد اور زیادہ شکر گزاری کے ساتھ ادا کیا جائیگا ۔ مگر سر دست نہیں ۔ ابّا جان اب تم یہاں سے چل دو "۔

اسحاق :- نہیں ۔ ہمارے چلے جانے سے لوگ ہم کو نا شکر گزار کہینگے "۔

ربقہ :- مگر ابّا جان کیا آپ نہیں دیکھتے کہ شاہ رچرڈ سامنے آگیا ہے ۔ اور یہ کہ ــــــ "۔

اسحاق :- ہاں تو سچ کہتی ہے ۔ چلو یہاں سے چل دیں ۔ اُسے روپیہ کی ضرورت ہوگی ۔ کیونکہ وہ ابھی فلسطین سے چلا آرہا ہے ۔ شاید وہ اس بہانہ سے کہ میں اُس کے بھائی جان کے ساتھ لین دین رکھتا ہوں مجھ سے کہیں بجبر روپیہ وصول نہ کرے ۔ چلو ۔ چلیں "۔

یہ کہہ کر اُس نے ربقہ کو گاڑی میں سوار کرایا اور ناتھن یہودی کے مکان پر جا کر اُتار دیا ۔ چونکہ یہودن کو لوگوں نے کہیں نہ پایا ۔ اس لئے وہ سب سپاہ سورما یعنی رچرڈ کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ اور انہوں نے یہ نعرے لگائے کہ " رچرڈ شیر دل تا ابد زندہ رہے اور یہ غاصب ٹیمپلر تباہ ہو جائیں "۔

آئیون ہو :- باوجود اس سب زبانی وفاداری کے بادشاہ نے یہ دانشمندی کی کہ ارل آف ای سکس تم کو اپنے ہمراہ لے آیا ۔ اور تمہارے ساتھیوں کو بھی "۔

یہ سُن کر ارل مسکرایا اور اُس نے اپنا سر ہلایا ۔

ارل آف ای سکس :- بہادر آئیون ہو ۔ تو ہمارے آقا سے اس قدر تو واقف ہے اور پھر شبہ کرتا ہے کہ اُس نے دانشمندی کی ۔ یہ سُنتے ہی کہ شاہزادہ جان

شہر یارک میں لوگوں کو فراہم کر رہا ہے میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ اور آگے بڑھکر شاہ رچرڈ سے ملاقی ہوا۔ اور اُس کی مرضی کے خلاف یہاں تک ہمراہ آیا" ؂

آئیون ہو" اور یارک کی خبر تو سُناؤ۔ کیا باغی ہم سے وہاں مقابلہ کرینگے"؟

ارل" وہ تو منتشر ہو رہے ہیں۔ اور وہاں سے سوائے جان کے اور کون آنے والا اور خبر لانے والا ہو سکتا تھا"؂

آئیون ہو" خود جان باغی۔ کیا رچرڈ نے اُسے گرفتار نہیں کیا"؟

ارل" اُس نے تو جان سے کچھ بھی نہ کہا۔ گویا کہ دونوں میں شکار سے واپس آکر ملاقات ہوئی تھی۔ صرف یہ کہا کہ بھائی میرے ہمراہ کچھ لوگ ہیں جو غضبناک ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ تم امّاں جان کے پاس جاؤ۔ اور میری طرف سے اداب عرض کرو۔ اُس کے پاس سے اُس وقت تک کہیں نہ جاؤ جب تک کہ لوگوں کا غصہ نہ جاتا رہے"؂

آئیون ہو" صرف اتنی ہی بات کہی؟ کیا لوگ یہ نہ کہینگے کہ بادشاہ خود لوگوں کو اپنی رحمدلی سے بغاوت پر آمادہ کرتا ہے"؂

ارل۔" ہاں اُسی طریقہ میں جس میں کوئی شخص زخم اچھے ہونے کے بغیر مقابلے پر آمادہ ہو کر موت کو ترغیب دیتا اور بُلاتا ہو"؂

آئیون ہو" میاں تم تو دل لگی کرنے لگے"؂

ارل" خیر اب چلو قلعہ کی طرف چلیں کیونکہ رچرڈ کچھ سازشیوں کو سزا دینا چاہتا ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے مجرموں اور سازشیوں کو وہ معافی دے چکا ہے"؂

تحقیقات کی گئی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ڈی بریسی تو بھاگ کر فرانس چلا گیا اور شاہ فلپ کے ہاں ملازم ہو گیا۔ البرٹ اور اُس کا بھائی فلپ قتل کئے گئے۔ والڈیمر فرزس جلاوطن ہو گیا۔ اور شاہزادہ جان سے

نیک دل رچرڈ نے کچھ کہا بھی نہیں - البرٹ اور فلپ کے قتل سے لوگ بہت خوش ہوئے - کیونکہ ان دونوں نے دروغ - ظلم اور سختی کے بہت سے کام کئے تھے - اس کے بعد سیڈرک کو رچرڈ کے دربار میں بلایا گیا تاکہ اس کی معرفت یارک کے نوابوں کو ٹھنڈا کیا جائے - اگرچہ سیڈرک دربار میں تو نہ گیا تاہم اس نے اطاعت قبول کر لی - رچرڈ کی واپسی سے سیڈرک کی اُمیدوں پر پانی پھر گیا جو سیکزن قوم کی حکومت انگلستان میں قائم کرنے کے خیال میں تھا - رچرڈ بذات خود بہت ہر دلعزیز تھا - حالانکہ ملکی نظم و نسق میں بے پرواہ - عیش پسند اور قدرے سخت گیر تھا - اس لئے اُس کے واپس آتے ہی سب اُس کے طرفدار ہو گئے ؛

سیڈرک چاہتا تھا کہ دو سیکزن خاندانوں میں رووینہ اور اتھیلسٹن کی شادی کے ذریعے سے اتحاد ہو جائے - لیکن ایسا نہ ہوسکا - کیونکہ خود اتھیلسٹن نے جو یہ یقین رکھتا تھا کہ رووینہ اُسے نہیں چاہتی صاف کہہ دیا کہ اُس کی شادی آئیون ہو کے ساتھ ہونا چاہیئے ؛

اتھیلسٹن نے جو راہبوں کے سزا دینے کا ارادہ کر لیا تھا اُس میں اُس کی والدہ ایڈتھ کے اصرار سے کامیابی نہ ہوئی - صرف راہبوں کو تین دن بے آب و دانہ محبوس رکھا گیا ؛

سیڈرک دو وجہ سے رووینہ اور آئیون ہو کی شادی کا مخالف تھا (۱) سیڈرک ضدی تھا (۲) وہ نارمن خاندان سے نفرت کرتا تھا - مگر ان دونوں وجہ سے اُسے مجبوراً دست بردار ہونا پڑا - پہلی وجہ سے تو اس لئے کہ اُسے اپنے بیٹے کی شہرت اور عزت افزائی کا خیال کرنا پڑا - دوسری وجہ سے اس لئے کہ وہ انگلستان سے نارمن قوم کی حکومت کو اُٹھا دینے کے قابل نہ تھا - ایسا ہونا اُس وقت ناممکن تھا - خود رچرڈ کے سلوک نے سیڈرک کو خوش کر کے اپنا طرفدار بنا لیا - یہاں تک کہ خود سیڈرک نے جو سات دن تک رچرڈ کا مہمان رہا - مہمان بننے سے پیشتر ہی رووینہ

اور آئیون ہو کی شادی کے لئے اجازت دے دی - شادی یارک کے مشہور گرجے میں ہوئی - شادی میں خود رچرڈ شریک ہوا - اُس کے اس وقت کے سلوک وغیرہ سے سیکزن قوم کے لوگوں کو یہ اطمینان ہو گیا کہ اُن کے حقوق محفوظ رہینگے اور اُن کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کیا جائیگا - اس شادی کے موقعے پر نارمن اور سیکزن قوم کے معزز لوگ موجود تھے - اور دونوں قوموں میں کامل اتحاد ہو گیا - اور دونوں کے قومی امتیاز بالکل مٹ گئے - یہاں تک کہ دونوں میں باہم شادیاں ہونے لگیں - نارمنیوں نے نفرت کو ترک کر دیا اور سیکزنوں میں تہذیب آگئی - مگر دونوں کی زبان ایک نہ ہونے پائی - البتہ شاہ ایڈورڈ سوم کے زمانہ میں یہ امتیاز بھی مٹ گیا +

شادی کے دوسرے ہی دن بعد خاتون رووینہ کی سہیلی نے آکر اطلاع کی کہ ایک عورت آئی ہے جو آپ سے تخلیہ میں گفتگو کرنا چاہتی ہے - رووینہ نے اس عورت کو حیرت کے ساتھ تخلیہ میں طلب کیا - یہ عورت جو نازک اندام حسین - معزز اور شان والی تھی - جس میں شان معشوقی تھی حاضر ہوئی اور آتے ہی آداب بجالائی - پھر دو زانو ہو کر اُس نے رووینہ کے دامن کو بوسہ دیا +

رووینہ (ربقہ کو اُٹھا کر) "تم یہ کیا کرتی ہو - اور مجھے اس قدر تعظیم کیوں دیتی ہو"؟

ربقہ "اس لئے کہ تمہارے خاوند نے میری جان بچائی ہے - مجھ یہودن کی خاطر اُس نے ٹیمپل اسٹو کے اکھاڑے میں اپنی جان کو خطرے میں ڈالا تھا - میں احسان مند ہوں"+

رووینہ "حسینہ تمہارے احسان کا بدلہ تو یہی کافی ہے کہ تم نے آئیون ہو کی خدمت کی جبکہ وہ زخمی تھا - اس سے زیادہ اور کون سی خدمت ہو سکتی"؟

ربقہ "کچھ بھی نہیں - آپ میرا آئیون ہو سے آخری سلام کہہ دیں"+

روویناؔ ۔" تو تم انگلستان کو چھوڑے جاتی ہو"؟
ربقہ ۔" ہاں خاتون میں یہاں سے جاتی ہوں - میرے باپ کا ایک بھائی غرناطہ کے بادشاہ محمد ابوعبداللہ کے ہاں بڑی عزت رکھتا ہے - وہاں ہم امن سے رہینگے"۔
رووینہ ۔" کیا تم انگلستان میں اس قدر محفوظ نہیں ہو؟ میرا خاوند بادشاہ انگلستان کی ناک کا بال ہے - اُس کی بڑی عزت ہے - خود بادشاہ فیاض اور مُنصف ہے"۔
ربقہ ۔" خاتون مجھے ان باتوں میں مطلق شک نہیں ہے لیکن انگلستان کے لوگ خونخوار ہیں - جو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں - ایسا ملک جہاں کشت و خون اور جنگ و جدل کا بازار گرم رہتا ہے ہماری قوم کے لوگوں کی سکونت کے قابل نہیں ہے"۔
رووینہ - مگر تم جو آئیونہو کی جان بچانے والی ہو تمہارے لئے کوئی خوف کا مقام نہیں - چاہے نارمن اور سیکزن باہم جنگ و جدل کرتے رہیں"۔
ربقہ ۔" آپ کی باتیں سچّی ہیں - آپ کی نیت نیک ہے - لیکن ہم میں اور تم میں ایک سمندر حائل ہے - ہم دونوں کی نسل اور مذہب اس بات کی مانع ہیں کہ ہم میں باہم مٹ بھیڑ نہ ہو - اب میں جاتی ہوں - مگر میری ایک التجا قبول کرلو - جو یہ ہے کہ چہرے سے نقاب عروسی اُٹھا دو - اور مجھے اُس حُسن گلو سوز کا جلوہ دکھا دو جس کی انگلستان بھر میں شہرت ہے"۔
رووینہ ۔" میرا جمال دیکھنے کے قابل ہی نہیں - لیکن میں تمہاری خاطر بے نقاب ہوتی ہوں"۔

رووینہ نے نقاب اُٹھایا - اور ربقہ نے خوب دیدار کیا۔
ربقہ ۔" خاتون آپ کی صورت مجھے عمر بھر بھی یاد رہیگی - آپ کے چہرے

سے شرافت اور نیک دلی ظاہر ہوتی ہے - میری خدا سے دُعا ہے کہ میرا بچانے والا انسان تم جیسی خاتون کا خاوند بنکر ــــــــ"

اس جملہ پر پہنچ کر ربقہ خاموش ہوگئی - اُس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے - اُس نے آنسو جلدی سے پونچھ کر رووینہ کی بات کا جواب دیا ۔

ربقہ :" میں تندرست ہوں - لیکن جب مجھے ٹارکوئل اور ٹیمپل اسٹو کے بلاخیز واقعات یاد آتے ہیں تو جی بھر آتا ہے - اللہ حافظ - اب میرا ایک کام باقی ہے - وہ یہ ہے کہ آپ اس نذر کو قبول کریں"۔

یہ کہہ کر ربقہ نے ایک چھوٹا سا صندوقچہ نذر کیا - رووینہ نے اُسے کھول کر دیکھا - وہ نقرئی تھا - اُس کے اندر ہار تھا - اور کانوں کے بندے تھے - جن میں بیش قیمتی ہیرے اور جواہرات جڑے ہوئے تھے"۔

رووینہ :" یہ ناممکن ہے - میں تو اس قدر قیمتی تحفہ قبول نہیں کرتی"۔

ربقہ :" قبول کر لیجئے - آپ کے پاس حکومت - عزت - رسوخ - دولت ہے - ہمارے پاس صرف دولت ہی دولت ہے - اس سے دس گنی نذر بھی آپ کی ان باتوں کو متاثر نہیں کرسکتی - اس لئے آپ کے نزدیک یہ نذر حقیر ہے - اور میرے لئے بھی کمتر ہے - اپنی طرف سے میرے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہونے دو کہ تم بھی ہماری قوم کو حقیر جانتی ہو - یہ خیال کرو کہ کیا میں ان جواہرات کو اپنی آزادی پر ترجیح دیتی ہوں؟ یا یہ کہ میرا باپ اپنی بیٹی کی خاطر اُن کی قدر کرتا ہے؟ اے خاتون ان کو قبول کر - میرے لئے یہ کم قیمت ہیں - اب میں جواہرات کو نہیں پہنونگی"۔

رووینہ :" تب تو تم بدنصیب ہو - اے حسینہ ہمارے پاس رہو - ہمارے

دینی پیشواؤں کی نصائح تم کو ہمارے مذہب کی طرف لے آئینگی"۔
ربقہ "خاتون یہ تو ممکن ہی نہیں۔ میں باپ دادوں کے مذہب کو ترک نہیں کرنے والی۔ اور وہ جس کی نذر میں اپنی زندگی کا باقی حصہ کرتی ہوں وہ مجھے تسکین دیگا"۔
رووینہ "تو کیا تمہارے ہاں بھی خانقاہیں ہیں جن میں سے کسی میں تم نے داخل ہونے کا ارادہ کرلیا ہے"؟
ربقہ "نہیں خاتون۔ مگر ہمارے ہاں ایسی عورتیں حضرت ابراہیم کے وقت سے ہوتی رہی ہیں جنھوں نے اپنا دھیان صرف خدا کی طرف لگایا۔ اور اُسی سے لو لگائی۔ بیماروں کی خدمت کرنے۔ بھوکوں کو روزی دینے۔ اور مصیبت زدوں کی مدد کرنے میں عمریں صرف کیں۔ اُن ہی میں سے ایک یہ ربقہ بھی ہوگی۔ یہ بات اپنے خاوند سے بھی کہہ دینا۔ مگر اُس وقت جب وہ میرا حال دریافت کرے"۔
مگر یہ جملے ربقہ نے کچھ ایسی کپکپاتی ہوئی آواز سے کہے کہ اُن سے اور بہت سی باتیں ظاہر ہوگئیں جن کو ربقہ قصداً ظاہر کرنا نہ چاہتی تھی۔ اور اس کے بعد ربقہ جلدی سے رووینہ کو رخصتی آداب بجالائی۔
ربقہ "الوداع! وہ خدا جس نے عیسائی اور یہودی دونوں کو بنایا آپ پر اپنی بہترین رحمت اور نعمت برسائے"۔
یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔ اور رووینہ حیرت زدہ دیکھتی رہی گویا وہ خواب دیکھ رہی تھی۔ رووینہ نے سارا ماجرا آئیون ہو سے بیان کیا جس کے دل پر ربقہ کی باتوں کا بیحد اثر ہوا۔ آئیون ہو اور رووینہ مدت العمر پیار و محبت کے ساتھ رہے۔ کیونکہ شادی سے پیشتر ہی دونوں کو ایک دوسرے سے تعشق پیدا ہوگیا تھا۔ تاہم آئیون ہو کے دل سے ربقہ کے حسن و شرافت اور سخاوت کا خیال ہمیشہ کے لئے دُور نہ ہوسکا۔ بلکہ اِن باتوں کی یاد اکثر آتی رہی۔

آئیون ہو اپنی خدمات کی وجہ سے رچرڈ کے دربار میں زیادہ معزز رتبے پر پہنچ گیا۔ اور اگر شاہ رچرڈ شیردل قبل از وقت جنگ میں نہ مارا جاتا تو آئیون ہو ترقی درجات میں اور بھی زیادہ بڑھ گیا ہوتا۔ رچرڈ کی وفات کے ساتھ آئیون ہو کی آیندہ اُمیدوں کو نقصان پہنچ گیا۔ اور اُس کی تجاویز اور حوصلہ میں فرق آگیا +

خَتم شُد

فہرست کتب

تاریخ روم - مترجم از ڈاکٹر بوش فورڈ - انگریزی اور رومی سلطنتوں کا مقابلہ کرنے میں اس کتاب سے بہت مدد مل سکتی ہے کیونکہ اس کتاب میں روم کی تاریخ کو بہت عمدہ طرح سے پیش کیا ہے - ۱۹۲ صفحے قیمت ۸ر

ایک چینی سیاح کا سفرنامہ - پشاور کے نزدیک جو ہڈیاں بدھ کی دریافت ہوئی ہیں - جن لوگوں میں اُن کی نسبت جوش پھیلا ہوا ہے وہ اس سیاح کے سفرنامہ کو پڑھ کر خوش ہونگے - کیونکہ یہ شخص ساتویں صدی میں ہندوستان آیا اور یہاں کا کچھ حال لکھا ہے - ۱۱۰ صفحے قیمت ۴ر

مشاہیر عالم - یعنی جہان میں جو مشہور اشخاص گزرے ہیں اُن کا احوال - یہ مجموعہ بہت ہی مفید اور تعلیم بخش ہے اور نوجوانوں کو ہمت اور رفاہ عام کے کاموں کی بڑی تحریک دینے والا ہے - ۲۲۴ صفحہ قیمت ۸ر

زریں مُلک کی تلاش - کنگسٹن صاحب کی مشہور کتاب کا ترجمہ ہے - سکولوں کے انعام کے لئے عمدہ تحفہ ہے - ۱۳۵ صفحہ قیمت ۸ر

ہوائی کرہ کے عجائبات - یہ سائنٹیفک بیان ہے کہ ہمارے چاروں طرف کیا ہو رہا ہے - اس سے تحقیقات علمی کی خواہش اور شوق پیدا ہوگا - ۴۹ صفحہ قیمت ۲ر

جارج سٹیفنسن - موجد ریلوے کا مختصر دلچسپ بیان - ۳۲ صفحے قیمت ایک آنہ ار

جان ہیلیفکس جنٹلمین - ایک نہایت دلچسپ مشہور انگریزی فسانہ ہے جس میں ایک نوجوان غریب لڑکے کے حالات درج ہیں کہ کس طرح وہ ادنےٰ حالت سے محض اپنی ہمت و جوانمردی سے ترقی کر کے دولتمند ہوگیا - نوجوانوں